حواشی ابوالکلام آزاد

زیرِ مطالعہ کتابوں پر

مرتب
سیّد مسیح الحسن

www.kitabosunnat.com

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار
لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حواشی ابوالکلام آزاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشی ابوالکلام آزاد

زیرِ مطالعہ کتابوں پر

مرتّب
سیّد مسیح الحسن

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار
لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

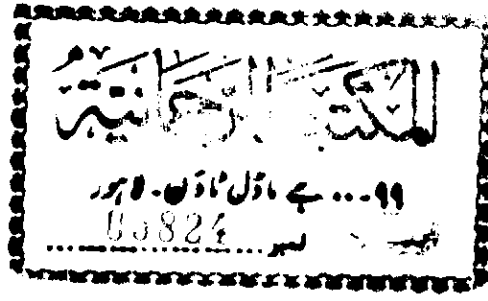

اشاعت اول ---------- جنوری ۹۲
مطبع ---------- ندیم یونس پریس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع اور نام کتاب	مصنف	صفحات
	حرفِ آغاز	سید شریف الحسن نقوی	۱۱
	پیش لفظ	خلیق انجم	۱۳
	مقدمہ	مرتب۔ (سید مسیح الحسن)	۱۹
	فلسفہ و مذہب		۸۵
	فلسفہ		۸۷
	اردو		۸۹
۱	مقالاتِ شبلی : فلسفیانہ ۔ جلد ہفتم	شبلی نعمانی	۹۰
۲	مبادی الحکمت	محمد نذیر احمد خاں	۹۱
	عربی		۹۲
۳	شرح تہذیب المنطق والکلام	محمد عبدالحئی لکھنوی	۹۳
۴	شرح حکمت الاشراق	محمد بن مسعود قطب الدین شیرازی	۹۴
	انگریزی		۹۵
۵	Handbook of History of Philosophy. Tr. by James Hutchinson Sterling	ALBERT SCHWIEGLER	۹۶
	مذہب		۱۰۵
	اردو		۱۰۷
۶	ترجمان القرآن جلد اوّل	ابوالکلام آزاد	۱۰۸
۷	کتابِ مقدس یعنی پرانا اور نیا عہد نامہ		۱۱۳
۸	معرکۂ مذہب و سائنس ۔ ترجمہ ظفر علی خاں	جان ولیم ڈریپر	۱۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوع اور نام کتاب	مصنف	صفحات
۹	مقالاتِ شبلی : مذہبی ۔ جلد اوّل	شبلی نعمانی	۱۲۸
۱۰	الحبل المتین فی الاخفاء بآمین	محمد ظہیر احسن شوق نیموی	۱۳۰
۱۱	المقالة الکاملة فی ردّ الاجوبة الفاخرة الفاضلة	〃 〃 〃	۱۳۳
۱۲	اوشحة الجید فی اثبات التقلید	〃 〃 〃	۱۳۵
۱۳	جلاء العین فی رفع الیدین	〃 〃 〃	۱۳۷
۱۴	حقیقت المذاہب	محمد عبدالسلام خاں	۱۳۹
۱۵	تحفۂ گولڑویہ	میرزا غلام احمد	۱۴۱
۱۶	تاریخ مذاہب الاسلام	محمد نجم الغنی	۱۴۳
	فارسی		
۱۷	دبستان المذاہب		۱۴۵
۱۸	ازالة الخفا عن خلافة الخلفاء	شاہ ولی اللہ	۱۴۹
	عربی		
۱۹	الاعتصام ۔ جلد اول	ابراہیم بن موسیٰ	۱۵۲
۲۰	تاویل مختلف الحدیث	ابن قتیبہ	۱۵۳
۲۱	مجموعة الرسائل الکبریٰ	ابن تیمیہ	۱۶۱
۲۲	کتاب الصلوٰة وما یلزم فیہا	احمد بن محمد بن حنبل	۱۶۲
۲۳	تفسیر الفاتحہ	محمد رشید رضا	۱۶۳
۲۴	الہدایت إلی الصراط المستقیم	احمد زنانی	۱۶۴
۲۵	فوائد فی الصلٰوة والعوائد	شہاب الدین احمد	۱۶۵
۲۶	کتاب الفوائد البہیة فی تراجم الحنیفہ	محمد عبدالحی لکھنوی	۱۶۶
۲۷	احیاء العلوم الدین	امام غزالی	۱۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوع اور نام کتاب	مصنف	صفحات
۲۸	قرآن جمائل شریف۔ ترجمہ نذیر احمد		۱۷۲
	انگریزی		
۲۹	The Bible is true	Charles Marstan	۱۸۸
۳۰	The New knowledge about the Old Testament.	Charles Marstan	۱۹۰
۳۱	The Life of Jesus	Ernest Renan	۱۹۲
۳۲	Mohammad and Mohammadanism	R. Basworth Smith	۱۹۵
	ادب وتذکرہ		۲۰۹
	ادب		۲۱۱
	اُردو		۲۱۳
۳۳	خزینۃ الامثال	سید حسین شاہ حقیقت	۲۱۴
۳۴	رسائل شبلی (کاپی اوّل)	شبلی نعمانی	۲۱۵
۳۵	رسائل شبلی (کاپی دوم)	〃 〃	۲۱۸
۳۶	مقالاتِ شبلی: ادبی۔ جلد دوم	〃 〃	۲۲۰
۳۷	کلیاتِ میر	میر تقی میر	۲۲۱
	فارسی		۲۳۳
۳۸	قاطع برہان	اسد اللہ خاں غالب	۲۳۴
۳۹	کلیاتِ غالب فارسی	〃 〃 〃	۲۳۸
۴۰	غزلیات میرزا ابوالحسن	میرزا ابوالحسن یغما	۲۳۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوع اور نام کتاب	مصنف	صفحات
	تذکرہ		۲۴۱
	اُردو		۲۴۳
۴۱	سخندانِ فارس	محمد حسین آزاد	۲۴۴
۴۲	ابن رشد	محمد یونس انصاری	۲۴۶
۴۳	یادگارِ غالب	الطاف حسین حالی	۲۴۷
۴۴	سیرۃ فریدیہ	سید احمد خاں	۲۴۹
۴۵	حیاتِ شبلی	سید سلیمان ندوی	۲۵۸
۴۶	سیرۃ النعمان ۔ جلد اوّل	شبلی نعمانی	۲۶۵
۴۷	سیرۃ النعمان جلد دوم	〃 〃	۲۶۷
۴۸	شعر العجم ۔ جلد اوّل	〃 〃	۲۸۴
۴۹	الغزالی	〃 〃	۲۸۷
	فارسی		۲۹۱
۵۰	خزانۂ عامرہ	میر غلام علی آزاد بلگرامی	۲۹۲
۵۱	مآثر الکرام ۔ جلد اوّل	〃 〃 〃	۳۱۰
۵۲	مآثر الکرام ۔ جلد دوم	〃 〃 〃	۳۱۵
۵۳	تذکرۃ الشعراء	دولت شاہ	۳۲۰
۵۴	بزمِ سخن	علی حسن خاں	۳۲۲
۵۵	تذکرہ مراۃ الخیال	علی شیر خاں	۳۲۳
	عربی		۳۲۷
۵۶	ذیل التذکرہ لبعض تلامیذہ	داؤد الانطاکی	۳۲۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار	موضوع اور نام کتاب	مصنف	صفحات
	انگریزی		۳۲۹
۵۰	Zakaullah of Delhi	C.F. Andrenas	۳۳۰
	جغرافیہ و تاریخ		۳۳۵
	جغرافیہ		۳۳۷
	عربی		۳۳۹
۵۸	صفۃ المعمورہ من القانون المسعودی مرتبۂ ذکی ولیدی توغان	ابوریحان البیرونی	۳۴۰
	تاریخ		۳۴۵
	اُردو		۳۴۷
۵۹	مضامینِ عالمگیر	شبلی نعمانی	۳۴۸
۶۰	محاربات پلیونہ۔ ترجمۂ محمد انشاءاللہ۔ جلد اوّل	ولیم۔ ڈی' ہربرٹ	۳۶۱
	فارسی		۳۶۳
۶۱	منتخب التواریخ۔ جلد دوم	عبدالقادر بدایونی	۳۶۴
۶۲	توزک جہانگیری۔ مرتبۂ سید احمد خاں	نورالدین جہانگیری	۳۶۵
۶۳	تاریخ پنجاب۔ تحفۃ الاحباب	عبدالکریم	۳۹۱
۶۴	مآثرالامراء۔ مرتبہ عبدالرحیم۔ جلد اول	صمصام الدولہ شاہنواز خاں	۳۹۳
۶۵	مآثرالامراء۔ مرتبہ عبدالرحیم۔ جلد دوم	〃 〃	۴۲۰
۶۶	مآثرالامراء۔ مرتبہ عبدالرحیم۔ جلد سوم	〃 〃	۴۷۳
۶۰	سیرالمتاخرین	غلام حسین طباطبائی	۵۲۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	موضوع اور نام کتاب	مصنف	صفحات
۶۸	رقعاتِ عالمگیر مرتبہ نجیب اشرف	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر	۵۳۰
	عربی		۵۳۱
۶۹	سبحة المرجان فی آثارِ ہندوستان	میر غلام علی آزاد بلگرامی	۵۳۲
۷۰	تجارب الامم	ابو علی احمد بن محمد بن مسکویہ	۵۳۳
۷۱	فی تحقیق ماللہند۔ مرتبہ ایڈورڈ سیخاؤ	ابوریحان البیرونی	۵۳۴
۷۲	آثار البلاد واخبار العباد	زکریا بن محمد بن محمود القزوینی	۵۳۹
	انگریزی		۵۴۷
۷۳	Akbar and the Jesuits. Tr by C.H. payne	PIERRE DUJARRIC	۵۴۸
۷۴	The Indian Musalmns	W.W. HUNTER	۵۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آغاز

دہلی ہندوستان کا دل ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ شہر اپنی تہذیبی رُوح، ثقافتی رنگارنگی اور تاریخی کردار کے اعتبار سے ایک چھوٹا سا ہندوستان ہے۔ دہلی کلچر کے فروغ میں اردو نے ایک تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے، اور آج بھی یہ زبان اس کی ادبی و تہذیبی شناخت کا اہم وسیلہ ہے۔ اردو کی کلچرل اہمیت اور دہلی کی ثقافتی زندگی سے اس کے گہرے رشتے کے پیشِ نظر آنجہانی محترمہ اندرا گاندھی سابق وزیرِ اعظم مرکزی حکومتِ ہند کے ایما پر ۱۹۸۱ء میں اردو اکادمی کا قیام عمل میں آیا۔

اکادمی کا اپنا ایک انتظامی ڈھانچہ اور طے شدہ دستور العمل ہے۔ دہلی کے لفٹیننٹ گورنر اس کے صدر نشین (چیئرمین) ہیں اور اکادمی کے اراکین کو دو سال کے لیے نامزد کرتے ہیں۔ ان اراکین میں ممتاز اہلِ قلم، ادیب، نقاد، صحافی، معلّم اور محقّق شامل ہیں۔ اکادمی دہلی اور بیرونِ دہلی کے دوسرے علمی، ادبی، تہذیبی اور تعلیمی حلقوں سے بھی رابطہ قایم کیے ہوئے ہے اور اپنی سرگرمیوں میں اُن کے تعاون اور مشوروں کو خوش آمدید کہتی ہے۔

ہمیں احساس ہے کہ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے اور کتاب کا مطالعہ اس کا شریف ترین مشغلہ۔ کتاب ماضی کو حال اور حال کو مستقبل سے جوڑنے کا سب سے عمدہ وسیلہ ہے۔ اپنے اس بیش بہا ورثے کو محفوظ کرنا اُسے خوب تر اور مفید تر بنانا ہمارے تہذیبی فرائض کا سب سے اہم حصّہ ہے۔ یہ گویا ادبی روشنیوں کو عام کرنا اور علمی خوشبوؤں کو پھیلانا ہے۔

اکادمی نے نہایت اہم موضوعات پر اچھی کتابوں کی اشاعت کا جو منصوبہ بنایا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حواشی ابوالکلام آزاد" اسی سلسلۂ پیش کش کا ایک حصہ ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے حواشی جناب سید مسیح الحسن صاحب نے جس جانفشانی سے یک جا کیے ہیں اور جو ترتیب آپ نے دی ہے قابلِ تعریف ہے۔ اس کے لیے ہم فاضل مرتب کی علمی کاوشوں کے ممنون ہیں اور اِس تعاون کے بھی جو اشاعتی کمیٹی کے ارکان کی طرف سے ہمیں میسّر آتا ہے اور ہمارے لیے روشنی و رہنمائی کا باعث بنتا ہے۔ اکادمی مولانا آزاد کی صد سالا تقریبات کے موقعے پر "حواشی ابوالکلام آزاد" کی شکل میں مولانا کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے اور اُردو دنیا کو مولانا موصوف کے حواشی سے روشناس کرانے کے لیے یہ حقیر سا نذرانہ پیش کرتی ہے، جس سے مولانا کی علمی و ادبی بصیرت پر مزید روشنی پڑتی ہے۔

ہم اپنے موجودہ سرپرست اور اکادمی کے صدر نشین ایر وائس مارشل (ریٹائرڈ) جناب ایچ۔ ایل کپور صاحب کی عنایات اور توجہات کے بے حد ممنون ہیں۔ ایگزیکٹیو کونسلر (تعلیم) جناب کلانند بھارتیہ کی عنایت کا بھی اعتراف ہے اور ان کی رہنمائی کے لیے بھی شکر گزار ہیں۔

سید شریف الحسن نقوی
سکریٹری
اُردو اکادمی، دہلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

مولانا ابوالکلام آزاد بیسویں صدی کی مسلم دنیا کی عظیم ہستیوں میں تھے۔ وہ عالم، مذہبی رہنما، مفسرِ قرآن، ادیب، نقاد، مکتوب نگار اور صحافی تھے۔ بڑی بات یہ ہے کہ وہ جس میدان میں بھی رہے، صفِ اوّل کے لوگوں میں رہے۔

وہ ہندوستان کی جنگِ آزادی کے رہنما تھے اور اس میدان میں بھی اُن کا شمار صفِ اوّل کے لوگوں میں ہوتا ہے۔ وہ واحد شخص ہیں جو سات سال تک (۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۶ء) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے صدر رہے۔ یہ وہ زمانہ ہے، جب ہندوستان کی آزادی کی تحریک جدّ و جہد کی آخری منزل میں داخل ہو چکی تھی۔ ہندوستان میں سامراجی قوتیں اپنی دفاع میں پوری طاقت لگائے ہوئے تھیں۔ مولانا اور اُن کے ساتھیوں کا دنیا کے بہترین دماغوں سے مقابلہ تھا۔ اُن کی قومی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا تھا کہ ــــ "مولانا انڈین نیشنل کانگریس کے اعلا ترین سردار ہیں اور ہندوستانی سیاست کا مطالعہ کرنے والے ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کرے۔"

قوم کی سیاسی رہنمائی کے علاوہ مولانا کا ایک بڑا کام مسلمانوں کی فکری قیادت بھی تھی۔ اِس قیادت کے لیے انھیں صحافی بننا پڑا۔ انہوں نے نیرنگِ عالم، المصباح، لسان الصدق، پیام، الہلال، البلاغ جاری کیے، اور احسن الاخبار، خدنگِ نظر، الندوہ، وکیل، دار السلطنت، پیغام اور الجامعہ سے وابستہ رہے۔ انھوں نے اخباروں اور رسالوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں چھپنے والی اپنی تحریروں سے مسلمانوں کو سیاست کا وہ راستہ دکھایا، جس سے سرسید احمد خاں نے انھیں خائف کر دیا تھا۔ مولانا نے مسلمانوں کو جنگِ آزادی میں ہم وطنوں کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر چلنے کی ترغیب دی۔ نیاز فتحپوری اچھے سے اچھے کو نگاہ میں نہ لاتے تھے، لیکن مولانا آزاد کی صحافت کے وہ بھی دل سے معترف تھے۔ لکھتے ہیں :

"مولانا آزاد نے 'الہلال' جاری کیا اور اس شان کے ساتھ کہ صحافت کا تمام اگلا پچھلا تصور ہمارے ذہن سے محو ہو گیا اور ہم سوچنے لگے کہ کیا یہ آواز ہماری ہی دنیا کے کسی انسان کی ہے۔ کیا یہ زبان ہمارے ہی ابنائے جنس میں سے کسی فرد کی ہے۔"

مولانا نے کسی اسکول میں تعلیم نہیں پائی تھی۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی اور پھر علم کے میدان میں انھوں نے جو کچھ حاصل کیا، اپنے شوق سے۔ وہ پانچ سال کے تھے، جب عرب کے ایک عالم شیخ عبداللہ نے حرم شریف میں اُن کی بسم اللہ کی رسم ادا کی تھی۔ چھے سات برس کی عمر میں انھوں نے قرآن شریف ختم کر لیا تھا اور سورۂ یٰسین اور سورۂ قاف حفظ کر لی تھیں۔ کچھ عرصے تک اُن کے والد مولانا خیرالدین اپنے تین اور بچوں کے ساتھ ان کو بھی فارسی اور عربی پڑھاتے رہے۔ جب مولانا خیرالدین کی مصروفیات بڑھ گئیں تو دلّی کے ایک بزرگ مولوی محمد یعقوب، مولانا آزاد اور ان کے بھائی کو عربی اور منطق پڑھانے لگے۔ مولانا خیرالدین فارسی اور فقہ پڑھاتے رہے۔ کچھ عرصے بعد مولوی عبدالحق خیرآبادی کے ایک شاگرد مولوی نذیر امیٹھوی نے "مطوّل" "شمس بازغہ" اور "رشیدیہ" پڑھانی شروع کی۔ اس کے بعد انھوں نے غالباً کسی اور استاد سے تعلیم حاصل نہیں کی۔

مولانا نے اردو گھر میں ہی اپنی بڑی بہن آبرو بیگم سے اور باہر حافظ بخاری سے پڑھی۔ ابتدا میں مولانا نے فسانہ عجائب، باغ و بہار اور قصہ حاتم طائی جیسی داستانیں پڑھیں۔ ان داستانوں کی وجہ سے انھوں نے اردو میں غیر معمولی استعداد حاصل کر لی۔ انگریزی زبان پر مولانا کو خاصی قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے یہ زبان کسی استاد سے باقاعدہ نہیں پڑھی تھی۔ اُن کی عمر سولہ سترہ سال تھی، جب انھوں نے سرسید کے مضامین پڑھے۔ ان مضامین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان میں انگریزی پڑھنے کا شوق پیدا کیا۔ ہماری آزادی (ص ص ۱۱-۱۲) میں مولانا لکھتے ہیں :

"اس کے تھوڑے ہی دن بعد سرسید احمد خاں کے مضامین پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جدید تعلیم کے بارے میں ان کے خیالات کا میرے اوپر بہت اثر ہوا اور میں نے محسوس کیا کہ جب تک کوئی شخص جدید سائنس، فلسفہ اور ادب کا اچھا مطالعہ نہ کرے، وہ صحیح معنوں میں تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ میں نے طے کیا کہ میرے لیے انگریزی پڑھنا ضروری ہے۔ مولوی محمد یوسف جعفری سے میں نے اس کا ذکر کیا۔ وہ اس زمانے میں مشرقی علوم کے صدر ممتحن تھے۔ انھوں نے مجھے انگریزی کی ابجد سکھائی اور پیارے چند سرکار کی پہلی کتاب پڑھنے کو دی۔ جیسے ہی مجھے زبان کی کچھ شُدبُد ہو گئی، میں نے انجیل پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے اس کے انگریزی، فارسی اور اُردو کے نسخے حاصل کیے اور تینوں کو سامنے رکھ کر پڑھتا تھا۔ اس سے مجھے عبارت کو سمجھنے میں بہت مدد ملی۔ میں نے انگریزی لغت کی مدد سے اخبار پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ اور بہت جلد اس قابل ہو گیا کہ انگریزی کتابیں پڑھ سکوں۔ میں تاریخ اور فلسفہ کا خاص طور سے مطالعہ کرتا رہا۔"

انگریزی میں مولانا کی استعداد کے بارے میں مہادیو ڈیسائی نے لکھا ہے :

"اگرچہ آپ انگریزی کم بولتے ہیں، مگر آپ کی لائبریری انگریزی اور فرانسیسی کتابوں سے بھری ہوئی ہے۔ آپ نے کئی انگریزی شعرا شیکسپیئر، ورڈزورتھ، شیلے، گوئٹے، سپینوزا، روسو، مارکس، ہیولاک، ویلس، ہیوگو، ٹالسٹائی اور رسکن کو بار بار پڑھا ہے۔"

(مولانا ابوالکلام آزاد، تحریکِ آزادی و یکجہتی ص ۲۱)

۱۹۰۸ء میں مولانا کو مصر، عراق، شام، ترکی اور فرانس جانے کا اتفاق ہوا۔ انھوں نے دیکھا کہ ان ملکوں میں فرانسیسی کا چلن زیادہ ہے تو انھوں نے فرانسیسی سیکھنی شروع کر دی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ہی عرصے میں اس قابل ہو گئے کہ بے تکلف اس زبان کی کتابیں پڑھنے لگے۔

مولانا کو لڑکپن ہی سے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ ساری زندگی غیر معمولی سیاسی مصروفیات کے باوجود وہ لکھنے پڑھنے کا وقت ضرور نکالتے۔ اُن کی عمر بارہ تیرہ سال تھی۔ یہ وہ عمر تھی جس میں بچے کھیل کود میں لگے رہتے ہیں۔ مولانا کو کھیلوں سے بالکل دلچسپی نہیں تھی۔ وہ مطالعے میں غرق رہتے۔ گھر میں شور وغل ہوتا، وہ کتابیں لے کر کسی گوشۂ تنہائی میں چھپ جاتے۔ اس زمانے کا ذکر کرتے ہوئے مولانا نے حبیب الرحمٰن شروانی کو ایک خط میں لکھا ہے کہ:

"کلکتے میں جنرل پوسٹ آفس کے سامنے جو ڈلہوزی اسکوائر تھا اور جسے لال ڈگی کہا کرتے تھے، وہاں درختوں کا ایک ایسا جھنڈ تھا کہ باہر سے معلوم ہوتا ہے کہ بس درخت ہی درخت ہیں، لیکن اندر کافی جگہ تھی۔"

وہاں ایک بنچ تھی۔ مولانا اتنے کم عمر تھے کہ جب سیر کو نکلتے تو ایک ملازم حافظ ولی اللہ ساتھ ہو جاتے۔ مولانا سیر کو جاتے ہوئے ایک کتاب ساتھ لے لیتے اور ڈلہوزی اسکوائر کے درختوں کے اس جھنڈ میں بیٹھ کر کتاب کا مطالعہ کرتے۔ ملازم خاص ولی اللہ باہر ٹہلتے رہتے اور جھنجھلا جھنجھلا کر کہتے کہ "اگر کتاب ہی پڑھنی تھی تو گھر سے نکلنے کی کیا ضرورت تھی۔"

میں نے مولانا کی تعلیم اور عربی، فارسی، اُردو، انگریزی اور فرانسیسی زبانوں پر اُن کی قدرت کا تفصیلی ذکر اس لیے کیا ہے کہ انھیں اس دنیا سے گئے تیس سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک وہ اپنے سیاسی مخالفوں کی زد میں ہیں۔ کچھ دن ہوئے "العلم" کراچی میں سات قسطوں میں مولانا پر ایک مقالہ شائع ہوا، جس میں ان پر کئی الزامات عائد کیے گئے۔ ان الزاموں میں ایک یہ بھی تھا کہ مولانا عربی اور انگریزی نہ سمجھ سکتے تھے اور نہ بول سکتے تھے۔ میں نے مختصر الفاظ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولانا عربی پر تو غیر معمولی قدرت رکھتے تھے اور انگریزی میں کتابیں بے تکلف پڑھتے تھے۔ اگرچہ اس موضوع پر پوری ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے، لیکن یہاں تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

مولانا مرحوم نے جب دنیا کے مختلف ملکوں سے تہذیبی روابط قائم کرنے کے لیے انڈین کونسل فار کلچرل ریلشنز کے نام سے نئی دلّی میں ایک ادارہ قائم کیا۔ اس کی ایک شان دار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارت تعمیر کرائی تو دس گیارہ ہزار کتابوں پر مشتمل اپنا ذاتی کتب خانہ کونسل کو دے کر ایک لائبریری بھی قائم کی۔ جملۂ معترضہ کے طور پر عرض ہے کہ کونسل کے ذمے داران نے اس لائبریری کی ناگفتہ بہ حالت کر رکھی ہے۔

اس لائبریری میں مولانا آزاد کی کتابوں کے ذخیرے میں عربی، فارسی، انگریزی اور اُردو کی کتابیں اور بہت سی کتابوں پر مولانا کے ہاتھ کے لکھے ہوئے حواشی ہیں۔ سید مسیح الحسن صاحب نے مدت تک اس لائبریری میں کام کیا ہے۔ وہ پڑھے لکھے اور معقول آدمی ہیں اُردو اُن کی مادری زبان ہے فارسی، عربی اور انگریزی پر انھیں خاصی قدرت ہے۔ انھوں نے ایسا کام کیا ہے، جو کسی اور سے ممکن نہ تھا۔ اس لائبریری میں ملازم ہونے کی وجہ سے انھیں یہ سہولت حاصل تھی کہ وہ مولانا کی تمام کتابوں پر اپنی نظر غائر ڈال سکتے۔ انھیں یہ کام کرنے میں دس گیارہ سال لگے۔ چوں کہ مسیح الحسن صاحب نے علم کتاب خانے کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے اس لیے یہ کام انھوں نے بہت سلیقے سے کیا ہے۔ انھوں نے جس کتاب کا ذکر کیا ہے، پہلے اس کی طباعت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ بتایا ہے کہ یہ کتاب کب کس شہر سے اور کس پبلشر نے شائع کی تھی۔ پھر مولانا کے حاشیے کا پس منظر اور دوسری تفصیلات بیان کر کے مولانا کا لکھا ہوا حاشیہ نقل کیا ہے۔

اگست، ستمبر ۱۹۸۸ء میں مولانا آزاد کا جشن صد سالہ شروع ہو رہا ہے۔ اس جشن کے موقعے پر یہ کتاب سب سے بڑا خراجِ عقیدت ہے، جو سید مسیح الحسن اور اردو اکادمی، دہلی، مولانا آزاد مرحوم کی یاد میں قوم کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

خلیق انجم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

(۱)

آغاز

انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز (انجمن روابط فرہنگی ہند) آزاد بھون، نئی دہلی کے کتب خانہ کی بنیاد امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کے ذاتی کتب خانہ پر رکھی گئی جو اردو، انگریزی، عربی اور فارسی کی تقریباً دس گیارہ ہزار کتابوں پر مشتمل تھا۔ اس کے بعد مختلف زبانوں میں لکھی ہوئی سائنسی میدان کو چھوڑ کر بہت سے علوم و فنون خصوصاً ہندوستان اور بین الاقوامی تاریخ و ثقافت اور فنون لطیفہ کی کتابوں کا اضافہ ہوتا رہا اور اب جملہ تعداد کتب لگ بھگ پچاس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

میں اب سے پندرہ سولہ سال پہلے جب اس کتب خانہ کی تنظیم و ترتیب میں مصروف تھا۔ تو باعتبار فرائض ہر کتاب کی ورق گردانی بھی ناگزیر تھی۔ چنانچہ اس دوران مولانا کے ذخیرہ میں ایسی کتابیں نظر سے گذریں جن کے اکثر و بیشتر صفحات کے حواشی پر مولانا نے اپنے ہاتھ سے اصلاحی و تنقیدی عبارت تحریر فرمائی ہے۔ ابتدا میں چونکہ ترتیب و تنظیم کتب کا کام ضروری تھا۔ اس لئے سرسری نظر ڈالتا ہوا گذرتا رہا۔ چند سال تک اپنے فرائض منصبی میں مصروف رہا۔ بعدہٗ جب کتب خانہ کی جمع شدہ پرانی کتابیں کتابداری کے اصول و ضوابط کے مطابق مرتب و منظم ہوگئیں۔ تو اُن مخصوص کتابوں کی طرف رجوع کیا۔ جن پر مولانا نے حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ خود بھی سوچا اور کچھ اہل علم اصحاب نے بھی مشورہ دیا کہ مولانا کے ان جواہر ریزوں کو کتابی شکل میں بلحاظ سیاق و سباق ذرہ سلیقہ سے مرتب کر دیا جائے۔ لیکن مصروفیت نے ایک عرصہ تک اس خیال کو التوا میں ڈالے رکھا چونکہ کسی ایسے کتب خانہ کو جس میں ہزارہا کتابیں ایک ڈھیر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکل میں پڑی ہوں قواعد کے مطابق ترتیب دے کر قرینے سے آراستہ کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے اس کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں، جو کہ کتب خانہ کے مروجہ فن سے واقف ہوں۔

بہرحال اس کام کی نوعیت سے اہل علم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجھ کو مسلسل دس سال تک محنت شاقہ سے کام کرنا پڑا اور وہ بھی اس طرح کہ اپنے فرائض منصبی کی ادائی اور دفتری اوقات کے بعد کتب خانہ کی ہر الماری کے سامنے کھڑے رہ کر ایک ایک کتاب کو بغور دیکھا اور وہ کتابیں نکالیں جن پر مولانا نے کچھ نہ کچھ تحریر فرمایا تھا۔ آزاد بھون سے جامعہ منتقل ہو جانے کے بعد مجھ کو اس کام سے عہدہ برآ ہونے میں بے پناہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا اور اس طرح اس کام کو تکمیل کے مدارج تک پہنچانے میں دس گیارہ سال کا طویل عرصہ صرف ہوا۔

میں نے ان حواشی کو ترتیب دینے میں ایک خاص انداز اختیار کیا ہے۔ پہلے ہر کتاب سے متعلق علم کتاب خانہ کی رو سے فہرست سازی کے اصولوں پر مبنی ضروری اطلاعات قلمبند کی ہیں۔ تاکہ ان اطلاعات کی مدد سے کتاب کے اسی ایڈیشن کا کوئی بھی نسخہ لے کر مطالعہ کیا جائے۔ تو اصل نسخہ تک رسائی کے بغیر میری کتاب کی مدد سے مولانا کے حاشیوں کا مقصد اور مفہوم بخوبی سمجھا جا سکے۔ ہر اس صفحہ کا حوالہ بھی دیا ہے جس کے کناروں پر مولانا کی تحریرات موجود ہیں۔ ساتھ ہی عدد داخلہ، مضمون نمبر اور کتاب نمبر بھی درج کر دیے ہیں تاکہ بوقت ضرورت کتاب فوراً مل جائے۔

یہ حواشی مختلف نوعیت کے ہیں۔ اور ہر نوعیت کے لحاظ سے ان کو پیش کرنے کی غرض سے مجھ کو مختلف طریقے اختیار کرنے پڑے ہیں تاکہ وہ بمقتضائے حال موزوں ہو سکیں۔ میں نے ہر طریق اختیار کرنے کے بعد مولانا کی تحریریں من وعن واوین کے درمیان نقل کر دی ہیں۔ ان حواشی کے سلسلہ میں مجموعی طور پر یہ بات ذہن نشین رکھنی ضروری ہے کہ ابتداً مولانا کی تحریر کو صحیح طور پر پڑھنے میں دقت پیش آئی۔ لیکن پیہم کوشش سے آہستہ آہستہ دقت دور ہوتی گئی اور میں مولانا کی تحریر پڑھنے کا عادی ہو گیا۔ پھر بھی کچھ قباحتیں سوہان روح بنی رہیں۔ مثلاً بعض کتابوں کے صفحات جلد ساز کے تیغے کی نذر ہو چکے تھے۔ اور حاشیے کٹ پھٹ گئے تھے۔ بعض الفاظ بالکل موجود نہ تھے یا ان کی شکل مسخ ہو گئی تھی۔ ایسی صورت میں جہاں جہاں ممکن ہوا ہے۔ عبارت کی دردلبست کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے کوئی حرف یا نقطہ بڑھا دیا ہے۔ اپنی طرف سے مناسب الفاظ چسپاں کرنے کی قطعی کوشش نہیں کی۔ حروف و نقاط کی بھی جسارت شاذ و نادر ہی وقوع میں آئی ہے ورنہ جس تحریر کی عبارت زیادہ کٹ گئی ہے اور مطالب و معنی کے لحاظ سے بالکل نہیں پڑھی گئی تو وہاں خالی جگہ چھوڑ کر تین نقطے لگا دیے ہیں یا اوپر لائن کھینچ کر "کذا" لکھ دیا ہے۔ کہیں کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ مولانا کی عبارت باوجود مکمل ہونے کے بہ لحاظ ربط و مطالب میری سمجھ میں نہیں آئی یا کوئی لفظ پڑھنے میں نہیں آیا یا بے موقع محسوس ہوا تو وہاں اس عبارت یا لفظ کو بجنسہ نقل کر دیا ہے۔ ایسے سب مقامات پر بھی اوپر لائن کھینچ کر "کذا" کا نشان لگا دیا ہے۔

(۲)

ترتیب

مولانا ابوالکلام آزاد کے یہ حواشی چار زبانوں کی کتابوں پر مشتمل ہیں۔ اردو، انگریزی، عربی اور فارسی۔ ان جملہ کتابوں کو علوم کی تین مختلف شاخوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یہ علوم درج ذیل ہیں۔

(۱) فلسفہ و مذہبیات

(۲) ادب و تذکرہ

(۳) جغرافیہ و تاریخ

ہر علمی شاخ کی مزید موضوعاتی درجہ بندی کر دی ہے۔ ہر موضوع یا علمی شاخ کے تحت زبانوں کی ترتیب اس طرح ہے۔

(۱) اردو

(۲) فارسی

(۳) عربی

(۴) انگریزی

ہر زبان سے متعلق کتابیں بہ لحاظ مصنف حروفِ تہجی کے مطابق ترتیب دی گئی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب فقط ایک ہی جلد میں ہوگی۔

میں نے ان حواشی کو پیش کرنے کے لئے تین کالم بنائے ہیں۔ اول صفحۂ کتاب۔ دوئم متن سیاق وسباق۔ سوئم حاشیۂ آزاد،، تفصیل درج ذیل ہے۔

اردو کتب

مولانا ابوالکلام آزاد کی ترجمان القرآن جلد اول کے علاوہ اردو کی ایسی اٹھائیس کتابیں ہیں جن پر حاشیے ملے ہیں۔ بجز چند کتابوں کے جن پر یا تو محض اشارات ہیں یا الفاظ وتراکیب ومصطلحات کی تشریحات، تمام کتابوں پر محققانہ، مجتہدانہ، ناقدانہ اور مخالفانہ تحریریں ہیں۔ اردو کی جملہ کتابوں پر مولانا نے حواشی بھی اردو ہی میں لکھے ہیں۔ میں نے ان حواشی کو پیش کرنے کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ مصنف کے موضوعِ بحث کا بخوبی مطالعہ کرنے کے بعد اس کا نچوڑ اپنے الفاظ میں متن/سیاق وسباق کے کالم میں درج کر دیا ہے۔ اس کے بعد اگلے کالم میں مولانا کی عبارت داوین کے درمیان ہو بہو نقل کر دی ہے۔ اپنے پیش کردہ اجمال میں جہاں تہاں مصنف کے جملے اور الفاظ وتراکیب کا بھی استعمال کیا ہے تاکہ مصنف کتاب کے مباحث کا مقصد قائم رہے اور نفسِ مضمون کی روح مجروح نہ ہونے پائے چونکہ مصنفین کے اقتباسات شروع تا آخر حرف بہ حرف پیش نہیں کئے ہیں۔ اس لئے داوین کا استعمال ضروری خیال نہیں کیا۔ اگر مصنفین کی مکمل عبارتیں بطور اقتباس پیش کی جاتیں تو اس کتاب کا حجم دوگنے سے بھی زیادہ ہو جاتا اور تفصیل واطناب کا ایک غیر ضروری دفتر کھل جاتا جس کی مجھ کو بظاہر کوئی اہمیت نظر نہ آئی۔ ممکن ہے اس بارہ میں میرا خیال صحیح نہ ہو لیکن میں نے کیا یہی ہے کہ مولانا کی تحریروں کو بمقتضائے حال پیش کرنے کی غرض سے پہلے اپنے الفاظ میں ایک اجمالی تعارف لکھا ہے جس کا تعلق کتاب کے مباحث سے ہے اس کے بعد مولانا کا حاشیہ حرف بہ حرف نقل کر دیا ہے۔

انگریزی کتب

انگریزی کی کل آٹھ کتابوں پر مولانا کی تحریریں ملی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب مغل اعظم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہ اکبر پر ایک پرتگالی پادری کی تصنیف ہے۔ جس کے انگریزی ترجمہ پر مولانا نے زبانِ فارسی میں تبصرہ لکھے ہیں بعض مصطلحات، اسمار اور الفاظ و تراکیب کی تشریح بھی کی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ انگریزی کی سات کتابوں پر اردو میں حاشیے لکھے ہیں۔ ان حواشی کے سلسلے میں عمل یہ رہا ہے۔ کہ متن/سیاق وسباق کے کالم میں پہلے مصنف کے مبحث کا خاکہ میں نے مختصر طور پر اپنی اردو میں لکھا ہے۔ اس کے بعد مصنف کا خاص متعلقہ انگریزی اقتباس واوین کے درمیان پیش کر دیا۔ حاشیہ کے کالم میں حسب معمول مولانا کی عبارت درج کر دی ہے۔ جبتہ جبتہ ایسے مقامات بھی ہیں جہاں مصنف کا اقتباس شامل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ وہاں محض اپنے مختصر نوٹ کے بعد مولانا کی عبارت لکھ دی گئی ہے۔

عربی کتب

عربی کی انیس کتابوں پر مولانا نے کچھ لکھا ہے۔ اس زبان کی کتابوں کا مسئلہ میرے لئے بڑا مشکل ثابت ہوا اور مجھ کو یہ اعتراف کر لینے میں کوئی تامل نہیں کہ میں ان کتابوں پر کما حقہ تسلی بخش کام کرنے سے قاصر رہا کیونکہ عربی میں میری استعداد معمولی ہے۔ ویسے بھی عربی کی کم ہی کتابوں پر مولانا کے تفصیلی حاشیے ہیں۔ زیادہ تر معلوماتی نکتے ہیں۔ ان کتابوں کے سلسلہ میں ایک اور بات قابل ذکر یہ ہے کہ یہاں مولانا نے اردو، فارسی اور عربی تینوں زبانوں میں حاشیے لکھے ہیں۔ عربی کی ایسی کتابیں جن پر محض اشارات ہیں یا ایک دو سطری تحریریں ہیں ان کے متعلق ضروری کتابی اطلاعات بہم پہنچانے کے بعد فقط صفحات کے حوالے پیش کر دیے گئے ہیں۔ متن/سیاق وسباق اور حاشیہ آزاد کے کالم خالی ہیں۔

جن کتابوں پر مولانا کی تحریریں اردو یا فارسی میں ہیں۔ وہاں میں نے یہ کیا ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق عربی عبارت کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی ہے اور متن/سیاق وسباق کے نیچے اردو میں اپنا دو سطری نوٹ درج کر دیا ہے بعد ازاں واوین کے درمیان مولانا کے حاشیے نقل کر دیے ہیں۔ کہیں کہیں ایسا بھی کیا ہے۔ کہ مصنفین کی عبارتیں بغیر اپنے نوٹ کے متن سیاق وسباق میں نقل کر دی ہیں۔ مولانا کی تحریریں حاشیۂ آزاد کے کالم میں ہیں۔ عربی عبارتوں کی نقل میں اغلاط کا امکان ہے۔ دراصل میں عربی کتب کو سرے سے نظر انداز ہی کرنا چاہتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ لیکن پھر خیال ہوا کہ کچھ نہ ہونے سے بہتر یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہو جائے۔ کم از کم ایسی ساری کتابیں قارئین کرام کی نظر میں آجائیں گی جن پر مولانا نے کچھ لکھا ہے۔

فارسی کتب

فارسی زبان کی اٹھارہ کتابوں پر مولانا نے حاشیے لکھے ہیں۔ ان میں تین چار ہندوستان کی تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ تاریخ کی کتابوں پر مولانا کے حواشی کچھ عجیب انداز کے ہیں۔ مولانا نے کیا یہ ہے کہ اندرون متن جن مباحث کی تفصیل وتشریح ہے۔ کتاب کے کناروں پر اُن مباحث سے متعلق ایک یا دو جملوں پر مشتمل اشارے درج ہیں۔ لیکن چونکہ بعض مقامات پر مفصل جائزے اور تبصرے بھی موجود ہیں۔ اس لئے میں نے جہاں ان کو پیش کرنا لازمی خیال کیا۔ ان مختصر اشاروں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ فارسی کی ایک کتاب "مآثرالامرا" تین جلدوں میں ہے۔ اس کتاب پر اندرون کتاب کے علاوہ سرورق سے پہلے منسلکہ سادے کاغذوں پر بھی مولانا نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ کتاب تیار کرنے کی وجہ سے جو کارروائی کی گئی اُس کے سبب یہ عبارتیں متعدد مقامات پر نہایت پیچیدہ ہوگئیں اور بار بط پڑھی نہیں جاسکیں اس لئے میں اُن کو شامل کرنے سے قاصر رہا۔

فارسی کی کتابوں پر مولانا نے فارسی ہی میں حاشیے لکھے ہیں۔ اکثر مقامات پر بڑے تفصیلی مباحث ہیں۔ میں نے ان کتابوں کے حواشی پیش کرنے کا طریقہ انگریزی کی کتابوں سے ملتا جلتا اختیار کیا ہے یعنی پہلے اپنا اجمالی تعارف اردو زبان میں، اس کے بعد مصنف کی عبارت کا اقتباس، آخر میں مولانا کی عبارت ہو بہو نقل کر دی ہے۔

(۳)

حواشی کا پس منظر

حواشی کے پس منظر سے میرا مقصد یہ ہے کہ یہ بات واضح کی جائے کہ ان حواشی کے محرکات کیا تھے؟ کیوں اتنی وافر مقدار میں یہ وجود میں آئے؟ یوں تو دوسروں کی کتابوں پر تبصرہ وتنقید لکھنے کی غرض سے اہل قلم حاشیوں پر اپنی یادداشت کے لئے کچھ معمولی اشارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ لیتے ہیں یا نشان لگا دیتے ہیں۔ آج کے زمانہ کے تبصرہ نگاروں کا بھی یہ ایک خاص طریقہ ہے لیکن اس قسم کے عمل کو ہم کوئی پر معنی اور ٹھوس تحریر قرار نہیں دے سکتے۔ مولانا آزاد کے حواشی کا کلی طور پر یہ مقصد نہ تھا۔ جزوی طور پر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

میرے ذہن میں اس کے تین اسباب و محرکات آتے ہیں۔ اول یہ کہ مولانا کی یہ ایک ابتدائی طالب علمانہ عادت تھی جو خاص وجوہ کی بنا پر پڑی۔ کسی چیز کی جب عادت ہو جاتی ہے تو پھر مشکل سے ساتھ چھوڑتی ہے۔ دوم یہ کہ مولانا اپنے تعلیمی دور سے ہی اپنی ذہانت و فطانت کی وجہ سے بحث و مباحثہ کرنے اور اعتراضات جڑنے کے خوگر تھے۔ ایسے شواہد موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے اساتذہ اور دوسرے علماء سے اکثر بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے۔ سوم یہ کہ طبیعت میں اُپج تھی۔ ذہن رسا پایا تھا۔ جدت اور انانیت دماغ میں جاگزیں تھی۔ ایسے رجحانات میں مخالفانہ رُخ ناگزیر تھا۔ انتظار کر نہ سکتے تھے۔ بادی النظر میں جہاں اس کے مظاہرے دکھلائے کتابوں پر حاشیے لکھ کر بھی وہی کام انجام دیا۔

مذکورہ بالا تین محرکات میں سے موخر الذکر دو محرکات ایسے ہیں جن کے لئے تفصیل درکار ہے لیکن یہاں اس کا موقع نہیں مناسب مقام پر ان سے بحث کی جائے گی فی الحال سبب اول کی توضیح پر اکتفا کرتا ہوں یعنی کتابوں پر حاشیے لکھنا مولانا کی طالب علمانہ عادت تھی۔ اس بات کا ثبوت ہم کو خود مولانا کے بیانات سے ملتا ہے۔

مولانا آزاد نے اپنے والد کے خاص طریقۂ تعلیم کا ذکر کیا ہے جس کے تحت ان کا حکم تھا کہ آئندہ سبق کے لئے پہلے سے مطالعہ کیا جائے اور متعلقہ سبق کے سلسلے میں ضروری شرح و حواشی پہلے سے دیکھ لی جائیں۔ مطالعہ کے بارے میں مولانا کے والد کی یہ بھی نصیحت تھی کہ قلم کا کوئی عمل ضرور کیا جائے۔ اس سے مباحث کے تحفظ میں مدد ملے گی۔

مولانا آزاد لکھتے ہیں:

"والد مرحوم ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ بلا نوٹ کرنے کے کبھی مطالعہ نہ کرو۔ اگر لکھنے کے لئے کوئی بیاض نہ ہو تو کتاب کے صفحے ہی پر لکھو۔ صفحے میں لکھنے کی گنجائش نہ ہو تو صرف ایک نشان ہی دے دو۔ مگر کوئی نہ کوئی قلم کا عمل ضرور کرو۔ اس طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے تمام مباحث ہمیشہ کے لئے محفوظ رہیں گے۔ (آزاد کی کہانی ص ۲۶۹)

مولانا کو یہ عادت اپنے والد کی نصیحت کی وجہ سے پڑی اس لئے درس کے علاوہ بھی جب ان کا مطالعہ جاری رہا تو اس عادت سے گریز ناممکن ہوا۔ ابتدا میں اسباق کے استحضار کی غرض سے یہ عمل ضروری تھا بعدازاں یہ عادت راسخ ہوگئی۔ جس زمانہ میں اُن کے ذہن میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پیدا ہونے لگے تھے اور اُن کا دماغ گوناگوں اعتراضات کا مرکز بنا ہوا تھا۔ لیکن کسی طرح تسلی نہ ہوتی تھی تو یہ اعتراضات بھی فوری طور پر وہ کتابوں کے کناروں پر لکھ لیا کرتے تھے اسی زمانہ کے ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے والد سے قراۃ صوتی اور قراۃ نفسی کے مباحثہ کا مولانا نے ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"ایسے معاملات اور پیش آتے تھے۔ اگر سوچ سوچ کر ان تمام باتوں کو یاد کروں تو ایک بڑا دفتر ہو جائے گا۔ اس زمانہ میں یہ چیز یہاں تک ذہن پر چھا گئی تھی کہ بارہا ان مسائل پر بطور رسائل کے بہت لکھ ڈالا۔ جس قدر تقریر پڑھتا یا سنتا تھا اس سب پر ترتیب اعداد اعتراضات قلم بند کرنے لگتا تھا۔ ایسے بہت سے کاغذات اب بھی نکل آتے ہیں۔ اس میں شرح سفر السعادۃ کا ایک نسخہ میرے پاس تھا۔ وہ اب مجھے ملا اور میں نے دیکھا تو تمام حاشیہ سیاہ ہے۔ فیروز آبادی علامہ ابن قیم کے شاگرد تھے۔ اس سے اُن کے مسلک کا حال معلوم ہوسکتا ہے۔ سفر السعادۃ یا صراط مستقیم انھوں نے زاد المعاد سے اخذ کر کے لکھی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اپنے باب میں بہترین مختصر متن ہے۔ شیخ نے اس کی شرح صرف اس لئے لکھی تھی کہ حنفیت کا انتصار اور اس کے ابواب وتراجم کا رد کیا جائے اور اس میں شک نہیں کہ بڑا ہی زور لگایا ہے۔ نہیں معلوم کیوں؟ مجھے اس وقت یہ خبط ہوا کہ اس کی جلد توڑی اور ورد فتری کو دیکر مکرر اس طرح بندھوائی کہ ہر دو ورق کے درمیان ایک سادہ ورق آگیا اور اس پر اعتراضات اور ان کے دلائل کا رد لکھنا شروع کیا۔ اصل کتاب چونکہ فارسی میں ہے اس لئے یہ بھی فارسی میں[1]۔

مقدمہ میں انھوں نے جہاں باب تقلید میں مسلک متقدمین ومتاخرین کی دو قسمیں وضع

---

[1] یہ کتاب مجھ کو مولانا کے ذاتی کلکشن میں نہ مل سکی۔ (مرتب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے اور اپنے زمانہ کے لئے آخر الذکر کی ترجیح پر زور دیا ہے یعنی کتب فقہیۂ متاخرہ پر امتناع واکتفاء بتقلید محض اور پھر اُس کے وجوہ بیان کئے ہیں۔ میں نے صفحہ بہ صفحہ اُن پر اپنے اعتراضات وشکوک جمع کئے تھے۔

"اب اُن کتابوں کا بھی پوری طرح شوق ہوا جو ان مسائل پر بطریق مباحثہ ومناظرہ لکھی گئی ہیں۔ بڑا ذخیرہ گھر میں موجود تھا۔ بعض اردو کتب جدل وبحث جو نہیں تھیں۔ حاصل کرکے دیکھنے لگا۔ ظفر المبین کے رد میں فتح المبین اور نصرۃ المجتہدین لکھی گئی ہے۔ پھر اس کا جواب الکلام المتین یا کسی ایسے ہی نام سے دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں فریقین کی متعدد کتابیں نکلی ہیں اُسی زمانہ میں میں نے منگوا کر دیکھیں اور فتح المبین کے حاشیہ پر جا بجا اعتراضات لکھے۔"

(آزاد کی کہانی۔ ص ۲۷۹/۲۷۸)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مولانا حاشیے لکھنے کی عادت کو خود تسلیم کرتے ہیں جس کا آغاز زمانۂ درس سے ہوا اور بعد تک ہمیشہ موقع بہ موقع جاری رہا۔

(۴)

حواشی کا تاریخی تعیّن

ان حواشی کا کوئی قطعی تاریخی تعین ممکن نہیں تاہم قرائن وقیاس سے ایک مبہم سی تصویر پیش کی جاسکتی ہے۔

مولانا آزاد کے زمانۂ درس وتدریس اور اس کے کچھ بعد کے احوال وکوائف شاہد ہیں کہ ان حواشی میں سے بیشتر مولانا کے دور تشکیک وتذبذب کی پیداوار ہیں۔ مولانا کی تاریخ پیدائش ۱۸۸۸ء عیسوی ہے۔ اس کے بعد تعلیم کی ابتدا اور تکمیل کی مدت ہے۔

تکمیل تعلیم کے سلسلہ میں مولانا کے اپنے بیانات سال دو سال کے فرق سے متضاد ہیں لیکن یہاں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم کو جن نتائج پر پہنچنا ہے۔ ان میں سال دو سال

ملہ یہ کتاب آزاد ذخیرہ میں نہیں ملی۔ (مرتب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فرق سے کوئی خاص خلل نہیں پڑتا۔ یوں بھی جناب ابوسلمان شاہجہانپوری نے زبردست ردوقدح کے بعد یہ دلائل یہ ثابت کر دیا ہے کہ مولانا کی تعلیمی زندگی کی ابتدا ۱۳۱۰ ہجری مطابق ۱۸۹۲ عیسوی کے اوائل سے ہوئی اور ۱۹۰۲ء کے شروع میں تکمیل کو پہنچی۔ اِدھر اُدھر کا مطالعہ ۱۹۰۲ء سے پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اردو کے مختلف اساتذہ اور شعراء کا کلام پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ بہت سے تذکرے بھی نظر سے گذر چکے تھے۔ ۱۹۰۳ء میں جب تدریس کے میدان میں قدم رکھا تو مولانا ایک عالم متبحر کا درجہ رکھتے تھے۔ مختلف علوم وفنون میں مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ غیر معمولی تنقیدی صلاحیت بھی حاصل ہو چکی تھی۔ مزید پختگی اور بصیرت بہم پہنچانیکے مواقع مرزا محمد حسین طبطبی، طاہر بیگ، مرزا فرصت شیرازی اور شیخ الرئیس ایرانی کی ملاقاتوں سے حاصل ہوئے۔ مولانا نے ان سب سے فارسی ادبیات ترکی ادب و تاریخ، سیاست و معاشرت، قدیم ایرانی زبان و علوم، آداب و رسوم، مصطلحات ولغات، علوم حکمیہ اور فنون عربیہ میں استفادہ کیا اور یہ سب کچھ ۱۹۰۵ء تک ختم ہو گیا۔ انگریزی زبان بھی ۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۵ء کے درمیان سیکھ لی تھی۔ غرضکہ اس دوران مولانا آزادنہ صرف جدید علوم سے متعلق پورے اردو لٹریچر کا مطالعہ کر چکے تھے بلکہ عربی و فارسی میں بھی جس قدر کتابیں مل سکتی تھیں ان کو پڑھ چکے تھے اور ان دونوں زبانوں کے جملہ علوم پر اجتہادی ملکہ کا دعویٰ کر سکتے تھے۔

تقریباً ۱۸۹۹ء یا ۱۹۰۰ء تک مولانا عقائد سلف پر قائم رہے لیکن جوں جوں مطالعے اور واقفیت کی وسعتیں بڑھتی گئیں۔ اردگرد کے ماحول سے بیزاری شروع ہو گئی۔ اور عہد اضطراب و پریشانی کا آغاز ہوا۔ ۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر۔ یعنی ۱۹۰۱ء سے شک و شبہات کے میدان خارزار میں قدم رکھا اس کے بعد لامذہبیت، میٹریل ازم، ریشنلزم، کفر و الحاد، فسق و فجور غرضکہ بے راہروی کے مختلف مدارج طے کرتے چلے گئے۔ بالآخر ۲۲ سال کی عمر میں یعنی ۱۹۱۰ء کے لگ بھگ اچانک امید کی روشنی سامنے آئی اور منزل مقصود تک رسائی ہو گئی۔ تقریباً یہی وہ مدت ہے جس کی ابتدا سے کچھ پہلے سے اور جس کے اختتام کے کچھ بعد تک مولانا تلاش حقیقت میں سرگرداں اور مصروف رہے۔ مختلف مذاہب، فلسفہ، تاریخ، سائنس اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر علوم وفنون سے متعلق مختلف زبانوں میں بے شمار کتابیں پڑھیں اور جن کتابوں پر چاہا طبیعت کے اقتضا کے مطابق حواشی ثبت کر دیے۔

اب ذرہ زیادہ تفصیل سے ان حواشی کی تاریخی حدود سے بحث کرنی چاہیے۔ ترجمان کے علاوہ تہتر کتابیں ایسی ہیں جن پر مولانا نے حواشی رقم فرمائے ہیں۔ ان میں تاریخ اشاعت کے لحاظ سے سب سے پہلی اردو کی کتاب "خزینۃ الامثال" مطبوعہ ۱۸۴۴ء ہے اور سب سے بعد کی کتاب اردو ہی میں "مقالات شبلی" جلد دوم ہے جو ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی۔ باقی سب کتابیں ان دونوں سنین کے درمیان کی چھپی ہوئی ہیں۔ دو اردو ایک عربی، اور چار فارسی کی کتابیں ایسی ہیں جن پر کوئی تاریخ طباعت درج نہیں ہے تاہم وہ غالباً انیسویں صدی کے آواخر اور بیسویں صدی کی پہلی دہائی کے درمیان کی مطبوعہ معلوم ہوتی ہیں۔ ۵۲ کتابیں ۱۸۴۴ء اور ۱۹۱۵ء کے درمیانی زمانہ کی شائع شدہ ہیں جن میں سے بیشتر انیسویں صدی کی آخری دہائی اور بیسویں صدی کی ابتدائی مدت میں چھپیں۔ اس طرح محض بارہ کتابیں ایسی رہ جاتی ہیں جو ۱۹۵۰ء سے پہلے لیکن ۱۹۱۵ء کے بعد اشاعت پذیر ہوئیں۔

ان اعداد وشمار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا نے ان کتابوں کی کثیر تعداد ۱۹۰۲ء سے کچھ پہلے اور ۱۹۱۵ء کے کچھ بعد کی درمیانی مدت میں مطالعہ فرمائی ہوں گی۔ اس اجمال کی تفصیل بہ لحاظ زبان کتب زیادہ موزوں رہے گی۔

اردو کتب

اردو کی کتابوں میں سب سے زیادہ تعداد علامہ شبلی کی کتابوں کی ہے جو تعداد میں دس ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں چھپی ہوئی کتاب "مقالات شبلی" جلد دوم پر محض ایک جگہ معمولی سے سہو پر اعتراض ہے۔ تلسی داس کی جگہ کالیداس کا نام آگیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ چھپائی کی غلطی ہو۔ دوسری کتاب "مقالات شبلی" جلد اول ۱۹۳۰ء کی مطبوعہ ہے۔ یہ کتاب مذہبی مقالات پر مشتمل ہے۔ ایک مقالہ میں عیسائی فرقوں کے ناموں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ کچھ اصطلاحوں کے استعمال سے مولانا آزاد نے اختلاف کیا ہے۔ ایک مقام پر ایک عربی عبارت کا ترجمہ غلط قرار دیا ہے ورنہ بحث ونظر کے تفصیلی تبصرے اس کتاب میں بھی نہیں ہیں تبصیری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب "مقالات شبلی" جلد ہفتم فلسفیانہ مباحث پر مشتمل ہے۔ یہ ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی تھی۔

یہاں "استقراء" کے سلسلہ میں ایک جزوی اختلاف ہے۔ کوئی قابل ذکر بات نہیں ہے۔ ان تینوں کتابوں کو چھوڑ کر باقی سات کتابیں ۱۸۹۳ء اور ۱۹۱۱ء کے درمیان کی چھپی ہوئی ہیں۔ ۱۹۱۱ء کی مطبوعہ کتاب "مضامین عالمگیر" ہے۔ باقی چھ ۱۹۰۲ء سے پہلے کی چھپی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب "الغزالی" گو ۱۹۰۱ء کی اشاعت شدہ ہے لیکن اس پر مولانا کا مندرجہ ذیل نوٹ موجود ہے۔

"حضرت مصنف تحفۂ مرحمت فرمودند"

"۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء۔ ابوالکلام۔ کلکتہ"

ممکن ہے یہ کتاب اسی زمانہ میں پڑھی ہو۔ مضامین عالمگیر بھی ۱۹۱۱ء کے بعد ہی پڑھی ہوگی۔ باقی پانچ کتابوں کے متعلق قرائن سے فرض کیا جاسکتا ہے کہ وہ کتابیں مولانا نے ۱۸۹۳ء اور ۱۹۱۰ء کے درمیانی زمانہ میں مطالعہ فرمائیں کیونکہ ان سب کتابوں پر تفصیلی تبصرے اور اختلافی تنقیدیں ہیں نیز یہی وہ دور ہے جب مولانا شکوک و تذبذب سے گذر رہے تھے۔ اور زبردست مطالعہ میں بھی منہمک تھے۔ "مضامین عالمگیر" جو ۱۹۱۱ء میں کبھی پڑھی اضطرابی زمانہ کے اختتام سے قریب ہے۔ رہا "الغزالی" کا معاملہ اگرچہ یہ ۱۹۱۲ء میں پڑھی ہوگی تاہم یہ بھی کچھ زیادہ بعد کا زمانہ نہیں ہے۔ اس کتاب پر حاشیوں میں حنفیت کے خلاف اظہار خیال کیا ہے اور علامہ شبلی کے افکار و خیالات کی پرزور تردید کی ہے۔ یونانی فلسفہ کے بارے میں چند تاریخی واقعات سے اختلاف کیا ہے۔ لیکن یہاں اتنے تیز و تند اختلافات نہیں ہیں جتنے "سیرت النعمان" اور "مضامین عالمگیر" پر ہیں۔ "رسائل شبلی" اور "شعر العجم" جلد اول ۱۸۹۸ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیانی عرصہ میں پڑھی ہوں گی۔ ان میں تاریخ اور زبان و ادب کے سلسلہ میں اختلافی نوٹس ہیں۔ ان سے مولانا کے اس دور پر روشنی پڑتی ہے۔ جب وہ معلومات جدیدہ اور زبان و لغت کی باریکیوں کے کھوج میں غرق مطالعہ تھے۔ ہر طرح کی قدیم و جدید مطبوعات تلاش کر کے پڑھ رہے تھے چنانچہ یہ عہد ٹھیک وہی ہے جس کو ایک طرف اُن کے ذوق مطالعہ کا زمانہ کہہ سکتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری طرف ان کے دور تذبذب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ یعنی ۱۹۰۰ء سے ۱۹۱۰ء تک کا زمانہ۔

۱۸۹۸-۹۹ء سے مولانا کے اردو کتب کے بے پناہ ذوقِ مطالعہ کا آغاز ہوتا ہے۔ ابتدا کہانیوں اور ناولوں سے ہوئی۔ خود لکھتے ہیں۔

"ان ناولوں کے ساتھ کتابوں کے اشتہارات بھی ہوتے تھے۔ ان سے اور ناولوں کا پتہ چلتا تھا۔ اب میں نے خود بھی منگوانا شروع کیا۔ سب سے پہلے عبدالستار کتب فروش چوک کو ایک خط لکھ کر دو روپے کے ناول منگائے تھے۔ اور انتخاب کرنے میں بڑی کوشش کی تھی کہ اس رقم میں زیادہ سے زیادہ تعداد حاصل ہو جائے۔ ایک ناول کے لوح پر نثار حسین کے قومی پریس کا اشتہار تھا۔ اس میں ایک کتاب "المامون" بھی تھی۔ میں نے اُسے بھی ناول سمجھا اور منگوالی لیکن جب اُسے دیکھا تو بڑی مایوسی ہوئی کہ وہ تو کوئی دوسری چیز ہے۔ اردو کی نئی ادبی تصنیفات میں یہ پہلی کتاب ہے جو میں نے دیکھی اسکے کچھ دنوں بعد جب شاعری کا شوق ہوا تو اس سلسلہ میں "آب حیات" دیکھی، پھر "حیات سعدی" اور "یادگارِ غالب" نظر سے گذری۔

اس اثنا میں اس قدر تعلیم بھی بڑھ چکی تھی کہ اب ان کتابوں کو ناول کے دھوکے میں نہیں منگواتا تھا بلکہ واقعی ان کا موضوع سمجھ کر۔ رعد کی جنتری ہر سال والد مرحوم لیا کرتے تھے۔ اس جنتری میں البراکہ کا اشتہار دیکھا اور اسے بھی منگوالیا۔ اب اچھی طرح ان کتابوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ یہ ۱۸۹۸ء ۹۹ء کی بات ہے۔

جس قدر بھی روپیہ میسر آسکتا تھا وہ میں نئی کتابوں پر خرچ کرتا اور ہندوستان کے تمام کتب فروشوں کے یہاں سے شوق میں فہرستیں منگا کر اور ان میں جن کتابوں کا نام اچھا معلوم ہوا ان پر نشان دے کر ایک بڑی فہرست مطلوبات کی تیار کر لی تھی۔ مولوی ضیاء الرحمٰن امام مسجد کو لوٹولہ نے کتابوں کی دوکان کی تھی وہاں بھی جانے لگا، اور وہ میری مطلوبات اپنے طور پر منگا لیتے تھے۔ اور مجھے یہ آسانی رہتی تھی کہ اُدھار بھی لے آتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مولانا حالی، محمد حسین آزاد، مولانا شبلی، عبدالحلیم شرر، مولوی نذیر احمد وغیرہ نئے مصنفوں کی اکثر کتابیں میری نظر سے گزر گئیں اور نئے اردو علم و ادب کا پورا فہم و شوق حاصل ہوگیا۔" (آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی۔ ص ۲۵۰/۲۴۹)

اگرچہ ممکن ہے کہ مولانا نے علامہ شبلی کی زبان و ادب سے متعلق تصنیفات اسی دور میں پڑھی ہوں لیکن حواشی کی ناقدانہ بصیرت اور مذہبی معلومات میں مشکل اور ٹھوس مبحث اس حقیقت پر دلالت کرتے ہیں کہ "رسائل شبلی"، "شعر العجم"، "الغزالی" خصوصاً "سیرۃ النعمان" مولانا نے ۱۹۰۲ء کے بعد پڑھی ہوں گی اور "مضامین عالمگیر" تو یقیناً ۱۹۱۱ء کے بعد پڑھی۔

۱۹۰۵ء تک مولانا آزاد نہ صرف علوم جدیدہ سے متعلق مکمل اردو ادبیات پر عبور رکھتے تھے۔ بلکہ عربی و فارسی کے جدید لٹریچر کا بیشتر حصہ پڑھ چکے تھے۔ ۱۹۰۱ء سے بحث و مباحثہ کا شوق پیدا ہوگیا اور اسی دوران میں مولوی محمد حسین فاروقی، مولوی عبدالحق حقانی، مولانا عبداللہ ٹونکی اور مولوی نذیر الحسن سے معرکہ آرائیاں ہوتی رہیں۔

۱۹۰۲ء میں مولانا کو مطالعے کے بہترین مواقع ہاتھ آئے۔ جب تک درسیات جاری تھیں۔ اس وقت تک مولانا اپنے والد کی خفگی کی وجہ سے ادھر اُدھر کی کتابیں چھپ کر پڑھتے تھے لیکن جب درسیات سے فراغت ہوگئی تو پھر پابندیاں اُٹھ گئیں۔ چنانچہ اردو زبان میں علوم جدیدہ کی جس قدر کتابیں مل سکتی تھیں۔ حاصل کیں اور نہ صرف بعض مصنفین کی کتابیں پڑھیں بلکہ بعض تحقیقاتی اداروں کے مکمل ادب کو بھی پڑھ ڈالا۔ مثلاً سائنٹیفک سوسائٹی علی گڈھ کے تراجم پنجاب کی لٹریری سوسائٹی کی کتابیں، میرزا پور اور لکھنؤ کے چرچ مشن کے تراجم یونیورسٹیوں کی کتابیں منگوائیں اور اُن کا مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ کلکتہ اور بمبئی کے مختلف کتب خانے چھان مارے۔ کتب فروشوں سے بے شمار کتابیں خریدیں۔ بعض شخصی ذخیرے حاصل کئے اور مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا مطالعہ کیا یہ سب زیادہ تر ۱۹۰۰ء اور ۱۹۱۰ء کے درمیان کی باتیں ہیں۔

شک و اضطراب کے دور کے واقعات خود مولانا ہی کی زبانی سنیئے:۔

"زیادہ سے زیادہ میری تیرہ برس کی عمر تھی کہ میرا دل اچانک اپنی موجودہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت اور اردگرد کے منظر سے اُچاٹ ہوگیا اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ میں کسی اچھی حالت میں مبتلا نہیں ہوں۔ یہ بے اطمینانی بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ مجھے اُن ساری باتوں سے جو لوگوں کی نظروں میں انتہا درجہ عزت واحترام کی باتیں تھیں۔ ایک طرح کی نفرت ہوگئی۔

چند دنوں کے بعد یہ جذبہ ایک دوسرے رُخ پر بہنے لگا۔ اپنی حالت کے احتساب نے اپنے عقائد وافکار کے احتساب پر توجہ دلائی اور اب جو میں نے اپنے مذہبی عقائد کا جائزہ لیا تو اس میں بجز آبائی تقلید، دیرینہ رسم پرستی اور موروثی اعتقاد کے اور کچھ نہ تھا۔" (ذکر آزاد۔ ص ۲۵۶)

دیرینہ رسم وعقائد وآبائی تقلید، خدا کی حقیقت اور مختلف مذاہب کے باہمی اختلافات یہ تین سوالات تھے جن کے حل میں مولانا سرگرداں وپریشان تھے۔ آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"یہ تین سوال تھے جو ۱۴ برس کی عمر میں مجھ پر اس طرح چھا گئے تھے کہ خون اور گوشت کی جگہ میرے اندر صرف انہی کی گونج بھری ہوئی تھی۔ گرہ کو جس قدر کھینچا جائے اتنا ہی اور زیادہ اُلجھ جاتی ہے۔ اس طرح میں جس قدر حل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ اتنا ہی زیادہ اُلجھاؤ بڑھتا جاتا تھا۔ میں نے ہر طرح کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ مختلف مذہبوں کی کتابیں بار بار دیکھ ڈالیں۔ میں اس وقت بمبئی میں تھا۔ وہاں مجھے متعدد عیسائی، یہودی، پارسی، بہائی، ناستک اور ہندو عالموں سے ملنے اور بحث ومباحثہ کا موقعہ ملا لیکن ان کی باتیں میری الجھن کو اور زیادہ کرتی تھیں۔ اُن کے جوابات اور مباحث سُن کر مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میری پریشانی اُس سے کہیں زیادہ ہونی چاہیئے جس قدر میں سمجھے ہوا تھا۔ بالآخر یہ اندرونی تکلیف یہاں تک بڑھی کہ میں بیمار ہوگیا۔ غنودہ ہوگئی۔ بینائی اُچاٹ ہوگئی۔

اسی اثنا میں میں نے ماڈرن فلاسفی اور سائنس کی مختلف شاخوں کا مطالعہ کیا جس قدر مطالعہ مشرقی زبانوں کے تراجم سے کرسکتا تھا۔ اُس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مذہب کی طرف سے میری بے اطمینانی اور زیادہ گہری ہوگئی۔

اب مجھ پر وہ دروازہ کھلا جو اس راہ میں ہمیشہ کھلا کرتا ہے۔ یعنی مذہب اور عقل کی تطبیق واتحاد کا طریقہ۔ اس کے بھی متعدد اسکول ہیں۔ میں نے سب کا مطالعہ کیا، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے اتنا ضرور ہوا کہ عارضی سکون مجھے ہو گیا۔ اسی زمانہ میں میں نے سرسید احمد خاں مرحوم کی کتابوں کا مطالعہ کیا جن کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ انھوں نے موجودہ زمانہ میں مذہب اور ماڈرن سائنس کو ملانے کے لئے ایک نئے اسکول کی بنیاد ڈالی ہے۔ مجھ پر ان کی تصنیفات کا بہت اثر ہوا۔ حتیٰ کہ کچھ دنوں تک میرا یہ حال رہا کہ میں بالکل اُن کا مقلد اور پیرو ہو گیا تھا۔ مگر یہ دقفہ عارضی تھا۔ بہت جلد ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ منزل مذہب کی طرف لے جانے والی نہیں ہے۔ بلکہ مذہب سے انکار کی ایک نرم اور ملائم صورت ہے۔ آخر نتیجہ میرے دل و دماغ پر حاوی ہو گیا تھا۔ یعنی گو میں زبان سے صاف صاف اقرار نہیں کرتا تھا لیکن میرے اندر قطعی انکار و الحاد کی آواز گونج رہی تھی۔

میں اب ایک پکا دہری ہو گیا تھا۔ میٹریلزم اور ریشنلزم کے اعتقاد پر میرے اندر فخر و غرور تھا۔ اور مذہب کے نام میں جہل و توہم کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ تاہم وہ چیز کہاں تھی جس کی ڈھونڈھ میں نکلا تھا؟ یعنی دل کا اطمینان؟ وہ تو اب اور زیادہ دور ہو گئی۔ میرے اضطراب کی اندھیاری میں تسلی کی ایک ہلکی کرن بھی دکھائی نہیں دیتی تھی۔

۱۴ برس سے لے کر ۲۲ برس کی عمر تک میرا یہی حال رہا۔ میرا ظاہری روپ ایک ایسے مذہبی آدمی کا تھا جو مذہب کو عقل و علم کے ساتھ ساتھ چلانا چاہتا ہے لیکن میرے اندر اعتقاد میں قطعی الحاد تھا اور عمل میں قطعی فسق۔ یہی منزل میری آخری مایوسی کی منزل تھی اور اس کے بعد اچانک امید کی روشنی میرے سامنے چمکی۔" (ذکر آزاد۔ ص ۲۶۰۔۲۵۷)

مولانا کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ اس دور میں ان کا ذوق مطالعہ عروج پر تھا۔ اور انھوں نے ہر طرح کے گوناگوں موضوعات سے متعلق کتابیں پڑھیں۔ زیر بحث کتابوں کا بیشتر حصہ انھوں نے اسی زمانہ میں پڑھا ہوگا کیونکہ ہر مبحث پر مولانا نے زبردست اختلافی تنقیدیں لکھی ہیں۔ خصوصاً جامد اور تقلیدی رسوم و عقائد کے بارے میں مولانا کے قلب میں ایک آتش بغاوت بھڑکی ہوئی تھی۔ ان کے خاندان اور اساتذہ حنفی مسلک کے کٹر پیرو تھے۔ لیکن مولانا ان سب باتوں کو بحث ورائے کا ایک طلسم خیال کرتے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاہم انھیں مباحث نے ان کے لئے مطالعہ کا ایک بڑا دروازہ کھولا اور وہ آہستہ آہستہ تقلید کی بندشوں سے آزاد ہوتے چلے گئے۔ مولانا شبلی کی کتب خاصکر "سیرۃ النعمان" اور مضامین عالمگیر انھوں نے اسی دور میں پڑھی ہوں گی۔ ان کے حاشیوں پر لکھے ہوئے تبصرے زبردست رد و قدح اور فکری اختلافات سے مملو ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں جناب مسعود الحسن عثمانی کا مندرجہ ذیل بیان لائق غور و تامل ہے۔

"آخر عمر میں مولانا آزاد کو شبلی کی نسبت بہت سی باتوں سے اختلاف بھی ہو گیا تھا اور وہ بہت سے نظریات جو شبلی کی زندگی میں ان کے ذہن پر چھائے رہے اب تبدیل ہو گئے تھے۔ شبلی کی کئی کتابوں پر مولانا نے حواشی بھی لکھے تھے جن میں شبلی کی کئی کتابوں پر اعتراض بھی ہے۔ مولانا محمد یونس خالدی صاحب نے مولانا سے یہ اجازت چاہی تھی کہ وہ الندوہ کے مضامین کو یکجا کریں اور وہ شائع ہوں"۔

(ابوالکلام آزاد: احوال و آثار۔ ص ۲۲۱۔ مطبوعہ ۱۹۷۷ء)

مولانا آزاد کے سکریٹری اجمل خاں صاحب نے الندوہ کے مضامین کے سلسلہ میں یہ جواب دیا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ یہ مضامین پندرہ سولہ برس کی عمر میں لکھے گئے تھے ان میں بہت سی باتیں جن میں اب میری رائے بدل گئی ہے اور بہت سی باتیں اب میں صحیح نہیں سمجھتا لہٰذا اُن کے چھپوانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔" (ایضاً)

جہاں تک الندوہ کے مضامین کا تعلق ہے قرین قیاس ہے کہ وہ فکر و خیال کے لحاظ سے اس نوعیت کے ہوں کہ آخری زمانہ میں نظریاتی طور پر مولانا کو ان سے اختلاف ہو گیا ہو اور وہ اپنی عمر کے آخری دور میں ان کی اشاعت پسند نہ فرماتے ہوں لیکن عثمانی صاحب نے علامہ شبلی کی کونسی کتابوں کا ذکر کیا ہے جن پر مولانا کے آخری زمانہ کے حواشی ملتے ہیں؟ یہ کتابیں کہاں ہیں؟ کس آخری زمانہ میں مولانا نے ان پر اختلافی تحریریں رقم فرمائیں؟ میں اس عقدہ کشائی سے قاصر رہا۔ جہاں تک علامہ شبلی سے مولانا آزاد کے اختلاف کا تعلق ہے میری نظر میں کم از کم ان حواشی کے سلسلہ میں وہ اُن کے ابتدائی دور کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ ہے اور عین ممکن ہے کہ مولانا کے الندوہ سے تعلق سے ذرا پہلے یعنی ۱۹۰۵ء سے قبل یا اس کے کچھ عرصہ بعد کا ہو۔ زیر بحث حواشی ہرگز مولانا کے آخری دور کی تحریریں نہیں ہو سکتیں۔ آزاد بھون کی لائبریری کے علاوہ کوئی دوسری کتابیں عثمانی صاحب کے پیش نظر رہی ہوں جن پر مولانا نے اپنے آخری زمانہ میں اعتراضات قلم بند فرمائے تو ٹھیک ہے مگر میری متلاشی نگاہ اُن تک نہیں پہنچ سکی۔

شبلی کی کتابیں تو ایک طرف رہیں "حیات شبلی" مصنفہ سید سلیمان ندوی جو ۱۹۴۳ء میں چھپی اور جس پر مولانا کے اختلافی نوٹس ہیں۔ اگرچہ وہ اختلافات بالکل دوسری نوعیت کے ہیں مذہبی یا ادبی بحث و نظر کے وہ مسائل نہیں ہیں جن کا شبلی کی کتابوں سے تعلق ہے چند واقعاتی، تاریخی اور دوسری معلوماتی باتوں سے اختلاف کیا ہے یا سرسید اور علامہ شبلی کے ایک دوسرے پر باہمی اثرات کے مباحث میں سید صاحب کے بیانات کی تردید کی ہے تاہم اس کتاب کو بھی ہم بہت زیادہ آخری زمانہ کی کتاب نہیں کہہ سکتے۔

علامہ شبلی کے بعد محمد ظہیر احسن شوق نیموی کی کتابیں ہیں جن پر مولانا نے نہایت سخت تنقیدی حاشیے لکھے ہیں۔ ان کتابوں کی تعداد چار ہے جو سب ۱۸۸۰ء اور ۱۸۹۳ء کی درمیانی مدت کی چھپی ہوئی ہیں۔ ظاہر ہے یہ کتابیں ۱۸۹۳ء کے بعد ہی پڑھی گئی ہوں گی۔ اور غالباً اسی زمانہ میں جب وہ مذہبی لٹریچر پڑھنے میں کھوئے ہوئے تھے۔ علامہ شوق نیموی شاعری میں مولانا آزاد کے استاد تھے۔ وہ نہ صرف ایک شاعر باکمال تھے بلکہ ایک یگانۂ عصر زبان داں اور نقاد بھی تھے۔ مولانا آزاد نے ان کی فنی مہارت اور قابلیت کی وجہ سے شاعری میں ان کو اپنا استاد بنالیا۔ اُن کی وسعتِ معلومات، ان اور مہارتِ فن کا لوہا مانتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ان کی شاعرانہ واقفیت دل پر نقش ہو گئی علی الخصوص یہ کہ شعر گوئی کے ساتھ قواعد و اصول اور زبان کے مباحث پر ان کو ایسا اچھا عبور ہے کہ ایک پوربی دیہاتی ہو کر جلال مرحوم جیسے صاحبِ دعویٰ کو شکست فاش دیدی۔"

(آزاد کی کہانی۔ ص ۲۴۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعرِ بے مثل اور عدیم النظیر ماہر زبان ہونے کے علاوہ شوق نیموی ایک عالم متجر، مشہور محدث اور محقق اور صاحب تصانیف کثیر بھی تھے۔ علماء عصر اور فضلائے دہران کی علمی تحقیق و تبحر کے قائل تھے۔ تقلید اور حنفیت کی حمایت میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں یہ چاروں کتابیں بھی انہی مباحث پر مشتمل ہیں اور مولانا نے اپنے ذہنی انقلاب کے دوران جہاں بے شمار دوسری کتابوں کا مطالعہ کیا ان کو بھی پڑھا ہوگا۔ اس قسم کے مباحث پر اپنے ذوق مطالعہ کا خود مولانا نے ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"اب اُن کتابوں کا بھی پوری طرح شوق ہوا۔ جو ان مسائل پر بطریق مباحثہ و مناظرہ لکھی گئی ہیں۔ بڑا ذخیرہ گھر میں موجود تھا۔ بعض اردو کتب جدل و بحث جو نہیں تھیں۔ حاصل کر کے دیکھنے لگا۔ ظفر المبین کے رد میں فتح المبین اور نصرۃ المجتہدین لکھی گئی ہے۔ پھر اس کا جواب الکلام المبین یا کسی ایسے ہی نام سے دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں فریقین کی متعدد کتابیں نکلی ہیں اُسی زمانہ میں میں نے منگوا کر دیکھیں اور فتح المبین کے حاشیہ پر جا بجا اعتراضات لکھے۔" (آزاد کی کہانی ص ۳۷۹)

شوق نیموی کی کتابیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا حنفی مسلک کی حمایت میں ہیں اور مولانا آزاد اُس دور میں مذہبی کش مکش میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس مسلک پر سخت اعتراضات کر رہے تھے۔ یہ تقریباً ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء کا زمانہ ہے۔ اس لئے یہ کتابیں اُنھیں ایام میں پڑھی ہونگی۔

اردو کی کتابوں میں علامہ شبلی کی کتابوں کے بعد جس کتاب پر نہایت مبسوط حواشی مولانا نے لکھے ہیں وہ سرسید کی کتاب "سیرتِ فریدیہ" ہے۔ یہ کتاب ۱۸۹۷ء کی چھپی ہوئی ہے۔ مولانا کے ذہنی انقلاب میں سرسید کی تصانیف کو بڑا دخل ہے۔ وہابیت کے نشہ کی سرشاری میں مبتلا ہونے کے بعد سرسید کی تصانیف کے عالم دلفریبی کا ذکر کرتے

ما یہ اقتباس پہلے کسی موقع پر پیش کیا جا چکا ہے۔ یہاں موضوع کی مناسبت سے دوبارہ پیش کرنا پڑ رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لکھتے ہیں۔

"تقریباً چھ مہینے کے اندر میں نے سرسید کی تمام کتابیں دیکھ ڈالیں۔ اور اچانک ایسا معلوم ہوا کہ ایک بے حد عجیب و دلکش اور بلند تر پیرعظمت عالم میں آ گئے ہیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بالکل ایک مخمور دماغ کی سی حالت رہنے لگی۔ اب معاملہ تقلید و عدم تقلید، وہابیت و حنفیت سے گزر چکا تھا اور ایک ایسی بلندی پر اپنی جگہ محسوس ہوتی تھی۔ جہاں سے یہ تمام جماعتیں، یہ تمام عقائد و افکار اور یہ تمام جھگڑے بالکل حقیر دکھائی دیتے تھے۔" (آزاد کی کہانی، ص ۳۸۲)

اوپر کے اقتباس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زمانہ میں مولانا آزاد سرسید پر بُری طرح فریفتہ تھے۔ لیکن اس کتاب پر موجود حواشی سے کسی شیفتگی کا اظہار نہیں ہوتا۔ اس لئے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ مولانا نے یہ کتاب سرسید کے اثرات سے آزاد ہو جانے کے بعد پڑھی تاہم وہ زمانہ بھی ۱۹۰۵ء اور ۱۹۱۰ء کے درمیان ہی کا ہو سکتا ہے۔

سرسید کی کتاب کے بعد سید سلیمان ندوی کی تصنیف "حیات شبلی" کی اہمیت ہے۔ یہ ۱۹۴۳ء کی شائع شدہ ہے اس کے بعد ہی مولانا نے پڑھی ہوگی شبلی کی کتابوں کے ذکر میں اس پر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

۱۹۱۰ء کے بعد کی کتابوں میں ایک کتاب "ابن رشد" محمد یونس انصاری کی تصنیف ہے جو ۱۹۲۳ء میں چھپی اس لئے اسی زمانہ میں پڑھی ہوگی۔ لیکن اس پر لکھے ہوئے حاشیوں کی کوئی خاص اہمیت و افادیت نہیں۔ باقی گیارہ اردو زبان کی کتابیں ایسی ہیں جو ۱۹۰۰ء اور ۱۹۱۰ء کے درمیان میں طبع ہوئیں۔ لہٰذا امکان یہی ہے کہ یہ سب کتابیں اپنے ذوقِ مطالعہ کے دوران میں پڑھی ہونگی جو ۱۹۱۲ء تک ختم ہو جاتا ہے۔

انگریزی کتب

مشہور ہے کہ مولانا آزاد نے نہ کبھی انگریزی زبان میں بات کی نہ کچھ لکھا لیکن یہ مسلم

یہ عبارت کتابچہ میں بالکل اسی طرح چھپی ہوئی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ اس زبان میں معقول صلاحیت رکھتے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ انھوں نے انگریزی زبان سے واقفیت ابتدائی زمانہ ہی میں بہم پہنچالی تھی ۱۹۰۲ء میں دیگر علوم کی تعلیم سے فراغت کے بعد جب وہ سرسید کی کتابوں کا مطالعہ کر چکے تھے تو انھوں نے انگریزی زبان کی اہمیت کو بھی محسوس کیا اور اس میں اخبار و کتب پڑھنے کی غرض سے ضروری استعداد حاصل کی خود فرماتے ہیں۔

"میں نے محسوس کیا کہ جب تک کوئی شخص جدید فلسفہ، سائنس اور ادب کا مطالعہ نہ کرے وہ صحیح معنوں میں تعلیم حاصل نہیں کرتا۔ میں نے طے کیا کہ میرے لئے انگریزی پڑھنا ضروری ہے۔ مولوی محمد یوسف جعفری سے میں نے اس کا ذکر کیا وہ اس زمانہ میں مشرقی علوم کے صدر ممتحن تھے۔ انھوں نے مجھے انگریزی کی ابجد سکھائی، اور پیارے چند سرکار کی پہلی کتاب پڑھنے کو دی۔ جیسے ہی مجھے زبان کی کچھ شدبد ہوگئی، میں نے انجیل پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے اس کے انگریزی فارسی اور اردو کے نسخے حاصل کئے اور تینوں کو سامنے رکھ کر پڑھتا تھا۔ اس سے مجھے عبارت کو سمجھنے میں بہت مدد ملی۔ میں نے انگریزی لغت کی مدد سے اخبار پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ اور بہت جلد اس قابل ہوگیا کہ انگریزی کتابیں پڑھ سکوں۔ میں تاریخ اور فلسفہ کا خاص طور سے مطالعہ کرتا تھا۔" (ہماری آزادی۔ ص ۱۲/۱۱)

مولانا کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے انگریزی زبان سیکھنے کی ابتدا اپنے ذوق مطالعہ کی وجہ سے کی اور یہ ۱۹۰۲ء کے بعد کی بات ہے لیکن اس کی تکمیل ۱۹۰۸ء سے پہلے کر لی تھی۔ اس کا ثبوت ان کے دوسرے بیان سے ملتا ہے ۱۹۰۸ء کے سفر عراق کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں مجھے ہندوستان سے باہر جانے اور عراق، مصر، شام اور ترکی کے سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ ان تمام ملکوں میں میں نے دیکھا کہ لوگ فرانسیسی زیادہ پسند کرتے ہیں اور اس کے سیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ مجھے بھی اس کا ذوق ہوا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا مگر یہ بھی ظاہر تھا کہ انگریزی بہت تیزی کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ مستعمل زبان بنتی جارہی ہے۔ اور میری بیشتر ضرورتوں کو پورا کر دیتی ہے۔"

(ہماری آزادی۔ ص ۱۸/۱۷)

ان دو بیانوں سے دو باتیں سامنے آتی ہیں۔ اول یہ کہ مولانا نے انگریزی ۱۹۰۸ء سے پہلے اچھی طرح سیکھ لی تھی۔ دوم یہ کہ وہ انگریزی میں تاریخ و فلسفہ کی کتابیں خاص طور سے پڑھتے تھے۔ انگریزی کی آٹھ کتابیں ہیں۔ جن پر مولانا کے حاشیے ملے ہیں۔ واقعی ان سب کتابوں کا تعلق مذہب، فلسفہ اور تاریخ سے ہے۔ فلسفہ کی ایک کتاب "ہینڈ بک آف ہسٹری آف فلاسفی" البرٹ شیو گلر" کی تصنیف ہے جس کا "اسٹرلنگ نے ترجمہ کیا ہے۔ یہ ۱۸۷۱ء کی مطبوعہ ہے۔

دوسری کتاب "آدلیسورتھ۔ اسمتھ" کی تصنیف "محمڈ اینڈ محمڈن" ازم "۱۸۸۹ء کی چھپی ہوئی ہے۔ تیسری کتاب "ڈبلیو ڈبلیو۔ ہنٹر کی تصنیف "دی انڈین مسلمانز" ہے۔ جو ۱۸۷۲ء میں شائع ہوئی۔ ان تینوں کتابوں کا تعلق فلسفہ اسلام اور ہندوستانی تاریخ اسلام سے ہے۔ لہٰذا یہ قرین قیاس ہے کہ یہ تینوں انگریزی کی کتابیں مولانا نے اپنے ذوقِ مطالعہ کے دوران میں ۱۹۰۲ء اور ۱۹۱۰ء کے درمیانی عرصہ میں پڑھی ہوں۔ ان کتابوں پر بڑی تفصیلی تحریریں ہیں جن سے ان علوم میں مولانا کی وسیع اور گہری واقفیت کے علاوہ زبان انگریزی پر زبردست تبحر اور گرفت کا پتہ چلتا ہے۔ باقی پانچ کتابیں ۱۹۲۶ء اور ۱۹۳۴ء کے وسطی دور کی چھپی ہوئی ہیں۔ خود مولانا اور دوسرے اصحاب کی تحریرات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ۱۹۲۰ء کے بعد مولانا کو انگریزی زبان میں کتب و رسائل پڑھنے کا خصوصی ذوق تھا۔

اپنی سیاسی قید و بند کے زمانہ میں بھی وہ زیادہ تر انگریزی کتابیں پڑھا کرتے تھے ان کتابوں کا مطالعہ مولانا نے غالباً ۱۹۲۵ء اور ۱۹۴۶ء کی مدت کے درمیان کسی زمانہ میں کیا۔ ان سب کتابوں پر مولانا کی تصریحات ان کی بے پناہ قوت حافظہ اور معلومات کا نمایاں ثبوت ہیں۔ خصوصاً سی۔ ایف۔ اینڈریوز" کی کتاب، ذکا، اللہ آف دہلی" پر نہایت مفید اور جامع تبصرے کئے ہیں۔ بعض اہم تاریخی واقعات کی صحیح نشان دہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے مصنف کے بیانات کی تردید کی ہے۔ ایک دوسری کتاب پر جس کا تعلق اکبر اعظم سے ہے بڑی مفید تحریریں رقم فرمائی ہیں۔ بہت سے اسماء تاریخی مقامات اور مصطلحات کے متعلق بیش قیمت نکتے بیان کئے ہیں۔

عربی کتب

مولانا کے خصوصی ذوقِ مطالعہ کی مدت کے سلسلہ میں گذشتہ صفحات میں تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ نیز اردو، فارسی اور عربی کی کتابیں انھوں نے کن کن طریقوں سے حاصل کر کے مطالعہ فرمائیں۔ ان کا بھی وضاحت کے ساتھ مولانا کے ذاتی بیانات کی روشنی میں جائزہ لیا جا چکا ہے۔ تاہم مزید تصریح کے لئے عربی و فارسی کی کتابوں کے بارے میں مولانا کی نگارشات کے چند خصوصی اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۹۰۱ء کے واقعات کے حوالہ سے سرسید کی کتاب "حیات جاوید" کا ذکر ختم کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

"اس اثنا میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کتب بینی کا شوق بہت وسیع ہو گیا تھا۔ استعداد بھی برابر بڑھتی گئی تھی۔ اب فارسی و عربی کی کتابوں کا مطالعہ بھی اسی ذوق و شوق سے کرنے لگا تھا۔ عربی کتابوں کا بڑا ذخیرہ تو گھر میں تھا، اور نئی کتابوں کے لئے والد مرحوم سے تحریک ضائع نہیں جا سکتی تھی۔ فارسی کے لئے اور زیادہ کوشش کرنی پڑی۔ اُس زمانہ میں کانپور میں مولوی نور الدین ایک شخص تھے اور وہ بمبئی سے مصری کتابیں منگا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ اُن سے میں نے نئی نئی کتابیں بہت منگوائیں۔ بمبئی میں حاجی آقائے شیرازی اور ملک التجار کا پتہ مولوی عبدالرزاق الہ آبادی نے بتلایا کہ جن سے خط و کتابت ہو چکی تھی۔ اُن سے فہرستیں منگوائیں اور فارسی کی نئی نئی مطبوعاتِ ایران بھی منگوانے لگا۔"

(آزاد کہانی۔ ص ۲۵۷/۲۵۶)

علومِ جدیدہ کے شوقِ مطالعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"سرسید کی تصنیفات کے مطالعہ نے علوم جدیدہ سے نہ صرف آشنا بلکہ شائق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دگرگوں بنا دیا تھا۔ اب وہ دن تھا کہ عقائد و افکار میں ایک طوفان اٹھ چکا تھا۔ میری زندگی اب چل نہیں رہی تھی بہہ رہی تھی۔ تمام قدیم چیزیں حقیر و ذلیل ہو چکی تھیں۔ علوم جدیدہ اور یہ ترکیب سرسید مرحوم ہی کی ہے اور ہر وہ چیز جو اُن کی طرف منسوب ہو، میرے ذہن و قلب کے لئے بمنزلہ معبود کے تھی۔ اب شوق ہوا کہ اردو، فارسی عربی میں نئے علوم کی جتنی کتابیں ترجمہ ہوئی ہیں انھیں جمع کیا جائے۔ مولوی حالی مرحوم کی کتاب جیالوجی جو مصر کے ایک ترجمے کا ترجمہ ہے۔ پیرزادہ محمد حسین کی منطق استقرائی اور ٹینین بکچر کا اردو ترجمہ، لارڈ بیکن کی سوانح عمری، سائنٹیفک، سوسائٹی علی گڈھ کے بعض تراجم مثلاً پولیٹیکل اکانومی وغیرہ اور پنجاب کی لٹریری سوسائٹی کی کتابیں تمام منگوائیں اور شوق سے دیکھیں مگر ان سے طبیعت کو سیری نہ ہوئی۔ اب مصر و شام کی کتابوں کا شوق ہوا۔ مولانا شبلی کو ایک خط لکھا اور اُن سے دریافت کیا کہ علوم جدیدہ کے عربی تراجم کون کون ہیں۔ اور کہاں کہاں ملیں گے؟ یہ پہلا خط ہے جو میں نے مولانا کو لکھا۔ انھوں نے دو سطروں میں یہ جواب دیا کہ مصر و بیروت سے خط و کتابت کیجئے کیجئے۔ خیر میں نے پہلے وہاں سے فہرستیں منگوائیں اور پھر کتابیں منگواتا رہا۔"

(آزاد کی کہانی۔ ص ۲۵۸/۲۵۷)

اس کے بعد عربی رسائل و اخبارات کا تذکرہ کیا ہے اور ان میں جو کتابیں مشتہر ہوتی تھیں ان کے منگانے اور مطالعہ کی تفصیل ہے۔ کتابوں کے حاصل کرنے کے طریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کلکتے کے گذشتہ عہد کے اُن علماء میں جو انگریزی حکام سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نئی باتوں سے آشنا تھے ایک وسیع الاطلاع شخص مولوی کبیر الدین تھے جنھوں نے اردو گائیڈ پریس قائم کیا تھا اور ایک مجلس اشاعت کتب قدیمہ کے لیے بھی "نادی الشاعۃ العلوم" کے نام سے قائم کی تھی۔ سوسائٹی کی بہت سی کتابیں انہی کی تصحیح کردہ ہیں۔ غدر سے پہلے جب ڈاکٹر اسپرنگر لکھنؤ اور دلی کے شاہی کتب خانوں کے مطالعہ اور فہرست مرتب کرنے کے لئے گئے تو ان کے مساعد یہی تھے۔ اس سلسلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انھیں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے کتب خانوں کے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ لکھنؤ کے کتب خانہ کی بھی انھوں نے انڈیا آفس کے لئے فہرست تیار کی تھی۔ اسی زمانہ میں اُن کا کتب خانہ اور پریس فروخت ہوا اور مجھے اُس میں بہت قدیم نایاب کتابیں مل گئیں۔" (آزاد کی کہانی ص ۲۶۱)

فراہمی کتب میں اپنے والد کے بعض معتقدین خاص سے مالی فائدہ اٹھانے کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ان میں سے بعض اشخاص ایسے تھے کہ جوں ہی انھیں یہ معلوم ہوا انھوں نے اس کو اپنے لئے ایک بڑی ہی خوشی اور سعادت کی بات سمجھ کر فوراً فرمائش کی تکمیل کی اور کہہ دیا کہ جس قدر کتابیں مطلوب ہوں منگوا لی جائیں۔ قیمت وہ ادا کر دیں گے۔ بعض اشخاص ایسے تھے کہ انہی کے پتے پر باہر سے پارسل میں منگوا لیتا اور وہ قیمت ادا کر دیتے صدہا روپئے ان لوگوں نے اس طرح ادا کئے۔

بعض اوقات ایک ایک پارسل سو سو روپئے کا ہوتا تھا۔ بلاشبہ ان لوگوں کا یہ احسان میرے لئے بہت قیمتی ہے۔ اور میں ان کے حقوق کا معترف اور اُن کا شکر گذار ہوں۔ ان لوگوں میں بعض بعض اشخاص نے پورے پورے کتب خانے مجھے شائق دیکھ کر خرید لیے کلکتہ میں ایک پرانے اہل حدیث مولوی تھے جن کا نام میں بھول گیا۔ کتب فروشی بھی کرتے تھے مگر خود بھی کتابوں کے شائق تھے۔ نواب صدیق حسن خاں مرحوم کی تمام کتابیں ان کے پاس تھیں۔ نیز بہت سی علمی کتابیں قلمی اور مطبوعہ نایاب تھیں۔ وہ چنار کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے اپنی کتابیں فروخت کرنا چاہیں شرط یہ تھی کہ پورا کتب خانہ فروخت کریں گے۔ اصلی قیمت کتابوں کی اگر شمار کی جاتی تو ہزار پندرہ سو سے کم نہ تھی۔ وہ پانچسو روپئے طلب کرتے تھے۔ منشی محمد رضا نے جو والد مرحوم کے مریدوں میں ہیں۔ خود جا کے تمام کتابیں خرید لیں اور میرے حوالے کر دیں۔" (آزاد کی کہانی ص ۲۶۴/۲۶۳)

ایک صفحہ کے بعد مزید لکھتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"۱۹۰۱ء میں جب بمبئی آئے اور کچھ عرصہ تک مستقل قیام رہا تو یہاں شوق کتب کے لئے زیادہ بہتر مواقع میسر آئے۔ یہاں کئی ایرانیوں کی کتابوں کی دکانیں تھیں اور مصری مطبوعات کے بھی کتب خانہ ہیں۔ اُن کی وجہ سے مطالعے اور انتخاب کتب کا بہت اچھا موقع ملا۔ تمام دکانوں میں زیادہ تر دہی کتابیں موجود رہتی تھیں جن کی عام طور پر بکری ہوتی ہے۔ نئی کتابیں علی الخصوص مصر و شام کی دورِ جدید کی تصنیفات بہت کم آتی ہیں۔ لیکن اتفاق سے ایک صاحب ذوق شخص نے اسی زمانہ میں کتابوں کی تجارت شروع کی تھی۔ اُن کا نام عبداللہ حبیب گیر تھا۔ عربی ادب کی خود بھی اچھی استعداد رکھتے تھے۔ اور عربی میں شعر کہنے کا بھی شوق تھا۔ انھوں نے شیخ امین خانجی نامی ایک قسطنطنیہ و مصر کے تاجر کے ساتھ ہندوستان کی تجارت کے لئے شرکت بھی کرلی۔ اُن کے یہاں تمام علوم و فنون کا ذخیرہ موجود تھا علی الخصوص نئی قسم کی تصنیفات کا۔

میرے تعلیمی عہد کے لئے اس دوکان کا وجود بھی بہت مفید ہوا۔ اُن سے واقفیت ہوگئی تھی۔ میں گھنٹوں اُن کی دوکان میں رہتا اور ہر علم و فن کی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا اور پھر اپنی مالی حالت کے مطابق جتنی کتابیں خرید سکتا خرید لیتا۔ صدہا روپیہ کی نئی کتابیں بھی میری فرمائش پر وہ منگوا لیتے اور جب مجھے روپیہ ملتا میں قیمت ادا کردیتا۔ میری تعلیمی زندگی پر اُن کا یہ احسان ہے"۔ (آزاد کی کہانی ص ۲۶۶/۲۶۵)

مندرجہ بالا بیانات کی روشنی میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مولانا نے بیشتر عربی کتب اس زمانہ میں پڑھی ہوں گی۔ عربی کی کتابوں میں سب سے پہلی کتاب ۱۸۶۴ء کی چھپی ہوئی ہے اور سب سے بعد کی مطبوعہ ۱۹۳۷ء کی ایک کتاب ہے یہ کتاب "صفۃ المعمورہ" البیرونی کی تصنیف ہے۔ مولانا نے اس کتاب کا مطالعہ ۱۹۴۱ء میں نینی جیل کے اندر فرمایا کیونکہ اس کتاب کے سرورق پر مولانا کا ایک نوٹ موجود ہے۔ جس سے اس تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح دوسری تین کتابوں

یعنی "فی تحقیق ماللھند" مطبوعہ ۱۸۸۷ء، کتاب الفوائد مطبوعہ ۱۹۰۶ء اور "تجارب الامم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعہ ۱۹۰۹ء پر بالترتیب ۱۹۱۴ء، ۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۲ء کی تاریخیں مولانا نے اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائی ہیں۔ لہٰذا قیاس ہے کہ یہ کتابیں اسی دور میں مطالعہ کی ہوں گی۔

عربی کی انیس ۱۹ کتابوں میں گیارہ بارہ کتابیں مصر کی چھپی ہوئی ہیں۔ مولانا نے مصر سے کتابیں منگوانے کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ ان حقائق کی رُو سے نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مولانا نے عربی کی کتابوں کا مطالعہ زیادہ تر اپنے شوقِ مطالعہ کے دور میں کیا ہوگا۔

فارسی کتب

اردو اور عربی کی کتابوں کے ضمن میں فارسی کتب کا ذکر ہو چکا ہے لیکن مولانا نے فارسی کتابوں کے پڑھنے کے متعلق خاص طور پر اپنے ذوق و شوق کا حال بیان کیا ہے اور اثنائے بیان ایسی دو کتابوں کا ذکر بھی کر دیا ہے جو ان حواشی کی کتابوں میں موجود ہیں۔ قاطعِ برہان ایسی ہی ایک کتاب ہے۔

فارسی کے ذوق مطالعہ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"والد مرحوم کو چونکہ فارسی ادب کا اعلیٰ ذوق تھا اس لیے وہ بہت ہی اس کی ضرورت محسوس کرتے تھے اور انھوں نے جو اہتمام عربی کی تعلیم پر کیا تھا اس سے کم فارسی کی تعلیم پر نہیں کیا تاہم یہ فارسی وہی ہندوستان کے گزشتہ دور کے تعلیمی طریقہ پر مبنی تھی جو ایک طرف تو فارسی علم و ادب کے صرف ایک بگڑے ہوئے اسلوب سے آشنا کرتی ہے۔ دوسری طرف عربی کی طرح تحریر و تقریر کی قدرت پیدا نہیں کر سکتی۔

اسی زمانہ میں میں نے محسوس کیا کہ مجھے یہ نقص دور کرنا چاہیئے والد مرحوم کی وجہ سے فارسی کا شوق طبیعت میں جاگزیں تھا۔ چنانچہ ایک طرف تو بکثرت فارسی کا مطالعہ شروع کیا۔ خاص طور پر لغت و ادب کا دوسری طرف کوشش کر کے فصیح ایرانیوں سے میل جول اور صحبت کی صورتیں نکالیں۔ اُس زمانہ میں ایک بوڑھا کتب فروش مدرسۂ عالیہ کے سامنے دوکان رکھتا تھا۔ اس کو مٹیا برج اور ٹالی گنج کے کتب خانوں کی بہت سی نادر اور قلمی کتابیں بھی مل گئی تھیں۔ میں ہر جمعہ کو اس کے یہاں جاتا اور کتابوں کے انباروں کو ایک ایک کر کے دیکھتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فارسی کی نایاب کتابیں چُنتا۔ تاریخ، تذکرہ اور لغت کی خاص طور پر جستجو تھی۔ اُسی زمانہ میں غالب مرحوم کی قاطع برہان اور اس کے جوابات اور اس کا جواب الجواب اُسی دکان سے لے لیا۔ اس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ فارسی کے تمام قلمی تذکرے اور غیر مطبوعہ لغت کی کتابیں مثلاً موید الفضلاء وغیرہ وہاں سے دستیاب ہوئیں اور میں ان کے مطالعہ میں غرق رہا کرتا تھا۔ ساتھ ہی فارسی میں تحریر و تقریر کی بھی بطور خود مشق شروع کر دی تھی۔" (آزاد کی کہانی۔ ص ۲۲۵/۲۲۴)

میرزا محمد حسین طبطبی سے فیضیابی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس زمانہ میں میرزا محمد حسین طبطبی ایک بہت قابل اور حکیمانہ مشرب کے سیاح، عراق سے ہندوستان آئے تھے اور کلکتہ میں اُن سے ملاقات ہوئی۔ وہ آغا محمد سبزہ کے ساتھ کلکتے آئے تھے۔ عربی کے بہت اچھے ادیب تھے اور فارسی تحریر میں تو میں نے ان سے بہتر لکھنے والا شخص کوئی نہیں دیکھا۔ اُن سے مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ پہلا فائدہ تو یہ تھا کہ گفتگو اُن سے فارسی میں ہوتی تھی۔ اور وہ برابر غلط محاورات اور ہندی ترکیبوں پر ٹوکتے رہتے تھے۔ اس طرح فارسی بول چال اور محاورات کے وہ صدہا بھید جو کتابوں سے کسی طرح حاصل ہی نہیں ہو سکتے تھے۔ اُن سے حاصل ہوئے۔ اور ساتھ ہی میں اُن کو اپنی فارسی تحریریں دکھلاتا اور اصلاح لیتا تھا۔ شاعری میں بھی اُن سے اصلاح لیتا تھا۔ طریقہ یہ تھا کہ میں کسی اردو کتاب کو لے لیتا اور اس کا فارسی میں ترجمہ کرنے لگتا تھا۔ چنانچہ تذکرۂ آب حیات کا اول حصہ دور دوم تک فارسی میں ترجمہ کر کے ان کو دکھایا اور اصلاح لی۔

اُسی زمانہ میں ایک فارسی لغت لکھنا شروع کیا۔ ہندوستان میں فارسی لغت نویسی کی کچھ عجیب حالت رہی ہے۔ ادبیات کے کسی حصے میں اس قدر تمسخر انگیز اغلاط اور گمراہیاں نظر نہیں آئیں گی۔ جس قدر ہندوستان کے فارسی لغتوں میں مثلاً محاورات میں مرزا غالب کی قاطع برہان اور ہدایت قلی کی فرہنگ ناصری اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔ چونکہ ان چیزوں سے اُس وقت شوق ہو گیا تھا۔ خیال ہوا کہ ایسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام لغات اور محاورات اور اصطلاحات کو ایک فرہنگ میں جمع کیا جائے چنانچہ ایک معقول حصہ ایسے الفاظ و محاورات کا جمع کر لیا۔ اس کے لئے بہت وسیع مطالعہ کرنا پڑا تھا۔ اس سے بھی بہت فائدہ ہوا۔ (آزاد کی کہانی ۲۲۶/۲۲۵)

میرزا محمد حسین طبطبی کے علاوہ شیخ الرئیس ایرانی اور میرزا فرصت شیرازی سے نئے علوم و السنہ میں الکتاب کا ذکر مولانا نے تفصیل سے کیا ہے۔ بے جا طوالت کی وجہ سے اس کی وضاحت ضروری نہیں۔ مولانا نے مرزا فرصت شیرازی سے دساتیر سبقاً سبقاً پڑھی تھی۔ اور قدیم ایرانی زبان اور علوم اور آداب در سوم اور مصطلحات کے بارے میں ایسے نکات معلوم کئے تھے۔ جو لغت و ادب کے لئے نہایت قیمتی ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فارسی زبان و لغت، شاعری اور تذکروں کی کتابوں پر مولانا نے بڑے مفید مباحث چھیڑے ہیں اور عظیم فن کاروں کی اغلاط اجاگر کی ہیں۔ ایک طرف تو وہ جدید فارسی کتب اور ایرانیوں سے فارسی زبان و ادب میں فیض حاصل کر رہے تھے۔ دوسری طرف دواوین تذکروں تاریخ اور تنقید کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان میں اغلاط اور فروگذاشتوں کی نشان دہی کرتے تھے۔

فارسی کی اٹھارہ کتابوں میں ایک مذہب اور چار کتابیں تاریخ کی ہیں۔ چند فارسی ادب و شاعری سے تعلق رکھتی ہیں۔ باقی تذکرے ہیں۔ تاریخ کی دو ایک کتابوں کو چھوڑ کر سب میں بڑے معنی خیز مباحث ملتے ہیں۔

جنھوں نے مولانا کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں گے کہ مولانا کی ابتدائی تحریروں میں بھی برجستہ اور برمحل موزوں اشعار کا استعمال ملتا ہے۔ لیکن ایک خاص بات جو غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ یہ اشعار زیادہ تر فارسی کے ہیں۔ مولانا نے فارسی کے بے شمار دواوین اور تذکرے مطالعہ فرمائے۔ جو شعر پسند آیا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کو ذہن میں محفوظ کر لیا۔ بعد ازاں حسب ضرورت اس کا بہ مقتضائے حال برجستہ استعمال کیا۔ یہ بیان کرنے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد یہ ہے کہ مولانا نے باقاعدہ تقریر و تحریر سے پہلے اکثر فارسی ادبیات کا مطالعہ کرلیا تھا۔ اور یہ زمانہ زیادہ سے زیادہ ۱۹۰۵ء تک کا ہوسکتا ہے۔

کتب فارسی میں سب سے پہلی کتاب دبستان مذاہب ۱۸۶۰ء کی چھپی ہوئی ہے۔ اور سب سے بعد کی کتاب "واقعاتِ عالمگیر" مطبوعہ ۱۹۰۲ء ہے، باقی کتابیں ۱۸۶۳ء اور ۱۹۱۳ء کے درمیانی عرصہ کی شائع شدہ ہیں۔ ان میں سے بیشتر انیسویں صدی کے اواخر سے پہلے کی ہیں۔

ان حقائق سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ مولانا نے فارسی کی یہ کتابیں بھی زیادہ تر اسی دور میں پڑھی ہوں گی جب وہ مختلف علوم و فنون کی کتابوں کے مطالعہ میں غرق رہتے تھے۔ اور جیسا کہ سابقہ سطور میں متعدد جگہ اشارہ کیا جا چکا ہے۔ وہ دور ۱۹۰۰ء اور ۱۹۱۰ء یا اس کے کچھ بعد کا ہوسکتا ہے۔ ہمارا یہاں مقصد کثرتِ مطالعہ کے زمانہ سے ہے جس میں ان کتابوں میں سے اکثر پڑھی ہوں گی ورنہ مطالعہ تو مولانا نے ہمیشہ جاری رکھا اور ان حاشیوں کی کتابوں میں بھی بعض ایسی ہیں جو انھوں نے کافی بعد کے زمانہ میں مطالعہ فرمائیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ مولانا آزاد نے ان مختلف زبانوں پر بیشتر کتابوں کا مطالعہ اپنے زمانۂ درس و تدریس اور آغاز اجرائے الہلال دور اول سے پہلے کیا مولانا کے یہ تو اس دور کے حاشیوں میں ایک صاحب بصیرت اور ماہر علم و فضل کے ہیں لیکن جو کتابیں زیادہ بعد کے زمانہ میں مطالعہ فرمائیں ان پر مولانا کا طرز تنقید زیادہ متوازن اور بھاری بھرکم ہے۔ ابتدائی دور کی تحریروں میں مخالفانہ روش زیادہ تلخ و ترش ہے۔ انھیں اسباب کی بنا پر ان کی ابتدائی دور کی مطالعہ کی ہوئی کتابوں اور بعد کی پڑھی ہوئی کتابوں کے درمیان حد فاصل قائم کر کے ایک کو دوسرے سے ممیز کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ کوئی صحیح اور قطعی تاریخی تعین بہت مشکل ہے۔

(۵)

حواشی کی افادیت

مولانا آزاد کے رنگا رنگ علم و فضل کی طرح ان حواشی کی افادیت بھی رنگا رنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور متنوع ہے۔ مولانا آزاد گوناگوں علوم و فنون اور بوقلموں اوصاف و کمالات کے حامل تھے۔ ایسے حامل جن کی ذات میں مختلف اور متضاد علوم اکٹھے ہو گئے تھے۔

چنانچہ ان کے جملہ محاسن اور خصائص ان حواشی میں پوری طرح جلوہ گر ہیں۔ بے پناہ علمی تبحر، غیر معمولی قوت حافظہ، مختلف زبانوں پر عبور کامل، مخصوص طرز نگارش، ادبی شان دلربائی، انانیت، طنز و مزاح، شخصیت کا حسن اور نفسیاتی جھلکیاں غرضکہ ایسے سارے لوازم جنھوں نے مولانا کو دنیائے اکابر رجال کی ممتاز صف تک پہنچایا اور جن کا مظاہرہ ان کے مطبوعہ کارناموں سے ہوتا ہے۔ ان حواشی میں بھی اپنی پوری آب و تاب سے نمایاں ہیں۔ مولانا کی مندرجہ بالا خصوصیات پر الگ الگ تفصیل سے بحث کی جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔

۱۔ علمی تبحر

مولانا آزاد کے حیرت انگیز کمالات اور جملہ علوم و فنون پر ہمہ گیری کا اعتراف مخالفین تک نے کیا ہے۔ اچھوں اچھوں کو اعتراف ہے کہ وہ بیک وقت علم و حکمت کے سرتاج مذہب و شریعت کے ماہر، حقیقت و طریقت کے عارف، علم حدیث کے کامل، علم قرآن کے مشتاق عدیم المثال انشاء پرداز، مایۂ ناز سیاست داں، بلند پایہ مورخ عدیم النظیر فلسفی، محیر العقول مفکر ادیب بے نظیر، اور مدبر، غرضکہ جملہ علوم و فنون کے تاجدار تھے۔ ان کمالات کا ذکر خود مولانا نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"مذہب، علوم و فنون، ادب، انشاء، شاعری کوئی وادی ایسی نہیں جس کی بے شمار نئی راہیں مبدء فیاض نے مجھ نامراد کے دل و دماغ پر نہ کھول دی ہوں اور ہر آن و ہر لحظہ بخششوں سے مالا مال نہ ہوا ہو۔ بحمدہ ہر روز اپنے آپ کو عالم معانی کے ایک نئے مقام پر پاتا ہوں اور ہر مقام کی کرشمہ سنجیاں پچھلی منزلوں کی جلوہ طرازیاں ماند کر دیتی ہیں۔" (نقش آزاد۔ ص ۱۵۷)

مولانا کے علمی تبحر پر دوسری عظیم شخصیتوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اُن سے متعلق چند اقتباسات مثالاً پیش کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ نیاز فتح پوری فرماتے ہیں۔

"وہ اگر عربی شاعری کی طرف توجہ کرتے تو متنبی و بدیع الزماں ہوتے، اگر وہ محض دینی و مذہبی اصلاح اپنا شعار بنا لیتے تو اس عہد کے ابن تیمیہ ہوتے، اگر محض علوم حکمیہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے تو ابن رشد اور ابن طفیل سے کم درجہ کے متکلم و فیلسوف نہ ہوتے۔ اگر وہ فارسی شعر و ادب کی طرف متوجہ ہوتے تو عرفی و نظیری کی صف میں انھیں جگہ ملتی۔ اگر وہ تصوف و اصلاح اخلاق کی طرف مائل ہوتے تو غزالی اور رومی سے کم نہ ہوتے اور اگر وہ مسلک اعتزال اختیار کرتے تو دوسرے واصل بن عطا ہوتے۔" (ابوالکلام آزاد مرتبہ انور عارف ۶۸)

مولانا عبدالماجد دریابادی کے چند جملے ملاحظہ ہوں۔

"خدا معلوم کتنے علوم اور متعدد فنون کے خزانے دماغ میں جمع ہو گئے تھے۔ اور ہر وقت مستحضر۔ طب ہو کہ الٰہیات، فقہ ہو یا کلام، شعر و ادب ہو یا موسیقی، تاریخ ہو کہ سیاست جس فن سے متعلق جو بھی موضوع ہو بس گفتگو چھیڑنے کی دیر تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ سامنے کوئی معمولی واقف کار ہی نہیں ماہر فن تقریر کر رہا ہے۔ اور تقریر بھی ایسی دلآویز و مربوط کہ فصاحت و بلاغت بلائیں لیتی جا رہی ہے۔"

(ابوالکلام آزاد مرتبہ انور عارف ص ۲۷، ۳۶/۲)

مولانا غلام رسول مہر نے ابوالکلام کو ایک نادر روزگار شخصیت قرار دیا لکھتے ہیں۔

"یقیناً مولانا ایک نادر روزگار شخصیت کے مالک تھے اور ایسے گوناگوں اوصاف و محاسن کسی ایک وجود میں بہت ہی کم جمع ہوتے ہیں۔ انھوں نے زندگی کے اتنے دائروں میں انتہائی بلند مقام حاصل کیا جن کا حصر مشکل ہے اور ان میں سے کسی ایک دائرے میں ویسی بلندی حاصل کر لینا بڑے سے بڑے انسان کے لیے بھی دائمی فخر کا سامان ہو سکتا ہے۔ علم و فضل، حقائق دین، فلسفہ و حکمت، شعر و ادب، تصنیف و تالیف، تقریر و خطابت، اخبار نویسی و صحیفہ نگاری، سیاست و ملک داری، غرض کہ کونسا دائرہ اور کونسا حلقہ ہے۔ جس میں ان کی یگانگی ابتدا ہی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے نزدیک ثابت و مسلم نہ تھی۔ اور آج تک اس کی تصدیق و توثیق نہ ہوتی رہی۔"

(ابوالکلام آزاد مرتبہ النور عارف ص ۸۵/۸۴)

ان عظیم شخصیتوں کے بیانات کے علاوہ دوسرے بے شمار اصحاب قلم کی نگارشات کے نمونے مولانا آزاد کے علمی تبحر کے اعتراف میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم صرف ایک بہت بڑے غیر ملکی اسکالر کے خیالات پیش کرنے کے بعد اس موضوع کو ختم کرتے ہیں۔

تہران یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نفیسی نے مولانا سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"موصوف فارسی زبان پر تو قدرت رکھتے ہی تھے لیکن وہ فارسی بے تکان بول بھی لیتے تھے۔ فارسی علماء و فضلا کا ذکر بہت کرتے۔ ایرانی ثقافت کی تاریخ سے بہت واقف تھے۔ میں نے ایسا جید عالم نہیں دیکھا۔"

(ابوالکلام۔ از عرش ملسیانی)

چنانچہ ان حواشی سے بھی مولانا کے حیرت انگیز علمی تبحر اور وسعت معلومات کا پتہ چلتا ہے۔ ان کتابوں کا تعلق جن پر انھوں نے حاشیے لکھے ہیں دین و مذہب، تاریخ و سیر، فلسفہ و حکمت، شعر و ادب، علم السنہ، آثار قدیمہ اور دیگر ان گنت موضوعات سے ہے۔ مولانا نے اُن کا مطالعہ فرماتے ہوئے موقع بہ موقع اپنے افکار عالیہ اور وسیع معلومات کا تبصروں اور تنقیدوں کی صورت میں اظہار کیا ہے مختلف علوم و فنون سے متعلق نہایت دقیق و مفید مباحث چھیڑے ہیں۔ مختصر یہ کہ ان حواشی میں مجموعی طور پر اتنے بے شمار مسائل و نکات آ گئے ہیں کہ ان کا مکمل طور پر بالترتیب احاطہ کرنا دشوار ہے لیکن مولانا کی عجائب روزگار شخصیت کی داد دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

(۲) غیر معمولی قوتِ حافظہ

جن حالات میں مولانا نے یہ حواشی لکھے یقین نہیں ہوتا کہ اپنے اقوال و بیانات کی مدلل تصدیق کے لئے انھوں نے بیک وقت اسی لمحہ دوسری کتابوں کا مطالعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کیا ہو جو کچھ لکھا محض اپنے سابقہ مطالعہ پر مبنی قوت یادداشت کے بل پر لکھا بے پناہ مشکل اور پیچیدہ مسائل ان مختلف النوع کتابوں کے مباحث میں ملتے ہیں جن پر نہایت موضوع اور برجستہ تبصرے مولانا نے فرمائے ہیں۔ اور جس بے ساختگی سے مولانا نے اپنی معلومات کا خزانہ ذہن کے مختلف نہاں خانوں سے نکال کر بہ لحاظ موضوع صفحۂ قرطاس پر بکھیرا ہے وہ ان کی قوتِ حافظہ کا ایک حیرت انگیز کرشمہ ہے۔

مولانا کی اس غیر معمولی قوتِ حافظہ کی تعریف و توصیف میں اہلِ علم حضرات نے کثرت سے اظہار خیال کیا ہے۔

مولانا غلام رسول مہر فرماتے ہیں۔

"عربی، فارسی، انگریزی اور اردو میں علوم کا شاید ہی کوئی قابل توجہ مطبوع یا مخطوط و کمیاب ذخیرہ ہو جو ان کی نظر سے نہ گزر چکا تھا اور اس ذخیرہ کی ہر مستحق اعتناء شے اُن کے گنجینۂ حفظ و ضبط میں محفوظ نہ تھی۔ لوگوں نے مختلف کتابیں پڑھیں۔ اور اُن کے وہ مطالب ذہن میں بٹھائے جو انھیں پسند آئے۔ مولانا کے حافظہ میں نہ محض تمام مطالب ہی محفوظ تھے۔ بلکہ مشہور مصنفوں کے اسلوب پر بھی حد درجہ گہری نظر تھی۔ جب اس موضوع پر گفتگو کرتے تو ایسے حقائق بیان فرماتے جو اُس فن میں درجۂ اختصاص رکھنے والوں کی زبان سے بھی بہت کم سنے گئے۔"

(ابوالکلام آزاد۔ مرتبہ انور عارف ص ۸۵)

ڈاکٹر نفیسی کا بیان ہے۔

"میں نے نحوی اور ملاح کا قصہ انھیں تقریباً سنایا۔ نحوی نے ملاح سے پوچھا کہ علم نحو جانتے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ نحوی نے کہا تم نے اپنی آدھی زندگی خراب کر دی۔ دریا میں طوفان آگیا۔ ملاح نے نحوی سے پوچھا کہ تیرنا جانتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ ملاح نے کہا کہ تمہاری زندگی اب ختم ہو رہی ہے۔ مولانا یہ قصہ سنتے رہے اور فرمایا کہ ہاں یہ حکایت مثنوی مولانا روم میں ہے اور پوری حکایت نظم میں مجھے سنا دی۔ وہ بلا کا حافظہ رکھتے تھے اور ان کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔" (ابوالکلام آزاد۔ از عرش ملسیانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود مولانا آزاد نے اپنی قوت حافظہ کے سلسلہ میں جو اظہار خیال کیا ہے اس سے متعلق ایک دلچسپ بیان درج کیا جاتا ہے۔ مولانا آزاد اور عبدالرزاق ملیح آبادی کے درمیان ایک گفتگو اس طرح ہوئی۔

"فرمایا۔ مولوی صاحب جو کچھ سامنے آجائے پوری توجہ سے پڑھا کرو۔ کام کی چیزیں ذہن میں ٹانک لیا کرو۔ اور لغویات کو تھوک دیا کرو۔"

عرض کیا، کہنے میں تو یہ آسان ہے مگر عملاً کیوں کر ہو؟

فرمایا۔ نپولین بوناپارٹ کی سوانح تو آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ نپولین بیک وقت سپہ سالار بھی تھا۔ مورخ بھی، ادیب بھی، قانون داں بھی، نپولین کوڈ، آج بھی فرانس میں جاری ہے۔ نپولین نے اپنا یہ قانون زیادہ تر فقہ مالکی سے اخذ کیا تھا۔ جب وہ مصر میں تھا تو اس نے فقہ مالکی کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا۔ اور جب فرانس کا شہنشاہ بنا تو قانون سازی میں اس نے اپنے مطالعۂ فقہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔

پھر ذرا رک کر کہنے لگے، اور آپ نے نپولین کی سوانح میں یہ بھی دیکھا ہوگا۔ کہ اُس کے علم میں فوج کی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی موجود رہتی تھی۔ گھوڑوں کے کتنے زین قابل مرمت ہیں۔ یا کتنی لگامیں ٹوٹ گئی ہیں؟ کتنے گھوڑوں کی نعل بندی آج ہی ہونا چاہیئے؟ غرضکہ کوئی بات اس کے حافظے سے باہر نہ تھی۔ اور یہ حافظہ ہی اس کی کامیابیوں کا بڑا سبب تھا۔

عرض کیا۔ لیکن مولانا، نپولین کو یہ سب یاد کیسے رہتا تھا؟ کہنے لگے یہی سوال خود نپولین سے کیا گیا تھا اور اس نے جواب دیا تھا۔ کہ یہ تو کچھ بھی مشکل نہیں۔ اگر تم اپنے دماغ کو کباڑ خانہ بناؤ گے جس میں کوئی ترتیب نہیں ہوتی تو تمہیں کچھ یاد نہ رہے گا لیکن اگر اپنے دماغ کو اسٹور بنالو جس میں ہر چیز نظم و قاعدے سے رکھی جاتی ہے تو سب کچھ یاد رکھ سکو گے۔ چنانچہ میں نے بھی اپنے دماغ میں خانے بنا رکھے ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں خانے۔ یہ خانہ قانون کا ہے۔ یہ بین الاقوامی سیاست کا یہ علم تاریخ کا یہ ریاضی کا۔ یہ فوج کا، میں اپنی معلومات سلیقہ مند، ماہر اسٹور کیپر کی طرح نظم و ترتیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ الگ الگ خانوں میں جمع کرتا ہوں اور جس وقت جس معلومات کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کا خانہ کھول لیتا ہوں۔ اور باقی خانے بند رکھتا ہوں۔ ہر آدمی ایسا ہی کرسکتا ہے

عرض کیا۔ اب معلوم ہوا کہ آپ کے حیرت انگیز حافظے کی تربیت کیونکر ہوئی ہے

ہنسے۔ طنز یہ ہنسی۔ پھر فرمایا میرا معاملہ کچھ اور ہی رہا ہے۔ بچپن سے ذہن از خود اسی سانچہ میں ڈھل گیا تھا۔ مگر مجھے محسوس نہ تھا۔ یہاں تک کہ نپولین کی سوانح پڑھی اور تعجب ہوا کہ خود میرا معاملہ بھی یہی ہے۔ لیکن مجھ میں اور نپولین میں بڑا فرق ہے نپولین ٹھیک اسی زمانہ میں پیدا ہوا جب اس کی ضرورت تھی۔ یہ زمانہ والٹیر، روسو، اور انسائیکلو پیڈیا والوں کا زمانہ تھا۔ خونریز و خونخوار انقلاب فرانس دم توڑ چکا تھا۔ مگر اپنے پیچھے حریت، مساوات، اخوت کے نعروں کے ساتھ طاقتور رشیلزم چھوڑ گیا تھا نپولین اسی ماحول کی پیداوار تھا۔ یہ ماحول نہ ہوتا تو نپولین بھی کچھ نہ ہوتا۔ آپ نے اس شخص کی سوانح میں پڑھا ہوگا۔ کہ جب روسو کی قبر پر پہنچا تو ادب سے ٹوپی اُتار لی اور جنرلوں سے کہنے لگا "بوربون نے اگر روسو اور والٹیر کا منہ بند کر دیا ہوتا تو آج میرا کہیں وجود نہ ہوتا"۔ مطلب یہ تھا کہ والٹیر اور روسو اپنے خیالات نہ پھیلا سکتے تو فاسد و مفسد بوربون بادشاہی برقرار رہتی، نہ انقلاب فرانس برپا ہوتا نہ نپولین کا ستارۂ اقبال آسماں پر چمکتا۔

مگر مولوی صاحب۔ میں غلام ملک میں پیدا ہوا ہوں۔ یہ ملک غلامی کے ساتھ انتہائی ندامت پرستی، تقلید و جمود کی لعنتوں میں بھی گرفتار ہے۔

میری راہ صاف نہیں ہے۔ نپولین کی طرح دماغ کا ایک خانہ نہیں۔ بیک وقت بہت سے خانے مجھے کھولنا پڑتے ہیں۔ مگر نتیجہ؟ سمجھنے والا کوئی ذہن نہیں میں مظلوم ہوں تاریخ انسانی کا شاید سب سے زیادہ مظلوم وجود"۔

(ذکر آزاد از عبدالرزاق ملیح آبادی ص ۱۱۸-۱۱۵)

نپولین کی طرح مولانا آزاد کے دماغ میں بھی بے شمار علوم و فنون کے ان گنت سانچے اور خانے تھے۔ جن میں ان علوم کے خزانے سلیقے اور قرینے سے مرتب و منظم تھے۔ اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب گوناگوں اور مختلف النوع مضامین کی کتابیں انھوں نے مطالعہ فرمائیں تو ان سے متعلق جو نکات ذہن کے خانوں میں محفوظ تھے۔ ان کو حسبِ ضرورت کتابوں کے حاشیوں پر بکھیر دیا۔

(۳) مختلف زبانوں پر عبور

ان حواشی کی زیرِ بحث کتب جو مولانا نے مطالعہ فرمائیں اور جن کا تعلق گوناگوں موضوعات کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں سے ہے مولانا کی زبردست زبان دانی کا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ مولانا اپنے بے پناہ علم و فضل اور بوقلمو کمالات کے اعتبار سے ایک مافوق الفطرت انسان تو تھے ہی مختلف السنہ و ادب سے بھی ان کی واقفیت مجتہدانہ تھی۔ ان کی اردو، فارسی اور عربی زبانوں سے واقفیت پر اصحاب نقد و تحقیق نے اُن کے کارناموں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ان کی زبان دانی پر جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ مولانا غلام رسول مہر مولانا کی عربی و فارسی کی واقفیت کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

"عربی تو بہرحال اُن کی مادری زبان تھی۔ اور حیاتِ مستعار کے ابتدائی دس سال انھوں نے مکہ معظمہ میں گذارے تھے۔ لہٰذا اُسے اہلِ زبان کی طرح بولنے پر تعجب نہ ہونا چاہیئے۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ فارسی بھی تازہ وارد ایرانیوں کے انداز میں بولتے تھے۔

مشہور ایرانی شاعر قاآنی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ فرانسیسی زبان فرانسیسیوں کی طرح بولتا تھا۔ یہاں تک کہ اُسے پردہ میں بٹھا دیا جاتا تو کوئی پہچان نہ سکتا تھا کہ فرانسیسی نہیں ایرانی بول رہا ہے۔ میں نے ایک مرتبہ مولانا کو ایک ترکی مہمان سے فارسی میں باتیں کرتے سنا تو حیران رہ گیا۔ گفتگو میں اہلِ زبان کی سی روانی کے علاوہ تلفظ کی لطافت اور لب و لہجہ کی ملائمت کا وہی رنگ تھا جو خوش ذوق ایرانیوں کا خاصہ ہے۔"

(ابوالکلام آزاد مرتبہ انور عارف ص ۵۸)

شورش کاشمیری لکھتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شاہنواز نے کہا ایکی دفعہ تین دن پہلے ظاہر شاہ والی افغانستان کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں بے حد شگفتہ تھے۔ ظاہر شاہ کے ساتھ کھانے کی میز پر بیٹھے تو اس روانی کے ساتھ گھل مل کر فارسی بول رہے تھے کہ شاہ کے چہرہ پر ان کی عظمت کے تاثر کا عکس صاف نظر آرہا تھا۔ مولانا نے میز پر لگے ہوئے کھانوں کی تاریخ اور مسالوں کی عہد بہ عہد تبدیلیوں کا ذکر چھیڑ رکھا تھا۔ بالخصوص کوفتوں کی تاریخ بڑے شرح وبسط سے بیان کی۔ شاہ کو فارسی کے اتنے شعر سنائے کہ وہ جھوم جھوم گئے جو مہمان گرد و پیش بیٹھے تھے وہ کھانے کے بجائے انہی میں کھو گئے۔"

(ابوالکلام آزاد مرتبہ انور عارف ص ۲۵۹)

عربی اور اردو کی مہارت کے سلسلہ میں نیاز فتح پوری کا مندرجہ ذیل بیان قابلِ ذکر ہے۔

"علامہ رشید رضا ایڈیٹر المنار ایک عظیم الشان اجتماع میں جو بڑے بڑے علماء پر مشتمل تھا تقریر کرنے جارہے ہیں۔ اور ضرورت ہے ایک ایسے شخص کی جو عربی و اردو دونوں کا ماہر ہو اور ان کی عربی تقریر برمحل ترجمہ کرتا جائے۔ مولانا شبلی کے منصب سے یہ بات فروتر تھی کہ وہ خود اس خدمت کو انجام دیں۔ اس لئے وہ اس باب میں بہت متفکر تھے۔ آخر جز قیس کوئی اور نہ آیا بروئے کار مولانا ابوالکلام بے تکلف سامنے آجاتے ہیں اور اس خدمت کو اتنی خوبی و دلکشی سے انجام دیتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ ترجمہ نہیں بلکہ خود تقریر کررہے ہیں۔" (ابوالکلام آزاد مرتبہ انور عارف ص ۷/۸)

اس واقعہ کے سلسلہ میں سید سلیمان ندوی کی رائے ملاحظہ ہو۔

"اس اجلاس (ندوہ) میں مولانا ابوالکلام کی قادر الکلامی کے خوب خوب مناظر سامنے آئے وہ سید رشید رضا کی عربی تحریر کا خلاصہ اردو میں سنانے کھڑے ہوئے تو بجائے خود اپنی سحر بیانی سے دلوں میں تلاطم برپا کر دیتے تھے۔" (حیات شبلی)

اردو کے متعلق میرا زیادہ لکھنا تضیع اوقات کے مترادف ہوگا۔ چوٹی کے اہل زبان نے مولانا آزاد کا لوہا مان لیا ہے حالانکہ وہ خود اپنے بارہ میں رقم طراز ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لیکن خود میری مادری زبان اردو نہیں عربی ہے۔ اردو تو مجھے سیکھنی پڑی ہے۔ اور مادری اور سیکھی ہوئی زبان میں بڑا فرق ہوتا ہے۔" (ذکر آزاد۔ ص ۱۱۵)

باوجود مولانا کے اس اعتراف کے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ اردو زبان کے یگانۂ روزگار انشاء پرداز تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عبدالماجد دریابادی جیسا اردو کا جید ماہر طنز یہ ہی سہی لیکن لکھنے پر مجبور ہوا۔

"رنگین سرورق پر ایڈیٹر کا نام یوں درج ہے۔" احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی" یہ المکنی کے صحیح تلفظ اور معنی کے لئے صراح و قاموس کی ورق گردانی کرنی پڑی۔ اور "ایڈیٹر" کہاں! اس کی جگہ "مدیر مسئول" محرر خصوصی اور رئیس قلم تحریر"، جریدہ کی جگہ "مجلہ" ولایتی ڈاک کی جگہ "برید فرنگ" حیرت انگیز کی جگہ "محیر العقول" کی قسم کے خدا جانے کتنے نئے اور بھاری بھرکم لغات اور نئی ترکیبیں، نئی تشبیہیں، نئے استعارے اور نئے اسلوب بیان ہر ہفتہ اس ادبی و علمی ٹکسال سے ڈھل ڈھل کر باہر آنے لگے اور جاذبیت کا یہ عالم تھا کہ نکلتے ہی سکۂ رائج الوقت بن گئے۔ حالی و شبلی کی سلاست و سادگی سر پیٹتی رہی۔ اور اکبر الہ آبادی اور عبدالحق موجودہ بابائے اردو سب ہائیں ہائیں کرتے رہ گئے۔"

(ابوالکلام آزاد مرتبہ انور عارف ۳۳۲)

مولانا کو اردو، فارسی اور عربی کے علاوہ انگریزی اور فرانسیسی زبانوں پر بھی عبور کامل تھا۔ یہ بے موقع نہ ہوگا کہ ہم مولانا کی انگریزی اور فرانسیسی دانی کے سلسلہ میں بھی چند شہادتیں پیش کر دیں جن سے بخوبی پتہ چل جائے گا کہ مولانا کے ان زبانوں کی کتابوں کے مطالعہ اور ان میں مولانا کے درک و بصیرت کا کیا عالم تھا۔

شورش کشمیری لکھتے ہیں:

"پچھلے پینتیس برس سے ان کا یہ عالم تھا کہ فلسفہ، تاریخ، سیاسیات اور سائنس پر کوئی انگریزی کتاب ایسی نہ تھی جو ثقہ ہو اور ان کی نظر سے نہ گذری ہو۔ وہ کتابوں کے پوسٹ کو نہیں دیکھتے بلکہ ان کے مغز کو چاٹ جاتے تھے۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے وزارتی مشن کے زمانہ میں کہا تھا۔ کہ وہ اس ملک کے بڑے سے بڑے انگریزی داں سے زیادہ انگریزی کے مزاج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سمجھتے ہیں۔ اور پڑھنے میں تو منزلوں آگے تھے۔ اچاریہ کرپلانی نے جلسۂ عام میں بتایا کہ ان کے پاس مختلف مضامین میں انگریزی کتابیں دیکھ کر ان کی جستجو اور وسعت پر تحیر ہوتا تھا اپنے قلم سے انگریزی نہیں لکھتے تھے۔ نہ بولنے میں ملکہ تھا۔ لیکن کرپلانی ہی کے الفاظ میں کانگریس کی کوئی قرارداد ایسی نہ تھی جو اُن کے قلم کی زد سے محفوظ رہی ہو۔ وہ الفاظ کے صحیح چناؤ میں بدطولیٰ رکھتے تھے۔ یہی حال سرکاری مسودات میں رہا کہ فلاں لفظ برمحل نہیں اس کی جگہ فلاں لفظ مطلب کو واضح اور متعین کرتا ہے۔"

(چٹان ۱۰ مارچ ۱۹۵۸ء)

میرزا محمد عسکری رقم طراز ہیں۔

"ایک مرتبہ جب شیعہ سنی کا جھگڑا چکانے آپ لکھنؤ آئے اور حافظ محمد ابراہیم صاحب کے یہاں ٹھہرے تھے۔ میں ملنے گیا دیکھا کہ "ہاکین" کی لائف آف کرائسٹ" نہایت خوبصورت مجلد آپ کی میز پر رکھی ہے۔ میں نے مزاحاً پوچھا کہ کیا حضرت عیسیٰؑ سے بھی آپ انفصال میں مدد لیں گے۔ ہنسے اور کہا کہ نہیں یہ کتاب اتفاق سے آگئی۔ اس پر ایک ندوی صاحب نے جو موجود تھے۔ استعجاباً پوچھا کہ آپ انگریزی بھی جانتے ہیں۔ فرمایا۔ جی ہاں کچھ شدبد پڑھ لیتا ہوں۔ میں اس کو دیر سے پڑھ رہا تھا۔ میں نے مزاحاً پوچھا کہ بتائیے "میری میگیڈ یلین" کون تھی۔ اس کا کچھ حال سنائیے۔ سچ عرض کرتا ہوں کرنا بردہ کے متعلق جو واقعات بیان کئے وہ میں نے کبھی سنے بھی نہ تھے۔

میں نے کہا یہ تو اس کتاب میں نہیں ہیں۔ فرمایا جی ہاں یہ فرنچ اسکالر دینال اور فلاں فلاں نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کچھ یاد رہ گئے۔"

(روحِ آزاد از محمد یونس خالدی ص ۶۳)

مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح فرماتے ہیں۔

"مولانا اگرچہ انگریزی تحریر و تقریر سے دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ مگر ان کو انگریزی ادب کے قدیم و جدید لٹریچر پر پورا عبور حاصل تھا۔ اور شاید کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ مولانا فرانسیسی زبان پر بھی اسی حد تک عبور رکھتے تھے۔ کہ نہ صرف جدید فرنچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادبیات بلکہ کلاسیکل ادب پر بھی مولانا کی ماہرانہ نگاہ تھی۔ جیل کے ساتھیوں میں کئی ایسے انگریزی اور فرانسیسی کے فاضل اشخاص بھی تھے۔ جن سے مولانا ادبیات عالیہ پر اکثر طویل تنقیدی گفتگو کرتے تھے۔ ان حضرات نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح مولانا نے فرانسیسی اور انگریزی زبانوں پر اتنا عبور حاصل کر لیا ہے۔ وہ فرنچ شعراء پر گھنٹوں اس طرح گفتگو کرتے تھے جس طرح کسی انگریزی یا عربی فارسی کے شاعر پر۔" (چٹان ۱۸ اپریل ۱۹۵۸ء)

بس ایک واقعہ اور نقل کر کے اس بحث کو ختم کرتا ہوں۔ مولانا اسد اللہ غاں صاحب نے میرٹھ جیل کی ایک سرگذشت اس طرح بیان کی ہے۔

"مسٹر کشن چند ایم۔ اے جو فلاسفر کے نام سے موسوم تھے۔ (انھوں) نے میرٹھ کالج کی لائبریری سے فلسفہ کی ایک مشہور کتاب منگوائی جو میرٹھ کالج میں ولایت سے منگوائی گئی تھی اور وہ تصنیف تھی جس کی ہندوستان میں اس وقت صرف چند جلدیں آئی تھیں۔ مسٹر کشن نے اس کتاب کا مطالعہ کیا لیکن اس کتاب کو وہ باوجود اپنی عظیم لیاقت اور ہمہ دانی کے کچھ بھی نہ سمجھ سکے۔ انھوں نے اس کتاب کے متعلق اپنے چند نوجوان ساتھیوں سے ذکر کیا۔ اور آخر کار یہ طے کیا کہ چلو آج مولانا سے اس کتاب کے متعلق گفتگو رہے گی۔" ان کا خیال تھا کہ مولانا اس کتاب کا ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکیں گے اور پھر ہمیں تفریح لینے کا موقع ملے گا۔

چنانچہ مسٹر کشن نے مولانا کو جا کر کتاب دی اور کہا کہ مولانا جی اس کتاب کو بتائیے کہ کیا ہے اور اس میں کیا لکھا ہے ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ مولانا نے اس کتاب کو دیکھا اور رکھ لیا۔ فرمایا کہ میرے بھائی اسے میرے پاس چھوڑ دو میں اسے کل کسی وقت دیکھ کر بتا دوں گا کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ اگلے دن یہ لوگ مولانا کے پاس پہنچے۔ اور کتاب کے متعلق سوال کیا۔ مولانا نے اس کتاب کا صفحہ اول سمجھایا اور اس کے بعد اس پوری کتاب کی حقیقت بتا دی اور اس پر اپنی رائے کا بھی اظہار فرمایا کہ مصنف نے اس کتاب میں فلاں فلاں جگہ ٹھوکر کھائی ہے اور وہ فلاں فلاں جگہ خود نہیں سمجھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ سمجھا ہے اور اصل یہ ہے۔

حضرت مولانا کی اس وضاحت کے بعد مسٹر کشن چند نے اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو اب پوری کتاب سمجھ میں آگئی۔ اس وقت ان لوگوں کو حضرت مولانا کی غیر محدود قابلیت اور اعلیٰ ترین ذہانت پر بے حد حیرت ہوئی۔" (الجمعیۃ آزاد نمبر ص ۱۱۰)

یہ بیانات اس حقیقت کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں کہ مولانا آزاد کو متذکرہ بالا چار پانچ زبانوں پر کامل عبور تھا۔ زبان سیکھ لینا اور اس میں کچھ پڑھنے لکھنے کی صلاحیت حاصل کر لینا الگ بات ہے لیکن کسی زبان میں لکھے ہوئے مشکل، ادق، اور پیچیدہ مضامین و مسائل کو سمجھنا اور ان پر سیر حاصل بحث و تبصرہ کر کے بات میں بات پیدا کرنا بالکل دوسری بات ہے۔ دوسری حقیقت کمال اور اجتہاد کی ہوتی ہے۔ مولانا آزاد کو ان زبانوں اور ان میں لکھے ہوئے مختلف اقسام کے علم و ادب پر مجتہدانہ ملکہ حاصل تھا۔ چنانچہ ان کتابوں پر موجود حاشیوں سے بھی مولانا کی اس عظیم خصوصیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ مختلف زبانوں کی کتابیں دنیا بھر کے نو بہ نو موضوعات پر مشتمل ہیں۔ اور بیشتر مسائل سے تعلق رکھتی ہیں جن کی گتھیاں ہر فن سے متعلق خصوصی درجۂ تحقق رکھنے والا انسان ہی سلجھا سکتا ہے۔ مگر مولانا نے اپنی اعلیٰ ترین ذہانت اور طباعی کے بل بوتے پر ایک بلند پایہ زبان شناس کی کسوٹی سے مساوی طور پر جملہ علوم و فنون کے مسائل کو سمجھا اور پرکھ کر نہایت جامع و مانع الفاظ میں ان پر اظہار خیال کیا ہے۔

مخصوص طرز نگارش

اگرچہ مولانا کو اردو، انگریزی، عربی اور فارسی چاروں زبانوں پر قریب قریب یکساں درجۂ کمیتائی حاصل تھا تاہم انھوں نے اتنی وافر مقدار میں حاشیے محض اردو اور فارسی میں تحریر فرمائے ہیں۔ جن سے ان کے طرز نگارش کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ انگریزی تو مولانا لکھتے ہی نہ تھے البتہ عربی ضرور لکھنے ہونگے لیکن عربی میں ان کی کوئی مطبوعہ تحریر میری نظر سے نہیں گذری۔ الجامعہ ایک عربی رسالہ جو انھوں نے کسی زمانہ میں جاری کیا تھا ممکن ہے اس کے لئے عربی میں کچھ لکھتے رہے ہوں۔ اس سے اُن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی اسلوب بیان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر چونکہ ان حواشی میں مولانا کی عربی عبارتیں قابل ذکر مقدار میں نہیں ہیں۔ اس لئے اُن کے عربی اسلوبِ تحریر پر اظہار خیال کرنے کی ضرورت نہیں اس کے علاوہ راقم کو عربی سے اتنی واقفیت بھی نہیں۔

جہاں تک فارسی زبان کا تعلق ہے اس میں بھی غالباً مولانا کی کوئی مطبوعہ تحریر موجود نہیں ہے۔ خود ان کے بیان سے انکشاف ہوتا ہے کہ دورِ طالب علمی میں مولانا محمد حسین آزاد کی آب حیات کے کچھ اجزا کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا مگر وہ ایک طالب علمانہ کوشش تھی اور اب اس کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ پتہ چل بھی جائے تو اس سے مولانا کے طرزِ نگارش کو سمجھنے میں کوئی خاص مدد نہیں مل سکتی۔ البتہ ان حواشی میں مولانا آزاد کی نوشتہ فارسی عبارتیں اتنی طویل اور معتدبہ مقدار میں مل جاتی ہیں کہ ان کے پیشِ نظر مولانا کے فارسی اسلوبِ بیان پر بحث کی جاسکتی ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہیں ذکر کیا ہے کہ فارسی میں بیشتر ایسی کتابیں جن پر مولانا نے کچھ تحریر فرمایا ہے فارسی ادبیات، تذکروں اور تاریخ کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ناقدین کا خیال ہے کہ مولانا کی اردو تحریروں میں ایک خاص اُپج، انفرادیت اور پختگی ہے۔ وہ مختلف موضوعات کے لئے مختلف طرز اختیار کرتے ہیں اور ہر اسلوب میں ایک صاحبِ طرز انشاء پرداز کی خصوصیت ملتی ہے۔ مولانا کے ذوقِ سلیم نے مختلف علوم و فنون کے لحاظ سے ان کے تقاضوں کے مطابق اسلوبِ نگارش تخلیق کئے جو کہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہوئے بھی متعلقہ مضمون کے لئے دلنشیں اور اثر آفریں ثابت ہوئے ہیں۔ فارسی میں بھی مولانا نے یہی وطیرہ اختیار کیا ہے۔ شاعری کی کتابوں اور تذکروں پر ان کی جو تحریریں ملتی ہیں وہ ایک صاحبِ طرز فارسی ادیب کا انداز پیش کرتی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ دورِ متوسط کا کوئی تذکرہ نگار جوہرِ قلم دکھلا رہا ہے۔ ان تحریروں میں غرابت، ژولیدگی اور عربی کے مشکل الفاظ کی کثرت قطعی نہیں ہے۔ عبارت سادہ، رواں دواں، مدلل و موثر ہے۔ چونکہ بہت زیادہ طویل مسلسل تحریریں نہیں ہیں۔ اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان و بیان کی جملہ خصوصیات پر بحث کرنا ممکن نہیں۔ تاریخ کی کتابوں پر جو حاشیے مولانا نے لکھے ہیں۔ ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا عہد مغلیہ کا کوئی بلند پایہ مورخ قلم کی جولانیاں دکھا رہا ہے۔ نظام الدین اور عبد القادر بدایونی کی نگارشات اور مولانا کی تحریروں میں امتیاز کرنا مشکل ہے۔ البتہ وصاف، ابوالفضل اور عبدالرحیم خان خاناں جیسی بلند پروازی، تصنع اور لفاظی مولانا کی ان تحریروں میں نہیں ہے۔

مولانا کے اردو طرز نگارش کی بحث میں پڑنا اس لئے عبث ہے کہ بڑے بڑے جید فن کاروں نے نہایت جامعیت اور ہمہ گیر انداز میں مولانا کے معنی خیز اور سحر آفریں طرز نگارش پر خیالات ظاہر کئے ہیں۔ جو مختلف کتب اور مضامین میں بکھرے پڑے ہیں۔ ان حواشی کے ضمن میں بس اتنا ہی لکھ دینا کافی ہے کہ یہاں بھی ہر فن کے اقتضا کے مطابق ایک خاص اسلوب ملتا ہے جس نے متعلقہ موضوع اور فن کے جملہ لوازم کو صحیح ڈھنگ سے پیش کرنے کا ایک ممتاز انداز اختیار کیا ہے۔ مخصوص طرز نگارش کے ساتھ ساتھ متعلقہ علوم و فنون کی اصطلاحات و تراکیب استعمال کی ہیں، تاکہ ہر فن اپنے مخصوص اور نمایاں رنگ میں ابھر سکے اور اس کے مطالب کو سمجھنے میں طرز ادا کی مغائرت حائل نہ ہو۔

مجموعی طور پر میرا خیال ہے کہ مولانا کے حواشی کی عبارتوں کا رنگ "ترجمان القرآن" "آزاد" کی کہانی خود آزاد کی زبانی" اور ان خطوط سے مماثل ہے جو مولانا نے اپنے بے تکلف دوستوں کو لکھے خصوصاً وہ خطوط جو الہلال (دور ثانی) کے زمانہ میں مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی اور دوسرے اشخاص کو لکھے۔ ان خطوط میں شاذ ہی کوئی لفظ مشکل اور ادق ملے گا۔ عبارت صاف، شستہ اور روزمرہ کی ہے معمولی پڑھا لکھا بھی مولانا کی ان عبارتوں کو سمجھ سکتا ہے البتہ غبار خاطر، کاردانِ خیال اور بعض علمی خطوط کو ان سے مستثنیٰ کہا جا سکتا ہے۔

ان حاشیوں کی عبارتوں میں بھی ادق الفاظ اور ثقیل مصطلحات و تراکیب زیادہ نہیں ہیں۔ ترجمان کی سی سادگی، روانی اور سلاست زیادہ ہے چونکہ بیشتر اختلافی مباحث ہیں اس لئے زبان واضح، مدلل، صاف، رواں اور موثر ہے۔ الجھاؤ قطعی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ لب ولہجہ کی عظمت، علم وادب کی شان پوری طرح جلوہ گر ہے۔ دلنشینی اور اثر آفرینی اپنی جگہ قائم ہے۔ کہیں کہیں خطابت کے جلال وجمال کے حسین مظاہرے بھی ملتے ہیں لیکن چونکہ یہ تقریریں نہیں ہیں اس لئے وہ زور اور وجد بہ نہیں ہے۔ تاہم استدلال کی زنجیریں قارئین کے دل ودماغ کو اپنے اندر جکڑ لینے کے لئے کافی ہیں۔

(۵) انانیت

ان حواشی میں سب سے زیادہ اگر کوئی خصوصیت نمایاں ہے تو وہ مولانا آزاد کی انانیت ہے۔ اس وصف پر ادبیاتِ عالم میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مجھے اس میں اضافہ کرنا مقصود نہیں تاہم مختصراً اتنا اشارہ کرنا ضروری ہے کہ جب کوئی شخص طرزِ فکر کی عام ڈگر سے بچ کر نکلے۔ اپنی راہ الگ اختیار کرے فکر ونظر کے بنے بنائے اور زبان وبیان کے ڈھلے ڈھلائے سانچوں کو کچھ زیادہ پسند نہ کرے اور کچھ نو بہ نو سانچوں کی تشکیل کا دعویٰ کرے۔ اور ایک تجرباتی عمل سے گزر کر کوئی منزلِ مقصود قائم کر دے جس پر پختگی کی مہر ثبت کرنے کے لئے اہلِ کمال مجبور ہو جائیں تو یہی اس شخص کی انانیت ہے جس سے اس کی فطری انفرادیت جھانکتی نظر آتی ہے اور اس کو مجموعی طور پر فکر اور طرزِ نگارش کے ساتھ اجتہاد سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ مولانا آزاد کی اس خصوصیت کو مختلف اہلِ قلم حضرات نے مختلف اصطلاحوں سے نوازا ہے مولانا غلام رسول مہر نے اس کو داعیانہ[1] اسلوب تحریر قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر عابد حسین مرحوم نے اس کو زعیمانہ انداز بیان سے تعبیر کیا۔ دوسرے اہلِ کمال نے بھی مولانا کی انانیت پر موثر انداز میں زور قلم دکھایا ہے۔ جس سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ علم وفضل اور ذہانت اور ذکاوت کے ساتھ مولانا نے جس راہ میں بھی قدم رکھا اس میں نئے نئے گل کھلائے اور سب سے الگ تھلگ راہ اختیار کی۔ خود مولانا نے بھی ایسے دعاوی کئے

---

[1] برکات آزاد

[2] ابوالکلام آزاد: احوال وآثار مرتبہ مسعود الحسن عثمانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"مذہب میں ادب میں۔ سیاست میں۔ فکر و نظر کی عام راہوں میں جس طرف بھی نکلنا پڑا کسی راہ میں وقت کے قافلوں کا ساتھ نہ دے سکا" (غبارِ خاطر)

انانیت اور انفرادیت جب ہی ابھرتی ہے کہ کوئی شخص مخالفت مول لے۔ دوسروں پر تیز و تند نکتہ چینی کرے۔ تنقید و تنقیح کے تیغ و خنجر سے دلیرانہ وار کرنے سے نہ گھبرائے۔ لیکن وار اوچھے نہ ہوں۔ بھرپور ہوں۔ تاکہ دیکھنے والے قائل ہو جائیں اور دلائل و براہین کی چوٹوں سے ایسے سہم جائیں کہ زبان گنگ ہو جائے۔ مولانا اپنی اسی خصوصیت پر مصر ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"دنیا جانتی ہے کہ میں مداح نہیں ہوں بلکہ معترض ہوں۔ الحمدللہ کہ میرے اعتراف و اقرار کی گردن میرے خدائے قدوس نے بہت ہی متکبر بنائی ہے اور مجھے انسانوں کے آگے جھکنے کا سبق نہیں ملا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے لئے انسانوں کی تعریف سے بڑھ کر کوئی بھی مکروہ و غیر مطبوع کام نہیں ہوتا۔ اگر میں ایسا کرنا چاہتا ہوں بھی تو خود میرا دل مجھے ملامت کرنے لگتا ہے اور میرا ضمیر کچھ اس طرح دم بخود مجروح ہو جاتا ہے۔ گویا اس سے کوئی بڑا ہی شرمناک جرم سرزد ہو رہا ہے۔ (صبح امید۔ ص ۱۳۱)

مولانا کی اس خصوصیت نے ان حواشی میں اپنے خوب خوب مظاہرے کئے ہیں شاید ہی کوئی ایسا مقام ہو جہاں انھوں نے کسی کی بات کو سراہا ہو۔ اگر کوئی چیز ملتی ہے تو مخالفت، تردید، تنقید، تنقیح، طعن و تشنیع بلکہ کہیں کہیں تو تضحیک و تذلیل تک بات جا پہنچی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں کے مطالعہ کے وقت مولانا اپنے علم و فضل کا بے باکانہ اظہار کرنا چاہتے تھے۔ جہاں ذرا بھی ٹھہراؤ اور توازن نہ تھا ڈھونڈھ ڈھونڈ کر مولانا فقط ان ہی مقامات پر رُکے ہیں۔ جہاں ان کو تنقید و تبصرہ کے لئے مواد بہم پہنچ گیا ہے۔ ورنہ ایسے بھی بے شمار مسائل آئے ہوں گے جو تعریف و تحسین کے مستحق ہوتے لیکن مولانا ان سب کو نظر انداز کرتے چلے گئے۔ مجھ کو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قطعی بحث نہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا؛ فکر و نظر کے مباحث میں مصنف کتاب حق پر ہے یا مولانا آزاد؟ محاکمہ میں نے نہیں کیا ہے یہ کام تو متعلقہ موضوعات میں درجۂ اختصاص رکھنے والے سربرآوردہ اشخاص کا ہے کہ وہ ان حواشی اور مصنفین کے نقطۂ خیال کی روشنی میں اپنی تحقیق و تدقیق کی بنیادوں پر فیصلہ کریں اور قارئین کو صدق و انصاف کی راہ دکھلائیں۔

اب میں اوپر کے بیان کے ثبوت میں چند مثالیں پیش کروں گا۔

ایسے مقامات جہاں مولانا نے کسی کو سراہا ہے باوجود جستجو کے بہت کم ملے ہیں سرسید کی کتاب پر مولانا نے تفصیلی تبصرے لکھے ہیں۔ ایک جگہ سرسید نے اپنی ابتدائی تعلیم کے سلسلہ میں اپنی والدہ کے طریق تعلیم کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ "وہ سبق پڑھاتے وقت سوت کی گوندھی ہوئی تین لڑیں ایک لکڑی میں بندھی ہوئی میری تنبیہ کو اپنے پاس رکھ لیتی تھیں اگرچہ وہ خفا تو کئی دفعہ ہوئی ہونگی۔ مگر اُون سوت کی لڑوں سے مجھے کبھی مار نہیں پڑی"۔

مولانا نے تحریر فرمایا:

"کس بے تکلفی سے دہلی کا خاص محاورا لکھ گئے۔ دوسرا شخص یہاں بول جاتا کہ مار نہیں پڑی"۔

اسی طرح کی دو ایک مثالیں اور مل سکتی ہیں لیکن مجموعی طور پر اتنی زیادہ کتابوں کی مناسبت سے بہت ہی کم ہیں۔ اختلاف و تردید کی بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں چند ایک درج کرتا ہوں۔

مولانا شبلی نے اپنی کتاب "سیرۃ النعمان" جلد دوم میں مجتہد اور محدث کے فرق پر بحث کی ہے۔ لکھتے ہیں: "مجتہدین جس چیز پر فخر کر سکتے ہیں وہ دقت نظر، قوت استنباط استخراج مسائل اور تفریع احکام ہے لیکن محدثین کے گروہ کے نزدیک یہی باتیں عیب و نقص میں داخل ہیں۔

مولانا آزاد فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مصنف کی یہ پوری بحث یکسر مغالطہ ہے۔ اس سے بڑھ کر کذب علی وجہ الارض کیا ہو سکتا ہے کہ ائمہ حدیث کی نسبت یہ کہا جائے کہ دقت نظر، قوتِ استنباط، استخراج مسائل، درایت و تفکران کے نزدیک لقص رہا۔ جس شخص نے صرف تراجم ابواب فقیہ بخاری وغیرہ ہی پر نظر ڈالی ہے وہ کیونکر اس خیال کا تصور بھی کر سکتا ہے اور پھر جس شخص نے تصنیفات ابن حزم، ابن طفیل ابن تیمیہ و ابن قیم وغیرہ کو دیکھا ہے وہ تو اس خیال کی تکذیب پر حلف شرعی اٹھا سکتا ہے۔

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ علامہ شبلی لکھتے ہیں۔

"امام ابو حنیفہ کا مذہب عقل کے موافق ہے۔ امام طحاوی نے جو محدث اور مجتہد دونوں تھے۔ اس بحث میں ایک کتاب لکھی ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور ہے اور جس کا موضوع یہ ہے کہ مسائل فقہ کو نصوص اور طریق سے ثابت کیا جائے۔ اس دعوی سے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب عقل کے موافق ہے۔ شافعیہ وغیرہ کو بھی انکار نہیں اور وہ انکار کیوں کرتے۔ ان کے نزدیک احکام شرعیہ خصوصاً عبادات جس قدر عقل سے بعید ہوں اسی قدر ان کی خوبی ہے۔"

مولانا آزاد نے آخری جملے کے نیچے لائن کھینچکر لکھا ہے۔

"یہ جملہ کس قدر صریح غلط و تہمت محض ہے۔ مولف کا پورا مبحث بھی محض مغالطہ ہے۔ فقہ حنفی اور مذہب محدثین و ائمہ حدیث کے اختلاف کو احکام شریعت کے مطابق عقل و عمل ہونے نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں اور نہ طحاوی کی تصنیف کا یہ قصد ہے اور نہ نظر و درایت سے ان کا یہ مقصود ہے جو مولف نے بتلایا ہے۔"

ایک دوسری کتاب "مضامینِ عالمگیر" میں علامہ شبلی لکھتے ہیں۔

"یورپین اور ہندو مورخین کے بیان کے مطابق عالمگیر نے چونکہ بت خانے گرائے اس لئے بغاوت ہوئی لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ بغاوت ہوئی اس لئے بت خانے گرائے۔ عالمگیر کا بت خانوں کا گرانا ایسا ہی تھا۔ جیسا آج ایسے روشن زمانے میں مہدی سوڈانی کے مقبرہ کو برباد کرا دیا گیا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا آزاد کا تبصرہ ان الفاظ میں ہے۔

"کس قدر غلط استدلال ہے اور تعجب ہے کہ مصنف کو یہ ناقابل ذکر محسوس نہ ہوا کجا مہدی سوڈانی کے مقبرہ کا معاملہ اور کجا مندروں کا انہدام"

جیسا کہ میں نے پہلے کہیں ذکر کیا ہے مولانا محمد ظہیر احسن شوق نیموی ایک ماہر زباں داں تھے۔ لیکن ساتھ ہی وہ ایک جید عالم دین بھی تھے۔ شاعری میں مولانا ابوالکلام آزاد نے ان کو اپنا استاد تسلیم کیا ہے۔ شوق نیموی نے اپنی کتاب میں آیۂ قرآنی کے ذریعہ اخفائے آمین کے ثبوت میں قرآنی آیت ادعوا ربکم تضیری وخفیۃ پیش کی ہے جس کا مطلب ہے کہ تضرع اور اخفا کے ساتھ اپنے رب سے دعا مانگو۔ اس آیت کی تشریح میں امام رازی کا بیان بھی نقل کیا ہے۔

مولانا آزاد لکھتے ہیں۔

"کس قدر پُراز جہل استدلال ہے" آیۂ ادعو... الخ" سے اصل دعا کا بالاخفا ہونا کیونکر ثابت ہوسکتا ہے۔ جب کہ دوسری جگہ جہر و اخفا دونوں کا حکم دیا گیا ہے"

میرا ان مثالوں کو پیش کرنے سے مقصد اختلاف کو نمایاں کرنا نہیں ہے۔ اختلاف تو کسی کو بھی کسی سے ہوسکتا ہے بلکہ میرا مقصد طریق اختلاف کو ظاہر کرنا ہے کیونکہ فکر و معنی کے ساتھ ساتھ طرز و طریق کی بھی اہمیت ہوتی ہے جب ہی کسی شخص کی انانیت اور انفرادیت جنم لیتی ہے۔ مولانا کی انانیت کے مطالعہ کیلئے ان حواشی میں کافی مواد موجود ہے

(۶) طنز و مزاح

www.KitaboSunnat.com

طنز و مزاح کے موضوع پر اصحاب فکر و نظر نے بہت کچھ لکھا ہے مجھ کو اس کی تعریف بیان نہیں کرنی لیکن اُس طنز کی دلآویزی زیادہ ہوتی ہے جس میں مزاح کی چاشنی بھی ہو اگر مزاح کی آمیزش نہیں تو پھر طنز محض طنز ہی رہ جاتا ہے جس میں خطرے ہی خطرے ہیں۔ لیکن اگر طنز کے حربے ہلکے پھلکے اور اوچھے نہ ہوں بلکہ بھرپور اور کاری ہوں تو ایسے طنز کی جامعیت سے انکار مشکل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا آزاد کے ان حواشی میں طنزیات کے تیر و نشتر بڑے گہرے اور دور رس ہیں کہیں کہیں مزاح کی ہلکی سی لگاوٹ بھی موجود ہے جس کے پڑھنے کے بعد معمولی سی مسکراہٹ لبوں پر آسکتی ہے ورنہ بیشتر مضحکہ خیز طنزیات کا ایک محشر برپا ہے ان حواشی کی کتابوں میں بڑے بڑے اکابر کی تصانیف شامل ہیں جن کے افکار و نظریات اور معلومات کا مولانا نے مضحکہ اُڑایا ہے۔

طنزیات کے فن کا ماہر وہی شخص ہوسکتا ہے جس کا ذہن علم و فکر اور کمالات کا بے بہا خزانہ ہو۔ وہ دوسروں کی معلومات اور انکشافات کا جائزہ ایک زیرک مبصر کی طرح لیتا ہے اور اپنی وسیع اور غیر معمولی واقفیت کی بنا پر ان کی کوتاہیوں اور لغزشوں کو اجاگر کرتا ہے۔ مبصر کے دعوے جتنے زیادہ محکم و مدلل ہوتے ہیں۔ دوسروں کی علمی صلاحیتیں اتنی ہی زیادہ کمزور نظر آتی ہیں۔ یہ کام معمولی نہیں۔ اگر سیدھے سادے طریقے سے کسی کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے تو بات نہیں بنتی۔ اور ایسے عمل سے کسی ادبی شان کا مظاہرہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے اعلیٰ اہل قلم نے اس کے لئے طنزیات کا حربہ زیادہ موزوں خیال کیا ہے۔ طنز کا معنی خیز ہونا بڑی خوبی ہے یعنی چند گنے چنے الفاظ میں جچے تلے وار ہوں اور وضاحت کی جائے تو حقائق و معنی کا ایک بحر بیکراں موجیں مارتا نظر آئے۔ بعض جگہ ایک ماہر فن کار ایک ہی جملے سے معنی آفرینی کے دریا بہا دیتا ہے مولانا آزاد کے طنز کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے اور ایسے طنزیات کے جواہر ریزے ان کے حواشی میں جا بجا بکھرے پڑے ہیں۔

طنز انانیتی ادب کا جزو لاینفک ہے۔ جو ان حواشی میں بدرجۂ اتم موجود ہے لیکن بعض مقامات پر بڑا شدید ہے۔ دوسروں کی مدح و ستائش نہ کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں تاہم علمی مسائل میں حد سے متجاوز تلخ و ترش طنز کوئی اچھی مثال نہیں۔ خود مولانا کی مطبوعہ تحریروں میں ایسی سخت مثالیں شاذ و نادر ہی ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریابادی سے "حظ و کرب" اور "لذت و الم" کے مباحثہ کا لب و لہجہ بڑا پُر وقار اور شائستہ رہا حدیث الغاشیہ سے بھی ایک بڑے مفکر اور صاحب فن طنز و مزاح نگار کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال سامنے آتی ہے۔ مگر ان حواشی میں بات بہت زیادہ آگے بڑھی ہوئی ہے۔ راقم نے کچھ مثالیں انانیتی ادب کی بحث میں پیش کردی ہیں۔ چند مزید مثالیں طنز و مزاح اور خالص طنز کی نیچے درج کی جاتی ہیں۔

اردو کی ایک کتاب نمبر ۱۱ میں شوق نیموی نے "یارسول اللہ" کی تشریح کی ہے یعنی اس کا تعلق رسول اللہ سے ہے یا ان کے واسطے سے خدا سے ہے۔ اس پر مولانا کا مزاحیہ طنز ملاحظہ ہو

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ پکارتے رہو اللہ کے ہزارہا بندے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی نکل آئے۔"

ہنٹر نے اپنی کتاب "انڈین مسلمانز" میں وہابی تحریک سے متعلق چند کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں "شرح وقایہ" کو بھی وہابی ادبیات میں شامل کردیا ہے۔

مولانا لکھتے ہیں۔

"یہ عقلمند شرح وقایہ کو بھی وہابی لٹریچر میں سے تصور کرتا ہے۔"

ایک مصنف "ہربرٹ" نے اپنی کتاب "محاربات پلیونا" میں لکھا ہے کہ ترکی کے طلبا انگلستان اور جرمنی کے سرکاری مدارس کے طلبا کی بہ نسبت زیادہ بلند اخلاق ہوتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مسلمان قرآن کریم کے احکام کی لفظی و معنوی پیروی کرتے ہیں جب کہ عیسائی بائبل کی اتنی پرواہ نہیں کرتے۔

مولانا آزاد کا مزاح ملاحظہ ہو۔

"مصنف کو اس کا خیال نہیں کہ اگر خدانخواستہ عیسائی بائبل کی پوری پیروی کریں تو آج یورپ کی علمی ترقیاں جہان سے ناپید ہو جائیں اور وہ دنیا میں رہنے کے قابل ہی نہیں رہیں۔ خیریت ہے کہ بائبل پر پورا عمل نہیں کیا جاتا۔"

علامہ شبلی نے سیرۃ النعمان میں لکھا ہے کہ علامہ ابن خلدون کی رائے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بموجب فنِ حدیث میں امام ابوحنیفہ کا کبار مجتہدین میں ہونا اس سے ثابت ہے کہ ان کا مذہب محدثین میں معتبر خیال کیا جاتا ہے۔ اور رداً و قبولاً اس سے بحث کی جاتی ہے۔

مولانا آزاد لکھتے ہیں۔

"سبحان اللہ کیا عجیب توثیق ہے یعنی ابن خلدون کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لئے بڑا شرف یہ ہے کہ محدثین نے ان کو کم از کم لائقِ خطاب ورد تو تسلیم کیا۔"

مولانا شبلی لکھتے ہیں کہ

"امام ابوحنیفہ نے درایت کے چند اصول بنائے تھے مثلاً جو حدیث عقل قطعی کے مخالف ہو وہ اعتبار کے قابل نہیں، یہ وہ قاعدہ ہے جس کو ابن جوزی نے تمام اصول درایت پر مقدم رکھا ہے۔ ابن جوزی چھٹی صدی میں گذرے ہیں۔ اس وقت تک علوم اسلامی عروجِ کمال تک پہنچ گئے تھے۔ اور فلسفیانہ خیالات کا اثر زیادہ عام ہوگیا تھا۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے زمانہ تک مذہب میں عقل کا نام لینا ایک جرمِ عظیم تھا۔"

مولانا آزاد نے آخری جملے کے نیچے لائن کھینچ کر تحریر فرمایا ہے۔

"جب امام ابوحنیفہ کے زمانے میں یہ حال تھا تو ظاہر ہے کہ عہد صحابہ میں تو اس سے بھی بڑھکر جرم ہوگا۔ اور عہد نبوت کا حال تو پوچھنا ہی نہیں چاہیے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ عقل سے بڑھ کر اسلام میں کوئی شے بُری نہیں کیونکہ جس قدر عہدِ نبوت سے بعد ہوتا گیا۔ عقل کا اعتراف بڑھتا گیا۔ تعجب ہے کہ مؤلف نے کیوں کر اس جملے کو لکھا اور کیونکر ایک شخص یہ جملہ زبان سے نکال سکتا ہے جس کو اسلام کے دینِ فطری ہونے کا یقین ہو۔"

"حیات شبلی" میں سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

"علامہ شبلی نے درسیات کی تکمیل مولانا فاروقی ہی سے کرلی تھی۔ تاہم اُن کے ذوقِ علمی نے ان کو دوسرے خرمنوں کی خوشہ چینی پر آمادہ کیا۔ سب سے پہلے مولانا عبدالحئی فرنگی محلی کی شہرت کمال ان کو لکھنؤ لے گئی لیکن کچھ فطری جودت طبع اور کچھ فیضِ فاروقی کی بدولت علامہ نقد و اجتہاد کے خوگر تھے۔ اس لئے زانوئے ادب تہ کرنے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہی لکھنؤ سے قدم اٹھ گئے اور رامپور کا رخ کیا وہاں مولانا ارشاد حسین کے شرف تلمذ پر اکتفا کی۔ علامہ مرحوم کو حضرت مولانا ارشاد حسین کی وسعتِ نظر، اصابت رائے اور مجتہدانہ ژرف نگاہی کا اعتراف ہمیشہ رہا۔ مولانا ارشاد حسین نہایت متشدد حنفی تھے۔ مولانا نذیر حسین کی اثیار الحق کے جواب میں انتصار الحق اُن ہی نے لکھی ہے۔

مولانا آزاد کا تبصرہ یہ ہے۔

"اگر اُس زمانہ میں مولوی شبلی کو مجتہدانہ نظر و فکر کی جستجو ہوتی تو مولوی عبد الحیٔ کو ترجیح دیتے جو حنفیت کے مقلدانہ جمود سے باہر آچکے تھے۔ لیکن انھوں نے مولانا ارشاد حسین کو انتخاب کیا جو مقلد اعمیٰ تھے۔ مولوی نذیر حسین کی کتاب اثیار الحق نہیں ہے۔ معیار الحق ہے۔ مولانا ارشاد حسین کی معلومات کا یہ حال تھا کہ انتصار الحق میں بلوغ المرام کو شاہ ولی اللہ کی تصنیف بتلاتے ہیں۔ ان کی تعریف میں مجتہدانہ ژرف نگاہی لکھنا کس قدر بے معنی بات ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر سید سلیمان ندوی نے علامہ شبلی کے رسالے "ظل الغمام فی مسئلۃ القراۃ خلف الامام" کا ذکر کیا ہے اور اُس کے دیباچہ کی ایک عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ علی گڈھ جانے سے پہلے ہی مولانا کے قلم میں اردو انشا پردازی کا زور تھا۔ مولانا آزاد جواب دیتے ہیں۔

"بھلا اس رسالہ کی عبارت کو انشا پردازی سے کیا مناسبت ہے۔"

سید سلیمان ندوی مزید لکھتے ہیں۔

"شبلی کے عقد ثانی کی صورت اس طرح ہوئی کہ ان کے معالج ڈاکٹر مصطفیٰ علی خاں نے ان کو دوسرے نکاح کا مشورہ دیا۔ چنانچہ مولوی محمد سمیع صاحب کی ماموں زاد بہن سے نسبت ٹھہری۔ عقد ثانی کا یہ ارادہ مولانا کے اکلوتے بیٹے حامد حسن صاحب کو ناگوار گذرا اور وہ چپکے سے لاپتہ ہو گئے۔

مولانا آزاد انکشاف فرماتے ہیں۔

"اس لئے کہ پہلے یہ رشتہ خود حامد کے لئے تجویز ہوا تھا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شبلی نے اپنی کتاب "مضامینِ عالمگیر" میں لکھا ہے۔

"شاہی افواج نے اُس کے (شیواجی) سارے علاقے فتح کر لیے تھے۔ تاہم جب وہ دربارِ اورنگ زیب میں آیا تو شاندار استقبال کیا گیا۔ پنجہزاری کا منصب ملا جو خود راجہ جے سنگھ کا منصب تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہتا تھا؟ کیا شہنشاہ ہند ایک مفتوح رہزن کے لیے تخت سے اترآتا۔ بے شبہ یورپ اس قسم کی جھوٹی اور مکارانہ خوشامدوں کی مثالیں پیش کرسکتا ہے۔ لیکن اسلام سے اس کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔"

مولانا آزاد کا اجمالی طنزیہ ریمارک قابلِ غور ہے۔

"گویا اعمالِ عالمگیر اعمالِ نفسِ اسلام تھے۔"

مولانا شبلی سنبھا کی بحث کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔ کہ "جب وہ دربار اورنگ زیب میں حاضر کیا گیا تو اُس نے رو در رو عالمگیر کو گالیاں دیں۔ عالمگیر نے اس کی زبان کاٹنے کا حکم دیا پھر آنکھیں نکلوا کر قتل کر دیا گیا۔ اس موقع پر یاد رکھنا چاہیے کہ عالمگیر کے پچاس برس کی حکومت کا صرف یہ ایک مستثنیٰ واقعہ ہے ورنہ اس نے کبھی کسی کو اس قسم کی وحشیانہ سزا نہیں دی۔"

مولانا آزاد کا طنز ان الفاظ میں ہے۔

"اگرچہ عرق پوست پلا پلا کر زندانیاں گوالیار کو ہلاک کرتا رہا۔ اسلام نے تو ہر حال میں مثلہ کو ناجائز بتلایا ہے لیکن یہ مقدس ولی مغلوب و محکوم دشمن کی زبان کٹواتا ہے اور آنکھیں نکلواتا ہے۔"

شبلی نے متعدد اسباب بت خانوں کے انہدام کے بیان کیے ہیں اُن میں ہندوؤں کا مسجدوں کو توڑنا اور مسلمان عورتوں کو جبراً اپنے گھروں میں رکھنا اور اعلانیہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی علوم کی تعلیم دینا شامل ہے۔

مولانا آزاد کا طنز یہ ہے۔

"گویا یہ بھی جرم تھا اور اس کا انسداد ایک منصف گورنمنٹ کے لیے ضروری تھا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ شبلی نے مآثر عالمگیری کے حوالے سے لکھا ہے کہ عالمگیر فن موسیقی کا ماہر تھا لیکن چونکہ مزامیر کے ساتھ گانا شریعت میں ممنوع ہے۔ اس لئے اس صیغہ کو بند کر دیا۔

مولانا آزاد کا اعتراض قابل غور ہے۔

"کس شریعت میں ممنوع ہے؟ اسلام میں تو نہیں"

غرض اس قسم کے طنز و مضحکات کی بے شمار مثالیں ان حاشیوں میں موجود ہیں مگر ہم نے چند پر اکتفا کیا ہے۔ قارئین کرام جب ان حواشی کا بالاستیعاب مطالعہ فرمائیں گے تو حقیقت منکشف ہو گی۔

(۷) نفسیاتی و نجی خیالات کے مطالعہ کے لئے معین و معاون

ایک اور نمایاں خصوصیت ان حواشی کی یہ ہے کہ مولانا کے نفسیاتی اور نجی خیالات کے مطالعہ کے لئے جتنا مفید اور اہم مواد ان سے فراہم ہو سکتا ہے وہ اُن کی کسی بھی مطبوعہ تحریر سے نہیں ہو سکتا۔ قاضی عبدالغفار خاں نے ایک مستقل کتاب مولانا کے نفسیاتی مطالعہ پر لکھی ہے اور اُس کی بنیاد مولانا سے ایک مدت کی صحبتوں، ان کے خطوط، تذکرہ اور دوسری مطبوعات پر رکھی ہے۔

مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی کو بھی اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اڑتیس ۳۸ سال انتالیس ۳۹ سال ان کے شب و روز میں شریک رہے اور "ذکر آزاد" میں اُن کی سچی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی تاہم حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے اپنے نجی، بے لاگ اور سچے دلی جذبات و خیالات کا جتنا مظاہرہ ان حواشی میں کیا ہے وہ ان کی یا اُن سے متعلق دوسروں کی تصانیف سے ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ امر اس حقیقت سے بھی واضح ہے کہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی برسوں صبح و شام مولانا کے ہم جلیس اور ان کے ہر شعبۂ حیات میں شریک رہے لیکن ان حواشی تک ان کی رسائی نہ ہو سکی اور اُن کو ان حواشی کی موجودگی تک کا علم نہیں ہوا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مولانا کے لیے یہ حواشی قطعی ذاتی اور نجی تھے وہ ان کو الم نشرح نہیں کرنا چاہتے تھے جو بات قطعی نجی اور ذاتی ہوتی ہے۔ اسی میں اُس شخص کی اصل اور سچی تصویر نظر آ سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر شخص کی پرادیٹ زندگی کی طرح اُس کے خیالات بھی پراویٹ ہوتے ہیں۔ وہ خود ہی سوچتا ہے۔ غور کرتا ہے اور بعد ازاں وہ خود ہی فنا ہو جاتے ہیں لیکن اگر اتفاق سے شعوری یا لاشعوری طور پر صفحۂ قرطاس پر آ جائیں تو وہ اس کے نفسیات کی سچی عکاسی میں ترجمان مطلق کا کام دے سکتے ہیں۔ ہر انسان اپنے اہل خانہ سے، دوستوں سے اور رازداروں سے بے تامل و بے تکلف گفتگو کرتا ہے اسی طرح وہ لکھتا بھی ہے۔ تاہم ان معاملات میں چونکہ تعلق اپنے علاوہ کسی دوسرے سے بھی ہوتا ہے اس لئے لاکھ بے ساختگی اور بے تکلفی سہی پھر بھی قدرتی طور پر حزم و احتیاط کا ایک پہلو برقرار رہتا ہے۔ اہل علم کا خیال ہے کہ خطوط ہر شخص کی بے تکلفی اور بے باکی کی مثالیں ہوتی ہیں۔ عام لوگوں کے لئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے حالانکہ ہر عام شخص بھی جب کسی دوسرے کو بے تکلف خط لکھتا ہے تو کم از کم اُس کے ذہن میں وہ دوسرا شخص تو ہوتا ہی ہے۔

اس لئے حفظ و احتیاط کا کچھ نہ کچھ عنصر اس کے شعور پر چھایا رہتا ہے۔ جہاں تک خواص کا تعلق ہے۔ جب سے علمی دنیا میں خطوط ادبیات کا ایک اہم جزو متصور ہونے لگے ہیں۔ تو ہر اہل علم کے ذہن میں یہ بات مضمر ہوتی ہے کہ شاید اُس کے خطوط پبلک کے سامنے آ جائیں اور جہاں ہلکا سا شائبہ اس تصور کا ہو تو لازمی طور پر احتیاط کا خیال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خطوط خیالات و جذبات کے روزنامچے اور اسرار حیات کے صحیفے ہوتے ہوئے بھی من و عن بلا لگاوٹ صداقت و خلوص کے آئینے نہیں ہو سکتے۔

مولانا آزاد نے لاتعداد بے تکلف خطوط دوستوں اور اہل علم حضرات کو لکھے خاص کر عبدالرزاق ملیح آبادی کو جو خطوط روزمرہ کے واقعات اور اخبار سے متعلق معاملات کے سلسلہ میں لکھے جن میں صبح و شام کے چند سطری کاغذ کے پرزے بھی شامل ہیں۔ بے حد بے تکلف اور ذاتی تھے ان میں یقیناً شان بے تکلفی اور شخصی تاثر نمایاں ہے اور بہت سے پہلو ایسے ہیں جن کا مظاہرہ ان کی دوسری سوچی سمجھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریروں سے نہیں ہوتا۔ البتہ غبارِ خاطر اور کاروانِ خیال کے متعلق یہ خیال صحیح نہیں کہ وہ بے تکلف اور بے ساختہ لکھے گئے تھے۔ یہ خطوط اس وقت لکھے گئے جب مولانا علم و ادب کی دنیا کے سرتاج سمجھے جاتے تھے۔ یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ مولانا کے ذہن میں یہ بات تھی کہ ان کا کسی کو علم نہ ہوگا۔ ان کو لکھتے وقت مولانا نے پوری احتیاط سے کام لیا بلکہ ان میں علمی نمائش اور دوسرے مباحث اپنی اعلیٰ تابناکیوں کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ رہی سہی کسر مولانا نے بعد میں پوری کر دی۔ اس بات کا ثبوت ڈاکٹر عابد رضا بیدار کے بیان سے ملتا ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ کچھ خطوط کاروانِ خیال اور غبارِ خاطر میں مشترک ہیں۔ وہ خطوط کاروانِ خیال میں پہلے چھپ گئے لیکن بعد میں جب غبارِ خاطر میں نمودار ہوئے تو مولانا نے حیرت انگیز طور پر ترمیم و اصلاح کر دی۔

اپنی مطبوعہ تحریروں کے لئے مولانا حفظ و احتیاط کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ عبدالرزاق ملیح آبادی لکھتے ہیں۔

مولانا کی ہر تحریر ایسی ہے کہ عش عش کرتے رہیے۔ اعلیٰ انشا، و ادب کا نمونہ جس کی تقلید ممکن نہیں۔ تحریر پڑھتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دنیا سے پرے بہت پرے سے کوئی غیبی آواز بول رہی ہے۔ مولانا کو لکھتے دیکھ کر مجھے عجب حظ ہوتا تھا۔ ہونٹوں پر ایک خفیف سا دلفریب تبسم کھیلتا ہوا اور انگلیوں میں قلم ناچتا ہوا کاغذ کے میدان پر بے روک و ٹوک دوڑا کرتا ـــــ لکھتے وقت چہرہ ہی نہیں پورا سراپا دیکھنے کے لائق ہوتا۔ حسن مجسم بن جاتے تھے۔ شاید اپنی تحریر سے خود بھی لطف اٹھاتے تھے لیکن لکھ چکتے تو اتنے چاؤ سے سنواری ہوئی تحریر پر بے رحمی سے لوٹ پڑتے، سطروں پر سطریں کٹی چلی جارہی ہیں۔ لفظوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ پھر نظر ثانی کی گئی تو پہلی نظر ثانی سے بھی طبیعت غیر مطمئن۔ اب پھر چھری چلنے لگی۔ اور قیمہ بنانے لگی۔ ان کے لکھے ہزاروں صفحے نقل کر چکا ہوں۔ مسودہ ایسا کٹا پٹا ہوتا کہ بارہا خود ان ہی سے رجوع کرنا پڑتا اور وہ بنانے لگتے "واہ مولوی صاحب آخر آپ اتنی عمر کرتے کیا رہے؟ صاف عبارت بھی پڑھی نہیں جاتی، مسودہ کسی نہ کسی طرح نقل ہو گیا۔ مگر دوسرے دن یہ نقل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی قیمہ بنی چلی آرہی ہے۔" "ذرا صاف کر دیجئے" بات یہ ہے کہ مولانا اپنی تحریر پر بڑی محنت کرتے تھے۔ ایک ایک لفظ چن چن کر تول تول کر بٹھاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریر ادبی اسقام و معائب سے پاک ہوتی ہے (ذکر آزاد۔ ص ۴۱۳/۴۱۲)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ مولانا اپنی ان نگارشات کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے جو منظر عام پر آنے والی تھیں۔ طرز نگارش کے ساتھ ساتھ خیالات و جذبات کا بھی ایک معیار تھا جو بادی النظر میں انھوں نے قائم کر رکھا تھا۔ لیکن ان حواشی میں ان دونوں امور کی یقیناً اتنی پرواہ نہیں کی ہوگی۔

لہذا اگر طرز تحریر کے لحاظ سے یہ حواشی بے تکان و بے تصنع ہیں تو اظہار خیال کے لحاظ سے بھی بے لاگ و بے نقاب اور ذہنی کیفیات و دلی تاثرات کے صحیح ترجمان۔ اگرچہ غور و خوض اور ترمیم و تنسیخ سے مبرا ہیں۔ مگر جذبات و احساسات کے مکمل آئینے ہیں۔ یہ مولانا کی شخصیت کے بالکل نجی پہلو کو اجاگر کرتے ہیں۔ اُس پہلو کو جہاں ان کی شخصیت کا پر تکلف اور تصنع سے لبریز ملمع اترا نظر آرہا ہے۔ یہاں ان کا ذہن ہر قسم کے رسمی آداب و تحفظات سے خالی ہے۔

یہ فرق اُن حقائق سے ظاہر ہوتا ہے جن کا اظہار مولانا نے اپنے ہم عصر علماء اور مفکرین کے متعلق ایک طرف اپنی مطبوعہ تحریروں اور دوسری طرف ان حواشی میں کیا ہے۔

علامہ شبلی اور سید سلیمان ندوی سے اپنے مراسلوں میں اور دیگر مطبوعہ تحریروں میں وہ سراپا نیاز مند اور عقیدت کیش نظر آتے ہیں۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

سید سلیمان ندوی کو ۹ جنوری ۱۹۱۴ء کے ایک خط میں لکھتے ہیں۔

"آپ نے پونا میں پروفیسری قبول کر لی۔ حالانکہ خدا نے آپ کو درس و تعلیم مدارس سے زیادہ عظیم الشان کاموں کے لئے بنایا ہے۔ خدا کے لیے میری سنیئے اور مجھے اپنا ایک مخلص بھائی تصور کیجئے۔ میں آپ کی عزت کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ آپ کی محبت اپنے دل میں رکھتا ہوں۔ میں خود غرض ہوں اور میری غرض میری خواہش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عنصر اصلی ہے۔ تاہم میری خود غرضی آپ کے لیے مضر نہیں بلکہ بہتر ہے۔ کیا حاصل اس سے کہ آپ نے چند طالب علموں کو فارسی و عربی سکھلا دی۔ آپ میں وہ قابلیت موجود ہے کہ آپ لاکھوں نفوس کو زندگی سکھلا سکتے ہیں۔"

۲۷ جنوری ۱۹۱۵ء کے ایک مراسلہ کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"بہرحال مجھے ہر حال میں اپنا رفیق و ہم عنان یقین کیجئے اور ہر دم خدمت گذاری کے لیے تیار۔"

۲۵ اگست ۱۹۱۵ء کے خط میں فرماتے ہیں۔

"یہ آپ نے کیونکر کہا کہ میں آپ کو بھول جاتا ہوں؟ غالباً تواتر و تسلسل مراسلات علائق قلبیہ کے لیے شرط نہیں ہے۔ آپ یقین کریں کہ موجودہ عہد کے جہل عام اور فساد محیط میں اتحاد مشرب و فکر کا رشتہ ایسا قوی ہے کہ ہم سے کوئی کسی کو بھولنا بھی چاہے تو نہیں بھول سکتا۔"

مولانا شبلی کے متعلق تو یہ مشہور ہے کہ جہاں کہیں بھی ان کا ذکر آیا اور جب بھی اُن کی یاد آئی تو زبان و قلم بے قابو ہو گئے اور دل بے چین ہو گیا۔

چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ہر وقت مولانا مرحوم سے یکجائی رہتی تھی۔ وہ بھی صبح سویرے سے اُٹھنے کے عادی تھے۔ اور میں بھی بچپن سے اس کا خوگر تھا۔ جاڑے کا موسم تھا۔ صبح چار بجے میں ان کے کمرے میں چلا جاتا۔ اسی وقت چائے کا دور چلتا طرح طرح کے علمی تذکرے رہتے۔ شام کو کبھی قیصر باغ یا اور کہیں دور کا چکر لگانے نکل جاتے اور یہ تمام وقت بھی علمی و ادبی تذکروں میں بسر ہوتا۔ حقیقتہً وہ ایسی صحبتیں تھیں جن کا لطف و کیفیت عمر بھر فراموش نہ ہوگی۔ مجھے ان صحبتوں سے بہت فائدہ ہوا۔ مولانا مرحوم کے انتقال سے جہاں کتنی ہی خوبیاں اور کمالات ان کے ساتھ دفن ہو گئے وہاں ایک سب سے بڑی چیز یہ پر لطف صحبت تھی جو اُن کے بعد ایک مرتبہ بھی مجھے کہیں کسی گوشے اور کسی حلقے میں میسر نہ آئی۔ اُن کا علمی ذوق جو وسیع اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہردادی میں تھا۔ ایک ساتھ ہی مدفون ہوچکا ہے۔" (آزاد کی کہانی: ص ۳۱۵)

ایسی ہی عقیدت کا اظہار مولانا نے کسی صاحب کو خط لکھتے ہوئے کیا ہے۔

"فی الحقیقت مولانا کی ذات نوع بنوع کمالات کے رنگا رنگ مظاہر کا ایک عجیب مجموعہ تھی اور جیسا کہ فارسی میں کہتے ہیں سرتاسر بے مغز و پوست تھی۔ بہ مشکل کوئی مہینہ ایسا گذرتا ہے کہ دو تین مرتبہ اُن کی یاد ناخن بدل نہ ہوتی ہو۔ وہ کیا گئے کہ علم و فن کی صحبتوں کا سرتاسر خاتمہ ہو گیا۔ ہر وادی میں وہ اپنے ذوق و فکر کی ایک خاص اور بلند جگہ رکھتے تھے۔ اور یہ کتنی بڑی خوبی تھی کہ باوجود ملایانہ طالبِ علم کے مُلّائیت کی پرچھائیں بھی ان پر نہ پڑتی تھی۔"

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

"مولانا کا لیکچر ایک آرٹیسٹ کی سحر بیانی کی جگہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی پروفیسر کا درس ہے کہ جو کسی علمی موضوع پر حلقۂ تلامذہ میں لیکچر دے رہا ہے۔ یہ قدرت صرف انہی کو حاصل ہے کہ جس موضوع پر چاہتے ہیں، ایک مرتب اور مدون تصنیف حاضرین کو سنا دیتے ہیں۔ ان کا لیکچر بہ لحاظ ترتیبِ خطابت اور حسنِ استدلال ایک مکمل رسالہ ہوتا ہے۔" (الندوہ، اپریل ۱۹۱۰ء۔ ص ۱۱)

ایک مثال براہ راست تخاطب کی بھی پیش کی جاتی ہے۔ ایک خط میں علامہ شبلی کو لکھتے ہیں۔

"نمائش الہ آباد کا ضعیف سا خیال ہے مگر مسلۂ قیام پیش نظر۔ الہ آباد میں میری کسی سے ایسی ملاقات نہیں کہ اپنا بوجھ ڈالوں مگر بہ سم طفیلی جب کہیں آپ ٹھہر جائیں گے تو آپ کے خدام و وابستگان بھی۔ لامحالہ میں بھی ایک چاکر گستاخ تھا کہ ٹھہر گیا۔"

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ تحریرات بھی کم و بیش اُسی زمانہ کی ہیں جس زمانہ میں مولانا بے شمار کتابیں مطالعہ فرما کر ان پر حاشیے لکھ رہے تھے۔ شبلی کی کتابیں اُن سے مبرا نہیں ہو سکتیں۔

علامہ شبلی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے باہمی روابط اور رسم و راہ پر دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم عصروں نے بھی اظہار خیال کیا ہے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں۔

"غالباً ۱۹۱۰ء کا زمانہ تھا۔ اُس وقت مولانا آزاد مولانا شبلی کے ہاں مہمان تھے۔ مولانا اس وقت احاطہ فقیر محمد خاں کی ایک گلی کے اندر مکان میں رہتے تھے اور ان کا نام ان کی زبان پر صرف "آزاد" تھا۔ نہ مولوی نہ مولانا محی الدین نہ ابوالکلام بلکہ صرف آزاد۔ زبان پر بھی یہی اور خطوط میں قلم پر بھی یہی۔ غیر معمولی ذہانت، فطانت طرازی اور لطافت لسانی کے قصے اسی زمانہ سے سننے میں آنے لگے تھے لیکن مولانا شبلی کے ساتھ میں نے انھیں ہمیشہ باادب ہی پایا تنہائی کی صحبتوں میں ممکن ہے کہ بے تکلفی زیادہ برتتے ہوں لیکن اپنی شہادت تو اپنی آنکھوں دیکھی ہوئی چیزوں تک محدود رہے گی۔" (مولانا آزاد۔ چند یادیں۔ آئینۂ ابوالکلام مرتبہ عتیق صدیقی محمد اکرام کی روایت ہے۔"

"۱۹۰۵ء میں شبلی کی آزاد سے بمبئی میں ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات نے ابوالکلام کو مولانا ابوالکلام بنا دیا۔" (موج کوثر۔ ص ۲۸۱)

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔

"۱۹۰۵ء میں وہ (ابوالکلام) مولانا شبلی سے بمبئی میں ملے اور یہ ملاقات ایسی تاریخی ثابت ہوئی جس نے ابوالکلام کو مولانا ابوالکلام آزاد بنا دیا۔"

(حیات شبلی۔ ص ۴۲۴)

مولانا آزاد علامہ شبلی سے کتنے قریب تھے۔ اس کا ثبوت اس انکشاف سے بھی ملتا ہے شبلی کی زندگی پر کوئی افتخار عالم صاحب کام کرنا چاہتے تھے۔ اُن سے اجازت کے طلبگار ہوئے۔ علامہ نے مولانا آزاد کو لکھا۔

"اجازت اور حالات مانگتے ہیں۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ ظاہری حالات تو ہر جگہ سے مل جائیں گے لیکن عالم اسرار تو خدا کے سوا ایک اور بھی ہے۔ وہاں سے منگوائیے بھی بتا نہ دوں گے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عقیدت۔ یہ خلوص۔ یہ قربت مولانا شبلی اور مولانا آزاد کے درمیان تھی اور اسی کی بنیاد پر اہل قلم مفکرین اور ناقدین نے ان دونوں عظیم ہستیوں کے باہمی شخصی اور علمی روابط کا جائزہ لیا ہے۔ بلاشبہ یہ تصویر کا بڑا دلکش اور حسین رخ ہے مگر اس سے مولانا آزاد کی تصویر کے اُس دوسرے رُخ کا اندازہ نہیں ہوگا۔ جو ان حاشیوں کی تحریروں سے ابھرتا ہے۔

علمی مباحث میں مخالفت یا تردید کوئی عیب نہیں ہے لیکن طریق اختلاف اور طرز تخاطب جو مولانا آزاد نے ان حاشیوں میں روا رکھا ہے وہ بظاہر پبلک کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے ہرگز اختیار نہ کرتے۔ ایسی چند مثالیں "انانیت" اور طنز و مزاح کے مباحث میں پیش کی جا چکی ہے۔ یہاں مزید تفصیل و توضیح کی ضرورت نہیں۔ یہ فرق علامہ شبلی ہی کے معاملہ میں نہیں بلکہ دوسرے مقتدر مصنفین کے معاملہ میں بھی مبینہ طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے۔

ان حاشیوں میں مولانا آزاد نے بالکل نجی طور پر اپنے ذاتی افکار و خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ایسے خیالات و احساسات جو اُن کے دل کی عمیق گہرائیوں سے نکلے ہوئے سچے اور بے لاگ نقوش ہیں۔ یہی وہ بے لاگ اور سچے نقوش ہوتے ہیں جو کسی شخصیت کے نفسیاتی مطالعہ کے لیے بیش قیمت سرمایہ کام دے سکتے ہیں۔ لیکن ان کا حصول عام طور پر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ تاہم مولانا آزاد کی انوکھی شخصیت کے ساتھ یہ خصوصیت بھی شامل کی جا سکتی ہے کہ انھوں نے اس نعمت سے بھی اہل علم کو محروم نہ رکھا۔ جہاں انھوں نے سب راہوں میں نئے اور نرالے کارناموں کا مظاہرہ کیا وہاں ان حواشی کی دریافت نے بھی ان کے ایک نئے کارنامہ کی نشان دہی کر دی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۸)

خاتمہ

مولانا آزاد کی شخصیت اور ان کے کارناموں کے مطالعہ کے لیے مطبوعہ مواد کافی مقدار میں موجود ہے۔ خود ان کے علمی کارنامے بھی اہل نظر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ صاحبانِ علم و فکر ان سب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ میری یہ کوشش کوئی بڑا تحقیقی یا علمی کارنامہ نہیں تاہم یہ حواشی مولانا کے ایک نادر اور عظیم کارنامے کی حیثیت ضرور رکھتے ہیں۔ البتہ اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ شاید ہی ابنائے روزگار میں سے کسی عظیم شخصیت نے اس انداز سے دوسرے مصنف کی کتابوں پر حاشیے لکھے ہوں اور کسی دوسرے شخص نے اہل علم کے سامنے ان کو پیش کیا ہو۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ کام اپنی قسم کی ایک جدید نوعیت کا ضرور ہے۔ اگر ہے تو خراج تحسین مولانا آزاد کا حصہ ہے۔ میری حیثیت تو ایک معمولی مرتب کی ہے جس نے ان حواشی کو بہ لحاظ سیاق و سباق یکجا کر کے صاحبانِ علم و فضل کے سامنے پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔ ممکن ہے ان حواشی کی روشنی میں مولانا آزاد پر تحقیق و تنقید کی کسی نئی راہ کا سراغ نظر آئے اور ان کی فکر و نظر کے وہ گوشے نمایاں ہوں جن پر سے پردہ اٹھانا ان کی دوسری مطبوعہ تحریرات سے ممکن نہ تھا۔ اس کے علاوہ اس حقیقت سے انکار مشکل ہے کہ ان حواشی کی اشاعت سے مولانا آزاد کی نگارشات کا ایک نیا خزانہ علم و ادب کے شیدائیوں کے سامنے آجائے گا۔

مولانا آزاد کی نگارشات کا پایہ اپنی جگہ نہایت ارفع ہے لیکن میری یہ کوشش بہ حیثیت ایک مرتب نقائص و عیوب سے پاک نہیں ہوسکتی۔ کسی کامل اور گہری نگاہ رکھنے والے ادیب، محقق یا ناقد نے اس کتاب کے مسودہ کو بالاستیعاب تو کجا سرسری طور پر بھی نہیں پڑھا تاکہ نقائص کی کچھ نشان دہی ہوجاتی۔ لہٰذا گوناگوں اسقام کا قطعی امکان ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے ایسے گوشے ہیں جن کو میں نے اپنی بے بضاعتی اور کم فرصتی کی وجہ سے عمداً نظر انداز کر دیا ہے۔ مثلاً مصنفین اور مولانا آزاد کی تحریروں میں کچھ اصطلاحیں، حوالے اور اشارات ایسے ہیں جن کی بذریعہ تعلیقات وضاحت کرنی چاہیئے تھی۔ مگر اس کے لئے دوسری بے شمار حوالہ جاتی اور تاریخی کتابوں کو چھاننا پڑتا جو میرے لیئے ممکن نہ تھا۔ جیسا اور جس قدر کام میں کر سکا ہوں اس کی تکمیل میں بھی کئی سال لگ گئے تاہم مجھ کو اہل علم کے مشوروں کی ضرورت ہے۔ عین ممکن ہے کہ حواشی کی ترتیب، ان کے پیش کرنے کے انداز، ضروری تصریحات اور خصوصاً مقدمہ میں اپنے اظہار خیال میں نادانستہ یا کج فہمی کی وجہ سے کوئی فروگذاشت یا لغزش سرزد ہو گئی ہو۔ میں کوتاہیوں کا معترف ہوں۔ لیکن اس تمنا میں حق بجانب کہ میرے اسقام و نقائص کی نشان دہی ضرور فرمائی جائے تاکہ وہ پہلو سامنے آسکیں جن کو نگہ نکتہ شناس ہی پرکھ سکتی ہے۔

یہ اندیشہ ضرور ہے کہ میں نے مقدمہ میں مصنفین اور مولانا آزاد کے خیالات کا تجزیہ کرنے اور ان کو پیش کرنے میں کوتاہی کی ہو۔ اس لیئے معذرت خواہ ہوں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ مولانا آزاد کے پرستاروں کو ناراض کرنے یا خدانخواستہ مولانا کی روح کو صدمہ پہنچانے کی نازیبا جرأت ہرگز نہیں کی۔

(۹)

آخر میں اُن ارباب علم و فضل بزرگوں، دوستوں اور محسنوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جنھوں نے کسی نے کسی طریقے سے ان حواشی کی تدوین میں میری اعانت فرمائی۔

سب سے پہلے میں انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز آزاد بھون، نئی دہلی کے کتب خانہ کے ارباب حل وعقد کا احسان مند ہوں۔ جیسا کہ میں نے ابتدائی سطور میں اشارہ کیا ہے کہ یہ مواد کونسل کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اصحاب کتب خانہ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مجھ کو یہ مواد استعمال کرنے کی اجازت دی۔ جناب گلزار احمد نقوی، لائبریرین اور جناب خواجہ منیر احمد جونیر لائبریرین کی کرم فرمائیوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے۔ ہر دو صاحبان نے متعلقہ مواد کو بروقت فراہم کرنے اور اس کی ضروری ترتیب و تنظیم میں مجھ سے بھرپور تعاون کیا اور بہ وقت ضرورت مفید مشوروں سے بھی میری مدد کی۔

میں ڈاکٹر عابد حسین مرحوم کا صمیم قلب سے سپاس گذار ہوں کہ مرحوم نے اپنے رسالہ "اسلام اور عصر جدید" میں اردو کی چند کتابوں سے متعلق حواشی چار قسطوں میں شائع فرما کر علمی دنیا کو ان کی قدر و قیمت سے روشناس کرایا۔ ڈاکٹر صاحب کے انتقال کے بعد یہ رسالہ "ڈاکٹر ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں مدغم ہو گیا۔ جناب پروفیسر ضیاء الرحمٰن فاروقی اس ادارہ کے ڈائرکٹر ہیں۔ میں جناب کا از حد مشکور ہوں کہ آپ نے مزید ایک قسط رسالۂ مذکور میں شائع کرنے کی عنایت فرمائی۔ فاروقی صاحب نے حواشی کی تیاری میں بھی مفید مشوروں سے نوازا۔

میں اپنے عم محترم جناب کوثر چاندپوری کا ممنون احسان ہوں جنھوں نے میرا مقدمہ بالاستیعاب مطالعہ فرما کر کارآمد اصلاح و ترمیم سے فیضیاب کیا۔

ڈاکٹر عابد رضا بیدار کا اس حد تک شکریہ ادا کرنا لازمی ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب کی تصنیف کے دوران جو وہ مولانا آزاد پر لکھ رہے تھے اور آزاد بھون کی لائبریری سے استفادہ کر رہے تھے۔ میری خصوصی توجہ ان حواشی کی طرف مبذول کرائی۔ عتیق صدیقی صاحب مرحوم و مغفور ایک ہمہ جہت شخصیت اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ میرے اس کام کے دوران وہ جب بھی ملتے تو از حد شفیقانہ انداز میں مجھ کو بُرا بھلا کہتے اور جلد از جلد کام کو تکمیل تک پہنچانے کی تاکید کرتے۔ کاش وہ اس وقت زندہ ہوتے تو وہ بیحد خوش ہوتے۔ میں مرحوم کا مرہون منّت ہوں۔ خدا ان کو اپنے جوار رحمت میں داخل کرے۔

میں جناب شہاب الدین انصاری، لائبریرین ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری جامعہ ملیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ کا از حد مشکور ہوں۔ موصوف نے ان حواشی کی ترتیب و تنظیم میں نہایت موزوں اور کار آمد مشورے دیے۔ ان کا یہ بھی احسان ہے کہ انھوں نے ہی اردو اکیڈمی دہلی تک اس کتاب کے مسودہ کی رسائی کی راہ نکالی۔ جناب شکیل حسن نقوی کی عملی جدوجہد بھی اس سلسلہ میں لائق شکریہ ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ذاکر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ کا بھی شکر گذار ہوں انھوں نے بھی بڑے مفید مشوروں سے نوازا اور حواشی کا موجودہ انداز ترتیب ان ہی کی رائے سے اختیار کیا گیا۔

سب سے اہم اور ضروری اردو اکیڈمی دہلی کا ذکر ہے۔ اکیڈمی کے اراکین خصوصاً جناب شریف الحسن نقوی، سکریٹری اکیڈمی کا ممنون احسان ہوں، کہ انھوں نے مولانا ابوالکلام آزاد کے علمی مقام کے پیش نظر اور خاکسار کی ہمت افزائی کی بنا پر اس کتاب کی اشاعت کا اکیڈمی کی جانب سے اہتمام کیا اور اس کو شائع کرنے کی مکمل ذمہ داری قبول کی۔ کفران نعمت ہوگا اگر میں ڈاکٹر خلیق انجم کا شکریہ ادا نہ کروں۔ موصوف اکیڈمی کے اشاعتی معاملات کے صدر ہیں۔ انھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی خاص دلچسپی کی نوازشات فرمائیں۔ ڈاکٹر انتظار میرزا کی کوششوں کا بھی ممنون احسان ہوں۔

یہ بات مولانا کے علم و فضل کے شائقین کے لیے بڑی مسرت کی ہے کہ مولانا کی صد سالہ تقریبات کے مبارک موقع پر یہ کتاب معرض ظہور میں آرہی ہے۔

مسیح الحسن

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۸۸ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ و مذہب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلسفہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

891.9139
SHE
شبلی نعمانی
مقالات شبلی: فلسفیانہ۔ ج ۷۔ اعظم گڈھ، مطبع معارف، ۱۹۳۸
صفحات ۱۰۷
L2155

صفحہ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۲۲	مولانا شبلی کا ایک مضمون "فلسفۂ یونان اور اسلام" پر ہے۔ اس میں انھوں نے یونانی منطق کی غلطیاں نکالی ہیں۔ دوران بحث استقراء پر روشنی ڈالی ہے۔ شبلی کہتے ہیں کہ استقراء کے ذریعہ سے جو کلیہ قائم ہوگا اس کا کبریٰ بنانا بالکل بیکار ہوگا۔ کیونکہ استقراء کے ذریعہ سے حداوسط کے تمام افراد کا پہلے احاطہ ہوچکا ہے۔ اور اُن ہی افراد میں اصغر بھی ہے۔ مثلاً اگر ہم سرکہ کے بارد ہونے پر اس طرح استدلال کریں کہ سرکہ کھٹا ہے اور ہر کھٹی چیز بارد ہے اس لیے سرکہ بارد ہے تو یہ استدلال محض لغو ہوگا۔ کیونکہ استقراء کے ذریعہ سے سرکہ کا بارد ہونا ہم کو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے۔ اس لئے کہ استقراء کے یہی معنی ہیں کہ تمام کھٹی چیزوں کا حال معلوم کیا جائے۔ جن میں سرکہ بھی داخل ہے۔ اگر استقراء کے وقت سرکہ دریافت کرنا رہ گیا تو استقراء صحیح نہیں ہوا۔ شبلی نے کشش اتصال اکشش کیہادی کی وضاحت کی ہے	"(۱) مقصود تحصیل علم نہیں ہے۔ اثبات ہے اس لیے کبریٰ ضروری ہوا۔ (۲) استقراء میں بے شمار کھٹی جزئیات کا علم حاصل ہوا تھا مگر ایک جزئی یعنی سرکہ رہ گیا تھا۔ الخ دراصل استقراء کے لیے استقراء تام ہونا ہر حال میں ضروری نہیں ہے"
۳۷	"ثابت بن قرہ اکشش اختراع"	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن
160
NAD

نذیر احمد خاں، محمد
مبادی الحکمۃ ۔ دہلی، مطبع افتخار، ۱۸۹۱
صفحات ۱۳۲

L940

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۹	مصنف نے اجتماع نقیضین اور ارتفاع نقیضین کا ذکر کیا ہے۔	"غالباً پہلے تباین جزئی ہے اور پھر کلی"
۳۰	اصل کلیوں کی نسبت تباین کلی میں تناقض اور مغایرۃ دو نسبتیں داخل ہیں۔ اور ان کے نقیضوں کی نسبت تباین جزئی میں بھی تناقض اور عموم وخصوص من وجہ داخل ہیں۔	"مثلاً شجر ولاحجر"
۳۱	وہ تباین کلی جو مغایرۃ کے پیرایے میں ہوتا ہے۔ اس کی مثال ہے درخت اور پتھر۔	"اور جو تباین بمع نقیض ہوتا ہے اس کی مثال ہے وجود و عدم"۔
۳۳	مساوی درجے کے عموم وخصوص پر بحث ہے	"یعنی غیر لایعقل عین خاص یعنی حیوان"
۳۴	مصنف نے اصل کلی اور نقیض کی تشریح مثال کے ذریعہ اس طرح کی ہے۔	05824
	اصل کلی ا	اصلی کلی
	حیوان لایعقل	حیوان" و در ہر دو نسبۃ عموم وخصوص لایعقل
	نقیض	"عام" من وجہ غیر مساوی" "خاص"
	لاحیوان غیر لایعقل یعنی عاقل	نقیض
	نوٹ: مولانا نے واو بین کے ذریعہ اضافے فرمائے ہیں دیکھو حاشیہ۔	لاحیوان "نقیض عام نقض خاص غیر لایعقل یعنی عین خاص ہوگی" یعنی عاقل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
160
DAM

عبدالحیٔ، محمد

شرح تہذیب المنطق والکلام. مطبع علوی، ۱۸۷۳

صفحات ۱۰۰

L ۴۶۳۷

صفحہ و باب	متن/سیاق و سباق	حاشیہ/آزاد
۵/۴۰۲	-	-
۸/۷۱۶	-	-
۱۲/۹	-	-
۱۵/۳	-	-
۱۹/۱۸	-	-
۲۳/۲۰	-	-
۳۴/۳۱	-	-
۳۸/۳۲	-	
۴۳/۴۰	-	-
۵۱/۵۰	-	-
۵۴/۵۳	-	-
۱۰۰	-	-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.4
S-H-1

قطب الدین شیرازی، محمد بن مسعود

شرح حکمة الاشراق

حاجی سید ابراہیم تاجر طباطبائی، ۱۸۹۴ء

صفحات ۵۲۵

۷۳۴۶۶

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
سرورق		"بحث متابع و استشهاد از لوذاسف ذئن قبیله من المشرقین الخ ۴۷۹ نور "اسفهبد" ای اسپهبد بدکار مصطلحات اوستا می باشد" مصنف جاماسپ را که از متاخرین حکماء ایران بود از تلامذه زردشت می پندارد۔ الخ من کنت فی دهلی وکان ذیلک یوم الخامس "من دسمبر سنہ ۱۹۱۱ع وانا الفقیر مکنی بابی الکلام
۲۷۸	"وصوا لشاهق الا لهی ماهذا مختصره ای حکی عن نفسه ماهذا المذکور مختصره الی قوله حجت الفکره عنی ذلک النور واصل هذا الحکایة وان نقل فی بعض الکتب عن ارسطو لکن الاشبه ان یکون عن افلاطن"	"بما نقل عنه الفارابی فی الجمع الرائین والصحیح انه قول بعض الاشرافین من الحکماء الاسکندریه المتاخره
۲	—	—

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

109
SCH

SCHWEGLER (Albert).
Handbook of the history of philosophy. Tr. by James Hutchison Sterling. Edinburgh, Olivers Boyd 1871.

۳۴۷۹
x 1111, 486/L

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱	مصنف فلسفہ اور دیگر تجرباتی سائنسوں کے فرق پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "The various empirical sciences take their matter directly from experience; they find it ready to hand; and as they find it, they accept it. Phllosophy, on the contrary, accepts not what is given in experience as it is given, but follows it up into its ultimate grounds, regarding each particular fact only in relation to a final principal, and as a determinante link in the system of knowledge."	"سائنس کے پیش نظر وہی چیزیں ہیں جو فلسفے کے پیش نظر ہیں۔ موضوع ایک حد تک دونوں کا ایک ہے فرق طرز بحث میں ہے۔ ایک ظاہری تجربہ پر بس کرتا ہے۔ دوسرا تمام تجارب کے باہمی تعلقات و روابط کو دریافت کرکے وحدت کا رنگ قائم کرنا چاہتا ہے۔
۲	فلسفہ کی مزید وضاحت کی ہے۔ "In the sea of empirical particulars, in the confused infinitude of the contingent, it establishes	"ایک قانون رابطۂ کلی قائم کرنا چاہتا ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	the universal, the necessary, the all-pervading law." In short, philosophy considers the entire empirical finite in the form of an intelligently articulated system."	
۲	مصنف کے خیال میں فلسفہ اور سائنس آپس میں مربوط ہیں۔	
	"From this it follows that philosophy (as the thought totality of the empirical finite) stands to the empirical sciences in relations of reciprocity, alternately conditioning, and conditioned by them. It is as idle, therefore, to expect at any time the completion of philosophy, as the completion of empirical sciences."	"بنابریں فلسفہ اور سائنس ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کئے جا سکتے اور مؤخرالذکر کے بغیر اول الذکر کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ دونوں ترقی کرتے جائیں گے تکمیل کو نہ پہنچیں گے۔"
۲	تاریخ فلسفہ کے مختلف مدارج کے باہمی ربط و ضبط پر بحث ہے	
	"As man's historical life in general, even considered from the point of view of a calculation of probabilities, is made coherent by an idea of intellectual progress, and exhibits, if with interruptions, still a sufficiently continuous series of successive stages;	"جیسے ایک انسان کی زندگی باوجود مختلف مدارج طے کرنے کے اپنے اندر ایک دوسرے سے غیر مرئی رابطہ رکھتی ہے ایسے ہی فلسفہ کے مختلف مدارج ایک دوسرے سے اتحادی تعلق رکھتے ہیں فرق اتنا ہے کہ ایک انسانی اول الذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحۂ کتاب
طبعی طور پر سامنے آتی ہے بعد میں اُس حیثیت سے بھی کہ ہمیں اُس کے طبعی ہونے کا شعور بھی ہے۔"	so the various historical systems (each being but the philosophical expression of the entire life of its time), constitute together but a single organic movement, a rational, inwardly-articulated whole, a series of evolution, founded in the tendency of mind to raise its natural more and more into conscious being, into knowledge, and to recognise the entire spiritual and natural universe more and more as its life and outward exlstence, as its actuality and reality, as the mirror of itself."	
	ہیگل پہلا شخص تھا جس نے تاریخ فلسفہ کو ایک مسلسل عمل قرار دیا ہے۔	۲
"یہ اولیات ہیگل میں سے ہے" "بظاہر متباین المفاہیم اصول اس طرح باہم متعلق ہیں جیسے فاطمیوں ایک دوسرے سے"	"Hegel was the first to enunciate these views, and to regard the history of philosophy in the unity of a single process; but the fundamental idea, though true in principal, has been perhaps overstrained by him, and in a manner that threatens to destroy, as well the freedom of the human will, as the notion	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	of contingency, or of a certain existent unreason. Hegel holds the succession of the systems in history to be the same as that of the categories in logic."	
۴	ارتقاء فلسفہ کے ضمن میں لکھا ہے۔	
	"The system of philosophy proceeds synthetically; its history-the history of thought-analytically. With greater justice we may maintain the exact contrary of the Hegelian thesis, and assert that what is first in itself is precisely last for us."	"The author's own theory"
۴	مختلف فلاسفروں کے خاص خاص نقطہائے نگاہ پیش کئے ہیں۔	"Illustrations"
۵	سقراط سے پہلے کے فلسفیانہ رجحانات پر بحث ہے۔	
	"The general tendency of Pre-Socratic philosophy is this, to find a principle of the explanation of nature."	"The search for a principle underlying the Nature taken to be what is manifest."
۷	قبل از سقراط کے تین فلسفیانہ رجحانات پر روشنی ڈالی ہے۔	"۳ گروہ کی غلطی یہ تھی کہ وجود کی بحث کو دنیائے وجود سے اتنا علیحدہ کیا کہ موخرالذکر کے قائل ہی نہ رہے حالانکہ اس تمام بحث کا منشا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		یہ تھا کہ تشخصات اعیانی کا سبب اور اصل ڈھونڈیں نہ کہ اُن کا انکار"
۱۲	فیثاغورین اصول فلسفہ پر بحث ہے۔	
	"The fundamental thought of the Pythagoreans was that of proportion and harmony: this idea is to them, as well the principle of practical life, as the supreme love of the universe."	"But the question arises whether the matter precedes Harmony or Vice Versa?"
۱۳	فیثاغورین فلسفے کی بحث جاری ہے۔	
	"The accounts of ancients are not agreed as to whether number was considered by the Pythogareans an actually material or a merely ideal principle, that is, a primitive form, according to which all had been ordered and disposed."	"اصولِ معنوی"
۱۶	(زینوفینز) Xenophanes کے فلسفیانہ نقطۂ نظر کے متعلق مصنف لکھتا ہے۔	
	"He called God one. The Eleatic 'One and All' had still with him a theological, or a religious character."	"مذہبی پہلو رکھتا ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۷	پارمینائڈیز (Parmenides) جس نے اپنے فلسفیانہ خیالات ایک نظم کے ذریعہ ظاہر کیے تھے۔ وجودِ عالم پر اپنا نظریہ پیش کرتا ہے۔	"پارمینائڈیز کی تعریف موجود کے مطابق تمام وہ چیزیں جو محسوسات کے درجے رکھتی ہیں۔ فی الحقیقت ان کا شمار معدوم چیزوں میں ہے۔"
	"Though firmly convinced that, in truth and reason, only the one is, Parmenides is unable to escape the recognition of a phenomenal and mutable complex."	
۱۷	عبارت میں ان دو ترکیبوں کا استعمال ہوا ہے۔	
	"doctrine of being" "doctrine of seeming"	"وجود" "نمود"
۱۸	انگریزی کی یہ ترکیب استعمال کی گئی ہے۔	
	"demonstration of the contradiction	"دلیلِ خلف"
۱۹	کتاب میں ایک جملہ اس طرح ہے۔	
	"Zeno is named by Aristotle the originator of dialectic"."	"استدلال در مخاطبات"
۱۹	Heraclitus (ہراکلٹس) کے فلسفہ کی تشریح کی گئی ہے۔	
	"Pure being and phenomenal being, the one and the many, fall, in the Eleatic principle, apart from each other: the attempted monism results in all-concealed dualism."	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	مولانا آزاد نے 'monism' اور 'results' کے درمیان ایک جملہ کا اضافہ کیا ہے۔	"of Parmenides&Zeno"
۲۰	(ہراکلٹس) Heraclitus کی تصنیف کا نام مصنف نے یہ لکھا ہے۔ "on nature"	"کتاب الفطرۃ"
۲۰	اسی فلسفی کی بحث جاری ہے۔	"موج کی تشبیہ"
	"Into the same river, a saying of his ran, 'we go down, and we do not go down. Far, into the same river no man can enter twice; ever it disperses itself and collects itself again, or rather, at once it flows-in and flows-out." Nothing, he said, remains the same, all comes and goes, resolves itself and passes into other forms; out of all comes all, from life death, from the dead, life; there is every where and eternally only this one process of the alternation of birth and decay."	
۲۱	یہ ترکیب کتاب میں ہے "The constant force" (امپاڈاکلس) Empedocles کی فلسفیانہ تصریحات مصنف نے ان الفاظ میں پیش کی ہیں۔	"دائمی طاقت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"His philosophical system may be briefly characterized as an attempt at a combination between Eleatic being and Heraclitic becoming"	"گذشتہ دو گروہوں میں تطبیق کی صورت نے ایک تیسری جماعت پیدا کی۔"
۲۴	کتاب میں یہ دو ترکیبیں استعمال کی گئی ہیں۔	
	"Repulsive tendency"	"تدافع"
	"Attractive one"	"تمایل"
۲۴	تین مشہور فلسفیوں کے نظریات بیان کیے گئے ہیں۔	"پارمنائڈ قائل محبت" "ہرکلٹس قائل جنگ" "امپاڈاکلس قائل محبت و جنگ ہر دو"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.12
U
AZ8

آزاد، ابوالکلام محی الدین

ترجمان القرآن۔ جلد اول

دہلی، دفتر ترجمان قرآن، ۱۹۳۱ (۱۳۵۰ھ)

صفحات ۷۶، ۴۵۵

۸۸۵۴۴

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
صفحہ سادہ	مولانا نے یہ عبارت سرورق سے پہلے منسلکہ سادہ کاغذ پر لکھی ہے۔ سیاق و سباق کا کچھ علم نہ ہو سکا ۲ یہ لفظ نمایاں طور پر "روم" نظر آرہا ہے ممکن ہے "روز" ہو۔ ۳ یہ گنتی کا "4" دکھلائی دے رہا ہے اس سے کیا مقصد ہے میں نہ سمجھ سکا۔	۱ استدلال از انفس و آفاق مثلاً در روم ۲ اولم گفت اولم تفکروا فی انفسھم بعد گفت اولم یسیروا فی الارض" (۳/۴)
۲۷	دینداری اور خدا پرستی کے سلسلہ میں قرآن کے استدلال کی وضاحت کرتے ہوئے مولانا نے لکھا ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے دینداری اور خدا پرستی کے جس قدر تصورات موجود تھے وہ نہ صرف عقل کی آمیزش سے خالی تھے بلکہ اُن کی تمام تر بنیاد غیر عقلی عقائد پر رکھی گئی تھی لیکن قرآن کریم نے خدا پرستی کے لئے عقلی تصور پیش کیا۔	"این جا باید در باب تعقل و جذبات و اینکہ ابتداءً انسان از جذبات دانتہا بر تعقل الخ"
۲۸	قرآن کا اسلوب بیان انسان کے لئے نظری مقدمات اور ذہنی مسلمات کی شکلیں ترتیب نہیں دیتا۔ اس کا تمام تر خطاب انسان کے	"انی اللہ شک فاطر السموات والا (ابراہیم ۲ رکوع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	فطری وجدان ذوق سے ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے خدا پرستی کا جذبہ انسانی فطرت کا خمیر ہے اگر انسان اس سے انکار کرے تو دلیلوں سے اس کے نہاخانۂ دل پہ دستک دی جائے تاکہ اس کا فطری وجدان بیدار ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن خود انسان کی فطرت ہی سے انسان پر حجت لاتا ہے۔	
۳۹	الرحمٰن الرحیم کی بحث میں "رحمت اور" محبت کی مماثلت بیان کرتے ہوئے "رحمت" کی تفصیل سے وضاحت کی ہے۔ اور اس کی افضلیت پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔	"رحمت گفت محبت نہ گفت"
۴۲	کائنات ہستی اور اس کی تمام اشیا افادہ و فیضان کے لئے وجود میں آئی ہیں	"ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر۔ الخ"
۴۲	قرآن پاک میں زور دیا گیا ہے کہ جلدی نہ کرو انتظار کرو عنقریب حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا۔ قضاء بالحق کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا کہ ہر باطل عمل فوراً نابود ہو جائے اور عمل حق فوراً فتحمند ہو جائے۔ رحمت کا تقضا یہ ہے کہ مادیات میں "تدریج و امہال" کے ساتھ ساتھ معنویات میں تدریج و امہال کا قانون کام کرے۔ وہ کہتا ہے جس طرح	"مثلاً فطرت کا یہ قانون ہے کہ اگر پانی آگ پر گرم کیا جائے تو وہ گرم ہو کر کھولنے لگتا ہے لیکن پانی کے بتدریج گرم ہونے اور بالآخر کھولنے کے لئے حرارت کی ایک خاص مقدار ضروری ہے۔ اور اس کے ظہور کے لئے ناگزیر ہے کہ ایک مقررہ وقت تک انتظار کیا جائے ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم پانی آگ پر رکھو اور فوراً کھولنے لگے۔ وہ یقیناً کھولے گا، اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آثار
	مادیات میں ہر حالت بہ تدریج نشو و نما پاتی ہے اور ہر نتیجہ کے ظہور کے لئے ایک خاص مقدار ایک خاص مدت اور ایک خاص وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اعمال کے نتائج کے لئے بھی مقدار و اوقات کے احکام مقرر ہیں اور ضروری ہے کہ ہر نتیجہ ایک خاص مدت کے بعد اور ایک خاص مقدار کی نشو و نما کے بعد ظہور میں آئے۔	حرارت کی وجہ ہی سے پکھرلے گا گذا
۷۴	حق و باطل کے نتائج و عواقب میں مہلت بخشی کی بحث جاری ہے۔ مولانا نے مباحث کی تشریح میں کلام پاک کی آیات پیش کی ہیں اور ان کی وضاحت کی ہے	" یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون (۳۲ : ۵) "تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ" "حساب کی ہوئی"
۷۵	کلام پاک کی آیت اس طرح ہے: "وما نؤخرہ الا لاجل معدود ۃ" ترجمہ یہ ہے۔ اور (یاد رکھو) اگر ہم اس معاملہ میں تاخیر کرتے ہیں تو صرف اس لئے کہ اُسے گنی ہوئی مدت کے لئے تاخیر میں ڈال دیں"	
۷۷	زندگی سے استفادہ کرنے کی مہلت پر قرآن کے ارشادات کی تصریح کی ہے۔	" شرح این حقیقت کہ ظہور عذاب در دنیا موقوف براصرار و استمرار ام علی الفاذا ست"
۱۰۵	انسان کے تصورات کی طرح صفات الٰہی کا	"بحث حقیقت تصور صفات و حقیقت تشبیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	تصور بھی اس کی ذہنی و معنوی ترقی کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا رہا۔ انبیاء کرام نے ہمیشہ خدا پرستی کی تعلیم ویسی ہی شکل و اسلوب میں دی جیسی شکل و اسلوب کے فہم و عمل کی استعداد مخاطبین میں پیدا ہو گئی تھی۔	وتنزیہ الخ»
۱۱۴	تشبیہ، تنزیہہ اور تعطیل کی وضاحت کی ہے نیز ان کے باہمی فرق پر روشنی ڈالی ہے۔	«تشبیہ کے بغیر چارہ نہیں دیکھنا صرف یہ ہے کہ کس حد تک ہو؟ الخ»
۱۱۵	قرآن میں مذکور خدا کی صفات پر مفصل بحث ہے اسلامی فرقوں جہمیہ، اور باطنیہ کا ذکر کیا ہے جو صفات کی نفی کرتے تھے تنزیہہ اور تعطیل کا فرق بیان کیا ہے رحمت و جمال کے تصور پر تبصرہ کیا ہے۔ نیز سزا و جزا قہر و غضب اور عدالت کی تصریحات پیش کی ہیں۔	«مقام بے حد نازک ہے تشبیہ میں غلو منجر بہ تجسم اور تنزیہہ میں غلو منجر بہ تعطیل الخ» «وہ سمجھتے تھے (جہمیہ و باطنیہ) کہ تنزیہہ میں جو غلو کیا جا رہا ہے اس سے تصور الٰہی کا ایک فلسفہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن عقیدہ نہیں پیدا ہو سکتا» «رحمت کی طرح قدرت و مجازات» «نور و ظلمت کے اشتمال کا حل»
۱۳۹	تجدید دعوت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب تمام مذاہب کا مقصد ایک ہی ہے اور سب کی بنیاد سچائی پر ہے تو پھر قرآن کے ظہور کی کیا ضرورت تھی۔ قرآن ہی میں اس کا جواب موجود ہے کہ اگرچہ تمام مذاہب سچے ہیں لیکن تمام مذاہب کے پیرو سچائی سے منحرف ہو گئے ہیں۔ اس لئے	وما انزلنا علیك الكتاب الا لتبين لهم الذين اختلفوا فيه وهدى ورحمة لقوم مومنون۔ (نحل)»

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ضروری ہے کہ سب کو اُن کی گم شدہ سچائی پر ازسرِ نو جمع کر دیا جائے۔	
۱۴۱	یہودیوں اور عیسائیوں نے ایک خاص طرح کی نسلی اور اجتماعی گروہ بندی کا قانون بنا لیا تھا اور وہ اپنے اپنے دائروں میں خدا پرست اور نیک اعمال والے متصور کیے جاتے تھے برخلاف اس کے قرآن نے خدا پرستی کی عام دعوت دی۔	"قرآن خدا پرستی اور نیک عمل کی دعوت دیتا تھا اور حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح کا مصدق تھا لیکن نہ تو یہودی۔ الخ"
۱۶۶	قرآن نے جا بجا دینِ حقیقی کو صراطِ مستقیم سے تعبیر کیا ہے۔	"ان ربی علی صراطٍ مستقیم (ہود)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

220.V591439
BIP

بائبل

کتاب مقدس: پُرانا اور نیا عہد نامہ

لاہور، پنجاب بائبل سوسائٹی، ۱۹۰۳
(۱) پُرانا عہد نامہ۔ صفحات ۱۳۶۱
(۲) نیا عہد نامہ۔ صفحات ۵۲۰

L 662

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۷	کتاب پیدائش۔ آخری پہرے کی پہلی سطر میں خدا کے بیٹوں کا تذکرہ ہے	"خدا کے بیٹے" کا پہلا استعمال"
۱۵	تیرہویں باب کے پہلے پہرے کی آخری سطر میں ابراہیم کی قربانگاہ کا ذکر ہے۔	"مکہ"
۱۷	ابراہیم خدا سے شکوہ کر رہے ہیں کہ میں بے اولاد ہوں میرا وارث دنیا میں کون ہوگا خدا نے جواب دیا کہ تو ستاروں کو گن تیری اولاد اس طرح ہوگی۔ خدا نے مزید کہا میں تجھ کو کسدیوں کے غول سے نکال لایا ہوں تاکہ تجھ کو یہ ملک میراث میں دوں ابراہیم نے پوچھا کہ میں یہ کیسے جانوں کہ میں اس کا وارث ہوں گا۔ خدا نے کہا کہ تین برس کی ایک بچھیا اور تین برس کی ایک بکری اور تین برس کا ایک مینڈھا اور ایک فری اور ایک کبوتر کا بچہ میرے واسطے لا پرندوں	"واقعۂ احیاء طیر" "مصر میں غلامی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کو چھوڑ کر سب کے دو دو ٹکڑے کیے گئے شکاری پرندے ان لاشوں پر اُترے۔ ابرام نے ان کو بھگایا۔ پھر ابراہیم سے کہا گیا کہ تیری اولاد ایک دوسرے ملک میں پردیسی ہوگی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنے گی۔	
۱۹	ابراہیم جب ننانوے برس کا ہوا تو خدا اس کو نظر آیا اور کہا کہ میں اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں اور یہ میرا عہد تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا تو بہت سی قوموں کا باپ ہوگا اور پھر تیرا نام ابرام نہیں بلکہ ابراہام ہوگا۔	"ابرھام"
۱۹	خدا نے ابراہیم سے کہا کہ میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان اُن کی پشت در پشت کے لئے عہد کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیری نسل کا خدا ہوں گا میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا سارا ملک دیتا ہوں۔	"میثاقِ الٰہی"
۱۹	خدا نے ابراہیم سے کہا کہ اس کو اور اس کی نسل کو چاہیے کہ میرا عہد یاد رکھیں اور پشت در پشت ہر لڑکے کا جو آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائے۔ اور جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے گا اور اس صورت میں میرا عہد ٹوٹ	۔ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	جائے گا۔	
۲۰	خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تیری سوہ سرہ سے ایک لڑکا ہوگا اس کا نام اضحاق رکھنا اور اس سے میں اپنا عہد قائم کروں گا اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سنی میں اس کو برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا۔	"ہنو اسماعیل"
۲۰	ابراہیم کے اپنے خیمہ کے دروازے پر بیٹھے ہونے اور تین مردوں کے آنے، ان کی تعظیم اور خاطر و مدارات کرنے کا تذکرہ ہے۔ آخر میں سرہ کے بطن سے لڑکا پیدا ہونے کی دلچسپ کہانی ہے۔	"حدیث ضعیف ابراہیم"
۲۶	ابتدائی چند سطروں میں فاران کے بیابان کا ذکر ہے۔	"فاران حجاز ہے"
۵۳	یوسف اپنے بھائیوں سے اپنا خواب بیان کر رہا ہے کہ اس نے سورج چاند اور گیارہ ستاروں کو دیکھا کہ وہ یوسف کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اس کے بھائیوں کو اس پر حسد ہوا لیکن باپ نے یہ بات یاد رکھی۔	"اعلم من اللہ مالا تعلمون"
۵۴	یوسف کو کوئیں سے نکال کر اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچے جانے کا تذکرہ ہے۔	"اسرائیلی اسماعیلی کی غلامی میں"
۸۱	کتاب خروج موسیٰ کے مصر میں آنے اور معجزات دکھانے کا بیان ہے۔ موسیٰ فرعون	"بنی اسرائیل کو بیٹا کہا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	سے کہہ رہے ہیں کہ خداوند نے اسرائیل کو مٹایا بلکہ بلوٹھا فرمایا ہے	
۲۷۸	کتاب استثنا۔ خبردار کیا جا رہا ہے کہ تو اپنے خدا سے ڈرا اور اس کی بندگی کیا کر اور اس کے نام کی قسم کھایا کر۔	"اس کے نام کی قسم کھایا کر بخلاف اس کے متی ۵: ۳۴ ملاحظہ طلب"
۳۰۲	بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی نے کوئی گناہ کیا ہو تو اس کا قتل واجب ہے۔ وہ مارا جائے اور درخت پر لٹکایا جائے لیکن لاش درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ اسی دن اُسے دفن کر دیا جائے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے	"جو پھانسی دیا جائے خدا کا ملعون ہے دیکھو گلیتوں کے نام خط ۳"
۵۶۹	سلاطین کی دوسری کتاب۔ ایلیا اور الیسع کے بیت ایل جانے اور دوسرے مقامات کا سفر کرنے کا بیان ہے۔ دوران سفر دریائے یردن پر پہنچے۔ ایلیا نے اپنی چادر کو لپیٹ کر پانی پر مارا۔ پانی دو حصوں میں منقسم ہو گیا۔ اور خشک زمین نمودار ہو گئی۔ جس پر سے وہ گذر گئے۔	"اگر مسیح دریا پر سے اترا تو کیا ہوا ایلیا نے چادر سے دریا کو دو کر دیا"
۶۴۴	دوسرے پیرے کی ابتدائی تین سطروں میں دو نام آئے ہیں جو کہ اس طرح ہیں۔ (۱) یہوسفط بن اخیلود مورخ" (۲) "شوشا صافر"	"یوسفس" "شوفر"
۶۴۹	خدا نے داؤد سے کہا کہ تو نے زمین پر بہت خونریزی کی ہے۔ اس لئے تجھ کو میرے لئے گھر نہ بنانا ہو گا بلکہ تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہو گا وہ صاحب صلح ہو گا۔ سلیمان اس کا نام ہو گا	"اللہ نے سلیمان کو اپنا بیٹا کہا اور خود کو باپ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	وہی میرے نام کے لئے ایک گھر بنا دے گا اور میرا بیٹا ہوگا اور میں اس کا باپ ہوں گا	
۶۵۷	داؤد اپنے امراء سے کہہ رہے ہیں کہ خدا نے میرے بیٹے سلیمان کو پسند کیا ہے اس نے مجھ کو بتلایا ہے کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے لئے گھر بنائے گا اور بارگاہ میں تعمیر کریگا کیونکہ میں نے اس کو چن لیا ہے کہ میرا بیٹا ہوگا۔	"سلیمان خدا کے فرزند ہیں"
۸۹۱	خدا کہہ رہا ہے کہ میں نے اپنے بندے داؤد کو برگزیدہ کیا اور میرا ہاتھ اس کے ساتھ برقرار رہے گا میں اُس کا ہاتھ سمندر پر رکھوں گا۔ اور اس کا داہنا ہاتھ نہروں پر۔ وہ مجھے پکار کر کہے گا کہ تو میرا باپ میرا خدا اور میری نجات کی چٹان ہے۔ میں اسے اپنا پلوٹھا بھی ٹھہراؤں گا۔	"داؤد علیہ السلام کو خدا نے اپنا بیٹا پلوٹھا کہا"
۱۱۲۷	یرمیاہ نبی کی کتاب۔ اسرائیل اور افرائیم کا تذکرہ بڑی وضاحت سے کیا گیا ہے۔	"میں اسرائیل کا باپ ہوں افرائیم میرا پلوٹھا ہے" "پیارا اور اس قدر پیارا فرزند جس کے لئے خدا کی انتڑیاں مڑوڑی جاتی ہیں"
۱۲۲۵	حزقی ایل نبی کی کتاب۔ آخری پیرے میں اس وادی کا ذکر ہے جو ہڈیوں سے پُر تھی اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ خداوند ہڈیوں میں دوبارہ جان ڈال سکتا ہے۔	"کیف یحی اللہ بعد موتھا"
۱۲۲۶	مردوں کو قبروں سے باہر نکالنے اور روح پھونک کر زندہ کرنے کا تذکرہ ہے۔	"کیف یحی اللہ بعد موتھا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۱۲۴۸	دانی ایل نبی کی کتاب۔ بنوکد نضر کی حکومت کے دوسرے سال اس نے ایسا خواب دیکھا جس سے اس کا دل گھبرایا اس نے ملک کے بہت سے فالگیروں، نجومیوں جادوگروں اور کسدیوں کو طلب کیا اور کہا کہ تم مجھ کو میرا خواب بتلاؤ اور اُس کی تعبیر بھی بیان کرو ورنہ تم قتل کردیے جاؤ گے۔ وہ تعبیر تو بتلا سکتے تھے۔ لیکن کیفیت خواب بیان کرنے سے قاصر رہے۔ بادشاہ ناراض ہوگیا اور سبکو قتل کئے جانے کا حکم صادر کردیا۔ سارے نجومیوں اور حکیموں کی تلاش شروع ہوگئی۔ دانی ایل اور ان کے رفقا تک بھی نوبت آگئی۔ دانی ایل نے خواب اور اس کی تعبیر دونوں بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ان کو بادشاہ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ دانی ایل نے کہنا شروع کیا کہ اے بادشاہ تو اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا خیال کرنے لگا کہ آئندہ کیا ہوگا خدا نے چاہا کہ وہ تجھ پر ظاہر کرے کہ آگے کیا ہونے والا ہے تو نے خواب میں دیکھا کہ ایک مورت ہے جس کی صورت ہیبت ناک ہے۔ اس کا سر خالص سونے کا ہے۔ سینہ اور بازو چاندی کے۔ اس کا شکم	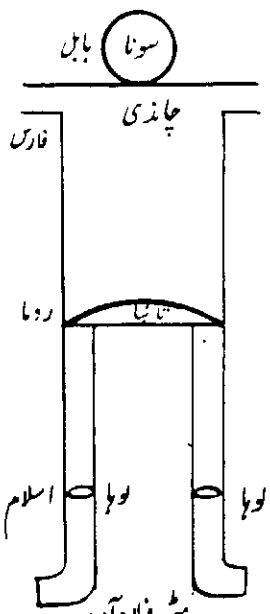 نشتہ ثانیہ اسلام حتی یاتی امراللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اور رانیں تانبے کا اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے ہیں بعد ازاں دانی ایل نے اس خواب کی تعبیر بتلائی اور کہا کہ آئندہ مختلف سلطنتیں قائم ہوں گی اور یکے بعد دیگرے تباہ و برباد ہوتی رہیں گی۔ بالآخر ایک سلطنت تا ابد برقرار رہنے کے لئے ظہور میں آئے گی۔	
۱۲۴۸	ڈلانا نے حاشیہ پر مورت کھینچ کر بات واضح کر دی ہے انھوں نے جسم کے ہر ایک حصہ کے مقابل جو الگ الگ دھات کا بنا ہوا قرار دیا گیا ہے ایک ایک ملک کا نام لکھ دیا ہے یعنی یہی وہ ممالک ہیں۔ جہاں مختلف سلطنتیں نمودار ہوں گی اور بعد میں یکے بعد دیگرے نیست و نابود ہو جائے گی۔ فقط تا ابد قائم رہنے والی سلطنت اسلام کی ہو گی۔	
۱۳۱۹	صفیاہ نبی کی کتاب۔ خدا اپنے بندوں سے مخاطب ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے ناپسند قوم تم عقل سے کام لو اور تامل کرو اس سے پہلے کہ قہر نازل ہو اور تباہی آئے۔	لعلم یرشدون لعلھم یتذکرون"
۱۳۲۱	ابتدائی سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک غریب اور مسکین قوم چھوڑی جائے گی جو	"ظہور عرب"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	خدا کے نام پر بھروسہ رکھے گی۔	
۱۲۲۵	ذکریا نبی کی کتاب۔ دارا کے دوران حکومت میں خداوند کا کلام ذکریا کو پہنچا۔ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ خداوند تمہارے بزرگوں اور باپ دادوں سے سخت ناراض ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم میری طرف پھرو تو میں بھی تمہاری طرف پھروں گا۔	"اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ" "مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا"
	نیا عہد نامہ	
۱۶۰	لوقا کی انجیل۔ متن کتاب میں ایک عنوان "مختلف نصیحتیں" کے نام سے ہے وہاں پانچویں سطر میں درج ہے کہ آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے آسان ہے۔	"متی ۵ باب ۱۸ تا آخر"
۲۲۱	یوحنا کی انجیل۔ آخری چند سطروں میں لکھا ہے کہ انھوں نے مجھ سے بے سبب عداوت کی لیکن جب وکیل آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی حق کی روح جو باپ کی طرف سے نکلتی	"فارقلیط" "الحاق"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہے۔ وکیل اور آخری جملہ پر لائن کھینچی ہوئی ہے۔	
۲۲۲	دوسرے پیرے میں لکھا ہے کہ پہلے باتیں تمثیلوں میں کہی جاتی تھیں لیکن وہ وقت بھی آگیا جب صاف صاف خبریں دی جائیں۔	"ظہور اسلام"
۲۲۳	یسوع دعا کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے قدوس باپ اپنے اس نام کے واسطے سے جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کر جب تک میں اُن کے ساتھ رہا تیرے نام کے وسیلے سے میں نے ان کی حفاظت کی ہے۔	"کنت الرقیب علیھم"
۲۲۷	شروع ہی میں پیلاطس اور یسوع کے مذاکرات کا بیان ہے۔ پیلاطس نے پوچھا کہ کیا تو بادشاہ ہے۔ یسوع نے جواب دیا تو خود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں اس لئے پیدا ہوا ہوں اور اس لئے دنیا میں آیا ہوں کہ حق کی گواہی دوں۔	"لِتَکُوْنُوْا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاس"
۲۹۸	رومیوں کے نام پولس رسول کے خط میں کہا گیا ہے کہ خدا نے اپنے یسوع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا جو جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہوا لیکن پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے	"جیسا کہ ہم مسیح کے ہیں اور مسیح خدا کا ہے خواہ مضاف حذف کریں خواہ نکریں لیکن ہی اپنا اکلوتا ضمیر ہے بلکہ ایک مقام میں صرف اکلوتا آیا ہے۔ یوحنا ۱"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرایا گیا۔	
۳۷۴	گلتیوں کے نام پولس رسول کے خط میں کہا گیا ہے کہ شریعت سے نہیں بلکہ ایمان سے راست بازی حاصل ہوتی ہے۔ مسیح نے ہمارے لئے لعنتی بن کر اور ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔	"جو پھانسی دیا جائے اور لکڑی پر لٹکایا جائے ملعون اور لعنتی ہے۔"
۳۸۲	افسیوں کے نام پولس رسول کے خط میں کہا گیا ہے کہ مسیح یسوع کی وجہ سے لوگ خدا کے قریب ہو گئے اور ان کو دولتِ ایمان حاصل ہو گئی۔	"۱۵ چنانچہ اپنا جسم دے کے دشمنی کو یعنی شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا تاکہ وہ صلح کروا کے دو سے آپ میں ایک نیا انسان بنا دے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
215
DRE

ڈریپر، جان ولیم

معرکۂ مذہب وسائنس:

کانفلکٹ بٹوین ریلیجین اینڈ سائنس کا اردو ترجمہ مرتبۂ ظفر علی خاں

حیدرآباد، انجمن اردو، ۱۹۱۰

صفحات ۵۰۴

L 2340

صفحۂ کتاب	متن / سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۱۵	ڈریپر نے اہرامِ مصر، مخروطی مینار اور دیگر مصری آثارِ قدیمہ کا ذکر کیا ہے۔	"الاقصر یا وادی الملوک"
۸۰	سینٹ اگسٹائن کی کتاب "کنفیشن" کا ذکر ہے اور قوسین کے درمیان اس کا ترجمہ (اقبالاتؔ) کیا گیا ہے۔	"اعترافاتؔ"
۱۱۴	معراج کا ذکر ان لفظوں میں ہے: "ایک دفعہ رات کے وقت عالمِ خواب میں جبریل امین آنحضرت کو مکہ سے بیت المقدس لے گئے اور وہاں سے آسمان کا رخ کیا۔ چھ آسمانوں کی سیر میں تو جبریل آپ کے ساتھ رہے۔ لیکن ساتویں آسمان کی دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے ان کے بھی پر جلے۔ اس لئے آپ تن تنہا اس مہیب بادل میں داخل ہوئے جس کا نقاب ہمیشہ قادرِ مطلق کے چہرہ پر پڑا رہتا ہے اور جب باری تعالیٰ کے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	سرد ہاتھ کا لمس آپ کو اپنے شانہ پر محسوس ہوا تو آپ کا دل دہل گیا۔ مترجم کتاب نے آخری لفظ گیا پر نشان لگا کر فٹ نوٹ میں لکھا ہے	
	۱؎ معلوم نہیں یہ لغو اور مہمل فقرہ کہاں سے ڈریپر کو ہاتھ لگ گیا۔ معراج کے متعلق روایت کے امکان پر قرآن نے تو قاب قوسین او ادنیٰ کا پردہ ڈال رکھا ہے لیکن آپ تجسیمیت کے درجہ سافل میں پہنچ کر انسان کی قوت لامسہ کو خدا کے احساس کا شرف عطا کرتے ہوئے تامل نہیں فرماتے۔"	"اگرچہ مصنف نے تحریف کردی ہے مگر اس مضمون کی حدیث ترمذی میں موجود ہے۔"
۱۲۷	مصنف کا خیال ہے کہ اسلام کا خدا عیسائیت کے خدا کی بہ نسبت زیادہ مہیب اور بارعب ہے۔ اس کا یہ بھی نظریہ ہے کہ خدا کو انسانی صفات سے متصف کرنے کا خیال اُن لوگوں کے دل سے محو نہیں ہو سکتا جو حکمت آشنا نہیں ہیں۔ اُن کا خدا زیادہ سے زیادہ گویا ایک دیو ہیکل انسان ہے جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہے اور ٹانگیں زمین پر ہیں۔	"لیکن ڈریپر بھول گیا کہ اب سائنس جس خدا کا تصور پیدا کرنا چاہتا ہے بشرطیکہ وہ چاہے وہ تمام مذاہب عالم کے تصورات سابقہ سے بھی مہیب تر ہے۔ بے پروا ہیبت، بے رحم نفاذ قانون لاقتناہی عظمت۔ کیا یہی اجزا سائنس کے تصورات الٰہیہ کے نہیں بتلائے جا سکتے۔ لطف یہ ہے کہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۵ میں مصنف کہتا ہے کہ سائنس نے خدا کے تصورات کو پرہیبت کر دیا ہے۔"
۱۵۵	ڈریپر مسئلہ تقدیر کی بحث میں لکھتا ہے کہ اطبائی یہود قرآن کے مسئلہ تقدیر	"آیت قرآنی نہیں ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	کی تردید کی زندہ مثال بن گئے۔ مترجم فوٹ نوٹ میں لکھتا ہے: "کلام مجید میں بکثرت ایسی آیات موجود ہیں جن سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے افعال میں مجبور محض ہے۔ چنانچہ (۱) لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ وغیرہ وغیرہ کا یہی مطلب بادی النظر میں سمجھا جا سکتا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے۔ مولا آزاد نے عربی کی عبارت پر لائن کھینچ دی ہے۔	
۱۶۵	اُندلس کے شہر سرکاری کتب خانوں کا ذکر ہے اور لکھا ہے کہ ہر شخص وہاں جا کر استفادہ اٹھا سکتا تھا۔ خاص خاص اشخاص کے پاس بعض دفعہ کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ ہوتا تھا۔ ایک طبیب کی نسبت روایت مشہور ہے کہ جب سلطان بخارا نے اُسے بلا بھیجا تو اس نے وہاں جانے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ اوس کی کتابوں کی بار برداری کے لئے چار سو اونٹوں کی ضرورت تھی۔	"شیخ الرئیس"
۱۶۵	خلفائے بغداد کی قدر علم و فضل کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ سنہ ۸۵۰ء میں بغداد کے اندر ایک مرکز تھا جہاں مشاہیر یونان کی تصانیف	"آلِ نو بخت و برامکہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	کے ترجمے ہوتے تھے اور جدید تصانیف کا بازار بھی ہر طرف گرم تھا۔	
۱۶۶	مسلمانوں کی علوم و فنون کی سرپرستی کے ذکر میں لکھا ہے کہ ایک سلطان کے وزیر نے ایک دفعہ ایک لاکھ اشرفیاں اس غرض سے وقف کر دیں کہ اس سرمایہ سے بغداد میں ایک کالج قائم کیا جائے اور اُس کالج کے لیے پندرہ ہزار دینار سالانہ کا دوامی عطیہ مقرر کر دیا	"نظام الملک"
۲۱۱	فلسفہ ابن رشد کا ذکر کرتے ہوئے ایک اس کے پیرو ابن سبین کا ذکر کیا ہے۔	"ابن سبعین"
۴۲۴	بارہویں صدی میں پیرس کی گندگی اور غلاظت کا بیان ہے اور لکھا ہے کہ جب حالات بہت دگرگوں ہو گئے تو حکومت نے سڑکیں صاف کرائیں اور ان پر کنکر کُٹوائے۔ اس طرح پیرس کے شہر کی صفائی کی حالت قریب قریب ویسی ہی ہو گئی جیسی اسپین کے اسلامی شہروں میں نظر آتی تھی جہاں سڑکیں صدہا سال سے پختہ نظر آتی تھیں۔	"اندلس کی پختہ سڑکیں"
۴۲۷	روما میں قرطبہ اور غرناطہ کے اسلامی طریقہ کو پیشِ نظر رکھ کر سرکاری طور پر روشنی کا انتظام شروع کیا گیا۔	"سڑکوں کی سرکاری روشنی قرطبہ میں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن رسیاق وسباق	صفحہ کتاب
"حساب ذو اندراجین مسلمانوں کی ایجاد ہے" "بیمہ بحری مصری مسلمانوں کی ایجاد ہے جیسا کہ فتاوی ابن تیمیہ سے ثابت ہوتا ہے"	بندرگاہ سلونا خلفائے اُندلس کی عظیم الشان تجارتی بندرگاہ تھی۔ یہاں سے سینکڑوں جہاز قیمتی مال تجارت سے لدے ہوئے اطراف واکناف عالم میں پھرتے تھے۔ مسلمانوں نے یہودی تاجروں کی اعانت سے فن تجارت میں بہت سے جدید اصول اختیار یا ایجاد کئے تھے اور یہی اصول بعد میں یورپ کی تجارتی جماعتوں تک پہنچے۔ اس طرح حساب نویسی کا طریقہ "ذو اندراجین" رائج ہوا۔ بیمہ کی مختلف قسمیں مثلاً بیمہ آتشزدگی و بیمہ بحری کی ایجاد ہوئی	۴۲۷
"ٹیکا ترکوں کی ایجاد ہے"	انسانی چیچک کے ٹیکے کا طریقہ مسلمانوں کا دریافت کیا ہوا تھا۔	۴۲۸
"فانوسِ خیال یا فانوسِ سحر جس کا ترجمہ میجک لینٹرن ہے اسکندریہ کے مسلمان حکماء کی ایجاد ہے"	ایجاد و ابداع نے مخترعاتِ مفیدہ ہی تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھا بلکہ سامان تفریح طبع بھی بہم پہنچانا شروع کر دیا۔ اٹلی میں سائنس نے قدم رکھا ہی تھا کہ اعجوبہ پسند لوگوں کے مکانوں میں طرح طرح کے جادو کے کھیل نظر آنے لگے۔ ان میں جادو کی لالٹین کا سب سے بڑا حصہ ہوتا تھا۔	۴۲۹
"ملاحظہ طلب صفحہ ۱۲۷"	سائنس کے ذریعے سے کائنات اور آفرینندۂ کون ومکان کا جو تصور ہمارے ذہن میں پیدا ہوا ہے وہ زیادہ تر عظمت وجبروت اور زیادہ تر ہیبت ورعب کی شان لیے ہوئے	۴۳۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
049.9/39
SHI
V.1

شبلی نعمانی (محمد)
مقالاتِ شبلی: مذہبی۔ جلد اول۔ اعظم گڈھ، مطبع معارف، ۱۹۲۰ء
صفحات ۲۴۸

L 1911

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۸	علامہ شبلی نے اپنے مقالے موسوم بہ "قضا و قدر اور قرآن مجید" میں قدریہ و جبریہ دو فرقوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور یہ دلائل ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں فرقے ہر مذہب میں موجود رہے ہیں۔ چنانچہ عیسائیوں میں یہ فرقے لوا بولا اور ڈومنک کے نام سے موسوم تھے۔ ان میں لڑائیاں ہمیشہ ہوتی رہتی تھیں۔ آخری زمانہ میں بنیس اور مولن میں زبردست معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ مولن نے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بنیس گلفن کے پیرو ہیں اور گلفن وہ ہے جس نے سولہویں صدی عیسوی میں پراٹسٹنٹ مذہب کی بنیاد رکھی۔	
	مولانا آزاد نے گلفن پر "×" کا نشان لگا دیا ہے۔	"کالون"
		"یہ تمام نام عربی کتاب سے لئے گئے ہیں اس لئے محرف ہیں"
۵۵	کلام پاک میں خدا کی مشیت یا حکم اور ارادہ کے ذکر میں شبلی نے دو قسمیں لکھی	"فطری اور شرعی کی جگہ تکوینی اور تشریعی کہنا تھا۔ سلف سے بھی مروی ہے اور مفہوم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہیں۔ فطری اور شرعی۔	بہتر ادا کرتا ہے۔ ابن قیم اور ابن تیمیہ نے جابجا یہ مصطلحات استعمال کی ہیں۔"
۵۲	خدا کے فطری احکام کا تذکرہ ہے اور لکھا ہے کہ خدا کا فطری حکم خواہ مخواہ ہو کر رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں شبلی نے ایک آیت بمع ترجمہ پیش کی ہے۔ آیت یہ ہے۔ "واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفوا فيها ففسقوا فيها" (ترجمہ) جب ہم کسی گاؤں کو برباد کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے لوگوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ فسق کریں۔	"صریح ترجمہ غلط ہے۔ امرنا مترفوا فيها ففسقوا فيها من امرنا" سے مقصود امر للفسق نہیں ہے بلکہ امر مطلق ہے یعنی حکم الٰہی سے مخاطب کیے جاتے ہیں۔ بطریق ارسال کتب و رسل۔ ففسقوا فيها لیکن یہ امر الٰہی پر عمل نہیں کرتے فسق و عدوان کی چال چلتے ہیں" الخ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.2
SHA

شوق نیموی، محمد ظہیر احسن

الحبل المتین فی الاخفاء بامین. لکھنؤ، قومی پریس ۱۸۹۲

صفحات ۷۶

L ۲۲۷۸

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
۱۱	آیہ قرآنی کے ذریعہ اخفائے آمین کے ثبوت میں مولف کتاب نے سورۂ اعراف کی آیت "ادعوا ربکم تضرعا خفیۃ" پیش کی ہے کہ تضرع اور اخفاء کے ساتھ اپنے رب سے دعا مانگو۔ اسی آیت کی تشریح میں امام رازی کا بیان بھی نقل کیا ہے۔	"کس قدر پرلے درجہ کا جہل استدلال ہے۔ آیہ ادعو۔ الخ: سے اصل دعا کا بالاخفا ہونا کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جب کہ دوسری جگہ جہر و اخفا دونوں کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً آیۂ مائدہ۔ علاوہ بریں یہاں تضرع کے بعد خفیہ اس لئے کہا ہے تاکہ ریا و تظاہر سے رد کا جائے۔ یہ مقصود نہیں ہے کہ ہر دعا اصلاً خفی ہونی چاہیے۔ شارع نے خود استسقاء وغیرہ کے لئے جہر و اجتماع کی صورت اختیار کی۔"
۱۵	صحیح مسلم اور صحیح ابوداؤد کے حوالوں سے یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ زمانۂ نبوی میں مقتدیوں کا آمین بالجہر کہنا ثابت نہیں بلکہ کسی ضعیف حدیث سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آنحضرت کے مقتدی زور سے آمین کہتے تھے۔ مؤلف نے سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین	"اگر اس روایت کو مفید دعویٰ تسلیم کر لیا جائے (حالانکہ اس کا متن مضطرب ہے) تو اس سے ثابت نہیں ہے کہ آمین بالجہر اس درجہ شائع تھا۔ کہ اس کے ترک پر لوگوں کو تعجب ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ابن حصین نے انکار کیا اور ربی سے فتویٰ طلب کیا گیا۔ رہا ابوھریرہ کا کہنا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کے مذاکرۂ حدیث اور سمرہ کی موافقت میں ربی ابن کعب کی تصدیق کی روایت نقل کی ہے۔	لوگوں نے ترک کر دیا تو اس سے مقصود لوگوں کا ترک قطعی نہیں بلکہ تساہل واستعجال فی الصلوٰۃ ہے جیسا کہ اور بہت سی باتوں میں تساہل وتغافل شروع ہوگیا تھا۔ الخ"
۱۶	بہ آواز بلند آمین پڑھنے کی بحث جاری ہے۔	"تکبیر عند کل خفض ورفع" کی نسبت بھی بعض صحابہ کو دھوکا ہوا ہے۔"
۲۷	تہذیب الآثار کی روایت سے بیان کیا گیا ہے کہ ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ اور علی بسم اللہ اور آمین کو جہر سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اس اثر کی سند حسن ہے۔ کان لا یجھرھان اور لکم یکن یجھر ان سے حسب قاعدہ علم معانی ثابت ہے کہ ترک جہر آمین پر ان دونوں حضرات کا استمرار تھا۔	"سبحان اللہ یہاں تو کان" سے استمرار ثابت ہوگیا اور وائل بن حجرہ کی حدیث ابو داؤد کان رسول اللہ الخ میں کان استمرار کے لئے مفید نہیں اور درہم الصرۃ سے احتجاج کہ صر حوابان لعظۃ کان لا یستلزم الدوام ولا استمرار (صفحہ ۴۳)
۳۳	امام بخاری نے جہر آمین پر بہت اصرار کیا ہے مؤلف نے لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بہ روایت عطاء آمین۔ دعا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس اثر کو جہر آمین سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ اس سے آمین بالسر ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب آمین دعا ہے اور اصل دعا کا حکم اخفا ہے۔ تو اس سے اخفائے آمین	"امام بخاری نے سب سے پہلے اس کا دعا ہونا اس لئے ظاہر کیا ہے کہ بالترتیب اپنا استدلال کریں۔ الخ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ثابت ہوتا ہے۔	
۴۲	امام بخاری کے استاد حمیدی نے اپنے مسند میں بسند صحیح ابوہریرہ سے یہ حدیث مرفوع روایت کی ہے۔ "اذا قال ولا الضالین رفع صوته وقال آمین حتی یسمع من یلیه من الصف الاول" یعنی آنحضرت نے زور سے آمین کہی حتی کہ صف اول کے اُن لوگوں نے اس کو سُن لیا جو آپ کے آس پاس تھے۔	"اگر" یسمع من یلیه من الصف الاول" ہی اخفا ہے تو اس اخفا سے کس کو اختلاف ہے۔
۴۳	درہم الصرۃ کے بموجب لوگوں نے اس کی تصریح کر دی ہے۔ کہ لفظ کان دوام واستمرار کو مستلزم نہیں۔	"راجع بہ صفحہ ۲۷"
۵۳	ابن ماجہ نے بھی اثبات جہر بالتامین کا دعویٰ کیا ہے مؤلف نے اس پر بڑی طویل بحث کی ہے۔	"مطلب یہ ہے کہ صف اول کے لوگ "تامین امام کو سنتے اور پھر سب آمین کہتے "فیرتج بها المسجد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
297.2
SHA

شوق نیموی، محمد ظہیر احسن

المقالۃ الکاملہ فی رد الاجوابۃ الفاخرۃ الفاضلہ

لکھنؤ، قومی پریس، ۱۳۰۸ھ

صفحات ۷۲

L 2260

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۹	مولانا فضل رحمن شاہ عبدالعزیز کے شاگرد تھے ان کے فرزند سید احمد میاں تھے۔ سید احمد میاں کے شاگردوں میں سے کسی صاحب نے دس رسالے لکھے جو رسائل عشرہ کے نام سے مشہور ہوئے ان پر کسی محمد علی صاحب نے اعتراضات کئے جو ایک کتابی صورت میں الاجوابۃ الفاخرہ الفاضلہ" کے نام سے نمودار ہوئے یہ کتاب ان کے جواب میں ہے۔ رسائل عشرہ کے مولف کا بیان ہے کہ مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی میں ہزاروں اولیائے کبار کے مصداق "العلماء ورثۃ الانبیاء" ہیں، گذرے ہیں۔ معترض یعنی محمد علی نے لکھا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی مذہب تھے اور آپ کی ولایت پر سب متفق ہیں۔ آپ تنہا ہزاروں ولیوں کے برابر ہیں؛ تاج مکلل میں آپ کا قول	• شیخ کے جملے کا مطلب دونوں نہیں سمجھے علی اعتقاد احمد بن حنبل سے مراد نہ تو حسن ظن و اعتقاد ہے اور نہ اتباع و موافقت فقہ ہے بلکہ مقصود مذہب اہل بدعۃ داہل سلف کا افتراق ہے جس کے لیے امام احمد مشہور ہوئے یعنی جب تک کوئی شخص مذہب سلف پر متفق نہ ہو وہ اس وقت تک ولی نہیں ہوسکتا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نقل ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "لا یکون لله ولی الا علی اعتقاد احمد بن حنبل" شوق نیموی کے خیال میں معترض نے اوپر کے جملہ سے یہ مطلب نکالا ہے کہ بجز حنبلی مذہب کے اور مذہب والے ولی نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ شیخ علیہ الرحمہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جب تک آدمی ہر مسئلہ میں امام احمد کا ہم اعتقاد نہ ہوگا تو ولی نہ ہوگا کیونکہ یہ ظاہر البطلان ہے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی وغیرہ حنبلی نہ تھے۔ حضرت شیخ ان کی ولایت سے کیونکر انکار کر سکتے تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ولی ہو نہیں سکتا جب تک اس کو امام احمد حنبل کا اعتقاد نہ ہو اور یہ بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ جو لوگ ائمہ دین سے بدعقیدہ ہیں وہ کیا خاک ولی ہوں گے۔	
۴۴	"یا رسول اللہ" کہہ کر دعا مانگنے کے سلسلہ میں تفصیلی بحث ہے آیا کہ اس کا تعلق رسول اللہ سے ہے یا ان کے واسطے سے خدا سے ہے	اس کا مطلب تو یہ ہے کہ پکارتے رہو اللہ کے ہزار ہا بندے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی نہ کوئی نکل آئے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.2
SHA

شوق نیموی، محمد ظہیر احسن

اوشحۃ الجید فی اثبات التقلید

لکھنؤ، قومی پریس، ۱۳۰۸ھ

صفحات ۱۱۰

L 2277

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
۸۱	مصنف نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے نمازِ جہر یہ میں برابر آمین پکار کے نہیں کہا ہے ورنہ آپ ہی کے زمانے میں دیکھا دیکھی اذان کی طرح بلکہ اوس سے بھی بڑھ کر ہر طرف آمین بالجہر کے ڈنکے بجتے اور جو حدیثیں آمین بالجہر کے باب میں وارد ہوئی ہیں ان سے صرف یہ نکلتا ہے کہ آپ نے پکار کے بھی آمین کہا ہے اور یہ آمین بالسر کے مخالف نہیں کیونکہ سب حدیثوں کے ملانے سے اور واقعات کے خیال کرنے سے یہ بات نکلتی ہے کہ آنحضرتؐ نے اکثر اوقات آمین آہستہ اور احیاناً زور سے کہی ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ بعض اوقات جو آپؐ نے جہر سے آمین پڑھی ہے وہ تعلیماً تھی نہ استحباباً۔ چنانچہ	"ابن قیمؒ کی یہ رائے تامین امام کی نسبت ہے۔ مگر ماموم کے لئے وہ جہر کے قائل ہیں۔ مصنف نے حوالہ واستدلال میں دیانت سے کام نہ لیا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	علامہ ابن قیم حنبلی جن کو حضرات غیر مقلدین بہت مانتے ہیں۔ اور فی الواقع ان کو علم حدیث میں تبحر حاصل تھا۔ وہ بھی آخر اسی کے قائل ہو گئے کہ آمین بالجہر تعلیماً تھا چنانچہ انھوں نے زاد المعاد میں اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے یعنی اگر احیاناً امام مقتدیوں کی تعلیم کے لیے وقت نزول نازلہ دعائے قنوت کو بالجہر کہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ نے اسی تعلیم کے خیال سے افتتاح کو بالجہر پڑھا ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297.3
SHA

شوق نیموی، محمد ظہیر احسن

جلاء العینین فی رفع الیدین۔ لکھنؤ، قومی پریس، ب۔ت

صفحات ۳۶

L2231

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳	رفع یدین کی بحث میں لکھا ہے کہ خلفائے اربعہ کو رسول اللہ کا سچا پیرو سمجھنا چاہیئے اور اس معاملہ میں اُن ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ ان کو رسول اللہ کے آخری زمانہ تک رفع یدین کرنے یا نہ کرنے کا پورا حال معلوم ہوگا اور وہ اس پر کاربند بھی رہے ہوں گے۔ پس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلفائے اربعہ سے باسناد صحیح رفع یدین ثابت ہے تو ہمیں ضرور ماننا پڑے گا کہ آخر عمر میں بھی آنحضرت رفع یدین کیا کرتے تھے اور منسوخ ہونے کا دعویٰ درست نہیں اور اگر اُن سے ثابت نہیں بلکہ ترک ثابت ہو تو وہ کرنا چاہیئے جو انصاف پر مبنی ہو۔	"لیکن اس کا کیا جواب کہ شیخین سے ترک صوم عاشورا و اضحیہ ثابت ہے حالانکہ حنیفہ قائل وجوب"
۸	حاکم کی روایت کے بموجب حضرت عمرؓ کا رفع یدین ثابت ہے لیکن کتاب میں اس کو سہو کاتب قرار دیا ہے اور اس	"تکبیر عند کل خفض و رفع کی نسبت حضرت عثمانؓ و ابن عمر و معاویہ کا ترک مروی ہے۔ (فتح الباری ۲۲۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	غلطی کو دوسری کتب مطبوعہ سے ثابت کیا ہے اور نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دراصل حاکم نے ابن عمر کے رفع یدین سے معارضہ کیا ہے نہ کہ عمر بن خطاب کے رفع یدین سے۔	* لیکن جب بقول آپ کے سارا مدار اس پر آ ٹھہرا کہ حضرت عمر رض باوجود قرب و معیت کیونکر رفع یدین سے بے خبر رہ سکتے تھے۔ تو عبداللہ بن عمر کی نسبت بھی کہا جاسکتا ہے کہ باوجود شدت اتباع سنت و کمال ورع و اتقا و صحبت ولدۃ و صحبت و تقیہ عمرہ کیونکر اپنے والد کے ایک ایسے ترک سے بے خبر رہ سکتے تھے جس کو روز پانچ بار دیکھتے تھے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
200
ABD

عبدالسلام خاں، محمد
حقیقت المذاہب۔ رامپور، مطبعِ ریاست، ۱۹۱۱
صفحات 4/6

L685

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸	زردشتی مذہب کا تذکرہ ہے۔	"مذہب زردشتی بھی آرین مذاہب کی ایک شاخ ہے نہ کہ سمیٹک"
۶۵	اہل بابل اور اسریا کے مذہب کا ذکر کرتے ہوئے مصنف نے برروسس کے انتخاب کا حوالہ دیا ہے جس میں چاند سورج اور ستاروں کی پرستش کا ذکر ہے۔ اسی شخص نے دھلات کا پتہ بابل کے قصے کہانیوں میں پایا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی دور میں بھی ایک معبود سب سے بڑا تھا جس کا نام اِل تھا۔	"کالڈیا سے جو کتب خانہ برآمد ہوا ہے اس کا ذکر ضروری تھا۔
۹۰	توریت کے مرتب کیے جانے کی بحث ہے اور لکھا ہے کہ موجودہ توریت بحوالہ کتاب عذرا ۴۹۸ قبل مسیح میں ازسرِنو مرتب ہوئی۔ کیونکہ جب یہودی بابل میں قید تھے تو ان کی مقدس کتابیں جلادی گئی تھیں۔ انجیل کے متعلق مصنف کا خیال	تورات کے متعلق یہ طے شدہ ہے کہ اُس کا اصلی نسخہ حادثہ بخت نصر میں برباد ہوگیا اور موجودہ نسخہ بنی اسرائیل نے قید بابل میں مرتب کیا تھا۔ اناجیل اربعہ کی نسبت یہ صحیح نہیں کہ ۱۷۵ء میں یہ شائع ہوئیں۔ بلکہ تیسری صدی کے اواخر میں رومی کونسل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہے کہ یہ ۱۷۵ء میں شائع ہوئی۔	نے ان کو شائع کیا۔
۹۰	کلام پاک کے نزول اور ترتیب کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ آیات نازل ہونے کے بعد حفظ کر لی جاتی تھیں اور بعد میں ان کو سنا کر حضرت سے اُن کی صحت کی تصدیق کر لی جاتی تھی۔ تھوڑے عرصہ بعد کاتب وحی مقرر ہونے لگے اور اس طرح قرآن ضبط تحریر میں آگیا حضرت کی وفات کے دو سال بعد خلیفہ اول کے عہد میں بہمہ جہت مرتب ہو گیا۔	"بخاری سے ثابت ہے کہ کاتبان وحی ابتدائے تھے۔ قرآن مجید کی اندرونی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ خود آنحضرتؐ کے زمانہ میں مرتب و مجلد بصورت کتاب موجود تھا۔ کتاب منشور فی رق منشور صحف مطہرہ وغیرہ و اطلاق لفظ "الکتاب" اس کے لئے دلیل واضح ہے۔
۹۱	قرآن شریف کے بارہ میں ہے کہ خلیفۂ ثالث کے عہد میں بوجہ اختلاف قرأت یہ پھر لکھا گیا اور موجودہ قرآن خلیفۂ ثالث کے زمانہ کا ہے۔	"یہ صحیح نہیں کہ موجودہ قرآن عہد خلیفۂ ثالث کا ہے۔ حضرت عثمان نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ مصحف زید بن ثابت کی چار نقلیں عالم اسلامی میں مشتہر کر دیں ورنہ قرآن کی موجودہ ترتیب وحی الٰہی سے اور عہد نبوت میں ہوئی اور اختلاف حفظ و قرأت کا فیصلہ عہد خلیفۂ اوّل میں ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
297.8
GHU

غلام احمد، میرزا
تحفۂ گولڑویہ
گورداسپور، مطبع ضیاء الاسلام قادیان، ۱۹۰۲ء
صفحات ۳۲، ۱۴۲

L 8840

صفحہ	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۲۸	میرزا غلام احمد نے یہ رسالہ پیر مہر علی گولڑوی کے جواب میں لکھا تھا۔ میرزا نے بے شمار دلائل و براہین کے ذریعہ خود کو مسیح موعود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے یہ ثابت کیا ہے کہ مسیح دوبارہ نازل ہوں گے۔ اپنے دلائل کو قوی بنانے کی غرض سے متعدد عیسائی مصنفوں کی انگریزی کتابوں کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ ان مصنفین نے اتفاق سے میرزا صاحب کے دور ہی میں عیسیٰ کے دوبارہ آنے کی علامات کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ان کے بیان کو اپنے اوپر صادق قرار دے کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب نے ایلیا نبی کے دوبارہ وارد ہونے کے طویل مباحث چھیڑے ہیں اور انجیل کے حوالوں	"صرف ایک یورپین عیسائی کے قول سے میرزا صاحب کا یہ نتیجہ نکالنا کہ تمام عیسائیوں کا یہی خیال ہے۔ ایک بڑی غلطی ہے۔ سائنس کی روشنی نے مسیح کی وہ عظمت یورپ سے بالکل محو کر دی ہے۔ جو ایک عیسائی دماغ روایت تعظیم اور ادب سے رکھتا ہے۔ اس لئے جہاں مسیح کی وقعت اور انجیل مقدس کی عظمت ہی سرے سے مفقود ہو وہاں مسیح کے دوبارہ آنے کی بحث جو بالکل خلاف عقل ہے ہرگز نہیں ہو سکتی اور کبھی موجودہ مسیحیت مسیح کا انتظار نہیں کر سکتی۔ ہاں ایک خوش عقیدہ مصنف کا لکھ دینا اور مفہوم رکھتا ہے اور اس سے استدلال کبھی نہیں ہو سکتا۔ میرزا صاحب کی بڑی غلطی ہے۔ ہاں ایلیا نبی کے انتظار سے استدلال واقعی میرزا صاحب کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	سے شہادتیں پیش کی ہیں کہ خود مسیح نے ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کی پیشین گوئی کی تھی لیکن انھوں نے ایلیا کے دوبارہ آنے کی تاویل کلیسا کی تاویل کے مشابہ نہیں کی۔ یوحنا نے اپنے آپ کو ایلیا ہونے سے انکار کر دیا تھا لیکن مرزا صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حضرت مسیح نے حضرت یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو مجازی طور پر ایلیا نبی قرار دیا تھا۔ مگر یوحنا نے حقیقی طور پر مد نظر رکھ کر ایلیا ہونے سے انکار کر دیا تاہم مسیح کے نزدیک دوبارہ آمدن کے وہی معنی ہیں جو مسیح نے انجیل میں خود بیان کر دیے ہیں یعنی خود اپنی آمد ثانی کو ایلیا نبی کی آمد ثانی سے مشابہت دیدی اور ایلیا نبی کی آمد ثانی کی نسبت صرف یہ فرمایا کہ یوحنا کو ہی ایلیا سمجھ لو۔	بڑی قوی دلیل ہے اور مثیل مسیح ہونے کا امکان پیش کرتی ہے مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ اس ممکن امر کا وقوع بھی ضروری ہے۔ امکان کے لئے وقوع شرط نہیں ہے۔ وقوع کی دلیلیں ضرور ایسی ہی قوی ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد یہ بحث ہوگی کہ واقعی مرزا صاحب ہی مثیل ہیں یا نہیں؟ افسوس ہے کہ علماء نے بہت بے ڈھنگے طریقہ سے بحث کی ہے ورنہ نتیجہ بہت ہی جلد نکل جاتا۔ علماء نے اس زمانہ میں اور کونسا عمدہ مناظرہ کیا ہے؟ (ابوالکلام آزاد دہلوی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن
297.09
NAJ

نجم الغنی خاں، محمد
تاریخ مذاہب الاسلام۔ رامپور۔ مطبع احمدی ۱۹۰۱
صفحات ۵۲۸

L 386

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں منقسم ہو جائے گی آنحضرت کے قول کی روشنی میں مصنف اسلامی فرقوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ابن حزم کی کتاب "ملل و نحل" کا حوالہ دیتا ہے اور لکھتا ہے کہ اصل اسلام کے پانچ اہم فرقے ہیں۔	"ابن حزم پانچ فرقوں میں انحصار کرتا ہے بر خلاف رازی کے جو آٹھ قرار دیتا ہے وکذا فی الشہرستانی"
۲۵	مسائل شرعی میں اختلاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پیدا ہوا۔ مصنف لکھتا ہے کہ تاج الدین اسماعیل قونوی شارح حاوی کا بیان ہے کہ پہلا اختلاف جو صحابہ میں واقع ہوا وہ ایک فرائض کے مسئلہ میں ہوا ہے۔ چونکہ اس میں رائیں بہت مختلف ہوئیں۔	"پہلا اختلاف صحابہ میں فرائض کے متعلق ہوا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
291.2
DAB

دبستان المذاہب۔ بمبئی ۱۸۶۰ (۱۲۷۷ھ)

صفحات ۳۲۷

L 3750

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲	پارسیوں کے عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ یہ لوگ خدائے تعالیٰ کو قدیم مانتے ہیں اور اُس کے تقدس پر یقین رکھتے ہیں۔ مصنف کی عبارت یہ ہے "ایں گروہ برآنند کہ کنہ برتر خدائے تعالیٰ و تقدس را تمنومندی خرد و یزدی روان دانستن نتواں ہستی و یکتائی و کسانی یعنی تشخص و ہمہ ہمایوں صفات از علم و حیات عین ذات مقدس اوست"	"مسئلہ توحید مجوسی"
۳	پارسی مذہب کے سلسلہ میں مزید لکھا ہے۔ "در بعضی از تواریخ معتبرین ایں طائفہ آمدہ کہ مراد از نفوس قدیمہ ارواح فلکیست و نفوس انسانی حادث است و ابدی اما بعضی انا مزجۂ انسانی مستعد آنست کہ نفسی از عالم علوی بدو فایض شود و بعضی شایستہ آنکہ نفسی از بدن کستہ بدو متعلق گردد"	"مسئلۂ تناسخ"
۵	پارسیوں کے عقائد کے بموجب دنیا کی پیدائش	"دور و تسلسل عالم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اس کے مختلف ادوار، اجرامِ فلکی کی نقل و حرکت اور اُس کے اثرات پر تفصیلی بحث ہے۔	
۵	مہ آبادیوں کی دولت و اقبال پر بحث کی گئی ہے۔	"مدت سلطنت مہ آبادیاں صد زادسال است"
۵	وجودِ انسانی پر اظہارِ خیال کیا گیا ہے	"بدایت وجودِ انسانی خارج از احاطہ علم بشریست"
۶	دنیا کی آبادی، انسانی زندگی، اس کے ارتقا اور کاروبار کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔	"تقسیم گروہ انسانی"
۸	دنیا میں جن مختلف خاندانوں نے حکومت کی اُن کا ذکر کیا گیا ہے۔	"یک سپار سال است سلطنت جیاں" "سلام"۔
۹	بالائی بیان جاری ہے۔	"مدت سلطنت شاہاں یک شمار سال" "مدت سلطنت یاسانیاں نود و نہ سال"
۱۶	شہر مکہ کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے۔ "از پیکرہا کہ در خانہ کعبہ بود پیکر ماہ بغایت نیکو بودہ بنا بریں آنخانہ را مہ گہ گفتند ی یعنی مکان قمر و محل ماہ رفتہ رفتہ تازیان مکہ اش گفتند و گویند"	"ماہ گہ : مکہ"
۱۱۹	اہل ہنود کے عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے۔ "نزد ایں طائفہ پرستیدن پیکر جہاد یودنارائن و سیاکل روحانیات دیگر ستودہ است بیگانہ	غلط گفتی کہ من کعبہ پرستم پرستار حقم ہر جا کہ ہستم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	حوالہ
	کیشاں ایشاں را گماں چنانست کہ ایں فرقہ بت را خدا می دانند امانہ چنیں است بل عقیدۂ ایشاں آنست کہ بت قبلہ است و بی جہت را در جہتی عبادت میکنند وچوں انسان مجموعہ ایست از علوی وسفلی پیرہ ادیان قوم راساختہ قبلۂ سازند چوں جمیع اشیاء مظہر حق اند تماثیل برشکل ایشاں سازند وگویند چوں اوتاراں فروغ انوار ذات ایزدند لا جرم تمثال مشابہ بدلیشاں ساختہ پرستند وہر آئینہ در نوع خود کامل است از جماد و نبات وحیوان گرامی داشتہ پرستش کنند چنیں بسایط عناصر وکواکب راہای منوہر کھوا ہہ گفتہ۔	
	بیت مسلمانی اگر کعبہ پرستیت پرستاران بت را طعنہ از چیست	
"اذاں برائے پاسخ یافتن نیست بلکہ برائے جمع آمدن مسلمانان جہت نماز ست"	بیراگیوں کے عقائد کے سلسلہ میں لکھا ہے۔ "پرہ کیوان یزدانی کہ از عرفائے کامل است ودر لباس ہر فرقہ جلوہ میفرماید در ہنگامی کہ در لباس بیراگیاں عازم سیر گجرات بود۔ چوں باحمد آباد کہ دار الملک گجراتست رسید مؤذنی را دید کہ بالائے بام مسجد رفتہ اذاں بانجام رسانید چوں فرود آمد کیوان پرہ پرسید	۱۶۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
	پاسخ یافتی. مؤذن گفت از کہ گفت آنرا کہ می خواندی. سبحانی گوید۔ بیت۔ فریادکناں خدایرا میخوہند ایں قوم مگر خدای دوری دارند وچون بہ بندر صورت کہ از بنادر مشہور است رسید، حاجی رادید کہ از راہ دریا بہ بندر پیوست. کیواں پرہ ازو پرسید کہ از کجا می آئی؟ گفت. از خانۂ خدا کیواں پرہ سرود کہ خدارا دیدی. جواب داد. نہ پس گفت مگر در خانہ نبود. حاجی متحیر بماند"	
؎ خود نزد مسلمانان کعبہ جائے پرستیدن خدا است نہ جائے سکونت پذیر۔۔۔۔ پس اعتراض غلط است"		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297
SHA

ولی اللہ، شاہ

ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا۔ بریلی، مطبع صدیقی ۱۸۶۹

(۱۲۸۶ھ) ۲ ج یکجا

صفحات ۳۳۶ + ۲۸۴

L 2952

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۱۲	کتاب کی عبارت اس طرح ہے	
	"فقال اصحبت شیئاً فقلت ولکنی اصبحت ناصحاً المسلمین"	"قال معاویہ اصحبت شیعیاً یعنی تشیع بہ علی ازیں معلوم شد کہ تلقب بہ تشیع در زمان صفین الخ
۱۲۶	فتنہ وشر کے سلسلہ میں رسول اللہ ؐ کے اقوال کا ذکر ہے۔	"بحث اقسام فتن دایں از جملہ مہمات مباحث کتاب ست الخ"
۱۴۶	حاشیہ عربی میں ہے۔	"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"
۱۵۲	سہ فتنہ اور دو بدعہ کی تفصیل بیان کی ہے۔	"سہ فتنہ و دو بدعہ حوادث خمسہ"
		"فاعتزل الفرق کلہا"
۱۵۶	مدینہ اور شام کی حکومتوں کے زمانہ میں جو مذہبی رجحانات تھے ان کے تقابل، مماثلت اور فرق سے بحث کی ہے۔	"عجب نیست کہ مقصود خلافت عرب باشد کہ بر بنوامیہ ختم شد و بنوعباس مبدء دور عجم گشتند"
۱۵۸	علم حدیث کی بحث ہے	"اقسام خمسۂ علم حدیث"
ج ۲ ۱	شاہ صاحب نے حکمتِ عملی پر روشنی ڈالی ہے۔	"پس حکمت سنت یا اسوہ حسنہ یا تربیت بنویہ است۔ ارشاد القرآن و مشارعہ ی حکمۃ"
۵۲	فارسی زبان میں حاشیہ ہے لیکن پڑھا	"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نہیں جا سکا۔	
۸۴	. . . . .	"لیکن فہم ایں معنی بغایت دقیق است جمعے کہ سرمایۂ علم الشان شرح وقایہ و ہدایہ باشد کجا ادراک ایں سر دقیق تواند کرد؟"
۱۱۹	ایک کتاب موسوم بہ "کتاب احکام الخلافہ" کا حوالہ شاہ صاحب نے دیا ہے۔	"کتاب عمر الی الاشعری فی القضاء"
۱۸۱	اسی کتاب کا دوبارہ حوالہ ہے	"کتاب عمر الی الاشعری واصول وجوامع مہمہ قضاء واجتہاد وحکم شائع"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.09
SHA

شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد اللخمی
الاعتصام۔ ج ۱۔ مصر، مطبعۃ المنار، ۱۹۱۳
صفحات ۳۸۸

L/607

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۵		"قلت فکیف لو ادرک الشاطبی هذا الزمان؟ انا للہ وانا الیہ راجعون"
		"وایضاً عن انس ما اعرف شیئاً مما کان فی عهد رسول اللہ صلعم الا غیرتم اوبدلتم۔ الخ فقال رجل ولکن الصلاۃ؟ قال"
۱۶	- - -	"ابتلاء مصنف وفتنۂ مبتدعین"
۹۰	- - -	"هذا راینا وسمعنا"
۹۱	- - -	"لعله التنطع کما قال فی اثر آخر هلک المتنطعون ای متعمقون ولا تتنطعوا ولا تعمقوا"
۱۳۸	- -	"رواہ الدارمی باختلاف یسیر"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.1309

ابن قُتیبہ

تاویل مختلف الحدیث۔ مصر،

مطبعۃ کردستان العلمیہ، ۱۹۰۸ (۱۳۲۶ھ)

صفحات ۲۸، ۴۶۴

L 3042

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۴	اس صفحہ پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے "وذکر قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لو کان ھذا الدین بالقیاس"	"علی بن ابی طالب"
۲۶	اس صفحہ پر یہ عبارت لکھی ہے۔ "یقول فی عثمان القول القبیح منذ اختار قراءۃ زید ورای قومًا من الزط فقال ھولاء اشبہ من رایت بالجن"	"عرب جاٹ قوم فی الہند"
۴۹	اس صفحہ پر یہ عبارت ہے "وکان کثیر من جلۃ الصحابہ واھل الخاصۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کابی بکر والزبیر وابی عبیدہ والعباس ابن عبدالمطلب یقولون الروایۃ عنہ بل کان بعضھم لایکاد یروی شیئًا کسعید بن	"در عدم اعتبار بہ ہمہ این اعتراض قدم دراستہ لال از تشدد است۔ عمر و علی و بعض صحابہ کہ مانع اکثار فی الروایۃ بود۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	زید بن عمرو بن نفیل وھو احد العشرۃ الشھود لھم بالجنۃ وقال علی رضی اللہ عنہ کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً نفعنی اللہ بما شاء منہ۔"	
۵۶	اس صفحہ پر پہلے پیرے کی آخری چند سطور یہ ہیں۔ "اسئل یومًا عن اھل القدر واھل الاجبار۔ فقال کل مصیب ھؤلاء قوم عظموا اللہ وھؤلاء قوم نزھوا اللہ۔"	ایں قول اصلاً غلط نیست باعتقاد آں صحیح نہ۔ کذا مقصد کذا قائل۔ کذا۔ رفیق بود در جمیع مطالب ارکوہ نصوص۔ کذا۔ بنکہ ہر حکم۔ کذا۔ استقامیت۔ کذا۔ در مقام خود صحیح است۔ الخ"
۷۰	پہلے پیرے کی آخری سطر یہ ہے۔ وکان یقول ایاکم والقیاس فانکم ان اخذتم بہ حرمتم الحلال واحللتم الحرام۔	"چنانکہ می گویند کہ قاضی ابو یوسف برائے زکوٰۃ حیلہ کرد کہ ابو حنیفہ بران تکفی نمودہ گفت کہ ھذا من فقہ ؟ وچنانکہ۔ کذا۔ رشید فروج محرم را حلال کرد قیاساً برائے در احیا سیوطی و تاریخ وخطیب در شرح مدینۃ الاسلام ذکر نمودہ۔"
۷۱	حاشیہ کی عبارت عربی میں ہے	- - -
۷۳	" " "	- - -
۷۴	اس صفحہ پر دوسرے پیرے کی عبارت اس طرح ہے۔	تنکے نیست کہ بعض متشددین داہل حدیث ابن قتیبہ و ہم مثل ماوردی وابن عقیل تہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"(قال ابو محمد) وقد كنت في عنفوان الشباب وتطلب الآداب احب ان اتعلق من كل علم بسبب وان اضرب فيه بسهم فوبها حضرت بعض مجالسهم وانا مغتر بهم طامع ان اصدر عنه بفائدة او كلمة تدل على خير او تهدي رشد فاري من جراءتهم على الله تبارك وتعالى وقلة توقيهم وحلهم انفسهم على العظائم"	بہ ابتداع ۔ کذا ۔ شدہ اند۔ اما محققین اہل سنت متفق اند بر حسن طریق ابن قتیبہ وکذا ی وردی ابن عقیل شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔ کذا ۔ مدح و توثیق کردہ است۔
۷۶	اس صفحہ پر کتاب میں یہ عبارت درج ہے "قال ابو محمد وقد كنت سمعت بقول عمر بن العزيز رحمة الله من جعل دينه غرضا للخصومات اكثر التنقل وكنت اسمعهم يقولون ان الحق يدرك بالمقاييسات والنظر ويلزم من لزمته الحجة ان ينقاد لها ثم رايتهم في طول تناظرهم والزام بعضهم بعضا الحجة في كل مجلس مرات لا يرجعون عنها ولا ينتقلون"	"عرب محدثین وسلف بر تمام مذاہب اسلام ۔ کذا ۔ عرب ست از ۔ کذا ۔ قیاسات صحیحہ ونظر صادق وعقل کامل وحکمت نابغہ لیکن ۔ کذا ۔ یعقلها الا ۔ کذا ۔ العالمون"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸۰	اس صفحہ پر یہ عبارت درج ہے "(قال ابو محمد) وفسروا القرآن باعجب تفسیر یریدون ان یردوہ الی مذاھبھم ویحملون التاویل علی تخیلھم فقال فریق منھم فی قولہ تعالیٰ: وسع کرسیہ السموات والارض، ای علمہ وجاء واعلی ذلک بشاھد لا یعرف وھو قول الشاعر"	"کیذا۔ طبری ہم ایں تاویل کیذا۔ را نقل کردہ"
۸۲	اس صفحہ پر ایک عبارت اس طرح ہے۔ ذھب مغاضباً لقومہ استیحاشاً من ان یجعلوہ مغاضباً لربہ مع عصمتہ اللہ۔ فجعلوہ خرجا مغاضباً لقومہ حین امنوا ففروا الی مثل استقبحوا وکیف یجوز ان یغضب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومہ حین امنوا وبذلک بعث وبہ امر وما الفرق بینہ وبین عدو اللہ ان کان یغضب من ایمان مائۃ الف او یزیدون ولم یخرج مغاضباً لربہ ولا لقومہ"	حق انیست کہ ایں اعتراض از مصنف درخور اعتنا نیست تاویل مغاضبا القومہ احسن تاویلات است از جمیعۃ تاویلات آیۂ مذکورہ۔ کیذا۔ وغضب نبی برامتہ۔ کیذا۔ بعد ایمان صحیح مذاق نہ دارد و لبعض اسباب و اعیان محرکہ غضب ممکن ست برخلاف مغاضبا لقومہ کہ تاویل مشکل ترمیش ز تاویل فکر کیذا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۹۶	کتاب کی عبارت یہ ہے۔ "وھذا کلھا انما نزلم یات بھا جزعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انی عنہ فی القدریہ انھم مجوس ھذہ الامتہ فان مرضوا فلا تعودھم وان ماتوا فلا تشھدوا جنائزھم"	"لیکن محققین ایں خبر انیز موضوع گفتہ اند وحق انیست کہ بالتعین نسبت مذاہب وطرق امتہ بیچ یک خبر بہ صحت نہ رسیدہ"
۹۴	کتاب میں چند سطریں اس طرح ہیں۔ "وقد قیل لابی حنیفۃ وکان فی الفقہا ولطف النظر واحد زمانہ ما تقول فی رجل تناول صخرۃ نفر ب بھا راس رجل فقتلہ القیاہ بہ فقال لا ولو رماہ بابا قبیس وکان بشر المریسی یقول لجلسا یہ قضی اللہ لکم الحوائج علی احسن الامور واھنو ھا منظر فاسم التمار قومًا یہ ضحکون من قول بشر"	"خطیب گوید ایں تاویل عجمست وقلتہ عربیتہ ابوحنیفہ ست"
۱۲۶	کتاب میں یہ عبارت ہے۔ "ومن ذلک تعرف المراۃ بالشوم اوالدار فینال الرجل مکروہ او جائتہ فیقول اعد تنی بشومھا	"وہمیں تاویل اصح تاویلات ایں خبر ست کذا۔ وبغوی نیز در سجث کذا۔ عدوی ہمیں معنی را اصح گفتہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	فهذا هو العدوی الذی قال فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی واما الحدیث الذی رواه ابوهریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال الشوم فی المراة والدار والدابة فان هذا حدیث یتوهم فیه الغلط علی ابی هریرة وانه سمع فیه شیئًا من رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یحفظه"	"منذری گفت. لم یصح فی هذا اسناد شیئًا من رسول الله صلعم"
۱۴۱	کتاب میں یہ عبارت درج ہے۔	
	"قالوا احد بیان متناقضان، قالوا رویتم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لا تفضلونی علی یونس بن متی ولا تخایروا بین الانبیاء ثم رویتم انه قال انا سید ولد آدم ولا فخر وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر قالوا وهذا اختلاف وتناقض (قال ابومحمد) ونحن نقول انه لیس فیها اختلاف ولا تناقض وانما اراد انه سید ولد آدم یوم	"ایں وجہ تطبیق یعنی کیفیا. تواضع فرمودند برائے رافع شک واعتراض. کیفیا. نیست دقول حضرت صلعم ولست بخیر کم در نظر آورد وند موجب ازدیاد اشکال چہ ایں معلوم کہ مقام انبیا غیر کیفیا. سائر ناس ست وایشاں را کمی رسد کہ در فضائل ومدارج مقررۂ حق سبحانہ انکشاف واظہار تذلل کند وتواضع باشد چناں مستفاد میشود کہ معنی لا تفضلونی نسبت بہ آراء واہوائے مخاطبین ست نہ بلحاظ نفس الامر کیفیا. علی مرا بر یونس یا بر ہیچ یک از انبیاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	القیامۃ لانہ الشافع یومئذ والشہید ولہ لواء الحمد والحوض وھو اول من تنشق عنہ الارض واراد بقولہ لا تفضلونی علی یونس طریق التواضع وکذلک قول ابی بکر رضی اللہ عنہ ولیتکم ولست بخیرکم وحض یونس لانہ دون غیرہ من الانبیاء مثل ابراھیم وموسی وعیسی صلی اللہ علیھم وسلم اجمعین ...."	سابقین از طرف خود واز فکر وآرا خود فضیلت نہ دھید ودراین امر تعمق نہ نمائید کہ منجر بہ تفریق بین الرسل ست. چنانکہ یہود کردند البتہ آں فضیلت کہ از طرف حق سبحانہ بر بنائے فضلنا بعضھم علی بعض۔ نصیب ختم الرسل شد۔ پس ہر مومن ما مور ست کہ باں اعتقاد دارد ونصوص سنت در ین مد" بسیار اند وکتاب اللہ ہم شاہد الخ"
۱۴۱		
۲۱۳	— — — — — — — — — —	
۲۵۸	— — — — — — — — — —	
۲۶۰	— — — — — — — — — —	
۲۶۴	— — — — — — — — — —	
۳۰۷	— — — — — — — — — —	
۳۱۴	— — — — — — — — — —	
۳۱۷	اس صفحہ پر عبارت کچھ اس طرح ہے۔ "وقالت ام سلمۃ یارسول اللہ	"لاجل ایں کہ قول بہ منکر و فاحش .. کذا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	انهلك و فينا الصّالحون فقال نعم اذا كثر الخبث. وقد تبين لهم ان الله تعالىٰ غرق امة نوح عليه السلام كلها وفيهم الاطفال والبهائم بذنوب البالغين واهلك قوم عاد بالريح العقيم وثمود بالصاعقة وقوم لوط بالحجارة مسخ اصحاب السبت قردة وخنازير وعذب بعد ابهم الاطفال"	میشوند و ہمہ بر سکوت می کند. امر بالمعروف ونہی عن المنکر غافل میشوند پس جماعت دلی کیذا. بسبب فساد و ثانیہ بسبب سکوت مستحق نعم الٰہی می گردد و ہمیں معنی ایں آیہ ست کہ لاتعین الذین ظلموا منکم خاصۃ الخ و آنیست کہ عذاب الٰہی بہمہ قوم و ملک را ہلاک می سازد و لو دراں مجتنبین از معصیت ہم باشند. الخ "
۳۳۳	" ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقنت فى صلاة الصبح والمغرب الخ	"فى هذا الحديث قنوت، بمعنى الدعاء. وهو اعم واوسع فى الاختلاف"
۳۳۴	مؤلف کتاب کہتا ہے۔ "بحديث اخر للمغيرة رواة الوليد بن مسلم عن ثور عن رجاء بن حيوة وقد ادعن المغيرة ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح بالناصية وعمامته والمسح بالناصية فرض فى الكتاب فلا يزول بحديث مختلف فى لفظه ونحو هذا رواية بعضهم انه مسح على النعلين"	" حق اینست کہ مسح عمامہ ثابت ست و ناسخ غیر معلوم و دعوی اجماع علی ترکہ مخدوش و ہو من اختیارات. کیذا. شوکانی رحمہ اللہ. . .

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297
IBH

ابن تیمیہ، تقی الدین ابی العباس احمد بن عبدالحلیم

مجموعۃ الرسائل الکبریٰ

مصر، مطبعۃ العامرہ الشرفیہ ۱۹۰۵

جزء ثانی

صفحات ۴۰۵

L3086

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق				حاشیۂ آزاد		
۳۷	—	—	—	—	—	—	—
۳۸	—	—	—	—	—	—	—
۳۲۶	—	—	—	—	—	—	—
۳۲۸	—	—	—	—	—	—	—
۳۳۲	—	—	—	—	—	—	—

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.3
A HM

احمد بن محمد بن حنبل

کتاب الصلاۃ و مایلزم فیہا۔ مصر

مطبعۃ العامرۃ الشرقیۃ ۱۹۱۵ (۱۳۲۳ھ)

صفحات ۲۲۴

L 5424

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۹	کتاب کی عبارت یہ ہے "ابی ھریرۃ قال. قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھد وان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ ویقیموا الصلاۃ ویوتوا الزکوۃ ثم قد حرمت علی دماؤھم واموالھم وحسابھم علی اللہ رواہ الامام احمد وابن خزیمہ فی صحیحہ فاخبر صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بقتالھم الی ان یقیموا الصلاۃ وان دماءھم واموالھم انما تحرم بعد الشھادتین واقام الصلاۃ وایتاء الزکاۃ فدماؤھم اموالھم قبل ذلک غیر محرمۃ بنص ھی مباحۃ"	"چنانکہ دراعتقادات محور و مرکز جمیع عقائد توحید داخل کذا لک درعملیات ... کذا ... وتا وقتیکہ درعملیات یک عمل ما بہ الامتیاز اسلام وکفر نہ باشد قیام عقائد وخود ... کذا ... حلت کذا ومعرفت حق ومنکر ممکن نہ پس قتل تارک صلوٰۃ بنا ر کفر مثل مشرکین وکفار جائز بلکہ مبنی است بر عمل ترک اولین عمل اصل بنائی اف ... کذا ... عدم تعین ومعرفۃ غیر محوزین قتل انکار کفر یہود کفر و مشرکین می کند واین حق ست اما قتل را دخجتہ نتیجہ کذا کفر و خروج از ملتہ پیدا شتند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.1209
ABD

رشید رضا، محمد

تفسیر الفاتحۃ: مشکلات القرآن مبدء بمقدمۃ التفسیر

شیخ محمد عبدہٗ

مصر، مطبعۃ المنار، ۱۹۱۱ (۱۳۳۰ھ)

صفحات ۱۴۴

L2966

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۴۷	- - - - -	- - - -
۴۸	- - - - -	- - - -
۴۹	- - - - -	- - - -

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.1209
ZAN

زنانی، احمد

الہدایت الی الصراط المستقیم

مصر، مکتبۃ المعارف، ۱۹۱۱
صفحات ۱۴۲

L4586

صفحات	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	- - - -	"ابوالکلام - ۲ جمادی اول ۱۳۱۴ھ کلکتہ نمبر ۱ اصل کتاب صراطِ مستقیم کہ ایں مجموعہ ازاں منتخب نمودہ - ۴۷"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297-3
SHA

شرجی، شہاب الدین احمد بن عبداللطیف

فوائد فی الصلات والعوائد

مصر، مطبعۃ الوہبیہ، 1866 (1283ھ)

صفحات ۵، ۱۶۷

L3481

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۱۲، ۲۷		
۶۷، ۶۸		
۷۲، ۹۴		
۱۰۱، ۱۰۲		
۱۰۵، ۱۱۷		
۱۲۰، ۱۲۶		
۱۲۷، ۱۳۰		
۱۳۹		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
922.97
ABD

عبدالحی لکھنوی، محمد

کتاب الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیہ

مرتبہ، محمد بدرالدین ابو فراس

مصر، مطبعۃ السعادۃ، ۱۹۰۶ (۱۳۲۴)

صفحات ۲۴۹

۷۴۶۲۴

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱	- - - - -	۱۳ شعبان ۱۳۲۴ھ - ابوالکلام - کلکتہ
۲	- - - - -	"لو کان الاختلاف رالافتراق رحمۃ لکان الاتفاق عذابا"
۶	امام ابو حنیفہ کے بارے میں بحث کا آغاز ہوا ہے۔	"نزد اہل علم ایں قول ثانی بے اصل محض است چنانکہ خطیب و ابن رشد وغیرہم نوشتہ اند"
		"شیخ احمد سرہندی و ملا علی قاری و ابن عربی وغیرہم می گویند کہ علماء حنفیہ امام مہدی را بسبب ترک و منع تقلید و مخالفت امر کفر و تفسیق ز اہند نمود"
۷	سابقہ بحث جاری ہے	"طحاوی را در مجتہدین فی المسائل شمردن و تعریف مجتہد فی المسائل ان لا یقدرون علی مخالفۃ اماہم فی الفروع والاصول کردند ظلمات بعضہا فوق بعض ست۔ طحاوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		وامثالش از مجتہدین محققین بغیر از تقسیم فی المسائل وفی المذاہب وغیرہ اند کہ اجتہاد ایشاں در اکثر مہمات موافق حنفیہ علی وجہ البصیر روی نمود۔ چنانکہ خود طحاوی تصریح نمودہ و انکار صریح از تقلید ابوحنیفہ موکد بالیمین کردہ۔ ذکر طحاوی در طبقات حنفیہ مثل ذکر اصحاب صحاح در طبقات شافعہ ست۔"
۹	- - - - - - - - -	"شاید ایں مجدد کذا یمان قسم باشد کہ جناب مولف ہم از امیدواران آں بودند!"
۱۰	متن کتاب میں کسی نام کی نسبت "النووی" لکھی ہے۔	"صحیح نووی ست نہ کہ نووی"
۱۰	کتاب میں کتاب التنبیہ کا مصنف ابی اسحاق شیرازی کو قرار دیا گیا ہے۔	"عجب ست ازیں تغلیط گویا مشارکۃ فی الاسماء ممکن نیست حالانکہ کتاب التنبیہ از مصنفات مشہورۂ نووی ست و در ہر داخل درس و در مصر مطبوع"
۱۶۵	مؤلف کتاب نے بواھیر مہدویہ کو سید محمد جونپوری کے تابعین میں قرار دیا ہے۔	"بواھیر مہدوی از اتباع جونپوری نبودند بلکہ اسماعیلی"
۱۹۶	کسی مصنف کے نام اور اس کی تصنیف کے متعلق بحث ہے۔	"عجب ست از مولف کہ چہ طور بجزم و کذا ادعای نویسد حالانکہ حافظ ابن حجر در رکانہ ایں مکتوب تقی سبکی را نقل نمودہ و تصریح کردہ و در رکانہ۔ کذا حامد حسین لکھنوی زیر مطالعۂ مولف بود و ایں سبکی حسن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		این کذا دانستہ وایں ردیۃ حسن علی؟
۲۴۰	کتاب میں لفظ "پاشا" کی تصریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ لقب بلادِ روم میں بطور تعظیم علماء کے لئے استعمال ہوتا تھا۔	این تحقیق لفظ باشا بدتر از سوء استعمال لفظ چلی کذا پاشا مخصوص بعلماء نیست بلکہ امارت رسمی است وابن کمال وغیرہ بہ حیثیت امارت رسمیہ ملقب بہ باشا نہ بہ حیثیت علم۔
۲۱۹	. . . . .	"هذا مخالف نص عليه السيوطي نفسه حيث قال في تذكرة الحفاظ ولا استبعد ان يكون لي منه اجازة خاصة فان والذي كان يتردون اليه و ينوب في محكم منه وايضاً صرح به في التدريب"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.4
GHA

غزالی، امام ابی حامد محمد بن محمد
احیاء علوم الدین۔ مصر
دار الکتب العربیہ الکبریٰ۔ ج ۲، ب۔ ت
صفحات ۳۴۵

۶/۴/۹۶

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
صفحہ سادہ	. . . . .	"ما بعث اللہ نبیاً الا حسن الصوت (رواہ الترمذی)
		عن قتادہ وزاد قولہ وکان علیکم حسن الوجہ حسن الصوت الخ ۳۲۹
		تبحث اعتدال طبعۃ نبوۃ۔ الخ
		فان لا تمت تحت اسیوف مکرما تمت وتقاسی الذل غیر مکرم
		قال المتنبی ایضاً
		یری الجبنا أن الجبن حزم وتلک خذیقۃ الطبع اللئیم
		وکان رسول اللہ صلعم یصلی ویصلی ازیر کازیرا لم احل رواہ النسائی وابوداؤد وترمذی فی الشمائل من حدیث عبد اللہ بن الشجیر
		۳۲۱ شبتین هود (ای سورہ ہود) واخواتہا رواہ الترمذی

۳۲۹ کے بعد یہ ساری عبارت حاشیہ میں لکھی جائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن سر سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		من حدیث ابی جحیفۃ ولہ للحاکم من ابن عباس غوۃ وقال الترمذی حسن وقال الحاکم علی شرط البخاری وازیں باید جست مرتبہ وخصوصیۃ سورہ ہود واخواتھا کالسعراء والقصص ویونس وایں کہ مشتمل بر بیان قوانین تعذیب امم وظہور مہلکات ومویقات اعمال۔ الخ"
۱۲۹	- - - - -	"مکالمۂ شام وطاؤس"
۱۳۰	- - - -	مکالمۂ ابو جازم وسلیمان
۲۶۴	مصنف کی عبارت یہ ہے " بیت الربیع بنت معوذ وعندھا جاریتین فسمع احداھن تقول وفینا نبی یعلم ما فی غد علی وجد الغنا فقال صلی اللہ علیہ وسلم دعی ھذا وقولی ماکنت تقولین وھذہ شھادۃ بالنبوۃ فزجرھا عنھا وردھا . . . ."	"ایں تعلیل محل نظرست وہیچ دلیل مانع از اشتہادہ نبوت وتمدیح وتوصیف انبیاء بالشاد شعر علی وجہ الغنا موجود نیست علت منع خوف شرک وغلو در مدح واشتباہ مقام الوہیت ونبوہ بود"
۲۶۷	حاشیۂ کتاب پر جو عبارت چھپی ہوئی ہے اس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	"حدیث اختصم علی وجعفر وزید بن حارث فی ابنۃ حمزہ ۔ ۔ ۔ ۔"	"عہ وایضاً رواۃ الدارمی وہی اول روایۃ افتح بہا السنن۔ الخ"
۲۶۹	" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	"تقریر مصنف درسلہ خوب ست وحقیقت وسیع ترست از حصر و قصر مصنف اما در اکثر مقام اغفال ست از حقیقت بدعت والتزام مالایلزم کاتخاذ الغار عبادۃ لھیئۃ مخصوصۃ وتمزیق العقاب ویقسم الرقاع وتسمیۃ بانہا خرقۃ وغیر ذلک۔ الخ"
	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	
	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
297.1209
Q.UR

قرآن. حمائل شریف. ترجمہ: نذیر احمد خاں

دہلی، مطبع فاروقی، ۱۹۰۱ء (۱۳۱۹ھ)
صفحات ۶۴، ۹۶۰

L2243/

صفحۂ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
ا (پیش لفظ)	ابتدائی ۶۴ صفحات پیش لفظ، فہرست مضامین قرآن، دلیل حفاظت قرآن اور رموز اوقاف پر مشتمل ہیں۔ پیش لفظ والے صفحہ پر مولانا آزاد نے اس نسخہ کے حصول کی تاریخ لکھی ہے۔ دیکھئے حاشیہ۔ جلد بندی کے ساتھ شروع میں ۸ سادہ اوراق منسلک ہیں۔ اُن پر کچھ اشارات بطور یادداشت درج ہیں۔ دیکھئے حاشیہ آزاد	"حضرت مترجم مرحمت فرمودند وذلک یوم الخامس عشر من المارس ۱۹۰۸ء حین کنت فی دہلی وانا الفقر الی اللہ احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی کان اللہ الخ"
۳		"تشبیہ حقیقت اسلامی۔ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء ۱۲
۴		"ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم۔ شریعت راہر جا علم گفت۔
۷		"سورہ ہود دقانون انقلاب امم"
۷		"قانون ترقی ونزل ضرب اللہ مثلا قریۃ الخ
۷		۴۴۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷	- - - - - - -	"الحریت والاسلام) ضرب الله مثلا رجلین احدھما۔ الخ" ۴۳۸
۷	- - - - - - -	"خزی و عذاب در ہمیں عالم ست نمی بینی کہ قبل از طوفان نوح گفت فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه و یحل علیه عذاب مقیم (ہود ع ۴) پس ایں عذاب قطعاً ہمیں عذاب و ہلاکت در دنیا بود"
۷	- - - - - - -	نسبت حضرۃ مسیح و مریم در مومنون گفت وآوینا الی ربوۃ ذات قرار و معین؟ ایں کدام مقام بود و در کدام عہد؟ الخ"
۷	- - - - -	"در وسط و آخر توبہ علائم منافقین باید دید"
۸	- - - - -	"بنی اسرائیل کے خسران ایک بڑا سبب جہاد سے اعراض ہے۔ ۲۲۰
۸	- - - - -	"دلائل صداقت دعوۃ"
		"مکالمہ فرعون و رجل۔ کذا۔ ھلہ" مومن"
۷۵	سورہ بقرہ کی آیت ہے۔ "امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمومنون۔ الخ ترجمہ: (ہمارے یہ) پیغمبر (محمدؐ) اس کتاب کو مانتے ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر اتری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ)	"تاثیر و موزنیت ترجمہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
	دوسرے) مسلمان بھی۔ الخ	
۹۳	سورۂ آل عمران کی آیت :	"کونوا ربانیین قول متعلق ثم یقول نیست الخ"
	ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون"	
	کا ترجمہ مترجم نے یہ کیا ہے۔	
	"کسی انسان کو تو (یہ بات) شایاں ہے نہیں کہ خدا اس کو (اپنی) کتاب اور عقل (سلیم) اور پیغمبری عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے لگے کہنے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) خدا پرست ہو کر رہو اس لئے کہ تم لوگ (دوسروں) کو کتاب (الٰہی) پڑھاتے ہو اور اس لئے کہ تم (خود بھی) پڑھتے رہے ہو۔"	
۹۴	اس سے متصل آیت	
	"ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذانتم مسلمون	
	کے ترجمہ پر خود مترجم کا حاشیہ ہے جو کہ یہ ہے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"یہود بے بہبود۔ پیغمبر صاحب پر یہ تہمت لگاتے تھے کہ یہ شخص اگرچہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔ مگر اس کی اصل غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی پرستش کرائے ورنہ ہم تو اس کے آنے سے پہلے بھی خدا کی پرستش کرتے چلے آئے ہیں۔ اس آیت میں اس تہمت کو اچھی طرح رفع کیا گیا ہے	"خط مطلب"
۱۰۲	سورۂ آل عمران ہی کی آیت "یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا۔ الخ کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ "مسلمانو! اپنے لوگ چھوڑ کر (مخالفین میں سے) کسی کو اپنا رازدارانہ بناؤ کہ یہ لوگ تمہاری خرابی میں کچھ کسر اٹھا نہیں رکھتے۔	"منافقین"
۱۰۶	آل عمران کی آیت وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر" الخ کا ترجمہ یہ ہے "اور بہت سے پیغمبر ہو گذرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لوگ (دشمنوں) سے لڑے۔ الخ	"ابی رؤسای رد حانیہ یہود"
۱۰۷	- - - - - - - -	"یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		واللہ ھو الغنی الحمید ان یشاء یذھبکم ویات عبق جدید فاطر"
۱۱۶	آل عمران کی آیت لقد سمع اللہ قول الذین قالو ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔ الخ مولانا آزاد نے سورۂ فاطر کی یہ آیت نقل کی ہے۔	" یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھوی الغنی الحمید ان یشاء یذھبکم ویات تجلق جدید۔ فاطر"
۱۲۹	سورۂ نساء کی آیت اولئک الذین یعلم اللہ فی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھم وقل اللہ فی انفسھم قولا بلیغا"	" - - - - - - - - - - - -
	پر طویل حاشیہ ہے۔ جو پانی گرنے کی وجہ سے مٹ گیا"	
۱۶۴	سورۂ نساء کی آیت " لکن الراسخون فی العلم منھم والمومنون یومنون ما انزل الیک وما انزل من قبلک الخ"	"لا یعلم تاویل الا (الی) الراسخون فی العلم۔ ازاں جا تحقیق شد کہ رسوخ فی العلم را بمقابلہ عامہ" مومنین گفت فبطل قول الشیعۃ۔ الخ
۱۸۹	سورۂ مائدہ کی آیت ہے۔ " قل یا اھل الکتاب لستم علی شی حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم۔ الخ	" اسلام غیر از قیام بہ صحائف الہیہ چیز نہ خواست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	ترجمہ: "اے پیغمبر یہود و نصاریٰ سے کہو کہ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل اور اُن (صحیفوں) کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں قائم نہ رکھو گے تو (دین سے جس کا تم دعویٰ کرتے ہو) تم کو کچھ بہرہ نہیں۔	
۲۱۰	سورۂ انعام کی آیت ہے۔	
	" وقالوا لا انزل علیه ایة من ربه قل ان الله قادر علی ان ینزل آیة ولکن اکثرهم لا یعلمون ومامن دابة فی الارض ولا طائر یطین جناحه امم امثالکم ما فرطنا فی الکتاب من شیء ثم الی ربهم یحشرون۔	" وقالوا اول، بعد فرمود ومامن دابة الا امم، یعنی معجزه می طلبند حالانکه نشانی قدرت از مظاہر مخلوقات محیر العقول کبیر معجزه است۔ تفکر کنید بر کثرت و تنوع واقسام طیور وغیرہ کہ بلحاظ کثرت وخلقت مثل شما الم واقوام اند فی الکتاب ای فی القرآن وهو امام مبین"
۲۱۰	گذشتہ آیت میں " ثم الی ربهم یحشرون"، پر مترجم نے حاشیہ لکھا ہے: "یہاں سے معلوم ہوا کہ قیامت میں آدمی اور جانور سب کا حشر ہوتا ہے۔	" ثم الی ربهم یحشرون یعنی مثل تمام (عام) سیاق قرآن کریم ہمہ منکرین وجاحدین"
۲۱۶	سورۂ انعام کی آیت ہے۔	
	" قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق	"کیف نصرف الآیات جملہ تکرار واعادہ بیان امثال وقصص را اشارت می کند لعلهم یفقهون۔ یعلمون یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	بعضکم باس بعض انظر کیف نصرف الآیات لعلھم یفقھون ترجمہ:۔ (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ وہی (خدا) اس پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر (کی طرف) سے یا تمہارے پیروں کے تلے سے کوئی عذاب تمہارے لئے نکال کھڑا کرے یا تم کو گروہ گروہ کر کے (ایک دوسرے سے) بھڑا مارے اور تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے (اے پیغمبر) دیکھ تو سہی ہم (اپنی آیتوں کو کس (کس) طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔	یفھمون وغیرہا نہ گفت چنانکہ سیاق کلام الٰہی اشال ایں مقامات را دلالۃ می کند بلکہ یفقھون گفت۔ والفرق بین التفقہ والتعلم ظاھر ھذا التفقہ بغیر تکرار واعادہ مطالب در نفوس فی لبین کہ اکثر شان ازیں مطالب ناآشنائی محض بود ند ممکن نہ بود"
۲۶۷	سورۂ اعراف میں حضرت موسیٰؑ کے قصہ میں ارشاد ہے۔ " ولما رجع موسیٰ الی قومہ غضبان اسفا قال بسما خلفتمونی من بعدی ڈپٹی صاحب نے ترجمہ کیا ہے: "اور جب موسیٰ (کوہ طور سے) اپنی قوم کی طرف غصے اور رنج بھرے ہوئے لوٹے (تو لوگوں سے مخاطب ہو کر بولے کہ میرے (پیچھے میری غیبت میں تم نے یہ (گوسالہ پرستی کی بہت ہی) بری حرکت کی)۔ مولانا نے بسما خلفتمونی من بعدی کے ترجمہ کے نیچے خط کھینچا اور	

www.KitaboSunnat.com
اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز۔ ہر موضوع پر منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	لکھا ہے۔ دیکھئے حاشیہ	"تحریف معنوی، معنی خلافت را حذف کرد"
۲۷۶	اس سورۂ میں ارشاد ہے:	
	"اولئك كالانعام بل هم أضل، اولئك هم الغافلون۔	
	ترجمہ: یہ لوگ چارپایوں کی مثل ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی گئے گذرے ہوئے۔ یہی وہ (لوگ) ہیں جو (دین سے بالکل) بے خبر ہیں	
	ترجمہ کے آخری جز جو (دین سے بالکل) بے خبر ہیں" پر خط کھینچ کر مولانا نے لکھا ہے۔	"ترجمہ کی غلطیاں"
۲۷۹	آیت کریمہ	
	"ان ولی الله الذی نزل الکتب وهو یتولی الصالحین"	خاتمہ دعوی الی العدا"
	ترجمہ: اللہ جس نے اس کتاب (یعنی قرآن) کو اتارا ہے وہی میرا کارساز ہے اور وہی (تمام) نیک بندوں کی (مدد اور) حمایت کرتا ہے"	
۲۸۱	سورہ انفال کی آیت ہے:	
	"الذین یقیمون الصلوة ومما رزقنهم ینفقون"	
	ترجمہ: "جو نماز پڑھتے ہیں اور ہم نے جو ان کو روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں"	"قیام صلوۃ را خبط کرد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۲۸۲	جنگ بدر کے سلسلہ میں ارشاد ہے۔ " واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم۔۔۔" " غیر ذات الشوکۃ کے نیچے اور حاشیہ پر خط کھینچ کر مولانا نے لکھا ہے۔	" حل جنگ بدر "
۲۸۳	آیت کریمہ ہے : " سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منھم کل بنان " ترجمہ : ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دیں گے۔ (اچھا) تو لگے (ان کافروں کی) گردنوں پر اور لگے ان کی پور پور پر " سوالیہ نشان لگاکر مولانا نے حاشیہ لکھا ہے	" از مشکلۂ عدم بلاغت زبان "
۲۸۳	آیت کریمہ ہے :- " یا ایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ترجمہ : مسلمانو جب کافروں سے تمہارے لشکر کی مٹھ بھیڑ ہو جائے تو ان کو پیٹھ نہ دینا	" از مشکل اغلاط ترجمہ واشکل ایجاز قرآن " زحفا "
۲۸۹	سورۂ انفال کی آیت ہے :-" اذا لقیتم	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم/سطر	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصوی والرکب اسفل منکم ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا۔	
	ڈپٹی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔	
	یہ وہ وقت تھا کہ تم (مسلمان میدان جنگ کے) والے سرے پر تھے اور کافر پرلے سرے پر اور قافلہ (دریا کنارے) تم سے نیچے کی طرف کو (ہٹا ہوا) اور اگر تم (دونوں فریقوں نے (پہلے سے) آپس میں (لڑائی کا) ٹھیراؤ کیا ہوتا تو ضرور وقت (کی پابندی) میں تم (میں کسی نہ کسی فریق) سے اوپر سویر ہوتی لیکن (تم کو خدا نے اچانک ایک دوسرے سے بھڑا دیا) تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا اس کو پورا کر دکھائے۔"	غلطی ترجمہ
۳۱۰	سورہ توبہ کی آیت ہے:	
	قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔"	
	ترجمہ:۔ (اے پیغمبر تم لوگوں سے) کہو کہ جو کچھ خدا نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے اس کے سوا (کوئی اور) مصیبت تو ہم کو	(غلطی ترجمہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	پہنچ سکتی نہیں۔ وہی ہمارا کارساز ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیے کہ بس اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں"	
۳۱۱	اسی سورہ کی آیت ہے: "فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم انما يريد الله ليعذبهم في الحيوة الدنيا وتزهق انفسهم وهم كفرون" ترجمہ: تو (اے پیغمبر) نہ تو اُن کے مال تمہارے لئے موجب حیرت ہوں اور نہ اُن کی اولاد۔"	"غلطی ترجمہ"
۳۱۵	قرآن کی اس آیت "والمومنون والمومنت بعضهم اولياء بعض يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر ويقيمون الصلوة" کا ترجمہ یہ ہے۔ "اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک کے رفیق، ایک کہ (لوگوں کو) نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے اور برے کام سے روکتے اور نماز پڑھتے"	"ایجاز بلاغت کہ بصیغۂ مضارع نہ ماضی ترجمہ ممکن نہ"
۳۱۹	"واولئك هم الخيرات" کا ترجمہ اس طرح ہے۔ "یہی لوگ ہیں جن کے لیے (دنیا اور آخرت) سب خوبیاں ہیں۔	"معنی خیرات خبط شد"
۳۲۰	آیت "ما على المحسنين من سبيل"	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی آیت	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
	کے سامنے حاشیہ پر نیچے تک عمودی لکیر کھینچ کر مولانا نے لکھا ہے	غلطی ترجمہ من سبیل اللہ"
۳۲۳	اس صفحہ پر سورہ توبہ کی آیات ہیں۔	"غلطی ترجمہ"
۳۲۴	- - - - - - - -	- - - - - - - -
۳۲۵	- - - - - - - -	- - - - - - - -
۳۲۹	× نشان لگا کر لکھا ہے	"وما کان کا ترجمہ"
۳۳۱	سورۂ یونس کی آیت :	
	"ایام تسم استوی علی العرش"	"تحریف"
	کے ترجمہ کے سامنے حاشیہ پر × کا نشان لگا کر لکھا ہے۔	
۳۳۲	"ماوھم الناس ھما کانوایکسبون"	
	کے سامنے حاشیہ پر × کا نشان لگا کر لکھا ہے۔	"خبط ترجمہ"
۳۳۳ تا ۳۴۲	ان دیگر صفحات کے حاشیوں پر مولانا نے جگہ جگہ کانٹی × کا نشان لگا کر کچھ اشارے لکھے ہیں۔ مثلاً دیکھئے حاشیہ	تحریف ترجمہ، غلطی ترجمہ" خبط ترجمہ وغیرہ "
۳۰۳	مترجم نے اس صفحہ کی کچھ آیات کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے۔	
	" جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے (اور) سُن رکھو کہ خدا کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا کرتی ہے تو جو لوگ ایمان لائے اور	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	(انھوں نے) نیک عمل (بھی) کیے ان کے لیے (آخرت میں) خوشحالی ہے اور بہشت کا اچھا ٹھکانا (اے پیغمبر جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے) اسی طرح ہم نے تم کو بھی (اس زمانے کے) لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے جن سے پہلے اور لوگ بھی ہو گذرے ہیں۔ (اور تمہارے بھیجنے سے غرض یہ ہے) کہ جو (قرآن) تم پر وحی کے ذریعہ سے ہم نے اتارا ہے اور اُن کو پڑھ کر سناؤ اور یہ لوگ نہ صرف تمہاری پیغمبری کے منکر ہیں بلکہ سرے سے خدائے رحمٰن (ہی) کے مُنکر ہیں (تم ان سے کہو) کہ وہی میرا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اسی کا بھروسہ رکھتا ہوں اور (ہر بات میں) اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"	"ازیں جا تحقیق کہ خدا انکار از وجود خوارق کردو خواہش منکرین را محمول علی الجحود۔"
۴۴۹	- - -

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	جاتے ہیں اور جس بستی کو ہم نے (لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا ہو ممکن نہیں کہ وہ لوگ (قیامت کو ہمارے حضور میں) لوٹ کر نہ آئیں۔ یاجوج اور ماجوج (سد ذوالقرنین کی قید سے) کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوئے چلے آئیں اور (قیامت کا) وعدہ برحق نزدیک آپہونچے تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں (اور وہ بول اٹھیں) ہائے ہماری کم بختی۔"	اس اشارے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج سے چند افراد یا کوئی مخصوص گروہ غیر انسانی یا عجیب الخلقت مراد نہیں جسے فرضی ذوالقرنین نے قید کر دیا ہو۔ بلکہ ایسی جماعتیں مراد ہیں جو تمام اطراف عالم میں پھیل جائیں اور ان کا ظہور صرف ایک ہی جہت سے نہ ہو بلکہ اس طرح ہر جہت وحصے سے کہ گویا وہ تمام بلندیوں سے ڈھلکتے ہوئے آرہے ہیں۔ جب اس آیت کو بعض احادیث قطعی الصحت اور افسوس کہ علی الخصوص اس بارے میں ایسی ایک یا دو سے زیادہ نہیں، تطبیق نہ دی جائے تو صاف کھل جاتا ہے کہ مقتدی ہے۔
۵۲۹	اس صفحہ پر موجود چند آیتوں کا ترجمہ یہ ہے "اور اُن کو (قیامت کا) بڑا بھاری خوف بھی (کسی طرح) پریشان نہیں کرے گا اور فرشتے اُن کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی تو وہ تمہارا دن ہے جس کا (دنیا میں) تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یہ وہ دن ہوگا) جب کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے کہ جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے اور جس طرح ہم نے	"لکلّ السّجل للکتب" کا ترجمہ صحیح نہیں اول تو مکتوب کی تعریف ہی عجیب ہے مکتوب غیر از مفہوم لغوی واصطلاحی کے مرادف خط ومراسلہ ہے۔ اور کوئی مطلب نہیں رکھتا دوسرے سجل للکتب سے وہاں مراد کوئی مخصوص کتابت نہیں بلکہ لکھی ہوئی چیز ہے اور قدیم زمانے میں پتوں اور چھالوں کو جو طول میں زیادہ ہوتے تھے۔ اسی طرح لپیٹ لیتے تھے جیسے آج کل شجرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اول بار مخلوقات کو پیدا کیا تھا اسی طرح اُن کو دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔	اور قبالے لپیٹے جاتے ہیں۔ اسی سے نسبت دی ہے۔" نعیدہ " کا ترجمہ دوبارہ پیدا کریں گے گو ایک لحاظ سے صحیح مگر اعادہ کے لئے پیدائش ٹھیک نہیں پیدا قائم مقام تخلیق اور اعادہ البتہ لوٹانا عاد، یعود، قرآن حشر اجساد اور نشۃ ثانیہ کے لئے خلقۃ کی جگہ اعادہ کہتا ہے اور اس سے خلقت جدید کا بطلان ثابت ہو کر حشر کی حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ پس پیدائش صحیح نہیں۔
۵۳۹	- - - - - -	- - - - - -
۷۶۲	- - - - - -	- - - - - -
۸۳۱	- - - - - -	- - - - - -
۸۳۶	- - - - - -	- - - - - -
۸۷۷	- - - - - -	- - - - - -
۹۱۸	- - - - - -	- - - - - -
۹۲۴	" ویطیمعون الطعام علی حبہ مسکینا "	
	ترجمہ: "اور خدا کا حب کر کے محتاج اور یتیم قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں"	"اور خدا کا حب کر کے" ایں محاورہ کدام زبان است"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

220

MAR

MARSTON (Charles)
The Bible is True: Lessio.. of the 1925-1934 excavations in Bible lands summarized and explained. London, Eyre and Spottishwood, 1934 XIV, 286

3717

صفحہ/کتاب	متن / سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
سرورق		'A.K. Azad' 3.3.35
۶۱	خدا کے لئے کتاب میں Elioun کا لفظ استعمال ہوا ہے۔	"علیون"
۷۵	اہل مصر کی بک آف ڈیڈ کے سلسلہ میں مصنف نے پروفیسر فیسڈن کا اقتباس پیش کیا ہے جس میں مرقوم ہے کہ اس کے بیان کے مطابق سورج باکو پہاڑ کے اوپر سے نمودار ہوتا ہے بیان یہ ہے۔	
	"Petrie further confirms statements made by Professor Fessenden concerning the Egyptian Book of the Dead. He writes: "In the Book of the Dead, the sun is said to raise over the mountains of Bakkau, and the modern Babku is at the eastern extremity of the Caucasus	"یہ توجیہ محل نظر ہے۔ باکو دریا دراصل باد کوبہ تھا اور یہ نام بھی بہت بعد کا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۲۶	حضرت موسیٰ کے پہاڑ پر جانے اور خدا سے باتیں کرنے کا تذکرہ ہے۔	
	When I came unto the children of Israel, and shall say unto them, the God of your fathers hath sent me unto you; and they shall say to me, what is His name? What shall I say unto them? And God said unto Moses I AM WHO AM...And God said moreover, Jehovah the god of your fathers has sent me unto you."	"یہوی بھی دراصل یاھو ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

220

MAR MARSTON (Charles)

The new knowledge about the Old Testament. London, Eyre and Spottishwoode, 1933.

182 p.

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۸	مصنف نے خدا کے قدیم تصور اور اُس کے ابتدائی نام پر بحث کی ہے اور قدیم عہد نامہ میں جو الفاظ خدا کے لیے استعمال ہوئے ہیں ان پر روشنی ڈالی ہے۔	
	"Dr. Langdon quotes the statement of 'Sanchunlathon a Phoenician sage of about 1000 B.C. or later than the Ras Shamra tablets, transmitted through Greek sources, that the principal Diety of Gebal (Byblus) was Elioun and that he was called Hypsistos or most High.	"عِلّیون و ما ادراک ما عِلّیون"
	It is obvious that this Elioun is the same as "Elyom" ofGenesis XIV, translated 'God Most High' in our Authorised Version."	
۵۳	'Padam-Aram' کتاب میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔	"بطن"
۶۱	El کتاب میں یہ لفظ ہے۔	"ایل و ایلاھم"
۶۵	کتاب میں یہ الفاظ ہیں:	
	Samothracesu Sydyc / 'Misor'	"مصرایم" صدیق صادق "ثمود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۱۸	تین مصر کے بادشاہوں کے فوت ہونیکی مندرجہ ذیل تاریخیں درج ہیں۔	
	(1) Thotmes III in 1477	" "1447 (1)"
	(2) Amenketep II in 1453	" "1423" (2) "
	(3) Thotmes IV in 1413	(3) یہ بھی مشکوک ہے (مرتب)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

232.9
REN Renan (Ernest)
The Life of Jesus. London,
J.M. Dent, 1934
XX, 244 3591

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۱۱۱	مسیحیت پر یہودیت نے جو اثرات ڈالے اُن کا ذکر کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔	
	"The infant christianity, moreover, in this only followed the footsteps of the Jewish sects which practised monastic life. A communistic element entered into all these sects (Essenes, Therapeutae) which were equally disliked by Pharises and Sadducees. The Messianic doctrine, entirely political among the orthodox Jews, became entirely social among them.	"یہودی مناشک ازم" "مسیحی دعوت کا بنیادی مواد یہودی مناشک ازم سے مہیا ہوا"
۱۱۲	مزید دوسرے عناصر کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔	
	"By means of a gentle, regulated, contemplative existence, leaving its share to the liberty of the individual these little churches, in which not unreasonably perhaps, same imitation	"مذہب فیثاغورس جدید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	of neo-pythagorean institutions has been suspected, thought to inaugurate the heavenly kingdom upon earth."	
۱۴۶	حضرت عیسیٰ کے دنیا میں آنے اور اپنا مذہب پھیلانے کے مقاصد پر روشنی ڈالی ہے۔	
	"Jesus never pretended to have created the world, nor to govern it. His office was to be its judge, not to regenerate it."	"کلمۃ اللہ"
۱۵۷	دوزخ کے تصور پہ بحث ہے۔	
	"Gehenna was the western valley of Jerusalem. There the worship of fire had been practised at various times, and the place had became a kind of sewer. Gehenna was, therefore, in the mind of Jesus, a gloomy, filthy valley, full of fire."	"جیھنا۔ جہنم"
۱۵۹	روزِ حشر کے بعد نیک بندوں کو اجر ملے گا اس پر روشنی ڈالی ہے۔	
	"Many imagined that in the resuscitated world, they would eat, drink, and Marry Jesus, indeed, admits into his kingdom a new Passover, a table and a new wine, but he expressly excludes marriage from it.	"مادی جنت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۱۶۸	انگریزی کا لفظ Peraklit متن میں استعمال ہوا ہے۔	"فارقلیط"
۱۸۴	عیسیٰ مسیح سے پہلے کے چند انبیاء کا ذکر ہے۔	
	"Many men before or during the time of Jesus, such as Jesus, son of Sirach (one of the true ancestors of Jesus of Nazareth), Gamaliel, Antigonus of Soco, and especially the gentle and noble Hillel, had taught much more elevated, and almost gospel, doctrines"	"یسوع بن سیراغ یا صیراش کہ چندیں پیش از مسیح بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

297
SMI
Smith (R. Bosworth)
Mohammed and Mohammedalnism
Ed.-3, London, John Murray,
1889, XXVII, 312.

صفحہ کی تعداد	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷	مصنف نے مختلف مذاہب کے بنیادی اصول، زندگی اور مذہب کا باہمی تعلق، سماج اور مذہب کا رشتہ وغیرہ تمام مباحث پر مختصر روشنی ڈالی ہے۔ مشہور جرمن مستشرق میکس ملر کا نظریہ جو مذہب اور سوسائٹی کے باہمی تعلق پر ہے اُس کی سخت مخالف کی ہے۔ اور لکھا ہے۔	
	I am aware that distinguished German philosophers, Professor Max Muller among them have laid it down that men cannot form themselves into a people till they have come to an agreement about their religion, and that community of faith is a land of union more fundamental than any other bond at all. But I do not think that if the distinction which I have drawn between the prime-	"مذہب مقدم ہے یا اجتماع قومی جس کو سوسائٹی کہتے ہیں میکس ملر کے نزدیک مذہب مقدم ہے۔ اسمتھ کے نزدیک سوسائٹی مذہب سے بیشتر ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	val and historical religions of the world would be kept in sight, there is much necessary antagonism between their view and mine that a new religion is in order of time, the outcome and not the cause of a general movement towards a higher life whether moral or natlonal"	
۹	اسلام کے متعلق دوسرے عیسائی محققین سے ان الفاظ میں اتفاق کیا ہے۔	
	"It has been remarked, indeed, by writer after writer, that Islam is less interesting than other religions, in as much as it is less original. And this is one of the favourite charges brought against it by Christian apologists."	"اعتراض کہ اسلام میں کوئی جدّت اور دلچسپی نہیں ہے۔"
۱۲	اسلام کی اصلیت پر بحث کے دوران رینان (Renon) کے اُس خیال کا اعادہ کیا ہے جس کا اظہار اُس نے زندگی اور تاریخ کے مباحث میں کیا تھا۔	
	Renon has remarked that the origin of nearly all the leading phenomena of life and history is obscure	"رینان کا خیال کہ تمام معاملات انسانی و تاریخی کی اصل تاریکی میں پڑی ہے۔"
۱۴	ہم قدیم مذاہب کے مبلّغوں کے بہت کم حالات سے باخبر ہیں میکم ملالکہ کے بھی ان حالات پر مشتمل مفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ	

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن زیر سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"We know indeed some fragments of a fragment of Christ's life, but who can lift the veil of the thirty years that prepared the way for the three"	"عیسیٰ کی زندگی کے اکثر حالات تاریکی میں ہیں، برخلاف محمدؐ کے"
۱۴	تاریخی نکتہ نگاہ سے اسلام اور دوسرے مذاہب میں بڑا فرق ہے۔ اسلام شروع تا آخر تاریخ کی روشنی میں ہے۔	
	"But in Mohammedanism every thing is different; here, instead of the shadowy and the mysterious we have history. We know as much of Mohammed as we do even of Luther and Milton."	"محمدؐ کے کل حالات و واقعات ظاہر و باہر ہیں اور کوئی پردہ نہیں پڑا ہے"
۱۵	اسلام کی حقیقت ایک کھلی کتاب ہے اس میں دھوکہ کا کوئی امکان نہیں"	"یہی اسلام کی بڑی خصوصیت ہے"
۱۶ – ۱۵	ڈین اسٹینلی کے قرآن و بائبل کے موازنہ کا مصنف نے ذکر کیا ہے	
	"Upon the striking resemblances between the Koran and Bible - the book with which it is most naturally compared and the still more striking differences, I need not now dwell at length, especially as the latter have been admirably drawn out by Dean Stanley. To compress, as best I may, into a few sentences what he	"ڈین اسٹینلی کے اعتراضات قرآن اور انجیل کا فرق"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	said so well, making only a few amendments or additions where, from my point of view, they seem to be called for - The Koran lays claim to a verbal, literal, and mechanical inspiration in every part allke, and is regarded as such by almost all Mohammedans. The Bible makes no such claim, except possibly in one or two controverted passages; and there are few Christians who do not now admit at least a human element in every part of it."	
۱۷	ڈین اسٹینلی بائبل کی برتری کی حمایت میں لکھتا ہے۔	
	"Dean Stanley asks some what trimphantly, but on the whole rightly enough, whether there is a single passage in Koran that can be named as a proof of inspiration, with St. Paul's description of charity.	"ڈین اسٹینلی کا دعویٰ کہ قرآن میں کوئی جملہ اتنا مؤثر اور الہامی نہیں ہے جیسا کہ سینٹ پال کا جملہ جس میں اُس نے خیرات کی تعریف کی ہے۔"
۲۱	اسلام کی شاندار ترقی کا بیان شروع ہوا ہے۔	
	"Nor does Mohammedanism lack other claims on our attention. Glance for one moment at its marvellous history."	"اسلامی ترقی کا مختصر بیان نہایت پُرزور الفاظ میں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۶۲	براعظم افریقہ پر اسلام کے اثرات کا ذکر ہے۔	
	"I contend here only that Islam is a comparative benefit to Africa; that Christindom till very lately has failed to influence it in any direction extensively for good."	"عیسائیت کو افریقہ میں وہ فائدے نہیں پہنچے جو کہ اسلام کو حاصل ہوئے۔"
۶۳	کسی نظم کی دو سطریں نقل کی ہیں۔	"آنحضرتؐ پر رزمیہ نظم"
۶۴	آنحضرت اور اسلام کے متعلق ایک تبصرہ۔	
	"Human sacrifices are offered to him, if nowhere else indeed, in the imagination and assertions of Christian writers of the tenth and eleventh centuries."	"انسانی قربانیاں آپ پر کی جاتی ہیں۔"
۶۵	آنحضرت اور مسلمانوں کے متعلق مارکوپولو کے بیان کا حوالہ پیش کیا ہے۔	
	"Even Marco Polo, the most charming and, where his religious prejudices or his partiality for the "Great Khan" do not come in, the most trustworthy of travellers, yet speaks of the Musalmans whom he met every where in central Asia and China as worshipers of Mahammet"	"مارکوپولو کا خیال کہ مسلمان آنحضرتؐ کی پرستش کرتے ہیں۔"
۶۵	فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں وہ الفاظ ایسے ہیں	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	جن سے اسلامی رسومات سے مناسبت رکھنے کی بنا پر تعصب کیا جا رہا ہے۔	
	"It is not a little curious that both the English and French languages still bear witness to the popular misapprehension, the French by the word "Mahomerie", the English by the word "mummery" still used for absurd or superstitious rites"	"فرنچ اور انگلش تعصب پرست لفظ "مہومری" اور "مومیری" سے۔
۷۰	اس صفحہ پر چارلس وسلی کے کچھ اشعار درج ہیں۔	"چارلس وسلی کا مقدس گیت رسول کی شان میں۔ اسکی زبان کی شائستگی ملاحظہ ہو"
۷۱	یورپین خیالات میں تبدیلی شروع ہو گئی۔	"کیگنیر نے ابتدا کی"
	"The founder of the reaction was Gagnier, a French man by birth, but an Englishman by adoption"	"اٹھارہویں صدی کے آغاز سے طرز خیالات اور زبان میں فرق پیدا ہوا"
۷۳	آنحضرتؐ کی پیدائش سے پیشتر کے حالات کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے۔	
	"And now, before we go further let us leap back in imagination to the times preceding the birth of Mohammad"	"اہل عرب کے حالات اور ان کے عادات و خواص" عام طور پر صحرانورد و بدوی ہوتے تھے گو بعض تجارت و زراعت میں بھی مشغول رہتے تھے۔"
۹۳	رینان کے نظریہ سے اتفاق کہ اسلام آنحضرتؐ سے پہلے موجود تھا	"رینان کا خیال کہ اسلام قبل آنحضرتؐ موجود تھا"
	"In this sense it is perhaps true, as Renan has remarked and the Koran itself declares	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	that Mohammedanism was preached before the time of Mohammed"	
۹۶	اسلامی نقطۂ نظر سے وحی نازل ہونے کی صورت میں آنحضرتؐ پر جو کیفیت طاری ہو جاتی تھی مصنف نے اپنے خاص انداز میں اس کا تذکرہ کیا ہے اور ڈاکٹر سپرنگر کی عجیب و غریب رائے پیش کی ہے۔	"ڈاکٹر اسپرنگر پر مولف کی رائے کہ آنحضرتؐ کو جنیان کے دورے ہوتے تھے"
۹۷	آنحضرتؐ کے بارے میں یہ الفاظ قابل غور ہیں۔	
	"Dejection alternated with excitement, these gave place to esctasy or dreams; and in a dream, or trance, or fit, he saw an angel in human form, but flooded with celestial light, and displaying a silver roll: 'Read' said the angel. "I cannot read" said Mohammad. The injunction and the answer were twice repeated."	"نزول وحی" "سورۂ اقرا"
۱۰۱	دوسرے محققین نے جو رسول اللہ پر الزام تراشیاں کی ہیں ان کا مؤثر جواب ہے۔	
	"Finding that bribes, and threats and entreates were alike powerless to deter him, they expostulated with Abu Talib, his guardian. Abu Talib, in his turn expostulated kindly with his	"اعتراض کا بطلان کہ آنحضرتؐ (معاذ اللہ) دغاباز تھے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	nephew. Should they array against me the Sun on my right hand, and the Moon on my left, said Mohammad, yet while God should command me, I would not renounce my purpose; These are not the words, nor this the course, of an Impostor"	
۱۰۲	ابتدائی معتقدین اسلام کے سلسلہ میں لکھا ہے۔	
	But with the number of his disciples, increased also the persecutions they had to endure. Mohammad, unwilling to expose their newly awakened faith to too sore a trial, advised them to take refuge in Abyssinia"	"ہجرت اولِ حبش"
۱۰۳	حبش میں ایک مسلمان کی تقریر کا حوالہ ہے۔	
	"O King! we were in ignorance and barbarism, we prayed to idols, we eat animals etc."	"حضرت جعفر کی تقریر"
۱۰۴	قریش کے ہاتھوں آنحضرت کو تکالیف پہنچنے کا بیان ہے	
	"Warned afterwards in his solitude by these some Kuraish that they would not cease to oppose his preaching till either they or he had perished."	"آنحضرتؐ کو کفار کی سخت تکلیفیں پہنچانا"
۱۰۴	حضرت خدیجہؓ اور ابوطالب کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اکیلے رہ گئے اور مصائب میں مزید اضافہ ہوگیا۔	
	"The Prophet was now alone amongst his enemies, like Elijah amongst the prophets of Baal; and, persecuted in his own city even to the death, he determined to fly to another"	"ہجرتِ ثانی"
۱۱۳	آنحضرتؐ سے قبل کسی پیغمبر کی آمد کا ذکر ہے۔	
	"Sprenger, the most recent and exhaustive writer on the subject, has shown that for some hundred years before Mohammad the advent of another prophet had been expected and even predicted."	"عرب میں ایک پیغمبر کا عرصہ سے انتظار تھا"
۱۱۳	ہجرت کے بعد کی صورت حال پر تبصرہ ہے۔	
	"But, if we admit the sincerity of Mohammad and the naturalness of his belief up to the time of the Hijra, what we are to say of him during his first years ofexile at Medina, and again of his subsequent successes It is unquestionably true that a change does seem to come over him."	"مؤلف کتاب کی رائے بلکہ اعتراض کہ آنحضرتؐ میں بعد ہجرت انقلاب واقع ہوا"
۱۱۴	کلام پاک کے نزول کے بارے میں اظہار خیال۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"The revelations of the Koran are more and more suited to the particular circumstances and caprices of the moment. They are often of the nature of political bulletins, or of personal apologies rather than of messages direct from God. Now appears for the first time the convenient but dangerous doctrine of abrogation, by which a subsequent revelation might supersede a previous one."	"قرآن میں ناسخ کی ابتدا"
۱۱۴	تعدادِ ازدواج پر مفصل بحث ہے۔	"تعدادِ ازدواج کا نفاذ اور اس کا جواز"
	〃 〃 〃 〃	"آنحضرتؐ ہرگز عیاش نہیں تھے۔"
	〃 〃 〃 〃	"زیدؓ کی مطلقہ بیوی زینبؓ کا نکاح آنحضرتؐ کے ساتھ"
۱۱۴	مؤلف کا خیال کہ بعد ہجرت آنحضرتؐ کے خیالات میں غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔	
	The free toleration of the purer among the creeds around him, which the prophet had at first enjoined, gradually changes into intolerance."	"آنحضرتؐ نے مدینہ آکر جہاد شروع کیا"
۱۱۷	حضرتؐ کی مدینہ میں آمد کے بعد تغیر پر مزید تفصیلی بحث ہے۔	"آنحضرتؐ میں بعد ہجرت کس قسم کا تغیر"
۱۲۲	بعض آیات قرآنی کا ملکی اور دنیاوی مقاصد کے لئے وضع کی جانا اور اس پر مؤلف کی رائے۔	

محمد آباد لائبریری سے ملین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
"مسٹر ولیم میور کا اعتراض بعض آیات قرآنی کو ذاتی اور وقتی اغراض کے واسطے گڑھ لیا گیا مثلاً ۳۳: ۳۷"	It is no doubt true that some of the revelations of the Koran, particularly the later ones, bear the appearance of having been given consciously for personal and temporary purposes, and these have led, with some show of reason, even such impartial writers as Sir William Muir to accuse Mohammad of the high blasphemy of forging the name of God."	
	یورپی مورخین کی ایک عام رائے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا" ایک تبصرہ۔	۱۶۹
"مؤلف سوال کر رہا ہے کہ آیا تلوار کا خیال اسلام میں بعد کو اور محض اتفاقی طور پر پیدا ہوا یا اس کو اسلام کا ایک جزو اعظم سمجھنا چاہیئے اور پھر خود جواب دیتا ہے کہ میں دوسری شق اختیار کرتا ہوں گو اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ آنحضرت کی فطری نیکی اور رحم اس کے برخلاف تھا۔"	"One more question remains to be discussed today-the wars of Islam and the relation they bear to Mohammad's religion. It is true that it was not till the Prophet found himself, to his surprise, in a position of power at Medina, that we hear even a whisper of the sword as an instrument of conversion. It is then, and not till then, that we are told that other prophets have been sent by God to attest His different attributes in their own person	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	and by their miraculus acts; but that men had closed their eyes to the character; and denied the miracles, even of Moses and Christ. What remained to the last of the prophets except that he should try the last argument of the sword."	
۱۶۹	اسلام میں تصورِ خدا و عشقِ الٰہی کے مسئلہ پر تبصرہ Mohammed's notion of 'God had never been that of a great moral. Being who designs that the creatures He has created should, from love and gratitude to Him, became one with Him, or even assimilated to Him- Mohammad believed in God feared, reverenced, and obeyed Him after his light, as few Jews or Christians ever did; but he could hardly be said in the Christian, or even the Jewish sense of the word, to love God"	"اسلام کا خدا یہود کا خدا نہیں ہے عیسائیوں کا خدا نہیں ہے مسلم خدا سے ضرور ڈرتا ہے اس کی عظمت ضرور کرتا ہے اور کے احکام بھی مانتا ہے محبت نہیں کرتا۔ ہو سکتا ہے کہ اظہار اطاعت و عبودیت نقطۂ عشق تک رسائی کرتے مگر اسلام میں عیسائیت کے عشقِ الٰہی کی سی جانثاری نہیں ہے۔ الٰہیات کا جذبہ نہیں ہے۔"
۱۶۸	فاتح عرب کے مفتوح اقوام سے برتاؤ کا ایک جائزہ۔ "Though the Arabs were semi-barbarians, the conquered nations were constrained to admit that in their conquests they were not barbarous	"اہل عرب گو نیم وحشی ضرور تھے مگر اپنے مفتوحوں کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ نہیں کرتے تھے جبکہ قدیم زمانہ میں (ایشیا اور یورپ) نے اور بعد کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		(چنگیز) اور (ہلاکو) وغیرہ نے کیا۔
۱۸۱	اسلامی فتوحات اور اُن کے نتائج پر تفصیلی بحث ہے۔	"فتوح الاسلام کے عمدہ نتائج"
۱۸۳	مختلف علوم و فنون میں اسلامی کارناموں کا ذکر ہے۔	"اسلام میں تعلیم و تعلم" "اسلام کے علمی احسانات ہیں یورپ پر"
۱۸۴	مذہبی جنگوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے جس میں بہت سی غیر اسلامی جنگیں شامل ہیں۔	"صرف اسلام ہی نبرد و شمشیر نہیں پھیلا" بلکہ چارلس اعظم کی لڑائیاں جو اُس نے سیکسن کے ساتھ لڑی تھیں۔ مذہبی لڑائیاں تھیں"
۱۸۵	اسلامی جہاد کا عیسائی جہاد سے مقابلہ کیا گیا ہے۔	"ان میں اور اسلامی لڑائیوں میں یہ فرق تھا کہ وہ اسلامی لڑائیوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ سست رفتار اور بہت کم فاتح و کامیاب ثابت ہوئیں" "قتل و خونریزی میں اُن سے بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ مسلمان اپنی فتح میں صورت اعتدال سے کام لیتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے احکام۔ عیسائیوں کی قتل و خونریزی کی متعدد مثالیں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادب وتذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن
491·43931
HAQ

حقیقت، سید حسن شاہ

خزینۃ الامثال، کانپور، مطبع مصطفائی، ۱۸۴۷ء

صفحات ۲۲۴

L3763

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۰	کچھ ہندی امثال کا ذکر ہے۔ شروع ہی میں تاروں بھری رات ہے۔	"تاروں بھری رات بھی ضرب المثل ہے!"
۶۲	مختلف امثال کا استعمال کیا گیا ہے۔	"بے ہودگی یہ ہے کہ اکثر موقعوں پر خاص کنایہ و اشارات کو مستقل مثل بنا دیا ہے القابات اور امعہ بحیۂ کے جملے جو مستقل صدیث میں محض مہمل ہیں حضرت نے جا بجا درج کر دیے ہیں۔ سلاشت کذا نحوی بھراء الاوآسد یا جار بما صافی وصحت۔ اردو فارسی کا بھی یہی حال ہے۔ ٹک جیا تو پھر کیا۔ طوق لعنت بگردنش افتاد۔ ایک مصرع ہے لیکن مستقل مثل بننے کی صلاحیت نہیں ہے!"
۲۱۵	ایک مثل اس طرح لکھی ہوئی ہے۔ "ہاتھ دیکھن کو آرسی کیا"	"ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ دیکھن؟"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

049.9/439
SHI

شبلی نعمانی، محمد
رسائل شبلی. علی گڑھ، مطبع العلوم، ۱۸۹۸ء۔ کاپی اول
صفحات ۳۱۳، ۸
L 576

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
۱۱۳	احمد ذکی آفندی کے سفرنامے "السفر الی المؤتمر" پر مولانا شبلی کا ایک مضمون ہے جس کی تمہید میں انھوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ علامہ رفاعہ بک مصر و شام کا پہلا شخص تھا جس نے یورپ کی سیاحت کی۔	"یہ صحیح نہیں ہے۔ سب سے پہلے الفی بے نے حملۂ نپولین کے بعد انگلستان کا سفر کیا۔ اور شام کے مسیحی علماء تو اس سے پہلے بھی سلسلۂ سیاحت رکھتے تھے۔"
۱۱۳	شبلی نے چند سفرناموں کے نام لکھے ہیں۔	"مصنف نے بیوم تونس کا صفوۃ الاعتبار نظرانداز کر دیا ہے۔
۱۲۲	سفرنامہ میں عیسائیوں کے ذریعہ اسپین کی تباہ کاریوں اور تعصب انگیز واردا توں کا بیان ہے اور فوجی جنرل سیمنس کے لرزہ خیز مظالم کا ذکر ہے۔	"یہ جنرل نہ تھا بلکہ کارڈینل زمینس تھا۔"
۲۴۸	دوسری زبانوں کی کتابوں کے جو تراجم مسلمانوں کی کوششوں سے ہوئے ان پر شبلی کا ایک مضمون ہے ضمناً فارسی سے عربی میں ترجمہ شدہ کتابوں کا ذکر ہے اور ابن ندیم کی درج کردہ چند کتب کے	"غالباً یوذاسف بلوھی ہے جس کا ترجمہ سنسکرت سے فارسی قدیم میں ہوا تھا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ناموں کے حوالے درج ہیں۔ سب سے پہلے نمبر پر "کتاب یوسفاس" ہے۔	
۲۴۹	دوبارہ ابن ندیم کے حوالے سے چند ترجمہ شدہ کتابوں کے نام لکھے ہیں۔	"تعجب ہے کہ مصنف نے کلیلہ دمنہ کا ذکر نہیں کیا جو فارسی سے عربی میں ترجمہ کی گئی دراصل سنسکرت سے بھی ازسرنو ترجمہ ہوا۔"
۲۶۱	علامہ ابن ابی اصیبعہ نے طبقات الاطباء میں سنسکرت سے عربی میں ترجمہ کی گئی کتابوں کی تفصیل بیان کی ہے اور ہندوستان کے چند حکماء کے نام لکھے ہیں جن کی تصانیف عربی میں ترجمہ ہوئیں۔ ان حکماء کے نام یہ لکھے: باکھر۔ راجہ سکھ داہر۔ انگل۔	"یہ سب نام صحیح نہیں۔ دھرسندھ کا راجہ ہے جو ابن قاسم سے لڑا۔"
۲۶۲	یہاں چند کتابوں کی فہرست ہے۔ ان میں تیسری "فیا اختلف فیه النهد والروم" مولانا آزاد نے "فیا" پر لائن کھینچ دی ہے۔	"فی ما"
۲۶۲	سنسکرت سے عربی میں ترجمہ شدہ کتابوں کی ایک فہرست درج ہے۔ ان میں "سندباد" بھی شامل ہے۔	"یہ سندباد دوسری چیز ہے جو فارسی میں ترجمہ ہوئی تھی۔ خدا یار کا ترجمہ اب چھپ گیا ہے۔"
۲۹۶	مولانا شبلی نے اپنے مضمون "اسلامی مدارس و دارالعلوم" میں ترکی مدارس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہاں کے تعلیم یافتہ طلباء کو باقاعدہ ملکی عہدے	"ابن خلدون کا ذکر تعجب انگیز ہے عثمانی عروج کا زمانہ ابن خلدون سے بہت بعد شروع ہوتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	ملتے تھے۔ جس کی وجہ سے سیاسی پلّہ تو بھاری ہوتا گیا لیکن علمی وزن کم ہوتا گیا یہی وجہ ہے کہ چھ سو برس کی مدت میں ان مدرسوں سے بہت کم بالکال اور محقق" نکلے۔ علامہ ابن خلدون نے تو کلیۃً نفی کی ہے۔	
۲۹۷	اسپین میں علمی مدارس کے فقدان پر اظہار افسوس کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ زیب وزینت سے معمور عمارتیں اور قصر ومحلات تھے۔ لیکن اس عام وسعت میں کسی کالج یا اسکول کا ہم کو نشان نہیں ملتا۔	"تمام مساجد جوامع علوم تھیں کذالک فی الھند"
۲۹۸	مذہبی اور عقلی علوم کی تعلیم گاہوں اور مدرسوں کے بعد شبلی نے صنعتی مدرسوں کا ذکر کیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ حربی تعلیم گاہیں نہ ہونے کے برابر تھیں۔ بجز عبدالمومن سلطان مراکو کے مدرسۂ حربیہ کے دیگر حربی تعلیم گاہوں سے شبلی مرحوم عدم واقفیت کا اعتراف کرتے ہیں۔	"مصنف نے قاہرہ اور قسطنطنیہ کے مدارس حربیہ کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ تعجب ہے کہ عہد وسطیٰ کے مدارس حربیہ کا ذکر تو خود بہ تفصیل مقریزی نے کیا ہے۔"
۳۱۲	علامہ ابن خلدون کا ایک قول نقل کیا کیا گیا ہے۔ "ان العلماء من بین البشر ابعد الامم عن السیاسیۃ" یعنی نوع بشر میں عالم لوگ انتظامات ملکی سے بہت دور ہیں"	"کذا . . . ترجمہ غلط ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن
049. 91439
SHI
شبلی نعمانی، محمد
رسائل شبلی۔ علی گڈھ، مطبع العلوم، ۱۸۹۸ء۔ کاپی دوم
صفحات ۳۱۳، ۸
L 1915

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	مضامین کی فہرست دی ہوئی ہے۔ متن کتاب میں صفحہ ۱۷۳ پر خلیفہ ہارون رشید کی علالت اور ایک ہندوستانی طبیب کے علاج سے اس کی صحت یابی کے تذکرے کے بعد اس طبیب کی کوششوں سے سنسکرت کی کتابوں کے تراجم کی تفصیل بیان کی ہے۔	"۱۷۳ سنسکرت کی کتابوں کا کیونکر ترجمہ ہوا"
۲	(دیباچہ کے صفحات کے بعد) پہلی سطر میں "لوازمات" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔	"لوازم"
۲۰۸	علامہ شبلی کا تراجم پر ایک مقالہ ہے جس میں عربی ترجموں کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں جدید فلسفہ، افلاطونیہ کے چار اصول اولین کی فہرست دی ہے۔ اصول اول یہ ہے۔	
	(۱) خدا میں تین اقنوم ہیں۔ وحدت۔ فہم قوت مولانا نے "فہم" پر "×" کا نشان لگا دیا ہے۔	"ادراک یا عقل"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
۲۰۸	اصول چہارم اس طرح ہے۔	
	(۴) مادہ نہایت حقارت کے قابل ہے۔	"مادہ کی تحقیر نہیں بلکہ حقیقت سے انکار ہے"۔
۲۳۰	علم ہندسہ کی مشہور کتاب "اقلیدس کے مختلف ترجموں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یورپ کو یہ کتاب عرب ہی کی بدولت اور عربی ہی زبان میں ملی ہے۔ چنانچہ اول اس کا ترجمہ عربی زبان سے اڈیلر ڈڈ باث نے کیا۔	"یورپ کو یہ کتاب عربی ترجمہ کے ذریعہ ملی"۔
۲۳۲	دو ہندسوں منالاؤس اور اوطیوقیوس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ منالاؤس کی تصنیفات عربی میں ترجمہ ہوئیں لیکن ساتھ ہی انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی تصریحات نقل کی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف مذکور کی جو تصنیفات یورپ کو ملیں وہ عربی زبان کے ذریعہ سے ملیں ورنہ ان کی اصل مفقود ہے۔	"اصل مفقود ہے۔ صرف عربی ترجمہ"۔
۲۵۲	عبرانی زبان کی کتب کے ترجموں کے بیان میں سولانا شبلی نے حیین بن اسحاق کے کئے ہوئے ترجمۂ توریت کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ یونانی نسخہ سے کیا گیا تھا جو کہ مصر میں بطلیموس اسکندر کے زمانے میں بہتر (۷۲) بڑے بڑے نامور پادریوں نے عبرانی زبان سے یونانی زبان میں کیا تھا	"اسکندریہ" "اس عہد میں پادری کتھے کہاں ؟" "ہوری ابیون کو مصنف نے پادری لکھدیا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

0.49.9/39
SHI

سبلی نعمانی، محمد
مقالاتِ شبلی. جلد دوم
اعظم گڈھ، مطبع معارف، ۱۹۵۰ء
صفحات ۱۰۳

L/8

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸۱	شبلی نے اپنے مضمون "بھاشا اور مسلمان" میں ملک محمد جائسی کے کمال کا ذکر کیا ہے نیز لکھا ہے کہ ہندوؤں میں سب سے بڑا شاعر آخری زمانہ میں کالیداس گذرا ہے۔ جس نے رامائن کا بھاکا میں ترجمہ کیا۔ کہا جاتا ہے کہ قدرت زبان کے لحاظ سے یہ ماوت کسی طرح رامائن سے کم نہیں۔"	"مقصود تلسی داس ہے غلطی سے کالیداس لکھدیا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
891.4391
MEE

میر، میر تقی

کلیات میر تقی۔ لکھنؤ، نول کشور، ۱۸۶۷ء

صفحات ۶۴۵

L 757

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۱۹	میر کی غزل کا ایک شعر اس طرح ہے	"کانٹا سا نکل جاتا۔ ساری ایذا دور ہو جاتی آرام آجاتا"
	مر رہتے جو گل بن تو سارا یہ خلل جاتا	
	نکلا ہے نہ جی ورنہ کانٹا سا نکل جاتا	
	اسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے۔	
	بن پوچھے کرم سے وہ جو بخش نہ دیتا تو	"دن ڈھل جاتا یعنی وقت نکل جاتا"
	پرسش میں ہماری ہی دن حشر کا ڈھل جاتا	
	اسی غزل کا ایک اور شعر ہے۔	
	اُس سیم بدن کو تھی کب تاب و تعب اتنی	"تاب و تعب بمعنی تاب و توانائی"
	وہ چاندنی میں شب کی ہوتا تو پگھل جاتا	
	اسی صفحہ پر دوسری غزل کا ایک شعر ہے	
	اُس فریبندہ کو نہ سمجھے آہ	"اپنا"
	ہمنے جانا کہ ہمسے یار ہوا	
۱۹	میر کی غزل کا ایک شعر اس طرح ہے۔	
	احوال خوش اونہوں کا ہم بزم ہیں جو تیرے	
	افسوس ہے کہ ہم نے واں کا نہ بار پایا	"بار، دخل"
	اسی غزل کا دوسرا شعر اس طرح ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	نمبر شمار
"اُجڑنا: ویران ہونا" شہر کا غیر آباد ہونا بسنا آباد ہونا۔ اُوجاڑ دینا: ویران کر دینا۔	شہر دل ایک مدت اُجڑا بسا غموں میں آخر اُوجاڑ دینا اس کا قرار پایا	
"کسی چیز کو کھو کے رونا جیسا کیا تھا ویسا پایا پوری پوری چیز مل گئی"	اسی غزل کا ایک اور شعر یہ ہے۔ اتنا نہ تجھ سے ملتے نہ دل کو کھو کے روتے جیسا کیا تھا ہم نے ویسا ہی یار پایا	
"اعتبار: عزت و وقار"	ایک دوسرا شعر یہ ہے کیا اعتباریاں کا پھر اوسکو خوار دیکھا جسنے جہاں میں آکر کچھ اعتبار پایا	
"کسی کو خاک میں ملانا۔ نیست و نابود کرنا"	شعر اس طرح ہے۔ مارا زمیں میں گاڑا تب اوسکو صبر آیا اس دل نے مجھکو آخر یوں خاک میں ملایا	۱۹
"لہو میں نہانا، قتل ہونا، لہو میں غرق ہونا"	اسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے۔ یکساں ہے قتل گہ اور اسکی گلی تو مجھ کو واں خاک میں لوٹایا یاں لہو میں نہلایا	۱۹
"پتھر ہونا۔ سنگ دل اور بے رحم ہونا"	ایک اور شعر اس طرح ہے۔ پوجے سے اور پتھر ہوتے ہیں یہ صنم تو اب کس طرح اطاعت اوسکی کروں خدایا	
"کسی کام کے کرنے سے ہاتھ اٹھانا۔ اس کام سے توبہ کرنا۔	اسی غزل کا ایک اور شعر یہ ہے۔ تا چرخ نالہ پہونچا لیکن اثر نہ دیکھا کرنے سے اب دعا کے میں ہاتھ ہے اٹھایا	
	یہ شعر بھی اسی غزل کا ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	تیرا ہی منھ تکے ہے کیا جانیے کہ تو خط	
	کیا باغ سبز تو نے آئینے کو دکھایا	باغ سبز دکھانا۔ عاشق کرنا، فریفتہ کرنا۔
۱۹	ایک شعر اس طرح ہے۔	
	شادابی و لطافت ہرگز ہوئی نہ اوسمیں	
	تیری مسوں پہ گرچہ سبزے نے زہر کھایا	"کسی پہ زہر کھانا۔ دل سے جان دینا"
	دوسرا شعر اس طرح ہے۔	
	لگتی نہیں ہے دارو ہیں سب طبیب حیراں	
	اک روگ میں پھنسا یا جی کو کہاں لگایا	"دارو کا نہ لگنا۔ دوا کا اثر نہ کرنا۔ جی لگانا۔ عاشق ہونا
	اسی غزل کا ایک اور شعر	
	کھ پیچ ادکے منھ کو جی میں ڈرا یہاں تو	
	بارے وہ شوخ اپنی خاطر میں کچھ نہ لایا	"خاطر میں کچھ لانا۔ خاطر میں رنج لانا"
۲۰	شعر اس طرح ہے۔	
	ہونا تھا مجلس آرا گر غیر کا تجھے تو	
	مانند شمع مجکو کاہے کے تئیں جلایا	"کاہے کے تئیں: کاہے کو۔ جلانا۔ رنجیدگی ظاہر کرنا"
"	میر صاحب کی ایک غزل کا شعر یہ ہے۔	
	شکوہ کروں میں کتنک اوس اپنے مہرباں کا	
	القصہ رفتہ رفتہ دشمن ہوا ہے جاں کا	"جان کا دشمن: جانی دشمن"
	دوسرا شعر یہ ہے	
	لے جھاڑوں ٹوکرا ہی آتا ہے صبح ہوتے	
	جاروب کش مگر ہے خورشید اوسکے یاں کا	"اُسکے یاں کا: اُسکے یہاں کا"
	اس کے بعد یہ شعر ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	دی آگ رنگ گل نے واں اے صبا چمن کو یاں ہم جلے قفس میں سُن حال آشیاں کا	"ہم رنجیدہ اور مغموم ہوئے"
	ایک اور شعر ہر صبح میرے سر پر اک حادثہ نیا ہے پیوند ہو زمیں کا شیوہ اُس آسماں کا	"زمین کا پیوند ہو: خاک میں غارت ہو۔ اُجڑ جائے۔
	یہ شعر بھی اسی غزل کا ہے۔ اُن صید افگنوں کا کیا ہو شکار کوئی	
	ہوتا نہیں ہے آخر کام اپنے امتحاں کا	"کام کا آخر ہونا: انتہا کو پہنچنا"
۲۰	اسی غزل کا شعر۔ یارو ئے یار دلایا اپنی تو یوں نہیں گذری کیا ذکر ہمصفیران یارانِ شادماں کا	"یوں نہیں گذری: عمر تو یوں نہیں بسر ہوئی"۔ کیا ذکر: کیا نسبت۔ کیا تعلق۔ ذکر۔ کیا ذکر کیا"
"	میر کا مشہور شعر ہے قید قفس میں ہیں تو خدمت ہے نالگی کی گلشن میں تھے تو ہم کو منصب تھا دوستداراں کا	"نالگی: نالہ گری منصب: عہدہ۔ خدمت"
"	میر کی اس غزل کا مقطع ہے۔ پوچھو تو میر سے کیا کوئی نظر پڑا ہے چہرہ اُتر رہا ہے کچھ آج اُس جواں کا	"چہرے کا اترنا: اُداس ہونا۔ ملول ہونا۔
"	دوسری غزل کا مطلع اس طرح ہے ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا	"کسی کا نام لینا: کسی کو یاد کرنا۔ تھام تھام لینا بے قرار ہو ہو جانا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۲۱	میر کی غزل کا ایک شعر یہ ہے بوی خون سے جی رکا جاتا ہے اے بادِ بہار ہو گیا ہے چاک دل شاید کسو دل گیر کا	"جی رکا جانا: پریشان ہونا"
〃	دوسرا شعر یہ ہے کیونکے نقاش ازل نے نقش ابرو کا کیا کام ہے اک تیرے منھ پہ کھینچنا شمشیر کا	"منھ پہ: سامنے۔ کام ہے: مشکل ہے۔ کیونکے: کیونکر۔
	اسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے بس طبیب اٹھ جا میری بالیں سے مت دے دردِ سر کام جاں آخر ہوا اب فائدہ تدبیر کا	"دردِ سر دینا: ستانا"
	ایک دوسرا شعر اس طرح ہے۔ خون سے میرے ہوئی یکدم خوشی تم کو تو لیک مفت میں جاتا رہا جی ایک بے تقصیر کا	"جی جاتا رہنا۔ ہستی سے گذر جانا۔
	ایک اور شعر یہ ہے۔ گورِ مجنوں سے بجا دینگے کہیں ہم بے نوا عیب ہے ہم میں جو چھوڑیں ڈھیر اپنے پیر کا	"ڈھیر: قبر"
〃	اسی غزل کا مقطع یہ ہے۔ کس طرح سے مانیے یارو کہ یہ عاشق نہیں رنگ اڑا جاتا ہے مُنک چہرا تو دیکھو میر کا	"رنگ اُڑ جانا: چہرہ زرد ہو جانا
〃	ایک دوسری غزل کا شعر یہ ہے۔ دیکھا ہے صید گہ میں ترے صید کا جگر باآنکہ چھن رہا تھا یہ ذوقِ خدنگ تھا	"باآنکہ: باوجودیکہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اسی غزل کا مقطع یہ ہے	
	مت کر عجب جو میر تیرے غم میں مر گیا	
	جینے کا اس مریض کے کوئی بھی ڈھنگ تھا	"ڈھنگ : طرز"
	دوسری غزل کا ایک شعر یہ ہے	
	دل میں بہر از لسکہ خیال شراب تھا	
	مانند آئینے کے مرے گھر میں آب تھا	"زلسکہ : بے انتہا"
	اسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے	
	موجیں کرے ہے بحر جہاں میں ابھی تو تو	
	جانے کا بعد مرگ کہ عالم حباب تھا	"موجیں کرنا : مزے کرنا۔ خوش خوش گذارکرنا"
		"حباب : بے ثبات
	ایک اور شعر یہ ہے	
	ٹک دیکھ آنکھیں کھول کے اودم کی حسرتیں	
	جسدم یہ سوجھے گی کہ یہ عالم بھی خواب تھا	"آنکھیں کھول کے : بہ نگاہ تامل"
۲۱	کسی اور غزل کا شعر اس طرح ہے	
	کون سے یہ بحر خوبی کی پریشان زلف ہے	
	آتی ہے آنکھوں میں میرے موج دریا آشنا	"آتی ہے : معلوم ہوتی ہے"
	دوسرا شعر یہ ہے	
	بلبلیں پائیز میں کہتی تھیں ہوتا کانٹے	
	یک مژہ رنگ قراری اس چمن کا آشنا	"پائیز : خزاں۔ یک مژہ : ایک پل"
	شعر یہ ہے	
	کو گل و لالہ کہاں سنبل سمن ہم نسترن	
	خاک سے یکساں ہوئے ہیں ہائے کیا کیا آشنا	"خاک سے یکساں ہونا : خاک میں ملنا بلکہ خاک ہو جانا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۲	میر صاحب کی غزل کا شعر یہ ہے	
	پہونچا نہ پہونچا آہ گیا سو گیا غریب	
	وہ مرغ نامہ بر جو میرا نامہ لے گیا	"گیا سو گیا: ایسا گیا کہ پھر واپس نہ آیا۔
	ایک دوسرا شعر اس طرح ہے	
	اُوس راہزن کے ڈھنگوں سے دیوے خدا پناہ	
	یک مرتبہ جو میر کا جی جامہ لے گیا	"ڈھنگوں سے: چلن سے۔ اطوار سے پناہ دے: بچائے"
۲۲	میر کا شعر یہ ہے	
	دیگی نہ چین لذتِ زخم اوس شکار کو	
	جو کھا کے تیرے ہاتھ کی تلوار جائے گا	"تلوار کھانا: زخم تلوار اٹھانا"
	ایک قطعہ کا پہلا شعر یہ ہے۔	
	یوں سنا جاہے کہ کرتا ہے سفر کا عزم جزم	
	ساتھ اب بیگانہ وضعوں کے ہمارا آشنا	"سنا جاہے: سنا جاتا ہے"
	غزل کا ایک مطلع اس طرح ہے۔	
	گلکو محبوب ہم قیاس کیا	
	فرق نکلا بہت جو باس کیا	"باس کیا: سونگھا"
	اسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے	
	کچھ نہیں سوجھتا ہمیں اُوس بن	
	شوق نے ہمکو بے حواس کیا	"سوجھنا: دکھائی دینا۔ نظر آنا معلوم ہونا"
۲۲	شعر یہ ہے۔	
	عشق میں ہم ہوئے نہ دیوانے	
	قیس کی آبرو کا پاس گیا	"آبرو کا پاس کرنا: آبرو کی رعایت کرنا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۳	میر کا ایک شعر یہ ہے باندھ مت رونے کا تار اے ناقباحت فہم چشم اس سے پایا جائے ہے سرشتہ جی کی چاہ کا	"تار باندھنا: کسی طرح کا سلسلہ باندھنا۔
	اک دوسری غزل کا شعر اس طرح ہے۔ خوبی کا اُسکی بسکہ طلبگار ہو گیا گل باغ میں گلے کا مرے ہار ہو گیا	"بسکہ: بہت۔ گلے کا ہار ہو گیا: پیچھے پڑ گیا: بُری طرح چمٹا"
	اسی غزل کا ایک دوسرا شعر یہ ہے ہے اوسکے حرف زیر لبی کا سبھوں میں ذکر کیا بات تھی کہ جس کا یہ بستار ہو گیا	"بستار: داستانِ طولانی۔ بات کا بتنگڑ"
۲۴	شعر یہ ہے۔ ساقی نشے میں تجھ سے لنڈھا شیشۂ شراب چل اب کہ دختِ تاک کا جوبن تو ڈھل گیا	"اسم مؤنث: جوبن ڈھل گیا۔ یعنی جوانی باقی نہیں رہی"
	دوسری غزل کا مطلع یہ ہے سُنا ہے حال ترے کشتگان بیچاروں کا ہوا نہ گور گڑھا اون ستم کے ماروں کا	"گور گڑھا بھی اُنکا نہ ہوا: یونہی بے دفن ہے"
۲۴	میر کی غزل کا شعر یہ ہے۔ ملا ہے خاک میں کس کس طرح کا عالم یاں نکل کے شہر سے ٹک سیر کر مزاروں کا	"سیر: اسم مذکر"
	اسی غزل کا ایک اور شعر یہ ہے۔ تمہیں تو زعم دو درع پہ بہت ہے اپنے غرور خدا ہے شیخ جی ہم بھی گنہگاروں کا	"خدا ہم گناہ گاروں کا بھی ہے: یعنی ہمارا بھی خدا مالک ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	دوسری غزل کا شعر اس طرح ہے	
	آنکھیں کفک سے اُسکے لگا کر خاک برابر ہم بھی ہوئے	
	مہندیکے رنگ اُدن پاؤں نے تو بہتوں کو پامال کیا	"خاک برابر ہونا : خاک میں ملنا"
	اسی غزل کا ایک دوسرا شعر یہ ہے۔	
	یوں نکلے ہے فلک ادھر سے ناز کناں جو جاتی تو	
	خاک سے سبزہ میری اوگا کر اُن نے مجکو نہال کیا	"نہال کیا : خوش کیا"
	شعر یہ ہے۔	
	آنکھوں میں جی مرا ہے ادھر دیکھتا نہیں	
	مرتا ہوں میں تو ہای رے صرف نگاہ کا	"آنکھوں میں جی ہے : لبوں پر دم ہے"
۲۵	ایک اور غزل کا شعر یہ ہے	
	"یہ تمہاری اذنوں دوستاں مژہ جسکے غم سے خونچکاں	
	وہی آفتِ دلِ عاشقاں کسو وقت ہمسے بھی یار تھا	"مژہ اسم مؤنث"
	غزل کا شعر یہ ہے	
	داغ ہوں رشکِ محبت سے کہ اتنا بیتاب	
	کسکی لتکیں کے لیئے گھر سے تو باہر نکلا	"داغ ہوں : جلتا ہوں"
	اسی غزل کا دوسرا شعر یہ ہے۔	
	جیتے جی آہ ترے کوچے سے کوئی نہ پھرا	
	جو سمندیدہ رہا جا کے سو مر کر نکلا	"جیتے جی : تازیست"
۲۶	میر کی غزل کا ایک شعر یہ ہے	
	نہیں ستارے یہ سوراخ پڑ گئے ہیں تمام	
	فلک حریف ہوا تھا ہماری آہوں کا	"حریف : مقابل"
	دوسرا شعر یہ ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	گلی میں اُسکی پھٹے کپڑوں پر مرے مت جا	
	لباسِ فقر ہے واں فخر بادشاہوں کا	"پھٹے کپڑوں پر مرے مت جا: قیاس مت کر"
	شعر یہ ہے۔	
	ہم رہروانِ راہ فنا ہیں برنگِ عمر	
	جا دینگے ایسے کھوج بھی پایا نجائیگا	"کھوج: سراغ"
	اسی غزل کا ایک اور شعر ہے	
	پھوڑا سا ساری رات جو پکتا رہے گا دل	
	تو صبح تک تو ہاتھ لگایا نجائے گا	"ہاتھ لگایا نہ جائے گا: ہاتھ لگانے کی برداشت نہ ہوگی"
۲۶	غزل کا شعر ہے	
	ہم بے خود ان محفل تصویر اب گئے	
	آئندہ ہم سے آپ میں آیا نہ جائیگا	"آپ میں آنا: ہوش میں آنا"
	ایک دوسری غزل کا شعر یہ ہے۔	
	دھوکا ہے تمام بحر دنیا	
	دیکھے گا کہ ہونٹ تر نہ ہوگا	"دھوکہ: سراب
	دوسرا شعر اس طرح ہے	
	اب دل کے تئیں دیا تو سمجھا	
	محنت زدوں کے جگر نہ ہوگا	"کے: کے سینہ میں مضاف الیہ کو محذوف کر دیتے ہیں"
	اسی غزل کا ایک اور شعر یہ ہے	
	آغاز خرابی اپنی مت کر	
	قحبہ ہے یہ اس سے گھر نہ ہوگا	"گھر نہ ہوگا: گھر آباد نہ ہوگا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۷	شعر یہ ہے ٹک گورِ غریباں کی کر سیر کہ دنیا میں ان ظلم رسیدوں پر کیا کیا نہ ہوا ہوگا	"سمِ عذاب محذوف"
۲۸	میر کا شعر یہ ہے چھوٹا کیے پیالے لنڈھتا پھرا قرابا مستی میں میری تھا یاں اک شور اور شرابا	"شور شرابا = غل غپاڑہ"
۲۹	قطعہ کا شعر ہے۔ تلوار کسکے خونیں سر ڈوب ہے تری یہ کس اجل رسیدہ کے گھر پر ستم ہوا	"سر ڈوب = یعنی شرابور"
۶۹	میر کی غزل کا شعر ہے۔ بن جو کچھ بن سکے جوانی میں رات تھوڑی ہے بہت ہے سانگ	"حسنِ استعمالِ مثل"
۷۹	شعر یہ ہے۔ تو زبوں شکار تو تھا ولے میر قتل گہ میں تری خو سے خانۂ کفِ پائے صید بنداں	"تعلّی طنز"
	ایک دوسری غزل کا شعر یہ ہے کوئی نہیں جہاں میں جو اندوہگیں نہیں اس عکدہ میں آہ دلِ خوش کہیں نہیں	"انشا کی بھی اس زمیں میں غزل ہے"
۱۹۴	غزل کا شعر یہ ہے۔ آنکھیں لگیں رہیں گی برسوں وہیں سہو کی ہوگا قدم کا تیرے جس جا نشاں زمیں پر	"بہ زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود۔ سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۳۱	میر کی غزل کا مطلع یہ ہے مگر مردن دشوار میر سہل ہے شوخ ہلاک کرتا ہے تیرا مسا ہلا مجھ کو	"مسا ہلہ بکسر ہا غلط بندھ گیا ہے"
۲۵۳	میر کی غزل کا شعر یہ ہے۔ زردی رنگ و رو نا دونوں دلیل کشتن خوش طالعی سے میرے کیا کیا گواہ نکلے	"واو عاطفہ ہندی ہے کیوں کہ ترکیب فارسی الفاظِ ہندی و فارسی میں محلِ تامل ہے"
۳۲۲	میر کی غزل کا مقطع یہ ہے۔ غزل ہے کہ ردیف و قافیہ کا رفتہ رہتا ہے نکلنا میر اب مشکل ہے میرا ان زمینوں سے	"اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ تلاش کر کے قافیے اور ردیفیں باندھی ہیں اور روز بروز تلاش کا اہتمام بڑھتا جاتا ہے"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
491.5503
GHA

غالب اسد اللہ خاں

قاطع برہان۔ درفش کاویانی۔ دہلی، اکمل المطابع، ب۔ت

L 3366

صفحات ۱۵۲

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶	میرزا غالب کا اعتراض ہے کہ جب بڑے بڑے اہل زبان، ایرانی علماء اور شعراء نے لغت لکھنے کی طرف توجہ نہ کی تو صاحب برہان کو کیا پڑی تھی کہ اہل زبان نہ ہوتے ہوئے بھی فارسی کی لغت لکھ ڈالی۔ بڑے بڑے شعرا میں غالب نے رودگی خاقانی اور قآنی کا تذکرہ کیا ہے۔	"قآنی خبر داشت۔ الخ"
۲۳	اسکندر کی بحث میں غالب کی تنبیہ ان الفاظ میں ہے۔ " ال بضم اول بمعنی او نشان میدہد و اسکندر را مخفف آلاساندر یا معرب آلاساندر میگوید یا میگوئیم کہ آلاساندر اصل لغت و مخفف یا معرب آں اسکندر خبط و اَل بمعنی او محل تامل۔"	"اسکندر معرب الگزنڈر ست نہ کہ مخفف غالبًا در یونانی الاسندر بود"
۵۴	غالب صاحب برہان کے اس دعویٰ کا ذکر کرتے ہوئے کہ اُسکے اجداد تبریز سے	"از خاندان وزاد و بوم خودی گوید" الخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	آئے تھے اپنے نام ونسب کا بیان ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ "نامہ نگار از زمرہ ترکان سلجوقیست وسلسلۂ نسب من از سلطان سنجر وسلطان ملک شاہ سلجوقی بہ طغرل وسلجوق میرسد	
۷۱	صاحب برہان نے "دژم" کی تشریح میں تیرہ الفاظ لکھے ہیں۔ غالب کا اعتراض اس طرح ہے۔ "سرمست ومخمور را در معنی متحد یکدیگر چگونہ پنداشت۔ سرمست کسی را گویند کہ شراب نوشیدہ باشد ودماغش رسیدہ باشد ومخمور آنکہ نشۂ از نہادش بدر رفتہ باشد"	"نظیری! گر بدستیم بادہ کم دہ ور مخموریم ساغر آور"
۸۳	صاحب برہان نے "شب رواں" کے جو معنی بیان کئے ہیں غالب نے ان پر حیرت ظاہر کی ہے۔	"نشانِ شبرواں دار دسرِ زلفِ پریشانش"
۹۹	لفظ "قانون" کی بحث میں صاحب برہان کو سخت سست کہنے کے بعد غالب نے اس لفظ کو عربی الاصل قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں "پس قانون لفظ عربی الاصل است جمع آں قوانین وفاعل آں مقنن اگر قول دکنی راست بودے وقانون از تعریب کانون وجود گرفتی افادۂ معنی آتشدان نیز بحال ودر قرار ماندی چوں چنیں نیست حاشا کہ چناں باشد"	"قانون را بعض ائمۂ لغت عجمی الاصل نوشتہ اند مستعب نیست کہ اصلاً یونانی ولاطینی باشد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۰۵	مارسان کی بحث اس طرح ہے "برہان قاطع مارسان بکسر ثالث و سین بی نقطہ بروزن عاشقان یعنی مارستان ست کہ بیمارستان و دارالشفا باشد" قاطع برہان۔ اگر مخفف بیمارستان میگفت میپرسیدم کہ شارسان مخفف شارستان دیدہ ایم۔ در بیمارستان اگر حکم تخفیف روا کنیم بیمارسان میماند باز چوں بیمارسان را مخفف گردانیم مارسان صورت می پذیرد۔ اما بعد دو استحالہ ہر آئینہ تا در کلام یکی از ستر گان پارس نہ بینیم چساں باور داریم اینہا کہ گفتہ ایم ہمہ سہلست بیمارسان بکسر ثالث یعنی برای قرشت مکسور در کدام فرہنگ دیدہ است یا از کدام خرد در شنیدہ است اشعار سند فرو گذاشتن ہم ازیں روست کہ خواجہ نگارش لغات مطابق قیاس خویش دوست دارد لاجرم سند از کجا آرد"	"مارستان را کہ تعریب بیمارستان ست مارسان بروزن عاشقان فہمیدہ وخبط کرد"
۱۱۲	لفظ "مہلند" کے سلسلہ میں صاحب برہان اور غالب کی بحث اس طرح ہے "برہان قاطع" مہلند بروزن فرزند تیغ و شمشیر ہندی را گویند قاطع برہان۔ لغت نوشت و توضیح نکرد کہ تیغ ہندی را در کدام	"اصلاً لفظ محصّد بودہ باشد محصند از تصحیف کتابت مہلند شد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ و سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	زبان مہلند گویند۔ تیغ ہندی ہماں سرد ہست لیکن نہ در ہند مہلند گویند و نہ در فارسی و نہ در عربی و نہ در ترکی و اینچنیں لغات دریں کتاب فراواں است۔"	
۱۱۳	لفظ "آف" کے سلسلہ میں صاحب برہان اور غالب کی بحث اس طرح ہے۔ برہان قاطع۔ نامۂ آف بہ معنی نافۂ آہوی مشک است چہ آف بہ معنی آہوی مشک باشد قاطع برہان۔ در علم لغت فرشتہ عار لیست نہ مصر عیست مشہور فقیر نشیدہ است کہ آہوی مشکیں را آف گویند گمان گردی آنست کہ آف اسمی است از اسامی نیر اعظم و آفتاب مزید علیہ چوں ماہ و ماہتاب و جم و جمشید اندیشہ ایں رامی نپرد و آف بہ معنی آہو سند نمیخواہد خواہی از کتاب خواہی از نظم۔"	"در لغت دری اپ بہ بائے فارسی بمعنی شمس بود۔ در فارسی جدید اف شد و ازاں آفتاب پدید آمد۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م
891.551
GHA

غالب، اسد اللہ خاں
کلیاتِ غالب فارسی۔ لکھنؤ، نول کشور، ۱۸۷۲ء
صفحات ۵۵۲
L 352/

صفحہ کتاب	متن/سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۰۹	غالب کے قصیدہ کا ایک شعر اس طرح ہے۔ نگہم نقب بگنجینۂ دلھا میزد مژدہ باد اہل ریا را کہ زمیداں رفتم	"نگہم نقب ہمی زد بہ نہانخانۂ دل"
۳۱۰	مرزا غالب کا شعر یہ ہے چوں شنیدم کہ ترا نائب مہدی گویند بہر تسکین بہ طلبگاری برہاں رفتم	"ایں صریح اشارت بہ غازی الدین حیدر ست کہ ملقب بہ نائب امام آخرالزماں بود۔ نصیر الدین حیدر اضافۂ مابعد ست از خواجہ حالی شنیدم کہ اصلاً مصرعہ تسمیہ چنیں بود۔" ع۔ ہم زاسمت کہ شود غازی دیں حیدر"
۳۱۱	قصیدہ کا ایک شعر جس میں روشن الدولہ کا نام آیا ہے۔ اس طرح ہے۔ روشن الدولہ بہادر کہ بایثار و عطا خامش گفتم و شرمندۂ نقصان رفتم	"مدح روشن الدولہ در قصیدۂ لکھنو نہ بود بعد چند اشعار تازہ اضافہ نمودند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
891.551
YAG

یغما، میرزا ابوالحسن

غزلیاتِ میرزا ابوالحسن المتخلص بہ یغما

بمبئی، حاجی محمد اسمٰعیل تاجر کرمانی، ۱۸۸۴ (۱۳۰۲ھ)
صفحات ۲۴۰

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۷۷	یغما کی آخری غزل کا مطلع اس طرح ہے "زیر میکدہ تا کی کنم تحمل خواری نماند نیروی طاقت مگر ز آہن و دیم	"بعد چند ایام کاشان را ترک کرد و ایں شعر نوشتہ بہ امام جمعہ فرستاد" شیخ شہر جان بر دم بہ تزویر مسلمانی بہ ایں کافر نمی کردم چہ مگر در . . . ."
	اس غزل کے بارہ میں درج ذیل عبارت چھپی ہے۔ "درزمانیکہ امام جمعۂ کاشان یغما را تکفیر کردو شریعتمدار حاجی ملا احمد نراقی حمایت یغما نمود یغما لباس زہد پوشیدہ وایں غزل را نظم آورد۔	
۱۸۰	اس صفحہ پر پہلا شعر یہ ہے۔ نہ دلست آنکہ تو داری کہ یکی سنگِ سیاہ کف آوردہ و بر شیشۂ دلہا زدۂ	"می گونہ تو گویاست کہ صہبا زدۂ" تو سبحانہ، باد دلے حیف کہ نی مازدۂ
۱۸۲	آخری غزل کے مطلع کا مصرعہ ثانی اس طرح ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مگر مغلطہ یا بم بر آستان تو راہی	"مغلط و ملغت را بمعنی غلط و لغت"
۱۹۲	آخری غزل کا پانچواں شعر اس طرح ہے نقد دل ہر کہ بسودائی محبت بفروخت بی بضاعت شد و بر ہر سر بازار نشست	"سر ہر بازار نشست نہ کہ بر ہر سر بازار نشست تعجب ست از امثال یغما کہ اصل زبان و صاحب لغت باشد"
۲۱۲	پہلی غزل کا مطلع اس طرح ہے کشت تا قافلۂ عشق جنوں استادم ہر چہ آموختہ بودم ہمہ رفتہ از یادم	کذا "بالفوط شتر، و کسر خر و، خزرۂ گاؤ زندہ و مردہ ہفتاد و دو ملت گادم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب
491.5509
AZA

آزاد، محمد حسین

سخندانِ فارس

ج ۲۔ لاہور، مطبع مفید عام، ۱۹۰۷ء
صفحات ۳۱۷

L534

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
"مصنف کو فتح الباری اور فتح القدیر میں دھوکہ ہوا فتح الباری ابن ہمام کی نہیں ہے ابن حجر کی ہے۔"	محمد حسین آزاد نے اپنے لکچر "فارسِ قدیم کی تاریخ میں فارس اور اہل فارس کی تعریف و توصیف کی ہے اور لکھا ہے کہ انکی تہذیب شیشہ اور دولتمندی نے کسی کے آگے سر نہیں جھکایا۔ صحیح بخاری میں بھی ایک جگہ اہل فارس کا ذکر ہے جس کی ابن ہمام صاحب فتح الباری نے شرح کی ہے کہ یہ لوگ بہادر اور شہسوار تھے۔	۹
"انمیں سے اکثر مصطلحات قدیم نہیں ہیں بلکہ جب عربی سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا ہے اس وقت وجود میں آئیں۔"	عربی میں مستعمل کچھ قدیم ایرانی الفاظ کی فہرست پیش کی گئی ہے۔	۱۵
"تعجب ہے کہ ان الفاظ کو قدیم قرار دیا گیا ہے "گوے چغینی" صریحاً یونانی اور عربی سے ماخوذ ہے۔"	روئے زمین سے متعلق کچھ قدیم اصطلاحیں مثالاً پیش کی ہیں انمیں ایک اصطلاح "گوے چغینی" ہے۔	۱۷
	دسویں لکچر "فارسی پر ہندوستان میں آکر	۲۴۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا آخر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کیارنگ چڑھے"، میں کچھ الفاظ نقل کئے گئے ہیں جو اگرچہ فارسی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں اُنکا مطلب وہ نہیں لیا جاتا جو فارس میں لیا جاتا ہے۔ ایسے دو لفظ یہ ہیں۔ (۱) رَسد۔ کاروانِ غلہ وسامان لشکر۔ ایران میں اُسے سورسات کہتے ہیں۔ (۲) دفتر: آج کل وہاں فردِ کاغذ کو کہتے ہیں۔	(۱) "رسد"، قدیم فارسی ہے آج کل ترکی لفظ رائج ہوگیا۔ (۲) لیکن پچھلی مصنفات میں ملتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

921.947
ANS

انصاری، محمد یونس

ابن رشد۔ اعظم گڈھ، مطبع معارف، ۱۹۴۳ (۱۳۴۲ھ)

صفحات ۳۸۸ 523 ،

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۵۸	مسلمان علماء کے علم الاخلاق کو فلسفیانہ حیثیت سے قبول کرنے کے مسائل پر بحث کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ یونانی فلسفیوں کے اخلاقی مضامین سے عرب فلاسفہ بالکل واقفیت نہیں رکھتے تھے۔ اسی ضمن میں مزید لکھا ہے کہ حکیم ابن مسکویہ نے کتاب الطہارۃ میں نصیر الدین طوسی نے اخلاقِ ناصری میں علم الاخلاق پر قلم اٹھایا ہے۔	"طوسی کی اخلاق ناصری تمام تر ابن مسکویہ کی کتاب الاخلاق سے ماخوذ ہے جیسا کہ خود اس نے اعتراف کیا ہے۔ ابن مسکویہ کی کتاب الطہارت نہیں ہے بلکہ تہذیب الاخلاق ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
928.914391GH
HAL

حالی، الطاف حسین

یادگارِ غالب، کانپور، نامی پریس، ۱۸۹۷ء

صفحات ۴۰، ۴۴

L 6/2

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸۳	مولانا حالی نے غالب کے متعلق لکھا ہے کہ بعض اوقات وہ اپنے شاگردوں کے کلام سے متاثر ہو کر ان کا دل بڑھانے کی غرض سے تعریف میں مبالغہ کرتے تھے۔ آخری عمر میں ایک شاگرد کی غزل دیکھ کر اس کی بے انتہا تعریف کی اور یہ کہا "کہ اگر میں اب رشک کرنے کے قابل ہوتا تو تم محسود ہوتے اور میں حاسد۔	"یعنی خود مولانا حالی کی"
۲۱۸	غالب کا ایک فارسی کا شعر اس طرح ہے۔ رواں فدائی تو! نام کہ بُردہ ناصح رہے لطافتِ ذوقیکہ دربیانِ تو نیست مولانا حالی نے اس شعر کی تشریح ان الفاظ میں کی ہے "چونکہ ناصح ترکِ عشق کی نصیحت کرتا ہے اس لیے معشوق کا نام عاشق کے سامنے اچھی طرح نہیں لیتا۔ شاعر ناصح کی طرف	"شعر کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ ناصح کی بد ذوقی ہے یعنی وہ کیا لطافت ہوگی۔ جو تیرے نام لینے میں نہیں ہے۔ کیونکہ تجکو ذوقِ عشاق حاصل نہیں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	خطاب کر کے کہتا ہے کہ میری جان تجھ پر قربان ہو۔ تو نے کس کا نام لیا؟ وہ کیسی لطافت اور لذت ہوگی جو کہ تیرے بیان میں نہیں ہے؟ یعنی جس طرح اس کا نام لینا چاہیے تھا اگر اس طرح تو بھی وہ نام لیتا تو کیسی لطافت اور لذت تیرے بیان میں ہوتی۔ مگر چونکہ ناصح نے بری طرح سے اس کا نام لیا تھا۔ اس لیے کہتا ہے کہ وہ کیسی لطافت ہوگی جو تیرے بیان میں نہیں ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

923.254 F.A
SIR

سید احمد خاں

سیرۃ فریدیہ: حالاتِ زندگی دبیر الدولہ امین الملک خواجہ فرید الدین احمد خاں بہادر مصلح جنگ وزیر لوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی۔

آگرہ: مطبع مفید عام، ۱۸۹۶ء

صفحات ۵۷

L/1903

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷	سرسید نے علامہ تفضل حسین خاں کا ذکر کیا ہے جن سے خواجہ فرید الدین احمد نے علوم ریاضیہ کی تحصیل کی تھی۔ لکھتے ہیں۔ کہ علامہ موصوف پہلے جنرل پامر کے پاس منشی تھے۔ پھر اُن کی سفارش سے نواب آصف الدولہ نے اُن کو اپنا سفیر بنا کر کلکتہ بھیجا۔	"یہ صحیح نہیں ہے سر جان شور کی سفارش سے عہدہ سفارت ملا تھا۔"
۱۳	سرسید کے بیان کے مطابق حاجی محمد خلیل خاں فتح علی شاہ فرماں روائے ایران کی طرف سے سفیر مقرر ہو کر بمبئی روانہ ہوئے وہ ۲۲ مئی ۱۸۰۲ء کو بمبئی پہنچے۔ وہاں انگریزوں کی جانب سے اُن کی بڑی تعظیم و تکریم ہوئی۔	"صاحب تحفۃ العالم نے ضمیمہ میں بعض تفصیلات بیان کی ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۱۶	حاجی محمد خلیل خاں سفیر ایران کے بمبئی میں اچانک گولی لگ جانے کی وجہ سے مارے جانے کے بعد گورنر جنرل مارکوئس آف ولزلی نے ایک تعزیت نامہ مسٹر مینٹی سفیر بصرہ کی وساطت سے شاہ ایران کو روانہ کیا۔ بعدازاں مسٹر لوٹ اور خواجہ فریدالدین احمد دونوں کو بھیجنے کی تجویز ہوئی جو بقول سرسید غالباً ۱۸۰۳ء میں روانہ ہوئے ہوں گے لیکن سرسید کا خیال ہے کہ کسی انگریزی تاریخ سے مسٹر لوٹ کا ایران یا بوشہر جانا ثابت نہیں ہوتا اور خواجہ فریدالدین احمد کے روزنامچہ کی سند سے جو اکثر سرسید کے مطالعہ میں رہا اُن کا خیال ہے کہ اُس روزنامچہ میں لکھا تھا کہ مسٹر لوٹ بیمار ہو گئے اور گورنر جنرل کے حکم سے خواجہ فریدالدین احمد بطور سفیر مستقل کے روانہ ہوئے۔"	"یہ صحیح نہیں ہے۔ دراصل تعزیت کی سفارت دوسری سفارت سے الگ نہ تھی۔ ایک ہی سفارت تھی جیسا کہ مارشمن کلارک نے لکھا ہے پس خواجہ فرید تنہا نہیں گئے۔ مسٹر مینٹی کے ساتھ گئے تھے۔"
۱۸	خواجہ فریدالدین بحیثیت سفیر اس خاص مقصد کے لئے ایران بھیجے گئے تھے کہ وہ حالات ہموار کر کے شاہ ایران کو دوسرا سفیر روانہ کرنے پر آمادہ کریں۔ چنانچہ خواجہ صاحب اس مقصد میں کامیاب	"یہی نبی خاں ہے جس نے کلکتہ میں یہ غزل لکھی تھی۔ امشب جمال ردئے او دارد تماشائی دگر یا اینکہ من می بینمش بہتر ز شبہائی دگر"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا سال	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہوئے اور محمد نبی خاں ایران کے دوسرے سفیر مقرر ہو کر بھیجے گئے۔ محمد نبی خاں کی خواجہ صاحب سے بڑی گہری دوستی ہوگئی۔ اس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ جب خواجہ فریدالدین احمد امور سفارت انجام دینے کے بعد شیراز سے بوشہر کو روانہ ہونے لگے تو محمد نبی خاں نے چند اشعار الوداعی بطور علامت دوستی کے تصنیف کر کے خواجہ صاحب کو پیش کئے یہ اشعار کتاب کے صفحہ نمبر ۱۸ پر موجود ہیں۔	
۲۴	۱۵ ستمبر ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی فتح کر لی اور انگریزی عملداری دلی میں ہوگئی۔ بعد میں ہولکر نے دہلی پر فوج کشی کی لیکن جنرل اختر لونی رزیڈنٹ دہلی کی حکمت عملی سے ہولکر کو شکست دے دی گئی۔ اس کے بعد ۱۸ دسمبر ۱۸۰۶ء کو شاہ عالم کا انتقال ہوگیا اور اکبر شاہ ثانی تخت نشین ہوئے۔ اکبر شاہ اگرچہ تخت نشین ہوئے۔	* دراصل اس تین لاکھ ماہوار کے مطالبہ کی بنیاد وہ تجویز تھی جو فتح دہلی کے بعد لارڈ لیک نے کی تھی اور ولیزلی نے بھی اُسے منظور کر لیا تھا مگر پھر نواب احمد بخش خاں کی دولت خواہی نے اسے پچھتر ہزار تک پہنچا دیا اور کونسل کلکتہ نے اسی کا اعلان کیا۔"
	. . . . . مگر اخراجات کی تنگی کا وہی حال تھا جو شاہ عالم کے وقت میں تھا اکبر شاہ کو یہ خرابیاں دور کرنے کی فکر ہوئی اور اس بات کا بھی خیال ہوا کہ دہلی اور اس کے مضافات میں محض بادشاہ کی	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	حکومت ہونی چاہیئے اور انگریزوں کو محاصلِ ملک سے تین لاکھ روپیہ ماہواری دینا لازم ہے	
۲۶	خواجہ فریدالدین نے شاہی قلمدان وزارت سنبھال کر قرضہ ادا کرنے اور اخراجات برابر کرنے کی تین تدبیریں کیں۔ تمام شہزادگان و بیگمات و ملازمان و علمائے شاہی کی تنخواہوں سے دس فیصدی کمی کر دی۔ دونوں بادرچی خانوں کو موقوف کر دیا۔ دیوانِ عام کی گری ہوئی چھت کے تانبے کے پیسے بنوا ڈالے اور پیتل فروخت کر ڈالا۔ اس طرح کئی لاکھ روپیہ قرضِ شاہی ادا کر دیا۔ ان انتظامات سے آمد و خرچ برابر ہو گیا اور تنخواہیں ماہوار ملنے کا انتظام ہو گیا۔ لیکن تنخواہوں کی کمی کارخانجات کے بند ہونے اور خاصوں کی موقوفی ہو جانے کی وجہ سے لوگ ناراض ہو گئے۔ دیوانِ عام کی چھت کی نسبت جو کچھ کیا گیا تھا وہ بادشاہ کی مرضی اور اجازت سے کیا گیا تھا مگر تمام لوگ چرچا کرتے تھے کہ دیوانِ خاص کی چاندی کی چھت نادرشاہ نے لوٹ لی اور دیوانِ عام کی تانبے کی چھت خواجہ فرید نے۔ رفتہ رفتہ ان شکایات کا اثر بادشاہ کے دل پر ہوا اور ان سب اسباب کی بنا پر	"والد مرحوم کہتے تھے کہ خواجہ فرید کا تقرر اس امید سے ہوا تھا کہ انگریزوں میں ان کا رسوخ ہے۔ یہ پیش کش کی رقم بڑھوا دیں گے۔ جب اس قسم کی کوئی سعی ان سے بن نہ پڑی تو ناہی ہوئی اور ممتاز محل کے ایما سے علیحدہ کر دیے گئے۔ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ خواجہ فرید کے تقرر میں دونوں مرتبہ رزیڈنٹ کا ہاتھ تھا کیونکہ ان کی انگریزی ہوا خواہی معلوم و مسلم تھی اور کمپنی کے متوسلوں میں شمار ہوتے تھے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن/سیاق وسباق	حوالہ کتاب
	خواجہ نے استعفا دے دیا لیکن بعد میں دوبارہ کچھ مصالح کی بنا پر جن کی تشریح سرسید نے کی ہے۔ خواجہ کو کلکتہ سے بلوایا گیا اور بدستور اپنے عہدۂ سابق پر مامور ہوئے لیکن اس دفعہ بھی انھوں نے اضافۂ پنشن میں کوئی کوشش نہیں کی۔	
"یہ واقعہ بالکل بے اصل اور غالباً خواجہ فرید کا مشہور کیا ہوا ہے"۔	شاہی پیش کش میں اضافہ کے سلسلہ میں جو کوششیں کی گئیں ان کی ناکامی کا سبب سرسید یہ واقعہ بتاتے ہیں کہ شاہ عالم نے کوئی شقہ مرہٹوں کے نام لکھا تھا۔ جب کہ مرہٹوں اور لارڈ لیک میں لڑائی ہو رہی تھی وہ شقہ لارڈ لیک کے ہاتھ لگ گیا تھا اور اس سبب سے جو معاہدے کہ لارڈ لیک نے اس سے قبل شاہ عالم سے کئے تھے وہ سب زائل اور ساقط ہو گئے اسی وجہ سے ساری شاہی درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ اور کمپنی نے ان پر کچھ توجہ نہ دی۔	۳۱
"بڑے دے لین مشہور حامی تردید تعلیم انگریزی جو بعد کو ممبر کونسل بھی ہوا"۔	خواجہ فریدالدین احمد کے انتقال کے کئی روز بعد مسٹر کول برڈک رزیڈنٹ دہلی اور مسٹر ٹرولین جو اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھے۔ ماتم پرسی کے لئے دبیرالدولہ کے یہاں آئے"۔	۳۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۳	دبیر الدولہ کے چند شاگردوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں ایک مولوی رجب علی صاحب شیعہ مذہب بھی تھے جنھوں نے اپنی آئندہ زندگی میں پنجاب میں بہت عروج پایا۔	"رجب علی یک چشم جس کا ذکر سر ہنری لارنس کے حالات میں ملتا ہے اور جو محاصرۂ دہلی ۱۸۵۷ء میں ڈپٹی کمشنر تھا۔"
۳۴	دبیر الدولہ کو کتب بینی کا بڑا شوق تھا۔ اُن کے کتب خانہ کی ہر ایک کتاب پہلے اُن کی نظر سے گذرتی تھی بعد ازاں کتب خانہ میں داخل ہوئی تھی۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ انگریزی بھی جانتے تھے یا نہیں مگر اُن کے کتب خانہ کی انگریزی کتابوں پر بعض الفاظ کے معنی خود ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ملتے ہیں نیز بعض دیگر وجوہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کو کسی نہ کسی قدر انگریزی آتی تھی۔ کم سے کم یہ کہ بول لیتے تھے اور پڑھ لیتے تھے۔"	"انگریزوں سے اُنس اور ان کے علمی تفوق کا اعتراف یقیناً انھیں تفضل حسین سے شاگردی میں ملا ہوگا کیونکہ تفضل حسین اٹھارھویں صدی کے ان چند ہندوستانیوں میں سے ہیں۔ جو جدید علوم سے آشنا ہو چکے تھے اور محض علمی ذوق سے انگریزی اور لیٹن بھی سیکھی تھی۔ پھر جب حالات نے معیشت کی راہ بھی انگریزوں ہی کی ملازمت میں دکھائی تو یہ تاثر اور زیادہ بڑھتا گیا تعجب ہے کہ سرسید نے دہلی مدرسہ کی سرپرستی کا حال نہیں لکھا یہ من جملہ اُن دو تین رؤسار دہلی کے ہیں جنھوں نے مدرسۂ دہلی کی سرپرستی کی تھی۔ اور انگریزی شاخ کے افتتاح کے موید ہوئے تھے۔"
۳۵	نواب دبیر الدولہ کا معمول تھا کہ صبح کا کھانا محل سرا میں جا کر کھاتے تھے۔ ایک بہت بڑے نعمت خانے میں بہت	"نعمت خانہ سے مقصود ایک طرح کی وسیع مسہری ہے جو دسترخوان کے چاروں طرف لگ جاتی تھی تاکہ کھی کا گزر نہ ہو۔ والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	وسیع دسترخوان بچھا ہوا ہوتا تھا اور کل بیٹے بیٹیاں اور پوتے وغیرہ سب ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔"	مرحوم نے مکہ معظمہ میں بنوائی تھی اور دن کا کھانا ہمیشہ اسی کے اندر کھاتے تھے۔"
۳۶	نواب دبیرالدولہ کے دسترخوان پر بچوں کا مجمع ہوتا تھا اور سب نہایت نفاست اور تہذیب کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ بڑی احتیاط رہتی تھی کہ کوئی چیز گرنے نہ پائے اور زیادہ ہاتھ کھانے میں آلودہ نہ ہو۔ نوالہ چبانے کی آواز منہ سے نہ نکلے۔	" کھانے میں انگلیوں کے صرف سرے آلودہ ہونے چاہئیں۔ پلاؤ جانوں کے کھانے میں بھی یہ احتیاط ضروری تھی کہ لقمہ انگلیوں کے اندر رہے۔ اس سے زیادہ مقدار نہ ہو۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ میری انگلیاں سالن سے آلودہ ہو گئی تھیں۔ اس پر والد مرحوم اس قدر برآشفتہ ہوئے کہ قریب تھا تھپڑ مار دیں رقیق چیز کے پینے اور نوالہ کے چبانے کی آواز نکلنا حد درجہ معیوب سمجھا جاتا تھا اور غیر محتاط دسترخوان پر بیٹھنے کے لائق نہیں سمجھا جاتا تھا۔"
۴۱	دبیرالدولہ کے چھوٹے لڑکے خواجہ زین العابدین احمد بڑے شوقین مزاج تھے۔ گانے اور بین بجانے کا بڑا شوق تھا۔ دھرپت اور خیال گانے والوں کے دلدادہ تھے۔ اس مقصد کی وجہ سے اس زمانہ کی قابل یادگار مجلسوں میں شریک ہوتے تھے۔ خواجہ میر درد کے جانشین کے یہاں بھی اُن کی برابر شرکت رہتی تھی۔ ایک معزز رئیس رائے پرانکشن	" یہ وہی پرانکشن ہے جسے اکبر شاہ ثانی نے کلکتہ بھیجا تھا تاکہ سر جارلس مٹکاف کے خلاف شکایت کرے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	کے یہاں بھی ہر مہینہ ایک جلسہ ہوتا تھا اس میں جنّا نام کی ایک طوائف دھرپت و خیال گاتی تھی۔ اسی وجہ سے رائے موصوف نے اس کا پیشہ چھڑوا کر اپنے یہاں رکھ لیا تھا۔	
۴۳	کسی زمانہ میں نواب زین العابدین کو تیر اندازی کا زبردست شوق تھا۔ اس لیے برابر تیر اندازی کے جلسے ہوتے رہتے تھے مگر وہ جلسے ایسے نہیں تھے جن کی خوبی اور عمدگی اور شان امرا اور سلاطین کے جلسوں کی سی ہو۔	"سلاطین یعنی شہزادے یہ قلعہ کی اصطلاح تھی"
۴۴	زین العابدین کو کمان اور تیر بنانے میں بھی کمال حاصل تھا۔ ان کی بنائی ہوئیں کمانیں کشمیر کی بنی ہوئی کمانوں سے زیادہ عمدہ سمجھی جاتی تھیں۔ بڑی خوبی اُن کمانوں میں یہ تھی کہ برسات میں رُخ نہ کرتی تھیں۔	"کمان کا رخ کرنا"
۴۵	سرسید اپنی ابتدائی تعلیم اور اپنی والدہ کے سبق پڑھانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں، کہ وہ سبق پڑھاتے وقت سوت کی گوندھی ہوئی تین لڑیں ایک	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	لکڑی میں بندی ہوئی میری تنبیہ کو اپنے پاس رکھ لیتی تھیں۔ اگرچہ وہ خفا تو کئی دفعہ ہوئی ہوں گی مگر اُن سوت کی لڑوں سے مجھے کبھی مار نہیں پڑی۔"	"کس بے تکلفی سے دلی کا خاص محاورہ لکھ گئے۔ دوسرا شخص یہاں بول جاتا کہ مار نہیں پڑی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

928.9143
SUL

سلیمان ندوی، سید

حیاتِ شبلی ۔ اعظم گڈھ، دارالمصنفین، ۱۹۴۳ء

صفحات ۲۰، ۲۵، ۸۴۶

L668

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷۹	سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔۔ "علامہ شبلی نے درسیات کی تکمیل مولانا فاروق ہی سے کرلی تھی۔ تاہم ان کے ذوقِ علمی نے ان کو دوسرے خرمنوں کی خوشہ چینی پر آمادہ کیا۔ سب سے پہلے مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلی کی شہرت کمال ان کو لکھنؤ لے گئی لیکن کچھ فطری جودتِ طبع اور کچھ فیض فاروقی کی بدولت علامہ نقد و اجتہاد کے خوگر تھے۔ اس لیے زانوئے ادب تہہ کرنے سے پہلے لکھنؤ سے قدم اٹھ گئے اور رامپور کا رخ کیا وہاں مولانا ارشاد حسین کے شرفِ تلمذ پر اکتفا کی۔ علامہ مرحوم کو حضرت مولانا ارشاد حسین کی وسعتِ نظر، اصابت رائے اور مجتہدانہ ژرف نگاہی کا اعتراف ہمیشہ رہا۔ مولانا ارشاد حسین نہایت متشدد حنفی تھے۔ مولانا نذیر حسین کی	"اگر اُس زمانہ میں مولوی شبلی کو مجتہدانہ نظر و فکر کی جستجو ہوتی تو مولوی عبدالحیؒ کو ترجیح دیتے جو حنفیت کے مقلدانہ جمود سے باہر آچکے تھے لیکن انھوں نے مولوی ارشاد حسین کو انتخاب کیا جو مقلد اعمیٰ تھے۔ مولوی نذیر حسین کی کتاب ایثار الحق نہیں ہے۔ معیار الحق ہے۔ مولوی ارشاد حسین کی معلومات کا یہ حال تھا کہ انتصار الحق میں بلوغ المرام کو شاہ ولی اللہ کی تصنیف بتلاتے ہیں۔ ان کی تعریف میں مجتہدانہ ژرف نگاہی لکھنا کس قدر بے معنی بات ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا سب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ایثار الحق کے جواب میں انتصار الحق ان ہی نے لکھی ہے۔	
۸۵	"جس طرح شبلی نے دوسرے علوم کی تحصیل کے لیے اُن ہی اساتذہ کا انتخاب کیا جو اس فن میں یگانہ تھے۔ اسی طرح حدیث کے لیے بھی انھوں نے اس زمانہ کے سب سے نامور محدث احمد علی سہارنپوری کا انتخاب کیا۔"	"اس انتخاب میں بھی وہی حنفیت کا جمود تھا۔ دراصل اس پھندے سے وہ اس وقت تک نہ نکل سکے جب تک کہ سرسید کی صحبت نہ ملی۔"
۱۰۴	سید سلیمان ندوی نے علامہ شبلی کے رسالے "ظل الغمام فی مسئلۃ القراۃ خلف الامام" کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے دیباچہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ علی گڈھ جانے سے پہلے ہی مولانا کے قلم میں اردو انشا پردازی کا زور تھا۔	"بھلا اس رسالہ کی عبارت کو انشا پردازی سے کیا مناسبت ہے۔"
۱۱۸	علامہ شبلی نے سرسید کی تعریف میں ایک قصیدہ عربی زبان میں کہا تھا وہ اس صفحہ پر درج ہے۔ پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ میں لفظ "قومنا" استعمال کیا گیا ہے۔	"یہاں "قوم" بمعنی ملت دامت استعمال کر کے انھوں نے وہی غلطی کی جو حالی وغیرہ کر چکے ہیں۔ بعد کو اس غلطی کا انھیں احساس ہو گیا تھا۔"
۲۰۴	علامہ شبلی کے سفر قسطنطنیہ کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ جہاں انھوں نے اسکولوں اور کالجوں کا بغور معائنہ کیا اور وہاں کے طریقۂ تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کی شبلی نے جب	"یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ "گذشتہ تعلیم" لکھتے وقت مولانا شبلی نے یہ خیال ظاہر کیا تھا، لیکن پھر انھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا۔ فیروز شاہ کے مدرسے کی پوری تفصیلات ملتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیہ/آزاد
	وہاں لاتعداد مدرسے دیکھے تو ترکوں کی علمی فیاضی کا اعتراف کیا اور تصور کیا کہ ہر چند یہ مدرسے کم حیثیت کے سہی تاہم سیکڑوں علمی یادگاریں موجود ہیں۔ اس وقت کی تہذیب وتمدن کے لحاظ سے ناموزوں بھی نہیں۔ ہمارے ہندوستان میں تو اس وسعت وفراخی کے ساتھ کہ بجائے خود ایک اقلیم ہے۔ حکومت اسلام کی شش صدسالہ مدت کی ایک علمی یادگار بھی موجود نہیں۔ (سفرنامہ ص ۸۰)"	ہیں۔ عرب سرائے دراصل مدرسہ تھا۔ الخ"
۲۲۰	سید سلیمان ندوی نے روم ویونان کی جنگ کی تاریخ سنہ ۱۸۸۸ء لکھی ہے۔	"یونان کی جنگ سنہ ۱۸۹۷ء میں ہوئی تھی۔ نہ کہ سنہ ۱۸۸۸ء میں۔"
۲۲۴	سرسید نے شبلی کی تصانیف کے سلسلہ میں ان کی تعریف کی تھی۔ سید صاحب نے ان کی تحریر کا اقتباس پیش کیا ہے۔ سرسید نے اپنی تحریر میں عربی کا بھی استعمال کیا ہے جس میں قوم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔	"سرسید عربی میں بھی قوم بمعنی امت وملت لکھ گئے۔"
۲۸۳	سرسید اور شبلی کے اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ سرسید پر مولانا نے سب سے پہلی تنقید اپنی تصنیف "گذشتہ تعلیم" میں کی۔ رسالہ کے بیچ میں تراجم کا بیان ختم کرکے ایک "ریمارک" کے نیچے لکھا تھا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عربوں نے	"مصنف کا خیال غلط ہے۔ مولانا شبلی نے خود مجھ سے کہا تھا کہ گذشتہ تعلیم سرسید کے اصرار سے میں نے لکھی تھی کیوں کہ کالج کے قیام کے بعد وہ نہیں چاہتے تھے کہ تراجم کی طرف لوگ متوجہ ہوں اور انگریزی کی تعلیم میں کمی واقع ہو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	عربی زبان میں دنیا کے علوم کا ترجمہ کر کے اپنے زمانہ میں جو ترقی کی اُس قیاس پر آج عمل نہیں کیا جا سکتا۔	
	سائنٹیفک سوسائٹی علی گڈھ کے بانیوں کو عربی کے اس واقعہ سے دھوکا ہوا اور وہ یہ سمجھے کہ جس طرح ہمارے اسلاف نے ترجموں کے ذریعہ علوم کو ترقی دی ہم بھی یورپ کے علوم و فنون کو اپنی زبان میں ترجمہ کر کے ترقی دیں گے۔ یہ خیال غلط تھا کیونکہ اب اس معیار پر تراجم ممکن ہیں نہ کتابوں کی زبردست تعداد ترجمہ ہو سکتی ہے اور نہ اردو اس وسعت کی زبان ہے جس کی عربی تھی۔ شبلی نے یہ بھی لکھا ہے کہ سرسید نے خود بھی اپنی تحریروں میں اس غلطی کا اعتراف کیا۔"	
۲۸۴	سلیمان ندوی لکھتے ہیں۔	
	"اگرچہ پینتیس سال بعد خود مولانا شبلی کی تحریک سے جامعہ عثمانیہ میں اردو تراجم کا کام شروع ہوا تاہم سرسید اور مولانا شبلی کے بیانوں میں ایک ذرہ سا فرق ہے سرسید نے اپنی تعلیمی شہادت میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں حکمراں زبان انگریزی	"یہ سارا بیان ظلمات بعضہا فوق بعض ہے مولانا شبلی کی ذاتی رائے تراجم کے حق میں تھی۔ سرسید مخالف ہو گئے تھے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہے۔ اس لیے ہندوستان میں انگریزی ہی کے ذریعہ تعلیم ممکن ہے۔ لیکن مولانا شبلی نے یہ نہیں کہا، بلکہ یہیں تک کہہ کر رہ گئے کہ حکمراں زبان ہی کے ذریعے قوم میں علوم و فنون کی ترقی ممکن ہے یعنی وہ اردو کو حکمراں زبان بنانا چاہتے تھے۔"	
۲۸۵	"اس میں شک نہیں کہ سرسید کی صحبت میں مولانا میں جو پہلے ہی سے علوم عقلیہ سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مذہبی عقل پسندی آگئی تھی اور عقل و نقل کی تطبیق کا ذوق پیدا ہوگیا تھا اور اشاعرہ کے بہت مسائل کی خامیاں یا غلطیاں ان کو نظر آنے لگی تھیں مگر یہ قطعاً غلط ہے کہ وہ معتزلی بن گئے تھے۔	یہ صحیح نہیں ہے۔ مولانا شبلی کی ساری دماغی تربیت سرسید کی وجہ سے ہوئی۔"
۲۸۵	سابقہ بحث ہی پر اظہار خیال کرتے ہوئے سید صاحب لکھتے ہیں کہ "مولانا شبلی سرسید کی اُن تاویلات کو پسند نہیں کرتے تھے جو انھوں نے اپنی تفسیر میں کیں اس لیے مولانا نے ان کو آہستہ آہستہ عقل پسندی کی آزاد شاہراہ سے ہٹا کر امام غزالی، رازی، ابن سینا اور	"یہ بھی صحیح نہیں ہے کہ مولانا شبلی نے انھیں غزالی وغیرہ سے آشنا کیا۔"

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	قاضی ابن رشد کی تصنیفات سے آشنا اور معتزلہ کے خیالات سے باخبر کیا۔"	
۲۸۵	"مولانا شبلی کے ذریعہ غزالی وغیرہ کے خیالات سے باخبر ہونے کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ سرسید کی آزاد خیالی جس کی وسعت کی کوئی حد نہ تھی۔ آخر میں علماء متکلمین اسلام کے خیالات تک محدود ہو کر رہ گئی۔"	"یہ قطعاً غلط ہے۔ سرسید نے امام غزالی کے رسائل "التفرقہ" وغیرہ پر "النظر" کے نام سے ریویو لکھا تھا اس میں مولانا شبلی کی رائے کو کوئی دخل نہ تھا۔"
۳۰۰	مفتی عنایت احمد کے تذکرہ میں لکھا ہے "کہ وہ علی گڈھ سے بدل کر بریلی پہنچے تھے کہ سن ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ برپا ہوا۔ اس ہنگامہ کی پاداش میں بالزام بغاوت نظربند ہوئے اور قید و جلا وطنی کی سزا دی گئی اور جزیرہ انڈمان بھیج دیے گئے۔"	"مفتی عنایت احمد نظربند نہیں کیے گئے تھے بلکہ بہادر خاں کی معیت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا اور عبور دریائے شور اور دائمی قید کی سزا دی گئی تھی۔"
۳۰۴	ندوۃ العلماء کی تاسیس کے سلسلہ میں سید صاحب رقم طراز ہیں۔ "باہمی مشورہ سے علماء کی ایک مجلس قائم کی جائے اور آئندہ سال مدرسہ فیض عام کے سالانہ جلسہ میں تمام ہندوستان کے علماء کو اس کے لیے عام دعوت دی جائے۔ اس مجلس کا نام "ندوۃ العلماء" قرار پایا	"پہلے ندیۃ العلماء قرار پایا پھر ندوہ ہوا۔"
۳۴۶	علامہ شبلی نے صحت یاب ہو کر بیماری کے زمانہ کے حالات پر مشتمل ایک قصیدہ	"قوم مصطلحۂ اردو در فارسی اصلیتے نہ دارد باید گفت۔ بود در علت او علتِ ملت مضمر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا حوالہ	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
	تصنیف کیا تھا جو چھپوا کر دوستوں کو بھیجا تھا مولانا حالی نے اس قصیدہ پر مختصر سا مبارک باد کا قطعہ لکھ کر بھیجا۔ یہ قطعہ کتاب میں پورے کا پورا موجود ہے۔ پانچویں شعر میں مولانا حالی نے پہلے مصرعہ کے آخر میں "قومی مضر" کی ترکیب استعمال کی ہے۔	لاجرم صحت او برہمہ قوم شفاست"
۳۴۸	شبلی کے عقد ثانی کی صورت اس طرح ہوئی کہ ان کے معالج ڈاکٹر مصطفیٰ خاں نے ان کو دوسرے نکاح کا مشورہ دیا۔ چنانچہ مولوی محمد سمیع صاحب کی ماموں زاد بہن سے نسبت ٹھہری۔ عقد ثانی کا یہ ارادہ مولانا کے اکلوتے بیٹے حامد حسین صاحب کو ناگوار گذرا اور وہ چپکے سے لاپتہ ہو گئے۔"	"اس لیے کہ پہلے یہ رشتہ خود حامد کے لیے تجویز ہوا تھا"
۳۵۴	شبلی نے اپنے والد کی وفات پر ایک مرثیہ لکھا تھا وہ کتاب میں موجود ہے دوسرے بند کے پہلے مصرعہ میں "قوم" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔"	"مولانا نے یہاں قوم صحیح محل پر استعمال کیا ہے۔ یعنی بمعنی نیشن نہیں بمعنی خاندان قبیلہ برادری اور عربی و فارسی میں قوم کے یہی معنی ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
922.97 AB
SHI

شبلی نعمانی، محمد
سیرۃ النعمان: امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری
ج ۱۔ دہلی، مطبع مجتبائی، س ت۔
صفحات 8، 112

L2337

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸ (ابتدائی) ۴۵	. . . . . امام ابوحنیفہ تحصیل علم کے زمانہ میں مدینہ تشریف لے گئے اور امام باقر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور تعارف ہوا تو امام باقر نے فرمایا کہ ہاں تم ہی قیاس کی بنا پر ہمارے دادا کی حدیثوں سے مخالفت کرتے ہو۔ ابوحنیفہ نے نہایت ادب سے کہا "عیاذاً باللہ حدیث کی کون مخالفت کر سکتا ہے۔ آپ تشریف رکھیں تو کچھ عرض کروں۔ پھر حسب ذیل گفتگو ہوئی۔ (ابوحنیفہ) مرد ضعیف ہے یا عورت (امام باقر) عورت (ابوحنیفہ) وراثت میں مرد کا حصہ زیادہ ہے یا عورت کا (امام باقر) مرد کا (ابوحنیفہ) میں قیاس لگاتا کہ عورت کو زیادہ حصہ دیا جائے کیونکہ ضعیف کو ظاہر قیاس کی بناء پر	"یہ جو بار بار کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ مراسیل کو بھی قابل احتجاج سمجھتے ہیں۔ پھر ان پر الزام تقدیم قیاس کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ برخلاف شافعی و ائمہ حدیث کے مراسیل کو حجت نہیں مانتے تو اس میں کئی مغالطے ہیں اول تو امام شافعی جیسا کہ الام میں خود تصریح کی ہے صرف اُن ہی مراسیل کے مخالف ہیں جو کسی مسند کے خلاف ہوں اور جس راوی کے ارسال کا ثقہ سے ہونا ثابت نہ ہوا ہو۔ شاہ صاحب نے بھی حجۃ اللہ میں لکھا ہے" فقہ ران لا یاخذ بالمرسل الا عند وجود شروط" چنانچہ ابن مسیب وغیرہ کے مراسیل پر امام شافعی و اکثر ائمہ حدیث نے عمل کیا ہے۔ ثانیاً یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ نے مراسیل کو قیاس پر ترجیح دی کسی طرح صحیح نہیں۔ مثالوں کے دیکھنے سے واضح ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	زیادہ ملنا چاہیے۔ پھر پوچھا نماز افضل ہے یا روزہ (امام باقر) نماز (ابوحنیفہ) اس اعتبار سے حائضہ عورت پر نماز کی قضا واجب ہونی چاہیے نہ روزہ کی۔ حالانکہ میں روزہ ہی کی قضا کا فتویٰ دیتا ہوں۔ امام باقر اس قدر خوش ہوئے کہ اٹھ کر ان کی پیشانی چومی۔ ابوحنیفہ ایک مدت تک استفادہ کی غرض سے ان کی خدمت میں حاضر رہے۔"	ہے کہ جن مسائل پر بوجہ عدم حصول احادیث مرفوعہ یا عدم توجہ بہ روایات یا بہ تقلید بعض مشائخ عراق احادیث مرفوعہ متصلہ مخالف پڑگئی ہیں وہاں مرسل منقطع سے حجت لاتے ہیں اور اُس کو قیاس وغیرہ سے تقویت دیتے ہیں۔ الخ" "جواب غلط ہے۔ امام باقر نے قرآن کے رد کرنے کا الزام نہیں دیا تھا بلکہ اپنے دادے کی حدیثوں کا۔ عورت کا نصف ورثہ تو قرآن سے ثابت ہے احادیث سے کیا تعلق اور اسی طرح قضاء صیام۔ دراصل یہ روایت ہی بے سروپا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

922.97 AB
SHI

شبلی نعمانی، محمد
سیرۃ النعمان۔ ج ۲۔ دہلی، مطبع مجتبائی ۱۸۹۳ء
صفحات ۱۱۳، ۳۱۰

L2338

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۴۰	علامہ شبلی نے مجتہد اور محدث کے فرق پر تفصیلی بحث کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ مجتہدین جس چیز پر فخر کر سکتے ہیں وہ دقت نظر، قوت استنباط استخراج مسائل اور تفریع احکام ہے۔ لیکن محدثین کے گروہ کے نزدیک یہی باتیں عیب و نقص میں داخل ہیں۔ علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری قاضی ابو یوسف کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ کہ "اہل حدیث میں سے ایک گروہ نے ان کی روایت سے اس بنا پر احتراز کیا ہے کہ اُن پر رائے غالب تھی اور فروع احکام کی تفریع کرتے تھے۔ ان باتوں کے ساتھ بادشاہ کی صحبت میں رہتے تھے اور منصب قضا پر مامور تھے۔" اگر فروع اور احکام کا استنباط بھی جرم ہے تو بے شبہ امام ابو حنیفہ قاضی ابو یوسف سے زیادہ مجرم ہیں۔"	"مصنف کی یہ پوری بحث یکسر مغالطہ ہے اس سے بڑھ کر کذب علی وجہ الارض کیا ہو سکتا ہے کہ ائمہ حدیث کی نسبت یہ کہا جائے کہ دقت نظر، قوت استنباط، استخراج مسائل رایت و تفکر اُن کے نزدیک نقص رہا۔ جس شخص نے صرف تراجم ابواب فقیہ بخاری وغیرہ ہی پر نظر ڈالی ہے وہ کیونکر اس خیال کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ اور پھر جس شخص نے تصنیفاتِ ابن حزم، ابن عقیل ابن تیمیہ و ابن قیم وغیرہ کو دیکھا ہے تو وہ اس خیال کی تکذیب پر حلف شرعی اٹھا سکتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس تمام معاملہ کے (یعنی امام ابو حنیفہ اور محدثین فیما بین اسکول) اسباب ہی اور ہیں اور اُن کو صاحب حجۃ اللہ نے واشگاف لکھ دیا ہے۔ مؤلف کی اس پر نظر ہے مگر افسوس کہ مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اگر مصنف نے اسی جملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		پر غور کیا ہوتا کہ" فروع احکام کی تفریع کرتے تھے۔ تو اصل عقدہ حل ہو جاتا یعنی بنیاد اپنے قرار دادہ یا ائمۂ کوفہ کے کلیات پر رکھتے نہ کہ احادیث پر۔"
۱۴۱	شبلی کے خیال میں" جو لوگ علم حدیث کی درس و تدریس میں مشغول تھے ان میں دو فرقے قائم ہو گئے تھے۔ ایک وہ جن کا کام صرف حدیثوں اور روایتوں کا جمع کرنا تھا وہ حدیث سے صرف من حیث الروایت بحث کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اُن کو ناسخ و منسوخ سے بھی کچھ سروکار نہ تھا۔ دوسرا فرقہ حدیثوں کو استنباط احکام اور استخراج مسائل کے لحاظ سے دیکھتا تھا اور اگر کوئی نص صریح نہیں ملتی تھی تو قیاس سے کام لیا تھا۔ اگرچہ یہ دونوں حیثیتیں دونوں فرقوں میں کسی قدر مشترک تھیں لیکن وصف غالب کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ممتاز تھا۔ پہلا فرقہ اہل الروایہ اور اہل حدیث اور دوسرا فرقہ مجتہد اور اہل الرائے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔"	"یہ بالکل غلط ہے۔ اصل اختلاف وہ ہے جو صاحب حجۃ اللہ نے باب سبب الاختلاف میں لکھا ہے یعنی ایک گروہ نے اساس کار کلیات مستخرجہ پر رکھا اور غدا لحاجتہ اسی پر تفریع کرنے لگے ہر جزئی کے لیے احادیث کے چنداں متلاشی نہ ہوئے۔ دوسرے گروہ نے بنیاد روایات پر رکھی۔ پہلا گروہ اہل الرائے ہے اور جہاں کہیں محدثین بر بنائے تفریع تضعیف کرتے ہیں اس سے مقصود یہی ہے نہ کہ استنباط۔"
۱۴۵	"علامہ ابن خلدون کی رائے کے بموجب فن حدیث میں امام ابو حنیفہ کا کبار مجتہدین	"سبحان اللہ کیا عجیب توثیق ہے یعنی ابن خلدون کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے لیے بڑا شرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	میں ہونا۔ اس سے ثابت ہے کہ ان کا مذہب محدثین میں معتبر خیال کیا جاتا ہے اور روداً و قبولاً اس سے بحث کی جاتی ہے۔	یہ ہے کہ محدثین نے ان کو کم از کم لائقِ خطاب صدوق تو تسلیم کیا۔"
۱۵۴	شبلی کی ایک تفصیلی بحث اس امر پر ہے کہ رسول اللہ ؐ کے زمانے سے لے کر ابوحنیفہ ؒ کے دور تک مختلف ادوار میں کس طرح احادیث یکجائی گئیں۔ اور کیسے کیسے وہ مرتب ہوئیں اور کس طرح اُن کی تدوین میں حالات زمانہ کے موافق دلچسپی لی گئی اور کیا کیا شبہات پیدا ہوئے۔ یہ طولانی بحث کتاب کے صفحہ ۱۴۷ سے شروع ہو کر ۱۵۴ پر ختم ہوتی ہے۔	"حاصل اس تمام بحث کا یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے سلسلہ روایات و احادیث کو ناقابل احتجاج سمجھا اور اس لیے احکام کے متعلق شرعیات کے لحاظ سے صرف قرآن پر انحصار کیا اور باقی قیاس پر اور اسی لیے قرآن کے عموم کی احادیث سے بہت کم تخصیص کی اور یہ سچ ہے اور محدثین بھی اسی بناء پر متاسف ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے لیے اس بارہ میں یقیناً مجبوریاں اور مشکلات تھیں لیکن وہ موانع بعد کو رفع ہو گئے۔ اور بیسیوں مسائل میں حصولِ نصوص کے بعد قیاس کی حاجت نہ رہی۔"
۱۶۹	"امام ابوحنیفہ نے درایت کے چند اصول بنائے تھے۔ مثلاً جو حدیث عقل قطعی کے مخالف ہو وہ اعتبار کے قابل نہیں۔ یہ وہ قاعدہ ہے جس کو ابن جوزی نے تمام اصول درایت پر مقدم رکھا ہے۔ ابن جوزی چھٹی صدی میں گذرے ہیں۔ اس وقت تک علوم اسلامی عروج کمال تک پہنچ	ؒ جب امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں یہ حال تھا تو ظاہر ہے کہ عہد صحابہ میں تو اس سے بھی بڑھ کر جرم ہوگا۔ اور عہد نبوت کا حال تو پوچھنا ہی نہیں چاہیے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ عقل سے بڑھ کر اسلام میں کوئی شے بری نہیں کیونکہ جس قدر عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا۔ عقل کا اعتراف بڑھتا گیا۔ تعجب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	گئے تھے۔ اور فلسفیانہ خیالات کا اثر زیادہ عام ہو گیا تھا۔ لیکن امام ابو حنیفہ کے زمانہ تک مذہب میں عقل کا نام لینا ایک جرم عظیم تھا۔"	ہے کہ مؤلف نے کیونکر اس جملے کو لکھا اور کیونکر ایک شخص یہ جملہ زبان سے نکال سکتا ہے جس کو اسلام کے دینِ فطری ہونے کا یقین ہو۔"
۱۶۹	شروع میں عقل کے خلاف کسی حدیث پر جب امام حنیفہ نے بے اعتباری ظاہر کی تو لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ اس قسم کی حدیثیں جن میں ناممکن اور محال واقعات بیان کئے گئے ہیں جب امام صاحب کے سامنے پیش کی جائیں تو وہ اُن سے انکار کرتے تھے۔"	"اس طرح کے انکار کا ایک واقعہ بھی کہیں منقول نہیں۔"
۱۷۰	شبلی نے "تلک الغرانیق العلیٰ" کی حدیث کا ذکر کیا ہے جس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ کی زبان سے سورہ نجم کی تلاوت کے وقت بتوں کی تعریف میں الفاظ ادا ہوئے۔ یہ الفاظ شیطان نے آنحضرتؐ کی زبان میں ڈال دیے تھے۔ چنانچہ تلاوت کے بعد جبرئیل آئے اور انھوں نے یہ شکایت کی کہ میں نے تو یہ الفاظ آپ کو نہیں سکھائے تھے۔ آپ نے کہاں سے پڑھ دیے۔ اس حدیث کو امام صاحب کے اصول کے موافق بعض محدثین مثلاً قاضی عیاض	"سب سے پہلے اس اصل کو امام صاحب کا قرار دادہ کسی معتمد حوالہ و مخرج فقہ و حدیث سے ثابت کیا جائے۔ پھر اس پر بحث کی جائے کہ یہ امام صاحب کے کمالات میں سے ہے یا نہیں روایت الغرانیق کو محض مخالف عقل ہونے کی بنا پر محدثین نے رد نہیں کیا بلکہ اصول روایت کی بنا پر عقل و درایت کا جو مطلب باقتضائے وقت مؤلف ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حاشا کہ سلف میں سے کسی محدث یا کسی فقیہ نے اس کا یہ مطلب قرار دیا ہو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	والوبکر بیہقی وغیرہ نے غلط کہا لیکن محدثین کا ایک بڑا گروہ اس کو اب بھی صحیح تسلیم کرتا ہے۔	
۱۷۳	بیع مصراۃ کی حدیث کو امام ابوحنیفہ نے قیاس کی بنا پر رد نہیں کیا تھا بلکہ اُس کے نسخ کا دعویٰ کیا ہے۔	• دعویٰ نسخ اس سے بڑھ کر باطل ہے جب ناسخ کوئی پیش نہیں کی۔ اصل یہ ہے کہ حنفیہ کے پاس آخری حربہ نسخ ہے۔ جب کسی طرح اختلاف احادیث صحیحہ و مذہب کو دور نہیں کیا جا سکتا تو نسخ کا دعویٰ کر دیتے ہیں جیسا کہ رفع الیدین عند الرکوع میں حنفیہ نے کیا ہے نسخ بجز دس حدیثوں کے ثابت نہیں اور ان میں بھی بعد غور و فکر چھ رہ جاتی ہیں"۔
۱۷۵	"اگرچہ امام ابوحنیفہ نے قیاس فقہی کو حدیث پر مقدم نہیں کیا تاہم اُن کے زمانہ تک قیاس کا لفظ نہایت وسیع معنوں میں مستعمل تھا اور ان معنوں کے لحاظ سے امام صاحب نے قیاس کو حدیثوں میں دخل دیا ہے۔ احکام شرعیہ کے متعلق اسلام میں شروع ہی سے دو فرقے تھے۔ ایک گروہ راوی کو ثقہ پاکر حدیث کو قبول کر لیتا تھا۔ لیکن دوسرا گروہ حسن و قبح اصل کا قائل تھا۔ اور اسباب و وجوہ پر غور کر کے اصل حقیقت کا پتہ لگاتا تھا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مسلک تھا"	"اعمال و عبادات کہ ارکان و جوارح سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں راوی کی فقاہت کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر ان احادیث کے مخالف قیاس کرنے کی کیا تاویل ہو سکتی ہے۔ الا یہ کہ عدم حصول"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۷۸	شریعت کے احکام اور مسائل اور اُن کے اسرار و مصالح کے تتبع اور استقراء سے ایسا ذوق حاصل ہو سکتا ہے جس سے یہ تمیز ہو سکے کہ رسول اللہ نے یہ حکم دیا ہوگا یا نہیں لیکن ان اسرار اور مصالح کا تتبع محدث کا فرض نہیں ہے۔ وہ مجتہد کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب ان دقیق وجوہ کے لحاظ سے امام ابوحنیفہ نے بعض حدیثوں کو معطل قرار دیا تو ارباب ظاہر نے مخالفت کی۔"	"محدث اور مجتہد کی تفریق خود باطل ہے۔ محدث غیر مجتہد کا وجود نہیں۔ محدثین کا مقصود فقہ و سیرۃ و اجتہاد کے جمع احادیث سے اور کچھ نہ تھا۔"
۱۸۰	شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب حجۃ البالغہ کے حوالے سے شبلی نے امام شافعی اور امام محمد کے مناظرات کا ذکر کیا ہے جو قرآن میں دادیوں کے حق میں وصیت کے سلسلہ میں ہوئے۔ یہ روایت بیہقی کی کتاب مناقب الشافعی سے لی ہے جس میں اور بھی بہت سی بے سروپا روایتیں مذکور ہیں۔ اس سے قبل صفحہ ۱۴۲ پر نضر بن شمیل اور امام احمد بن حنبل کے مکالمہ کا بھی ذکر ہے جو عقود الجمان کے حوالہ سے نقل کیا گیا ہے۔ اس گفتگو کو شبلی صحیح خیال کرتے ہیں۔	"یا سبحان اللہ۔ امام احمد اور نضر کا مکالمہ محض بوجہ روایت عقود الجمان صحیح ہے اور بیہقی کی روایت بے سروپا۔ ان ہذا لشیٔ عجاب۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۸۱	شبلی نے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ البالغہ کے حوالے سے امام شافعی اور امام محمد کے مناظرہ کا ذکر کیا ہے۔ امام شافعی نے امام محمد سے کہا کہ کیا آپ کے نزدیک خبر واحد سے قرآن پر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ امام محمد نے کہا ہاں۔ امام شافعی نے کہا قرآن مجید میں وارثوں کے حق میں وصیت کا حکم ہے۔	"افسوس مؤلف نے یہاں کس قدر سخت غلطی کی ہے اور صاحب حجۃ اللہ کو بلا وجہ الزام دیا ہے۔ قرآن مجید میں وارثوں کے لئے وصیت کا بھی حکم ہے اور اُن لوگوں کے پس ماندوں کے لئے جو بغیر وصیت کے مرجائیں حصص بھی بتلا دیے ہیں۔
۱۸۱	آپ اس حدیث کی بنا پر لا وصیت لوارث وصیت کو ناجائز کیوں قرار دیتے ہیں؟ شبلی نے اس روایت کو بر بنائے سند بیہقی رد کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ ہم شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ حنفیوں کے نزدیک وارثوں کے حق میں وراثت کا حکم کسی حدیث سے منسوخ نہیں ہوا بلکہ قرآن مجید کی اس آیت سے جس میں توریث کے احکام ہیں۔ یہ صرف حنفیوں ہی کی رائے نہیں بلکہ تمام مفسرین کا یہی قول ہے۔	دونوں اپنی جگہ قائم ہیں۔ نسخ کسی طرح ثابت نہیں اب نسخ کا دعویٰ جو کیا گیا تو صرف بر بنائے حدیث کہ لا وصیت لوارث اسی بنا پر امام شافعی نے کہا کہ یہ زیادتی قرآن پر ہوئی یا نہیں؟"
۲۰۵	پہلے بہ تفصیل فقہ کی تاریخ بیان کی ہے اُس کے بعد فقہ حنفی پر روشنی ڈالی ہے بعد ازاں لکھا ہے کہ عرب میں اُن کے مسائل کو اس	"اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک حکومت عربوں کے ہاتھ میں رہی جو علوم اسلامیہ سے براہ راست واقف ہوتے تھے۔ اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	نمبر شمار
تک فقہ حنفی کو عروج نہیں ہوا۔ جب عربی حکومت کا تنزل شروع ہوا اور ترکوں کا دور شروع ہوا جو محض جاہل و وحشی تھے اس وقت سے فقہ حنفی عموماً سلاطین کا مذہب قرار دیا گیا اور اُسی وقت سے تعین و تذہب و تعصب و جدال و خلاف کی بنیاد پڑی۔ مؤلف نے اس حقیقت کو چھپانا چاہا ہے"	لیے رواج نہ ہو سکا کہ مدینہ میں امام مالک اور مکہ میں دوسرے ائمہ اُن کے حریف موجود تھے لیکن عرب کے سوا تمام ممالک اسلامی میں فقہ حنفی کو رواج ہوا۔	
"اس کا کیا ثبوت ہے؟"	بعضوں کا خیال ہے اور خاصکر ابن حزم کا کہ حنفی مذہب کو قاضی ابو یوسف کے قاضی القضاۃ ہونے کی وجہ سے عروج ہوا۔ حالانکہ قاضی ابو یوسف کے عروج سے پہلے پچاس سال تک مذہب حنفی فروغ پاتا رہا تھا اور اس دور میں اُن کے سینکڑوں شاگرد قضا کے عہدوں پر مامور ہو چکے تھے۔	۲۰۷
"ظلمات بعضها فوق بعض" پہلے فقہ حنفی کی تمام ممالک اسلامیہ میں وسعت ثابت کر دی جائے پھر اس پر تفریعات ہوں۔ شام، مصر، حجاز، یمن، نجد، عراق اندلس کہیں بھی فقہ حنفی کو مقبولیت نہ ہوئی البتہ عربی خلافت کے خاتمہ کے بعد ترکی عہد میں"	شبلی کے خیال میں گو حسن قبول اور عام اثر کے لیے جو اسباب درکار ہیں وہ بالکل موجود نہ تھے تاہم فقہ حنفی کا تمام ممالک اسلامیہ میں اس وسعت اور ترقی کے ساتھ رواج پانا یقیناً اس بات کی دلیل ہے کہ اُن کا طریقہ فقہ انسانی ضرورتوں کے لیے نہایت موزوں اور مناسب ہے۔	۲۰۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۱۹	فقہ کے دوسرے حصہ میں جس کا تعلق قانون سے ہے امام ابو حنیفہ تمام مجتہدین سے ممتاز ہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اسلام میں کوئی شخص واضع قانون گذرا ہے تو وہ صرف امام ابو حنیفہ ہیں۔ مذہبی لوگوں میں جو اوصاف نہایت قابل قدر سمجھے جاتے ہیں وہ ہیں دنیاوی امور سے علیحدگی کم آمیزی معاملات میں سختی" عام واقعات سے بے خبری۔ غیر مذہب والوں سے تنفر۔ یہ تمام اوصاف ہیں جو تمدن کے مخالف ہیں۔"	" مؤلف نے کسی بے دردی سے تمام ائمۂ اسلام کی تحقیر کی ہے علی الخصوص محدثین کی جو تمام امت میں اعقل و افہم گروہ تھا اور حکمت نبوی سے مالا مال۔ اگر یہ گروہ تمدن کا ساتھ نہیں دے سکتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلام کو تمدن سے کوئی تعلق نہیں۔"
۲۲۹	شبلی نے اُن خصوصیات کا ذکر کیا ہے جن کی وجہ سے حنفی فقہ کو دوسری فقہوں پر ترجیح ہے۔ ان میں سب سے مقدم اور قابل قدر خصوصیت جو فقہ حنفی کو حاصل ہے۔ وہ مسائل کا اسرار اور مصالح پر مبنی ہونا ہے۔	"یہ محض مؤلف کی اختراع ہے جس کی کوئی اصلیت نہیں۔ ناقابل انکار دلائل سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ فقہ حنفی جس قدر اسرار شریعت کے خلاف ہے کوئی فقہ نہیں۔"
۲۲۳	علامہ شبلی کا دعویٰ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب عقل کے موافق ہے۔ امام طحاوی نے جو محدث اور مجتہد دونوں تھے۔ اس بحث میں ایک کتاب لکھی ہے جو شرح معانی الآثار کے نام سے مشہور ہے اور جس کا موضوع یہ ہے کہ مسائل فقہ کو نصوص اور طریق سے ثابت کیا جائے۔ اس	" یہ جملہ کس قدر صریح غلط و تہمت محض ہے مؤلف کا پورا مبحث بھی محض مغالطہ ہے۔ فقہ حنفی اور مذہب محدثین وائمۂ حدیث کے اختلاف کو احکام شریعت کے مطابق عقل وعلل ہونے نہ ہونے سے کوئی تعلق نہیں اور نہ طحاوی کی تصنیف کا یہ مقصد ہے اور نہ نظر و درایت سے انکا یہ مقصود ہے جو مؤلف نے بتلایا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	دعویٰ سے کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب عقل کے موافق ہے۔ شافعیہ وغیرہ کو بھی انکار نہیں اور وہ انکار کیوں کرتے۔ اُن کے نزدیک احکام شرعیہ خصوصاً عبادات جس قدر عقل سے بعید ہوں اسی قدر ان کی خوبی ہے۔	
۲۳۷	فرض و واجب و سنت کی بحث میں مختلف مدارج کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے ائمہ و محدثین کے مقابلہ میں امام ابوحنیفہ کی تصریحات کو ترجیح دی ہے۔ اور اُن کا مرتبہ بلند قرار دیا ہے۔ ارکان نماز امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی فرض اور لازمی ہیں اور خود شارع نے ان کے لازمی ہونے کی طرف اشارے کیے ہیں۔ لیکن دوسرے ائمہ نے اُن ارکان کی خصوصیات کو بھی فرض قرار دے دیا حالانکہ وہ خصوصیتیں لازمی نہ تھیں اس لیے امام ابوحنیفہ اُن کی فرضیت کے قائل نہیں مثلاً امام ابوحنیفہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کے سوا اور الفاظ سے بھی ادا ہو سکتی ہے جو اس کے ہم معنی ہوں۔ امام شافعی کے نزدیک ایسا نہیں ہو سکتا۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک تکبیر اگر	"کس قدر سخت مغالطہ ہے۔ شارع نے اپنی تمام زندگی میں بلا استنباط ایک خاص شکل و صورت و ارکان سے نماز ادا کی اور مسلمانوں سے کہا کہ اس کا نام نماز ہے۔ اب کسی کو کیا حق ہے کہ وہ اپنی شخصی عقل و قیاس سے ان اعمال میں مدارج وجوب کی تفریق کرے۔ رسول اللہؐ نے ہمیشہ عربی میں تکبیر کہی ہمیشہ فاتحہ پڑھا۔ ہمیشہ عربی میں قرآن پڑھا اب اس کے سوا جو کچھ کیا جائے گا وہ ایک عقلمند انسان کی قرار دادہ نماز ہو سکتی ہے۔ مگر محمد بن عبداللہ کی بتلائی ہوئی نماز نہیں ہے۔ رہا مسئلہ علل و اسرار عقلیہ تو ہم ثابت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کہ ان الفاظ عربیۂ ملہمہ و صور مقررہ میں سے ہر چیز عقلاً لازمی ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	فارسی زبان میں کہی جائے تب بھی جائز ہے۔ امام شافعی کے نزدیک اس سے نماز باطل ہوجاتی ہے وغیرہ وغیرہ"	
۲۴۰	شبلی نے فقہ حنفی کو نہایت آسان اور وسیع قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ سہل ہونے کی بنا پر شعراء اور مصنفین اُس کو ضرب المثل کے طور پر ذکر کرتے تھے۔ انوری نے جو ایک فحاش اور بدزبان شاعر تھا اگرچہ بُرے موقع پر اس کا استعمال کیا ہے اور کہا ہے۔ ع	"صرف چند مسائل کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوگیا ہے ورنہ اس کی کوئی اصلیت نہیں فقہ حنفی کا آسان وسہل ہونا ایک طرف اکثر حالتوں میں تو کوئی متمدن وحیات دوست آبادی اس پر عمل کرکے زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔"
	"چوں رخصتہائے بوحنیفہ"	
	تاہم اس سے ثبوت ملتا ہے کہ حنفی فقہ آسان ہے۔ عبادات اور معاملات کا کوئی باب لے لیا جائے امام ابوحنیفہ کے مسائل ایسے آسان اور نرم ہیں جو شریعت سہلہ کی شان ہے۔	
۲۴۸	امام ابوحنیفہ نے تمام مسائل میں اصول مساوات کو مرعی رکھا ہے مثلاً امام ابوحنیفہ کے نزدیک نکاح۔ طلاق وغیرہ میں عورتوں کی شہادت مثل مردوں کے معتبر ہے۔ ان کی گواہی بھی معتبر ہے۔ اور وہ منصب قضا پر بھی مامور کی جاسکتی ہیں لیکن دوسرے	"یہ صریح غلط ہے۔ امام صاحب مجرد مرضعہ کی شہادت معاملۂ رضاع میں تسلیم نہیں کرتے۔ حالانکہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے اور خود آنحضرت نے مجرد مرضعہ کے بیان پر فتویٰ دیا ہے اگر عورت اور مرد کی شہادت فقہ حنفی نے مساوی قرار دی ہے تو مرضعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ائمہ ان سب باتوں کے خلاف ہیں۔	کی شہادت کیوں مردود ہے؟"
۲۵۰	طلاق کے سلسلہ میں ابو حنیفہ کے احکام کی تشریح کرتے ہوئے شبلی لکھتے ہیں کہ امام صاحب نے مجبوری کی حالت میں طلاق کو جائز قرار دیا ہے لیکن طریقہ ایسا رکھا ہے جس سے اصلاح اور رجعت کی امید منقطع نہ ہو یعنی یہ کہ تین بار کر کے طلاق دے اور ہر طلاق میں ایک مہینہ کا فاصلہ ہوتا کہ اس دوران میں شوہر کو غور و فکر کر کے اپنے ارادے کو فعل کرنے کا موقع مل جائے لیکن اگر کسی طرح اصلاح نہ ہو تو مجبوراً طلاق ہو جانی چاہیئے۔ اس وقت شوہر کو مہر ادا کرنا چاہیئے اور تین مہینے تک عورت کی خورد و نوش کی کفالت کرنی چاہئے اس سے مقصد یہ ہے کہ جب تک وہ دوسرا شوہر پیدا نہ کر لے گذارا اور بسر اوقات کے لیے اُس کو تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔"	"لیکن پھر طلاق ثلاثا کی مجلس واحد کو کیوں موثر قرار دیا؟"
۲۵۰	نکاح اور طلاق کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ اور دوسرے ائمہ کے مسائل کا موازنہ کیا گیا ہے۔ دوسرے نمبر پر امام ابو حنیفہ کا یہ طریقہ درج ہے۔" ایک بار تین طلاق دینا حرام ہے، اور اس کا مرتکب عاصی ہے"	"اگر حرام ہے تو اس کا اجراء بھی نہ ہونا چاہیئے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۵۱	نمبر پانچ میں درج ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک جسمانی بیماریاں مثل برص وغیرہ فسخ نکاح کا سبب نہیں ہو سکتیں لیکن امام شافعی و مالک کے نزدیک اُن کی وجہ سے فسخ نکاح ہو سکتا ہے۔"	"یعنی زوجین میں سے جس کسی کو امراض متعدی ہوں فریق ثانی فسخ کر سکتا ہے اور یہ عین حکمت و جلب مصلح پر مبنی ہے۔"
۲۵۱	نمبر سات میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق رجعی کی حالت میں وطی حرام نہیں یعنی زوجیت کا تعلق ایسی معمولی بیزاری سے منقطع نہیں ہوتا لیکن امام شافعی کے نزدیک حرام ہے گویا وہ بائنہ ہو چکی۔"	"اور یہی صحیح ہے کیونکہ مقصود طلاق علیحدگی اور مقصود رجعت اتحاد ہے پس ضرور ہے کہ بغیر رجعت صالحہ علاقہ نہ ہو۔"
۲۵۱	نمبر آٹھ میں درج ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک رجعت کے لیے اظہار زبانی کی ضرورت نہیں ہر فعل جس سے رضامندی ظاہر ہو تو رجعت کے لیے کافی ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک بغیر اقرار و اظہار کے رجعت ہو ہی نہیں سکتی۔"	"تاکہ پھر کوئی شریر مرد انکار نہ کر سکے اور اتحاد متحقق و مشتہر ہو جائے۔"
۲۵۱	نمبر نو میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک رجعت پر گواہ مقرر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں لیکن امام مالک کے نزدیک بغیر اشہاد کے رجعت صحیح نہیں ہے۔"	"یہ صحیح نہیں ہے امام مالک کے مذہب کی تشریح مسوی میں دیکھنی تھی۔"
۲۵۵	امام ابوحنیفہ نے ذمیوں کے لیے جو قواعد مقرر کئے وہ نہایت قیاسانہ ہیں۔	"خطیب لکھتا ہے کہ یہ عجمیت کا اثر ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۵۷	ذمیوں کے بارہ میں امام ابو حنیفہ کے احکام اور دوسرے ائمہ کے احکام کا تفصیلی مقابلہ و موازنہ کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے عموماً تمام معاملات میں ذمیوں کے حقوق مسلمانوں کے برابر رکھے ہیں۔ جزیہ گواہی۔ حرم میں داخل ہونا۔ عبادت گاہیں بنوانا۔ اسلامی فوج میں شرکت۔ غرض تمام امور میں ذمیوں کو فیاضی بخشی ہے برخلاف اس کے امام مالک اور شافعی کے احکامات سخت ہیں۔"	"مالک وشافعی کا یہ ہرگز مذہب نہیں ہے غالباً کتب احناف سے یہ چیزیں لی گئی ہیں۔ البتہ حرمین میں کوئی غیر مسلم داخل نہیں ہوسکتا اور اُس کے لیے نصوص صریحہ موجود ہیں جن کی امام ابو حنیفہ نے پروانہ کی۔"
۲۶۱	"جو احکام نصوص سے ماخوذ ہیں اور جن میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ اُن میں امام ابوحنیفہ کا پہلو عموماً نہایت قوی اور مدلل ہوتا ہے مزید یہ کہ نص کا لفظ قرآن و حدیث دونوں پر اطلاق کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے وہ احکام بھی نصی کہے جاتے ہیں جو قرآن سے نہیں بلکہ صرف حدیث سے ثابت ہیں لیکن اس موقع پر ہم اُن سے بحث نہیں کرسکتے اور اس کی مختلف وجوہ ہیں۔ اوّل تو یہ مسائل تفصیل چاہتے ہیں جو یہاں ممکن نہیں دوسرے مسائل کا فیصلہ مجتہدانہ نہیں ہوسکتا کیونکہ بحث کے لیے ہمارے ملک میں مواد نہیں	"نہیں بلکہ اصل سبب یہ ہے کہ اُن مسائل میں جن کا زیادہ مدار احادیث پر ہے مصنف نے اپنا پہلو نہایت ضعیف دیکھا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواشیہ آزاد	متن / سیاق و سباق	حوالہ
	اور جو ہے وہ ناکافی ہے۔	
"یہ تمام بحث اُن لوگوں کا جواب ہو سکتی ہے جن کا دعویٰ ہو کہ امام صاحب کے تمام مجتہدات خلافِ حدیث ہیں حالانکہ ائمہ حدیث کا یہ خیال نہیں وہ ایک مخصوص تعداد کو پیش کرتے ہیں جن میں بوجہ عدم حصول روایات واحادیث یا بوجہ عدم اعتماد نفس حدیث واسناد امام صاحب نے محض قیاس پر اعتماد کیا۔"	بعض لوگوں کا خیال ہے کہ امام صاحب کے بہت سے مسائل احادیث صحیحہ کے مخالف ہیں۔ ان لوگوں میں سے بعض نے الزام دیا کہ امام موصوف نے دانستہ حدیث کی مخالفت کی۔ بعض انصاف پسند یہ جواب بتاتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے زمانہ تک احادیث کا استقصاء نہیں کیا گیا تھا اس لیے بہت سی حدیثیں ان کو نہیں پہنچیں۔ شبلی کے خیال میں یہ نظریہ لغو ہے۔ امام صاحب کے زمانہ تک تو حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن جب جمع ہو چکیں اُس وقت بڑے بڑے محدثین اُن کے مسائل کو کیوں صحیح تسلیم کرتے رہے۔ وکیع بن الجراح یحییٰ بن سعید القطان، علامہ ماردینی، ابن الہمام وغیرہ عموماً حنفی مسائل کے حامی ہیں	۲۶۳
"مصنف نے یہاں سخت مغالطہ سے کام لیا ہے اگر لامستم النساء سے محض مراد لینا ایک ایسی غلطی ہے جو اہل زبان سے نہیں ہو سکتی تو حضرت عمر و ابن عباس کی نسبت کہا جائے گا جن کا یہی مذہب تھا۔"	امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور شافعی اس کے مخالف ہیں اور استدلال میں ایک آیت پیش کرتے ہیں جس میں "لامستم النساء" کا ذکر آیا ہے۔ پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم	۲۶۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا آ	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
	سے کوئی شخص غایط سے آئے یا تم نے عورت کو چھوا اور تم کو پانی نہ ملے تو تم تیمم کرو۔" امام صاحب فرماتے ہیں کہ عورت کے چھونے سے جماع و مقاربت مراد ہے اور یہ قرآن مجید کا عام طرز ہے کہ ایسے امور کو صریحاً تعبیر نہیں کرتا۔ لطف یہ ہے کہ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ "مس" جسکے معنی چھونے کے ہیں۔ خدا نے اس آیت میں "مالم تمسوھن۔ جماع کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اور خود امام شافعی یہی تسلیم کرتے ہیں شبلی لکھتے ہیں کہ اس آیت میں ملامسۃ کے ظاہری معنی لینے ایسی غلطی ہے جو ہرگز اہل زبان سے نہیں ہو سکتی۔	
۲۹۶	قاضی ابو یوسف کی شان و منزلت کا تذکرہ ہے۔ تدوین فقہ حنفی میں جو ان کا مقام ہے اُس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں۔ جنھوں نے فقہ حنفی میں تصنیفیں کیں اور مختلف علوم پر کتابیں لکھیں۔ ان کی مشہور تصنیف کتاب الخراج ہے۔ خلیفہ ہارون رشید نے خراج و جزیہ وغیرہ کے سلسلہ میں قاضی صاحب سے امدادیں طلب کی تھیں۔ قاضی صاحب	"تاریخ الخلفا پر موقوف نہیں غزالی سبط ابن جوزی اور خود بعض اکابر حنفیہ مثلاً عینی نے قاضی صاحب کے وہ حیلے بیان کرے ہیں جو استحلال فروج محرمہ کے لیے انھوں نے تجویز کیے ہیں اور جن میں سے بعض کو سن کر امام ابو حنیفہ نے ان کی تفقہ کی داد دی اگرچہ ایسی روایتوں کی تضعیف ہی کرنی چاہیے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نے اُس کے جواب میں چند تحریریں بھیجیں۔ یہ کتاب انھیں تحریروں کا مجموعہ ہے۔ شبلی نے مزید لکھا ہے کہ اُن کی جملہ خصوصیات کردار میں سے ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ وہ بڑے بڑے جبار اور خود پرست بادشاہوں کے دربار میں اپنے فرائض بڑی جرأت اور آزادی سے ادا کرتے تھے تاہم ایسا آزاد اور پاکیزہ نفس بھی دشمنوں کے حملوں سے نہیں بچا اور مخالفوں نے قاضی صاحب کو خوشامدی اور زمانہ ساز بتلایا اور اپنے خیالات کو تقویت دینے کے لیے چند روایتیں بھی گھڑ لیں جو تاریخ الخلفاء میں منقول ہیں۔	
۳۰۰	بعض محدثین نے بھی قاضی ابو یوسف کی مخالفت کے جوش میں تحقیق کی پرواہ نہ کی۔ بیہقی نے امام شافعی کے حالات میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے اس میں ذکر ہے کہ امام شافعی جب ہارون رشید کے دربار میں گرفتار ہو کر آئے تو قاضی ابو یوسف اور امام محمد نے ہارون الرشید کو امام شافعی کے قتل کی رائے دی حالانکہ قاضی ابو یوسف اس زمانہ سے بہت پہلے انتقال کر چکے تھے۔	"بیہقی نے اس واقعہ کی توثیق نہیں کی ہے بلکہ محض نقل کیا ہے۔ جیسا کہ توالی سے واضح ہوتا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

891.55109
SHI

شبلی نعمانی، محمد
شعر العجم - ج ۱. علی گڈھ، مطبع فیض عام، ۱۹۷۰ء (۱۳۲۵ھ)
صفحات ۲۵۶
L 2074

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۶	مولانا شبلی دقیقی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ سامانی خاندان کے فرماں روا نوح بن منصور نے اُس کو بلا کر شاہنامہ کی تصنیف کی خدمت سپرد کی۔ دقیقی نے کم و بیش بیس ہزار شعر لکھے بعضوں کا بیان ہے کہ صرف ایک ہزار شعر کہے تھے۔ جواب بھی شاہنامہ میں شامل ہیں۔ خود فردوسی بھی یہی تسلیم کرتا ہے۔	"جب خود فردوسی ایک ہزار بیت لکھتا ہے تو پھر بیس ہزار والی روایت قابلِ قبول نہیں"۔
۱۷۷	کچھ ایسے الفاظ کی فہرست معنی کے ساتھ دی ہے جو بقول مولانا شبلی یا تو متروک ہو گئے یا اُن کی صورتیں بدل گئی ہیں۔ اُن میں سے تین الفاظ یہ ہیں۔	
	× دژہ : خاص	× "آلان نیز مستعمل است. خصوصیت × زمانۂ فردوسی کہ نیست"
	× ایدون : حالا	
	× آخر : اصطبل	
۱۷۸	اس صفحہ پر دو لفظ یہ ہیں۔	
	باز : خراج	"باج"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	پازہر = تریاک	"فاذہر"
۱۷۹	یہاں دو الفاظ یہ ہیں۔	
	ستارہ = مسہری	"عربیست ماخوذ از ستر دستا کہ نقاب و پردہ می گویند"
	صُلّاب = اصطلاب	"اصطلاب از کثرت استعمال ایں صورت گرفت"
۱۸۰	یہ تین الفاظ ہیں۔	
	زمزم = کلمات مُغاں کہ وقتِ پرستش گویند	"آلان نیز گویند"
	گریغ = گریہ	"گریختن"
	مزیح = طعنہ و ظرافت	"مزاح"
۲۱۶	حکیم سنائی کے تذکرہ میں لالے خوار ایک پاگل کا ذکر ہے جو شراب کی تلچھٹ لاکر ایک حمام کے پاس پڑا پیتا رہتا تھا۔ حکیم سنائی حمام کے پاس سے گذرے تو اس کے غنغنانے کی کی آواز سنی۔ ٹھہر گئے۔ لالے خوار نے ساقی سے کہا کہ ابراہیم شاہ کے اندھے پن کے صدقہ میں ایک پیالہ دے۔ ساقی نے کہا کیا لغو بکتے ہو۔ ابراہیم شاہ نہایت عادل بادشاہ ہے۔ پاگل نے کہا ابھی غزنیں کے انتظام سے عہدہ برا نہیں ہوا۔ دوسرے ملک کا ارادہ کرتا ہے اس سے بڑھ کر کیا حماقت ہوگی۔ پھر ساقی سے کہا کہ سنائی کے اندھے پن کے صدقے میں ایک پیالہ اور دے۔ ساقی	"بہ کوری ابراہیم" "بہ کوری سنائی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ و کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نے اُن کی بھی تعریف کی۔ پاگل نے کہا اس سے بڑھ کر کیا حماقت ہوگی کہ دو چار جھوٹ سچ باتیں جوڑ کر کسی بے وقوف رئیس کے پاس جاتا ہے۔ قیامت کی اسے پرواہ نہیں۔	
۲۳۶	شاعری کی بڑی ضروری شرط اسلوب بیان کی جدت اور دلآویزی ہے۔	"زورِ عبارت"
۲۳۹	عمر خیام کی ایک رباعی ہے جس کا آخری مصرعہ یہ ہے۔	
	خاکم بدہن کہ سخت مستی رُبا	"مگر تو مستی"
۲۴۹	شبلی نے فلسفہ کی تشریح کی ہے۔	"مطالب عالیہ کو اندازِ بیان سے مربوط کر دیا"
۳۰۱	نظامی گنجوی کے کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اُس کی قصیدہ نگاری زیادہ اہم نہیں۔ قصیدے بہت ہیں لیکن اُن میں کوئی خاص بات نہیں البتہ ایک قطعہ نہایت صاف، شستہ اور پر لطف کہا ہے۔ قطعہ کا پہلا شعر یہ ہے۔	
	دوش رفتم بہ خرابات و مراراہ نبود می زدم نالۂ و فریاد کس از من نشنود	"نہ محض عرفی و عصمت بلکہ تقریباً جمیع شعرائے متاخرین در پے جوش قلم راز حمت داد ندو شکے نیست کہ زحمت بے فائدہ بود نظیری فیضی و دیگری۔"
	مزید لکھا ہے کہ عصمت بخاری و عرفی نے قوافی بدل کر اس کا جواب لکھا ہے لیکن جواب نہ ہو سکا۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

922.97 GH
SHI

شبلی نعمانی، محمد
الغزالی۔ حیدرآباد (دکن)، مطبع شمسی، ۱۹۰۱ء
صفحات ۲۷۲

L 566

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	- - - - - - -	"حضرت مصنف تحفتہ" مرحمت فرمودند ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء ابوالکلام۔ کلکتہ"
۲۲	مولانا شبلی نے امام غزالی کے ایک بیان کو نقل کیا ہے۔ اُس میں ایک جگہ لکھا ہے۔ "زبان رک چلی درس دینا بند ہوگیا"۔	"زبان بیمار ہوگئی۔ بولنا مشکل ہوگیا"
۲۳	بے خودی کی حالت میں جب امام صاحب بغداد سے نکلے تو پُرتکلف اور قیمتی لباس کے بجائے بدن پر کمبل تھا۔ اور لذیذ کھانوں کے بدلے ساگ پات پر گذران تھی۔	"بیوی، بچوں کی تعلیم کا انتظام کر گئے تھے"۔
۲۷	امام صاحب نے منقذ من الضلال" میں لکھا ہے کہ حج کرنے کے بعد اہل و عیال کی کشش نے وطن پہنچایا حالانکہ من وطن کے نام سے کوسوں بھاگتا تھا۔ وطن پہنچکر میں نے عزلت و خلوت اختیار کی لیکن زمانہ کی ضرورتیں اور معاش کی تلاش میرے صفائے وقت کو	"طوس، بغداد" "معاش کا ذریعہ کیا تھا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مکدر کر دیتی تھیں۔	
۳۰	امام غزالی کی روز افزوں مقبولیت اور شہرت کی وجہ سے اُن کے مخالفین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ خصوصاً امام صاحب نے احیاء العلوم میں جس طرح تمام علماء اور مشائخ کی ریاکاریوں کی قلعی کھولی تھی۔ اس نے ایک زمانہ کو ان کا دشمن بنا دیا تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک گروہ کثیر آپ کی مخالفت پر کھلے خزانے کمربستہ ہوگیا۔ اس زمانے میں خراسان کا بادشاہ سنجر بن ملک شاہ سلجوقی تھا۔ اس خاندان کو امام ابوحنیفہ سے نہایت عقیدت تھی۔ امام غزالی نے آغاز شباب میں ایک کتاب "منخول" اصول فقہ میں تصنیف کی تھی جس میں ایک موقع پر امام ابوحنیفہ پر نہایت سختی سے نکتہ چینی کی تھی۔ اور گستاخانہ الفاظ ان کی شان میں استعمال کئے تھے۔ امام غزالی کے مخالفین یہ کتاب لے کر سنجر کے دربار میں گئے اور اس پر مزید آب و رنگ چڑھا کر پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ غزالی کے عقائد زندیقانہ اور ملحدانہ ہیں۔ مولانا شبلی نے فٹ نوٹ میں مزید اظہار خیال کیا ہے کہ منخول کا طرز تحریر اعلانیہ شہادت دیتا ہے کہ وہ ابتدائی زمانہ کی تحریر ہے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۰	مکاتبات میں بھی ہے کہ امام صاحب نے انکار کیا کہ میں نے امام ابو حنیفہ کی شان میں کبھی گستاخانہ الفاظ نہیں استعمال کیے۔ اس لیے یا تو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ اس قدر عبارت جو امام ابو حنیفہ کی تنقیص میں ہے۔ الحاقی ہے یا یہ قرار دینا چاہیے کہ جو کتاب امام غزالی نے شباب میں تصنیف کی تھی۔ وہ منحول نہیں بلکہ اور کوئی کتاب تھی اور امام صاحب نے بعد کو اُسے اپنی تصنیفات سے خارج کر دیا۔	"منحول اب چھپ گئی ہے اور میں نے دیکھی ہے۔ امام ابو حنیفہ کے متعلق کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو ایک آزاد مناظر و نقاد کی شان سے بعید ہو۔ یہ عجیب اصول ہے کہ ابو حنیفہ کا معترض کوئی اچھا آدمی نہیں ہو سکتا اور چونکہ امام غزالی برے نہ تھے اس لیے منحول اُن کی نہیں ہے۔" (ابوالکلام آزاد) (۱۳)
۱۷۴	امام غزالی نے روح کی جو حقیقت بیان کی ہے اور اس پر جو دلائل پیش کیے ہیں یونانیوں سے ماخوذ ہیں۔ ارسطو نے "اثولوجیا" میں بعینہٖ یہی تقریر کی ہے اور بوعلی سینا نے اُس کو مختلف پیرایوں میں آب و رنگ دیکر ادا کیا ہے لیکن تعجب انگیز بات یہ ہے کہ امام صاحب نے روح کے اثبات پر کچھ اظہار خیال نہیں کیا۔ یعنی روح ایک جوہر ہے اور غیر جسمانی بھی۔ لیکن فی الحقیقت یہ ہے بھی یا نہیں یہ ثابت نہیں کیا گیا۔	"اثولوجیا ارسطو کی کتاب نہیں ہے غالباً پلاٹینس کے مقالات پر مشتمل ہے یا کسی دوسرے مذہب افلاطون جدید کے متبع کے۔ حکماء اسلام میں ابن سینا کو یہ حقیقت معلوم ہو گئی تھی۔ گو ابتدا میں فارابی کی طرح اس نے بھی دھوکہ کھایا۔ فارابی نے "الجمع بین الرائین" میں اس کے بیانات کو ارسطو کا بیان سمجھ کر فاحش غلطی کی ہے ابن سینا شفا اور اشارات کی تصنیف تک اس غلط فہمی میں مبتلا تھا لیکن آخر عمر میں اس کی رائے بدل گئی جیسا کہ اس کے ایک مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے"
۱۷۵	مولانا شبلی لکھتے ہیں کہ روح کا وجود ایک وجدانی امر ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ادراک و تعقل مادہ کا کام نہیں۔	"زندگی کیا ہے۔ عناصر میں ظہور ترتیب جوت کیا ہے۔ انہی اجزا کا پریشاں ہونا" "چکبست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ کتاب	متن، سیاق و سباق	نمبر شمار
(مگر یہ ترتیب دینے والا کون ہے۔ مادہ یا کوئی موجدِ حقیقی)	مادہ ایک بے حس اور بے جان چیز ہے دقیق خیالات اور علوم و فنون مادہ سے انجام نہیں پا سکتے بلکہ کوئی اور جوہر لطیف ہے جس سے یہ کرشمے سرزد ہوتے ہیں اور اسی کا نام روح ہے۔ لیکن یہ استدلال وجدانی ہے اگر کوئی انکار پہ آمادہ ہو اور کہے کہ تم نے جو کچھ کہا عین دعویٰ کا اعادہ ہے دلیل نہیں۔ ممکن ہے کہ مادہ ہی ایک خاص ترکیب پا کر ان نیرنگیوں کا مظہر ہو کالون سے جو عجیب و غریب حرکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ارغنوں سے جو دلکش اور مؤثر نغمے پیدا ہوتے ہیں ان میں روح کا کون سا شائبہ ہے تو ہم دلیل سے اس کی زبان بند نہیں کر سکتے۔ یہی سبب تھا کہ امام صاحب نے روح کے ثبوت پر کوئی منطقی دلیل نہیں پیش کی فقط یہ الفاظ لکھے "ولیس البدن من قوام ذاتک فانہدام البدن لا یعدمک" یعنی جسم تمہاری حقیقت اور ماہیت میں داخل نہیں ہے اس لیے جسم کا فنا ہونا تمہارا فنا ہونا نہیں ہے۔"	
"حکماء اشراق کا سرخیل افلاطون نہیں تھا مذہب افلاطون جدید کے علم بردار تھے۔"	افلاطون کو حکمائے اشراق کا سرخیل قرار دیا گیا ہے۔	۱۹۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م
891.55109
AZA
آزاد بلگرامی، میر غلام علی
خزانۂ عامرہ۔ لکھنؤ، نول کشور، ۱۸۷۱
صفحات ۴۶۲
L39/5

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	بالائی حصہ پھٹا ہوا ہے لیکن یہ بالکل نمایاں ہے کہ وہاں مولانا نے کچھ لکھا تھا۔ برابر میں منسلک شدہ سادے کاغذ پر کسی صاحب نے یہ لکھا ہے۔ "کسی نے سرورق پھاڑ ڈالا۔ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے حاشیہ میں درج ہے۔	"وذلك يوم التاسع ومن شهر محرم الحرام" "وفات غلام علی آزاد در ۱۷۸۸ء مطابق سنہ ۱۲۰۲ھ واقع شد"
۲۷	میر اشرف جہاں وقوع گو کا بیان ہے اور اُس کے کچھ اشعار نقل کئے گئے ہیں۔	"قال ابن المعتز وقد مني عن مجلس كنت فيها رسول امين والنساء شور فقلت له كرر الحديث الذي مضى وذكرك من بين الحديث اريد"
۳۴	فقیر اللہ شاہ آفریں کا تذکرہ ہے۔ مؤلف نے اُس کے چیدہ چیدہ اشعار نقل کئے ہیں ایک شعر اس طرح چھپا ہوا ہے۔ "ترک رعنائے است برگ راہ عشق گل فشاندم بار بستم بلبلے....	"بلی صدائے تحسین"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۴	اسی انتخاب کا آخری شعر یہ ہے۔ "برائے فرش رنداں آفریں ہر صبح می بافد فلک از نار ازیں خط خورشید قالینے لفظ قالین پر مؤلف کی بحث یہ ہے "لفظ قالین بنون ہم آمدہ۔ مؤلف گوید دریں بیت لفظ قالین بنون آمدہ۔ ایں ہم درست است۔ شیخ محمد علی حزیں ہرگاہ از بندر تتہ وارد سیوستان و خدا آباد کہ ہر دو شہر عمدہ از بلاد سند است گردید شخصی شعرے پیش شیخ خواند کہ قالین بنون داشت شعراز خاطر فقیر برآمد۔ شیخ گفت۔ لفظ قالی بی نون است آنشخص پیش۔ فقیر نقل کرد۔ گفتم شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری۔ در پندنامۂ مشہور قالین بنون آوردہ میفرماید۔ ہ مردرہ را بود یا قالین بود زانکہ خُفتش عاقبت بالین بود"	"بلکہ اصلاً قالین بانون است و قالی تخفیف ہم می گویند چنانکہ صاحب انجمن آرائے ناصری تحقیق نمودہ۔ عجب است از شیخ کہ تغلیط نمود۔"
۴۳	نواب آصف جاہ کا تذکرہ ہے۔ دہلی اور حیدرآباد کے باہمی تعلقات کی تاریخ بیان کرنے کے بعد مؤلف نے یہ پچوڑا پیش کیا ہے کہ امیرالامرا درجے سنگھ کی کوششوں سے باجی راؤ کو مالوہ کی صوبہ داری حاصل ہوئی اور یہی بات مرہٹوں کی آئندہ قوت	"بنائے اقتدار غنیم خارج دکن صوبہ داری مالوہ بود کہ بسعی جے سنگھ دامیر الامرا صورت بست۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اور طاقت کا سبب بنی۔	
۴۸	اس نے گروہ یعنی مرہٹوں کے عادات و خصائل کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ ان کے عادات و خصائل نے شمالی ہند کے لوگوں پر جو اثرات ڈالے اُن کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ مؤلف کا خیال ہے کہ سرخ مرچ شمالی ہندوستان میں مرہٹوں کے اثرات سے استعمال ہونی شروع ہوئی۔	"استعمال فلفل سرخ در ہند شمالی بنود۔ مرہٹہ آوردند۔ الخ"
۵۵	نواب نظام الدولہ کے قتل کی سازش کا تذکرہ ہے۔ اسی ضمن میں "نصاری پلچری" کا ذکر کیا گیا ہے۔	"پلچری" "نصارائے پانڈی چری یعنی فرنچ"
۵۶	نواب نظام الدولہ کی شاعری کا ذکر کیا ہے۔ نواب موصوف غلام علی آزاد سے اصلاح لیتے تھے۔ ایک بار نواب صاحب نے بغرض اصلاح ایک غزل بھیجی جو بعد از اصلاح واپس کر دی گئی۔ صبح کو دیوان خانہ میں ایک نشست منعقد ہوئی جس میں مختلف علماء و شعراء جمع تھے۔ اُن کی موجودگی میں نواب صاحب نے وہ غزل پڑھ کر سنائی۔ اصحاب محفل میں سے کسی صاحب نے "سرو خراماں" کے استعمال پر اعتراض کیا۔ مؤلف نے استادان فن کے کلام سے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	اسناد پیش کرکے نواب صاحب کی حمایت کی۔ خود مؤلف نے واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔	
	"غزلی گفتہ نزد فقیر فرستاد اصلاح کردہ ارسال داشتم۔ صبح در دیوان خانہ برآمد جمیع امرا و شعرا و رکاب مثل صمصام الدولہ شاہنواز خاں کہ شعر فہم بے نظیر بود و موسو یخاں جرأت اورنگ آبادی و رضو یخاں داماد موسو یخاں مذکور کہ در انشا طرازی و شعر فہمی امروز یکتائی روزگار است وغیرہم حاضر بودند۔ نواب غزلی مذکور خواندن گرفت در شعری "سرو خراماں" یعنی درختِ سرو آوردہ بود۔ جرأت گفت سرو خراماں بر قامت معشوق صادق می آید بر درخت سرہ چہ گونہ صادق تواند آمد۔ نواب جانب فقیر نگاہ کرد یعنی بنظر اصلاح شمار سیدہ است گفتم میرزا صائب از سرو خراماں درختِ سرو ارادہ میکنند و می گوید۔	"استدلال و تعلیل محل نظر است در شعر صائب و سلمان سرو خراماں بمعنی معشوق ست نہ کہ بمعنی درخت سرو۔ اول از لفظ سرو معشوق تعبیر شد بمناسبت درازی و راستی قامت باز بہ خراماں موصوف شد۔ پس اطلاق و صف بر ذات درخت ازیں ثابت نہ"
	"یک رہ برآر از آستیں دستِ نگاریں در چمن تا دستہا پنہاں کند سرو خراماں در بغل	"معبر" بھی ہوسکتا ہے۔
	نواب عجب بشاشی کرد و بیت را یاد گرفت جرأت گفت۔ عجب از میرزا کہ درخت زمینگیر	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ساحراں گفت۔ گفتم بناء شعر بر تخیل است حرکتے کہ درخت بتحریک نسیم میکند گویا می خواہد سلمان ساوجی بانیمعنی تصریح می کند و میگوید۔	
	سرو از صبا گردد چمان تا چوں قدت باشد رواں ہرچند بخرامد بآن سرو خراماں کی رسد"	
۶۲	حیدرآباد کے تفصیلی واقعات بیان کرتے ہوئے صمام الدولہ کا ذکر کیا ہے۔	"صمام الدولہ شاہنواز مصنف ماثر الامراکہ آزاد بلگرامی تبصّص و تہذیب آں پرداختہ۔ الخ"
۶۶	مؤلف نے "کرد" کی ترکیب کا استعمال اس طرح کیا ہے۔	
	"بعد انعقاد صلح غنیم فوجی بہای قبض دولت آباد فرستاد ظعہ دار آنجا شجاعت جنگ از اولاد سید محمد قنوجی فی الجملہ ایستادگی کرد"	"کرد" اینجا ترکیب ہندی ست "نمود باید"
۶۹	ایک جگہ "ڈولی عورات" کی ترکیب استعمال کی ہے۔	"عورات جمع عورت بمعنے زنان غلط محض ست و وقوع آن از آزاد مستبعد"
۷۰	شاہ درانی کے حملہ کا حوالہ دیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔	
	"چنانچہ در واقعات شاہ دُرانی مفصل می آید و ایں قصہ ششم جمادی الاخری ستہ اربع وسبعین و مائۃ والف بوقوع آمد"	"محاربہ پانی پت ۱۷۶۱ء کہ مطابق ۱۱۷۴ھ بود"
۷۵	نواب برہان الملک اور نادرشاہ کی جنگ	"اما بعض وقائع نگاراں ایران اشارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	کی کیفیت بیان کی ہے جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برہان الملک بہ حیثیت ایک شاہی سردار باوفا کے نادرشاہ سے لڑا اور اس کے برادرزادے کے ہاتھی کے مست ہوجانے کی وجہ سے برہان الملک کی گرفتاری عمل میں آئی یعنی اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو گرفتار نہیں کرایا۔	کردہ اند کہ فی الاصل برہان الملک با نادر ہم آمیختہ بود واین ہمہ کہ کرد از جنگ زرگری بیش بود از بعض کلمات غلام حسین طباطبائی ہم ہمیں مفہوم می شود واللہ اعلم بعد از جنگ سلوکے کہ با محمد شاہ کرد ہم تعبیتی کنا ہمیں معنی ست۔"
۹۵	میرن نے ہوگلی کی بندرگاہ سے انگریزی فوج طلب کی تھی۔ اس کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی انگریزوں نے بنگال میں کس طرح اپنے قدم جمائے اس حقیقت کا بھی سیدے سادے انداز میں جائزہ لیا ہے۔	"از کلکتہ فوج انگلیز آمدہ بود ازیں جا اندازہ باید کرد کہ معاملات انگریزاں بنگال دراں زماں چہ قدر غیر معلوم بود کہ اصحاب علم ہیچ اعتنا نہ داشتند۔ الخ"
۹۷	شجاع الدولہ کے زمانہ کے حالات وواقعات کا اختتام ان الفاظ میں کیا ہے۔ "وزیر الملک شجاع الدولہ راجہ بینی بہادر رانائب درصوبۂ اودھ والہ آباد گذاشتہ خود با فوجی جرار در رکاب نصرت انتساب شد موکب والا در پائے حسن راعبور نمودہ کالپی را بورود میمنت آمود نضارت فردوس بخشید وعمال غنیم را از حوالی کالپی اخراج نمود از نجا اعلام ظفر ارتسام بہ جھانسی	"جنگ بکسر وشکست شجاع واقتدار انگلیزان بنگال را بکلی نظر انداز کرد۔ "سنہ ۱۱۸۸ھ سال وفات شجاع الدولہ وسند نشینی آصف الدولہ خزانۂ عامرہ دوازدہ سال قبل ازیں زماں یعنی در سنہ ۱۱۷۶ھ اختتام یافتہ مطابق سنہ ۱۷۷۴ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	خرامید قلعہ دار جھانسی کہ از غنیم بود چند روز جنگیدہ آخر تاب نیاوردہ پنجم رجب سنہ خمس و سبعین و مائۃ الف قلعہ را تسلیم اولیائے دولت نمود۔ تا ایں وقت شجاع الدولہ کار وزارت سرانجام میداد امارسم خلعت وغیرہ بعل نیامدہ بود لبست دیکم ماہ مذکور خلعت وزارت ہفت پارچہ مع چار قب و مالائی مروارید و قلمدان مرصع از پیش گاہ خلافت مرحمت شد لسبت و چہارم منہ میرزا امانے خلعت شجاع الدولہ بخلعت داروغگی دیوان خاص سرفرازی یافت بعد دوازدہ سال از ختم خزانہ عامرہ نواب شجاع الدولہ لسبت و سویم ذی قعدستہ ثمان و ثمانین و مائۃ و الف در فیض آباد کہ آبادی متصل بلدہ اودھ بنا کردہ اوست ودیعت حیات سپرد و ہمانجا مدفون گردید۔	
۱۰۹	ایک جنگ میں غنیم کی شکست کا ذکر کرتے ہوئے مؤلف نے لکھا ہے: "بقیۃ السیفی کہ آوردۂ دشت ناکامی شدند مردم دہات خبر آنہا گرفتند"	"خوب ان کی خبری محاورہ ہندی را ترجمہ کرد غافل ازیں کہ خبر گرفتن بمعنی عقوبۃ و تعزیر در فارسی مستعمل نیست"
۱۹۵	شیخ علی حزیں کی شاعری پر بحث ہے دوران تذکرہ سراج الدین علی خاں آرزو کی کتاب	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	تنبیہ الغافلین پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب خان آرزو نے شیخ کی شاعری پر اعتراضات کرنے کی غرض سے لکھی تھی۔ خزانۂ عامرہ کے مؤلف نے چند مثالیں جمع کر کے خان آرزو کا رد پیش کیا ہے۔ شیخ علی حزیں کے ایک شعر پر بحث اس طرح ہے۔	
	"گر آنجا تر زشبنم نیست جسم ناتوان من اگر می بود با من روی گرمی آفتابش را خان آرزو مینویسد در ربط این شرط و جزا حیرانم۔ مؤلف عرض میکند وجہ حیرت اینکہ مصراع اول را جواب شرط دانستہ مخفی نماند کہ گاہی جواب شرط مقدر میشود و بقرینہ مفہوم میگردد و شیخ سعدی شیرازی در بوستان می فرماید۔	
	؎ خدا کشتی آنجا کہ خواہد برد اگر نا خدا جامہ برتن درد	"در شعر سعدی شرط و جواب نیست بلکہ در مصرع اول بنحو خطاب ست و حرف ندا محذوف و بہ قرینہ ظاہر پس استدلال ازان محل تعجب و شعر حسابی ہم مفید مقام نیست"
	در نجا ضرور است کہ جواب شرط مقدر باشد مثلاً چہ میشود۔ والا ترتب جملہ مذکورہ بر شرط نمیتواند شد و معنی فساد پیدا خواہد کرد و میرزا حسابی نظیری گوید۔	
	؎ در بدخشاں لعل گر از سنگ می آید برون از نظیر ما مئی گلرنگ می آید برون	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	وتقدیر جواب مثلاً چہ مضائقہ"	
۲۰۰	حکیم بیگ خاں حاکم لاہور کے بیان میں اس کے باپ شادماں خاں کی آمد ہند کا تذکرہ کیا ہے۔ دیگر مختصر حالات بھی بیان کئے ہیں لیکن اس کی شاعری کا کوئی ذکر نہیں ہے	"ایں شادماں ہم شاعر بود و صاحب دیوان فارسی چنانچہ دریں زماں دیوانش طبع شدہ۔
۲۰۳	ابو طالب کلیم کا ایک شعر نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حرص و طمع ایک چیز ہے۔ شعر یہ ہے۔ "گرچہ خود کشتہ زنِ حرص و طمع میگوید مفتیِ شہر کہ یک زن بد شوہر ندہند حرص و طمع یک چیز است دوی ثابت نمی تواند شد۔	"حرص و طمع یک چیز نیست"
۲۰۵	خاقانی شروانی اور اُس کے ممدوح خاقان مینوچہر شروان شاہ کے درمیان واقع ہونے والی ایک ناخوش گواری کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے "خاقانی وقتی ایں بیت بنجاقان فرستاد ے وشقی دہ کہ دربرم گیرد یا وشاقی کہ دربرش گیرم وشق بمعنی پوستین است و وشاق بالضم غلام امرد۔ خاقان متغیر گشت کہ چرا ہر دو نخواست وقصور در ہمت شاہی تصور نمودہ تردید کرد۔ چوں ایں خبر بہ خاقانی رسید مگسی را بال و پر کندہ نزد خاقان فرستادہ	"وسقے دہ کہ دربرم گیرد یا وشاقے کہ دربرش گیرم لیکن عجب تر ست بر تصحیف بلگرامی کہ کہ حقیقت حال ہماں بود کہ مایۂ تعجب گشتہ اعتذاز خاقانی بہ تبدیل یا وبانہ بود بلکہ بر وشاق و وشاق و تغیر مزاج خاقاں بریں بود کہ چرا ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	کہ گناہ از من نیست از مگس است یعنی من بادشاہی گفتہ بودم بباء یک نقطہ مگس نقطہ انداختہ یاء دو نقطہ ساخت۔ خاقان ازیں لطیفہ بشگفت در آمد و خاقانی را مورد انعام ساخت۔ مؤلف گوید جائی تعجب است کہ خاقان از مضمون مصراع ثانی متغیر نشد غلام امر دراز بادشاہ طلبیدن برای اینکہ در بر گیرد چہ گستاخی است قطع نظر از گستاخی بادشاہ را چہ مقرر میکند۔	رانہ خواستہ بلکہ برطلب داشت از آقائی خود کہ کمال گستاخی و شاق بود چنانکہ دولت شاہ و خان آرزو آذر تصریح نمودہ
۲۰۸	خاقانی کا درج ذیل شعر ہے۔ مؤلف لکھتا ہے "خاقانی گوید ؎	"نظامی گنجوی گفتہ
	مرا دشمن شد ند ایں قوم معذور اند زانکہ من سہیلم کا مدم بر موت اولاد الزنا	ولد الزنا ست حاسد ہم آنکہ طالع حسن ولد الزنا کش اند چو ستارہ یمانی
	اصل ایں مضمون از متنبی شاعر مشہور عرب است میگوید۔ ؎ وتنکر موتہم وانا سہیل طلعت بموت اولاد الزنا	
۲۴۷	راہب اصفہانی کا ذکر نہایت مختصر طور پر کیا گیا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اُس کی وفات پر قطعہ تاریخ میر سید علی مشتاق نے لکھا تھا۔	"تذکرہ راہب و مشتاق در آتشکدہ باید دید"
۲۵۴	سلمان ساوجی کے بیان میں اس کے ایک دیوان کا ذکر کرتے ہوئے مؤلف لکھتا ہے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"در وقت تحریر این صحیفہ کتاب فروشی دیوان سلمان بخط ولایت ایران پیش فقیر آورد جو بعرض ابتیاع درآمد۔ کاتب نام خود ناصر بن بزرجمہر نوشتہ و اتمام کتاب در محرم سنہ احدے وتسعین وسبعمائۃ بقلم آوردہ و دریں وقت عمر ایں نسخہ سیصد و ہشتاد و شش سال است و بعد سیزدہ سال کسری، کم از وفات سلمان نوشتہ شدہ و کاتب مذکور قطعہ عزائی طولانی مشتمل بر تاریخ وفات سلمان در آخر ایں نسخہ ثبت نمودہ۔"	"از غرائب اتفاق اینکہ ہمیں نسخۂ دیوان سلمان بخط ابن بزرجمہر و مزین بہ بعض حواشی بلگرامی در کتابخانۂ فقیر موجود دست والان عمر ایں نسخہ تقریباً پنج صد و پنجاہ سال بشمار آمدہ۔ اولاً ایں نسخہ در کتابخانۂ واجد علی شاہ واقع مٹیا برج کلکتہ آمدہ واز کارندگان شاہی خدا بخش کتب فروش حاصل کردہ۔ باز بدست فقیر بقیمت ۶۰ فروخت۔ فی الواقع نسخۂ بسیار خوب وجمیل است و بجز پنج اوراق آخر ہمہ محفوظ و سالم۔ بلگرامی بر حواشی بعض تواردات سلمان و حافظ جمع نمودہ۔"
۲۷۰	شانی تکلو کا ذکر ہے۔ اُس کے چار اشعار بھی نقل کئے ہیں۔ پہلا شعر یہ ہے۔ "چہ خوش است باد و زلفت سر شکوہ باز کردن گلہای روز ہجراں بشب دراز کردن	"نظیری نیشاپوری گوید چہ خوش ست باد و بکیدل سر شکوہ باز کردن سخن نہفتہ بگفتن گلہ دراز کردن"
۳۰۶	ظہیر فاریابی کا ذکر ہے۔ کتاب میں ایک عبارت اس طرح چھپی ہوئی ہے۔ "ماغرلتنی الاہذہ الفقرۃ المیشومۃ"	"ماغرلتنی الاہذہ الفقرۃ المشؤمۃ"
۳۰۸	ماہ لو کے مضمون پر خاقانی، انوری اور ظہیر کے منتخب اشعار پیش کئے ہیں۔	"اشعار منتخب شعراء در تخیل وتمثیل ماہ نو یعنی ہلال"
۳۱۹-۳۲۰	عرفی شیرازی کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے برادر حکیم ابوالفتح کی رائے پر ان الفاظ میں	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/شعر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	تنقید کی ہے۔	
	"درقصیدہ گوئی بیدطولیٰ است باوصف آں مخالص اوچنداں خوب واقع نہ شدہ لہذا برزبان قلم نیامد غزل ومثنوی اوھرتبۂ مساوی دارد اما باعتقاد حکیم حاذق پسر حکیم ہمام برادرِ حکیم ابوالفتح پایۂ مثنوی اوکم است دریں باب میگوید ؎	
	عرفی نادرغزل استاد بود خانہ خراب دودہ آباد بود مثنویش طرزِ فصاحت نداشت کانِ نمک بود ملاحت نداشت	
	اشارہ است بمثنوی عرفی کہ درہمیں وزن گفتہ مطلعش ایں است۔	
	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم موج نخست است زبحرِ قدیم	
	مؤلف گوید بجای لفظ موج لفظ مدمناسب تراست فقیر ہم مصراع برای بسم اللہ بہم رسانده ام کہ	
	؎: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ تیغ سیہ تاب رسول کریم	
	اما شیخ نظامی در آغاز مخزن اسرار قصب السبق ازمصراع گویاں بسم اللہ ربودہ و میرزا صائب مضمون تحفہ برای بسم اللہ یافتہ میفرماید	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	؎ سخن بلند چو گردد بوحی مقرون است اتاقۂ سر مصحف کلام موزوں است ایں مطلع مضمون بلندی دارد اما مصراع اول خوب نرسیدہ چہ مضمونش اینکہ سخنی کہ بلند میگردد بمرتبۂ وحی میرسد اگر مراد از سخن نظم است تخصیص نمیتواند شد زیرا کہ نثری کہ بلند افتد نیز بمرتبۂ وحی تواند رسید بلکہ تمام قرآن نثر است نظم خال خال واقع شدہ و مفہوم مصراع ثانی اینکہ کلام موزوں فوق کلام منثور است و پیداست کہ مدعا با دلیل مطابقت ندارد و دلیل مدعائے دیگر میخواہد مثلاً چنیں گفتہ شود ؎ خوش است نثر ولی شان نظم افزوں است اتاقۂ سر مصحف کلام موزوں است و مدعا دلیل دیگر میخواہد مثلاً چنیں گفتہ شود سخن بلند چو گردد بوحی مقرون است گواہ دعوی ما مصحف ہمایوں است"	"شعر مرا بمدرسہ کے برد؟ در شعر صائب لفظ سخن عام واقع شدہ و در مصرع ثانی از قبیل اطلاق عام بر خاص ست و نظم را کہ فرد کامل سخن ست بطور دلیل آوردہ ایں قدر کاوش و تعمق گنجایش ندارد۔"
۳۲	عرفی کی غزلیات کے منتخب اشعار پیش کئے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر یہ ہے۔ گر نخل وفا بر ندہد چشم تری ہست تا ریشہ در آب است امیدی ثمری ہست	"آن دل کہ پریشاں شود از نالۂ بلبل در دامنش او یزکہ بادے خبرست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۲۳	عرفی کے درج ذیل شعر کی تشریح تقریباً دو صفحوں میں کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ وجودِ عالم اور حقیقت محمدی آپس میں منطقی طور پر منسلک تھے۔ اگر آنحضرتؐ نہ ہوتے تو عالم وجود میں نہ آتا۔ تا مجمع امکان و وجوبت ننوشند مورد متعین نہ شد اطلاقِ اعم را	"عجب ست از بلگرامی کہ با وجود ذوق شعر دم از ملائی می زند و ہمواره شعر را بدرستی بر د مقصود عرفی ازیں شعر مسئلۂ وجود و حقیقت محمدی بالطریق حکمت و منطق مضبوط نمودن نیست بلکہ محض جامعیت ممدوح را اظہار کردن و ضمناً مناسبات منطقیہ را نظم نمودن پس من وجہ رعایت کفایت دارد انطباق کلی در شعر مطلوب نیست۔
۳۲۴	عبدالقادر بدایونی صاحب منتخب التواریخ کے دو شعر نقل کیے ہیں جو کہ اس طرح ہیں سرچشمۂ حضراست دہاتی کہ تو داری ماہی است در آن چشمہ زبانی کہ تو داری بصد امید قاصد میفرستم سوی آن بدخو معاذ اللہ از آن ساعت کز و نومید برگردد	"در منتخب ایں شعر ہم آوردہ واللہ کہ خوب گفتہ۔ آئینۂ ما روے ترا عکس پذیرست گر تو نہ نمائی گنہ از جانب ما نیست و نیز ترکیب بند در مرثیۂ پسر خود گفتہ"
۳۲۲	علی سرہندی کا ایک شعر اس طرح ہے۔ اگر آن ہلال ابرو بیاں نشستہ باشد مہ نو بچشم مردم مژۂ شکستہ باشد مؤلف نے اس شعر پر ان الفاظ میں تنقید کی ہے۔ "مؤلف گوید محبوب را ہلال ابرو گفتن و مشابہت ابروے او با ہلال در خوبی منظور داشتن باز ہماں ہلال را نسبت با ابروی محبوب مژہ	"اعتراض صحیح نیست مقصود و شاعر تقابل در حسن و خوبروئی ہلال و چشمی ست ہر دو را ہلال می گوید و باز مقابلہ می کند کہ ایں ہلال بہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	شکستہ چشم گفتہ مذمت کردن صریح باہم مناقات دارد	آں نمی رسد۔
۳۴۹	عاقل شاہجہاں آبادی کا ذکر ہے۔ ایک شعر اس طرح چھپا ہے۔	"صریح غلط است"
	ناتوانی تختہ بند یک مقام غافل مباش خاک بر سر میکند در خانہ آئینہ را	
۳۴۹	اس کے بعد آزاد بلگرامی کی عبارت اس طرح ہے۔	
	"مؤلف گوید میم را با الف وصل کردہ وعین را از میاں انداختہ چنانچہ ہمزہ را در حالت وصل می اندازند و ایں در کلام او بسیار واقع شدہ از انجملہ است	
	ای بہ نقاب عارضت شعلۂ بال نگاہ عکس تو در آئینہ یوسف مصری بچاہ	
	وسبب وصل آن ست کہ اہل ہند مخرج عین را درست ادا کردن نمی توانند وعین را ہمزہ میخوانند ناصر علی ہم دریں عین غوطہ می خورد و می گوید	
	ای رگ جان بہارا ایں ہمہ بیرحمی چیست خاک از مقدم تو خون شدن عادت دارد	
	اما گاہی پای مردم ولایت ہم در کلایہ ایں عین می لغزد خواجہ باقر عزت شیرازی گوید	"تسامح عزت شیرازی حجت نیست عاقل وناصر علی ہر دو دریں اشعار غلط می گفتند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مرا پند خردمنداں بکار خود نمی آرد باین افسانہا مجنوں عشق عاقل نمیگردد عزت نیز عین عاقل را وصل کردہ است۔ تنہا تقصیر عاقل بے چارہ نیست۔	
۳۸۳	مولانا سید قمرالدین اورنگ آبادی کی سیاحت کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے ضمناً اُن کے لنکا پہنچنے کا بھی تذکرہ ہے۔ مولف نے سیلان کی ایک بندرگاہ کا نام "کولنبا" لکھا ہے۔	"کولمبو" "ایں تذکرہ بہ تفصیلات نامۂ دربستۂ المرحوم نوشتہ"
۳۹۵	کلیم کاشانی کا بیان ہے۔ اس صفحہ پر جو اشعار درج ہیں ان میں آخری شعر یہ ہے۔ معشوق خوردسال درآمد بقید ضبط سروی کہ قد کشید زبستاں برآمدہ اس شعر پر آزاد بلگرامی نے ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔	
	"مولف گوید قید و ضبط قریب تبرادف اند اضافت محل تامل دارد واو عطف درمیان آرند احد ہمازاید می افتد"	"قید و ضبط مرادف نیست قید عام ست وانضباط تقید خاص ست کہ جہت ترتیب ونظام باشد"
۴۰۵	محتشم کاشی کی بحث میں حضرت امام حسین کے سوگ میں مرثیہ کہنے کے سلسلہ میں یہ جملہ استعمال کیا ہے۔ "ذہبی در کتاب العبر فی احوال من غبر میگوید"	"العبر یعنی تاریخ الاسلام کبیر ذہبی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۰۹	امن اور مامون کے سلسلہ میں بحث اس طرح ہے۔ ہمچنیں امن را کہ مصدر است یا دتا مصدری الحاق کند و امنیت سازند۔ نظیری نیشاپوری گوید۔ ظہور حسن تو امنیتی بدوراں داد کہ بادشہ زرعیت نمی ستاند باج وظہوری ترشیزی گوید ظہوری ایں سخن باور ندارد کہ در ملک خطر امنیتی نیست و نیز امن را بمعنی مامون استعمال کنند۔ میرزا صائب گوید عشق سازد ز ہوس پاک دل آدم را ورد چوں شحنہ شود امن کند عالم را وظاہر ایا دتا مصدری در امن بمعنی مامون الحاق کردہ بجای مامونیست تلفظ کند۔ مولانا آزاد نے "امن کند" پر لائن کھینچ دی ہے۔	"لعلہ" امن دہد" پس ضرور نیست کہ بمعنی مامون گفتہ باشد۔ نیز" امن شود عالم را" ہم متحمل ست"
۴۱۰	لفظ "ہوس" کے بارہ میں بحث ہے۔ " لفظ لوا لہوس ہم ازیں قبیل باشد چرا کہ ہوس لفظ فارسی است مرادف ہوا و در قاموس گوید الہوس بالتحریک طرف من الجنون	"تکلف نیست ہوس عربی کہ بمعنی طرف من الجنون ست بمعنی ہوا و ہوس شہرت گرفت" الخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	دہوہوس۔ لمعظم وظاہراست کہ ہوس در فارسی مرادف ہواست نہ بمعنی جنون دہوارانوعی از جنون قرارداده ہوس رالفظ عربی گفتن صریح تکلف است۔	
۴۱۲	ملک قمی کا مختصر تذکرہ ہے۔	"فیضی ازدکن بعرائض خود موسومہ اکبرنوشت کہ اینجا ملک قمی وظہوری از شعراءشیوا بیان اند وپیوستہ مرثہ تزارند۔ این شعر ملک ازانتخاب فیضی بداونی آوردہ ے رفتم کہ خار از پاکشم محل نہاں شد ازنظر۔ یک لحہ غافل بودم وصدسالہ راہم دورشد"
۴۴۹	واقہ داغستانی کے ساتھ ایک واقعہ کاذکر کرتے ہوئے مؤلف لکھتا ہے۔ "روزی فقیراین بیت خود برخواند ے زدہ ام برسرجہاں پاپوش بی سبب این برہنہ پائی نیست واقہ گفت لفظ پاپوش بمعنی کفش دردلایت نشنیدم چند بیت ازاستاداں سندخواندم ازانجملہ این بیت میرزا صائب چرخ دودی است کہ ازخرمن من خاستہ است خاک گردی است کہ افشاندہ پاپوش من است	"واقہ صحیح گفت۔ پاپوش بمعنی کفش اصطلاح ہندست اما درفارسی پاپوش باندازن راگویند ودرشعرصائب بہ ہمیں معنی آمدہ نہ کہ بمعنی کفش۔ علاوہ لفظ پاپوش ترکیب مصرعہ چہ قدر خنک وبے انجام ست"
۴۵۱	ایک لفظ "گولاپور" استعمال ہوا ہے۔	"کولاپور کہ حالا بہ اسم کولھا پور اشتہار دارد واز ریاست ہائے مغربی ہنداست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

922 · 97
AZA
V1

آزاد بلگرامی، میر غلام علی
مآثر الکرام۔ آگرہ، بمطبع مفید عام، ۱۹۱۰ء ج ۱
صفحات ۱۱۱

L4033

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
صفحہ سادہ منسلک جلد	مولانا نے اندرون کتاب کے کچھ حوالے درج کیے ہیں۔ اس سے مولانا کا کیا مقصد تھا واضح نہ ہو سکا۔ ممکن ہے اپنی یادداشت کے لیے ایسا کیا ہو۔	(۱) پیشتر ازیں بچند سال نقش وصوت بہ ہندی می بست و می گفت و حال می ورزید" ۲۷، (۲) "و حضرت مخدوم را چوں عمر بہ آخر رسید در آخرین ایام می فرمود از روئے من انست کہ وقت موت خوش الحانے در پردہ کوری وجہت ایں آیہ بخواند الخ صفحہ ۳۸" (۳) "قولِ نظام الدین اولیا کہ صدائے الست بربکم در پردہ پور بی شنیدم۔ ۳۹، (۴) "میر سید اسماعیل بلگرامی کہ سیالکوٹی معرّف فضل و کمالش بود در علم موسیقی ہندی ید طولیٰ داشت۔ الخ۔ ۲۳۳" (۵) "ملا عبدالسلام لاہوری ۲۳۶" (۶) وفات شیخ حسن از تاثیر سماع۔ ۱۱۰
ورق سادہ منسلک پیش از سرورق	یہاں بھی بطور سابق متن کتاب کے صفحات کے حوالے سے کچھ اشارات پیش کیے ہیں۔	(۱) تفسیر کلام اللہ قاضی شہاب الدین درباب ترکیب و معنی و وجوہ وصل و فصل آیات ۱۸۹" (۲) برہمنے از بلگرام کتابے در لوزس سنگار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	پبلشر کا حاشیہ" ہدیہ از جانب حقیر پبلشر بگرامی خدمت مکرمی مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی دام بقاہم "	بنام شیخ نوشتہ۔ الخ ۶۹ "حین کنت فی کلکتا و ذلک یوم الخامس والعشرین من یولیو سنہ ۱۹۱۰ء و انا المفتقر الی اللہ الصمد احمد المدعو ابوالکلام دہلوی "
۶	ہندوستان پر مسلمانوں کے حملوں کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔ محمود غزنوی کے بارہ میں یہ لکھا ہے۔	
	" چون سلطان محمود غازی انار اللہ برہانہ برتخت غزنین برآمد درادا خر ہایہ رابعہ جہاد ہند پیش نہاد ہمت ساخت بارہا با فوج ظفر موج در آمدہ آتش کارساز برافروخت درایان بلند اقتدار را مغلوب و منکوب ساخت وغنایمی کہ در وسعت آباد خیال نہ گنجد بدست آورد و ملک سندھ را در سنہ ۴۱۷ھ سبعۃ عشر و اربعہ مائہ از دست حکام القادر باللہ بن المقتدر باللہ عباسی انتزاع نمود اما سلطان محمود در کشور ہند قدم اقامت نیفشرد۔ اولاد او تا لاہور دست تصرف داشتند تا آنکہ نوبت دارائے غزنین بہ سلاطین غوریہ رسید "	" اکثر مورخین ہند بایں خیال افتادند کہ محمود غزنوی ممالک ھند را از دست ہنود یا ملاحدہ و کفار گرفت کہ بعد از فتوحات اسلامیہ و حکومت خلفا بار متصرف شدہ بود ند لیکن آزاد از اصل حقیقت بے خبر نیست "
۱۵۱	میر طفیل محمد بلگرامی کا تذکرہ ہے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	کلام پاک کی ایک آیت کی تفسیر کے سلسلہ میں ایک بحث اس طرح ہے۔	
	"قوت طبع اقدس ازیں جا فہم تواں کرد می فرمودند درحینی کہ من وعلامہ مرحوم میر عبدالجلیل بلگرامی بہ اکبرآباد رفتیم ودر مجلس نواب فضائل خاں اول مرتبہ وارد شدیم نواب باجماعۂ فضلا نشستہ بود۔ اتفاقاً در اثنائے ذکر علمی از زبان نواب بہ آمد کہ درآیۂ کریمہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین بعضے مفسران لاتقدیر کردہ اند بہ خاطر من توجہی گذشتہ کہ بے تقدیر لا معنی سلبی پیدا می شود یعنی یطیق از باب افعال است ہمزہ افعال برائے سلب ہم آمدہ پس یطیقونہ بمعنی لایطیقونہ است حاضران لب بہ تحسین واکردند۔۔۔۔"	"شکست نیست کہ ایں آیہ را تفسیر صحیح ہمینست باتفسیر ترجمان القرآن"
۱۶۵	شیخ محمد حیات السندی المدنی کا بیان ہے شیخ نے مؤلف کو ایک خط لکھا تھا جس میں موصوف کا نام فقط سید علی تحریر تھا مؤلف کو اس پر اعتراض ہوا۔ تفصیل اس طرح ہے۔	"دریں حدیث "غلام" مصطلح عرب نیست کہ معنی ولد دارد نہ کہ فارسی۔ در فارسی "غلام" بمعنے عبد می گویند وغلام علی ترکیب فارسیت لہذا اعتراض شیخ غلط نبود"
	"شیخ قدس سرہ مکتوبی نامزد فقیر نمود واسم	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	عنوان کتاب
	فقیر سید علی بے اضافت غلام تحریر فرمود۔ از جہت آنکہ در حدیث شریف آمدہ کہ ہمہ کس عبا اللہ اند اطلاق عبودیت نسبت بہ مخلوق نباید کرد۔ فقیر در جواب نامہ نوشت باین مضمون کہ مسلم روایت می کند عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عباد اللہ وکل نساءکم اماء اللہ ولکن یقل غلامی وجاریتی وفتائ وفتاتی " و بخاری روایت می کند لا یقل احدکم عبدی وامتی ولیقل فتائ وفتاتی وغلامی نیز قلمی ساختم کہ اگر داضع اسم غلام را بہ معنی عبد ارادہ کردہ باشد و دیگرے معنی فرزند ارادہ کرد و تلفظ نماید او می رسد کہ لکل امرء مانوی۔ شیخ قدس سرہ بعد وصول خط داد انصاف داد بعد ازیں اسم فقیر غلام علی تحریر فرمود"	
" ایں غلطی فاحش ست۔ قائل شیخ از مہد تا لحد نبود بلکہ از اسماعیلیہ ہند یعنی بواہیر"	شیخ محمد بن طاہر الفتنی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ بواہیر مہدویہ کے خلاف جو	۱۹۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	سید محمد جونپوری کی پیروی کرتے تھے اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ عہد کیا کہ جب تک اس گروہ کی پیشانی سے بدعت کا داغ صاف نہ کر دوں گا اپنے سر پر دستار نہ باندھوں گا اسی کوشش میں اُن کو آگرہ کا سفر پیش آیا۔ دراثنائے راہ مخالفوں کی ایک جماعت نے ان کو قتل کر دیا۔ مخالفوں سے مراد مہدویہ گروپ معلوم ہوتا ہے۔	
۲۰۷	میر محمد زاہد الہروی الکابلی کا ذکر ہے ضمناً دو مزید بزرگوں یعنی جمال الدین محدث اور سید میرک شاہ کا بھی تذکرہ کیا ہے	"صاحب روضہ" "بدایونی ترجمۂ سید میرک مفصل نوشتہ بر جامع صغیر شرح دیباچہ ی ہم حاشیہ از تصنیفاتش مشہور بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
922 - 97
AZA
v.2

آزاد بلگرامی، میر غلام علی

مآثر الکرام موسوم بہ سرو آزاد۔ ج ۲ لاہور۔

مطبع دُخانی رفاہ عام، ۱۹۱۳

صفحات ۴۰۷

L 3973

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
کاغذ	. . . . .	(۱) شیخ غلام علی مصطفیٰ کہ در علوم ہندی
سادہ	. . . . .	ماہر بود۔ ۴۰۷
منسلک		(۲) سیف خاں کہ راگ درپن در موسیقی در قص
بہ جلد		تالیف نمود ۱۳۰
سرورق	. . . . .	"نسخۂ رقلمی منقول از نسخۂ نواب صدیق
	. . . . .	حسن خاں مرحوم ہم در کتاب خانہ موجودہ
		در نمبر دش ۳۱۳ ابوالکلام
		۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء کلکتہ
۳۷	محمد حسین فغفور کا اجمالی تذکرہ ہے	"از وابستگان دامن خانخاناں بود مآثر رحیمی باید دید"
۳۸	مذکورہ بالا شاعر کے چند اشعار بطور مثال نقل کیے ہیں۔ مولانا آزاد نے شروع میں اس شعر کا اضافہ کیا ہے۔	"صد خانہ خلیل گو بنا کن، کفارۂ بت شکستنی نیست"
۷۰	مختلف شعرائے فارسی کے چند ایسے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اشعار پیش کئے ہیں جن میں تو اردیا پایا جاتا ہے امیر خسرو اور صائب کے دو اشعار اس طرح چھپے ہوئے ہیں۔	
	امیر خسرو :	
	بستم دل اسیران یکجا گریز داز تو	
	بحوالی دو چشمت چشم بلا نشستہ	
	صائب :	
	بحوالی دو چشمت چشم بلا نشستہ	
	چوں قبلہ کرد لیلی ہمہ جا بجا نشستہ	"چشم" ۔ "چشم"
۱۶۶	امیر الامرا سید حسین علی خاں کا ذکر ہے۔ امیر الامرا کے دکن سے روانگی کے وقت معاملۂ چوتھ و سردیسکی کا تذکرہ ان الفاظ میں ہے۔	
	"لاعلاج امیر الامرا از دشمن خانہ بدشمن بیگانہ ساختہ در سنہ تسع و عشرین و مائۃ و الف (۱۱۲۹) باراجہ ساہو توسط سنکراجی ملہار و محمد انور خاں بہان پوری کہ تا حین تحریر در قید حیات است و فقیر رابا او صحبتہای مستوفی اتفاق افتاد صلح کردہ و بشرط عدم تاخت و تاراج ملک و عدم تعرض طرق و شوارع و نگاہ داشتن پانیزدہ ہزار سوار در رکاب ناظم دکن اسناد چوتھ و سردیسکی شش صوبہ	"معاملۂ چوتھ و دیسی کھی با امیر الامرا الخ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	دکن بہر خود با تنخواہ کوکن وغیرہ ملکے کہ راج قدیمش می نامند حوالہ نمود۔"	
۱۶۶	اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے مؤلف نے مزید لکھا ہے۔	
	"مخفی نماند کہ در اواخر عہد خلد مکاں قرار یافتہ کہ با غنیم صلح درمیان آید بایں شرط کہ سر صد از محصول ملکی نزدیہ بصیغہ سردیسکی حصہ غنیم مقرر شود پادشاہ میر لنگ را با اسناد سردیسکی نزد غنیم فرستاد کہ عہد و پیمان محکم سازد و سرداران غنیم را بملازمت پادشاہی بیارد۔ آخر ای پادشاہ برگشت و میر لنگ را کہ ہنوز اسناد حوالہ غنیم نکردہ بود بحضور طلبید و در عہد شاہ عالم سر صد وہ روپیہ سردیسکی بہ غنیم مقرر شد و سند پادشاہی حوالہ گردید و در ایام حکومت داؤد خاں چوتھ یعنی چہارم حصہ از حاصل ملک سواری سردیسکی بہ غنیم قرار یافت و جاری و ساری گشت اما سند بعمل نیامدہ بود	"از ینجا متحقق گردید کہ اورنگ زیب سردیسی کمی را منظور نمودہ بود اما تنفیذ نہ رسید"
۱۷۰	امیر الامرا کے اخلاق حسنہ کی تعریف ہے۔	"احداث محافل یازدہم دوازدہم در ہند از بدع امیر الامراست الخ"
	"اجراء بلغور خانہا از غلہ سختہ و خام واحداث مجلس یازدہم و دوازدہم ہر ماہ در بلاد عظیمہ ہند و دکن از ابداعات خیر اوست"	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۸۲	نواب آصف جاہ کے بیان میں علامہ میر عبدالجلیل کا ذکر کیا ہے جنھوں نے نواب موصوف کی مدح میں ایک قصیدہ پیش کیا تھا جو پورے کا پورا مؤلف نے نقل کیا ہے۔	"قصیدہ عبدالجلیل بلگرامی کہ اشعار ترکی و عربی و ہندی ہم دارد"
۱۸۴	قصیدۂ مذکور بالا کے دو اشعار اس طرح ہیں۔ اسیں دے کے کہی ہندوی مون یوں سنت رہے جگت مون اچل باس یہ وزیر سدا خرد سنجامۂ عبدالجلیل کر د ارشاد کہ ختم کن بدعا ایں ۱۱۳۴ھ قصیدۂ غرا	"شعر ہندی" "مطابق ۱۷۲۱ء تقریباً"
۲۳۴	فقیہ دردمند کا ذکر ہے جو دکن سے شاہجہاں آباد آئے اور شاہ ولی اللہ نبیرۂ شاہ گل متخلص بہ وحدت کے ساتھ قیام پذیر ہوئے۔	"ہمیں ولی اللہ است کہ شعر ہندی می گفت و صاحب گلشن اشعارش را بہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی منسوب نمودہ"
۲۳۶	میر عبدالولی عزلت کا ذکر ہے۔ مؤلف نے اپنا بیان اس کے فارسی کلام تک محدود رکھا ہے۔	"شعر ریختہ ہم می گفت بہ زبان دلی و شعراء طبقہ اولے۔ زنگ ایہام در کلامش بسیار ست۔ مجموعہ کلام عزلت قلمی در کتابخانہ نمبرہ ۱۰۱۳ الخ"
ص ۲۹۵	مؤلف نے اپنے حالات درج کئے ہیں آخری پیرہ اس طرح ہے۔ "حق سبحانہ علیم است کہ ہلال وار مقصود	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ازیں سیہ و سفر نہ تن پروری باشد حاشا وکلا بلکہ مانند بدر منظور شکست نفس بود چندی طریقہ، آب رواں اختیار افتاد کہ مشت گیاہی بہ نشو و نما درآید و بختی روش باد صبا پسند آمد کہ غنچہ چند لب تبسم کشاید امیدوارم کہ ایں سیاحت پائی شکستہ را دستگیری کند و قلم و سیری اللہ را جادہ مستقیم شود وما ذلک علی اللہ بعزیز۔"	"ہمیں عبارت نواب صدیق حسن در خطیرہ نسبت خود نوشتہ ۴۲۔"
۲۹۹	مؤلف نے اپنے کلام کا انتخاب پیش کیا ہے ایک شعر یہ ہے۔ زدہ ام بر سر جہاں پاپوش بی سبب ایں برہنہ پائی نیست	"پاپوش در فارسی پا انداز را گویند نہ کفش را۔"
۳۶۲	سید حبیب اللہ کے ذکر میں ایک مقام پر "انام" کا حوالہ دیا ہے۔	"ہمیں موضعہ ست کہ الان اُناؤ می گویند درمیان کانپور و لکھنؤ۔"
۴۰۶	ہندی شاعروں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "بعض الفاظ ہندی جزو فرقان عظیم است وجواہر سلک کلام قدیم۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ در تفسیر "درمنثور می گوید تحت قولہ تعالیٰ طوبیٰ لھم وحسن مآب اخرج ابن جریر وابوالشیخ عن سعید بن مسجوح قال طوبیٰ اسم الجنۃ بالھندیۃ۔"	"طوبیٰ ہندی الاصل نیست بہ اتفاق امر لغت البتہ مشابہت الوپیا یونانی و طوبیٰ عربی قابل غور ست۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
891.55109
DAU

دولت شاہ

تذکرۃ الشعرا

بمبئی ادارۂ خاں صاحب میرزا محمد ملک الکتاب، ب۔ت

صفحات ۲۲۵

L3604

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
دیباچہ	مصنف کی عبارت اس طرح ہے۔	"۵۰ برس کی عمر میں یہ کتاب لکھی گئی۔"
۴	"چون از روی محاسبت و مراقبت بروزنامہ حیات نظر کردم دیدم کہ کاروان عمر گراں مایہ در تیہ گمراہی پنجاہ مرحلہ قطع نمودہ"	
اصل کتاب ۵	اسدی طوسی کے چند اشعار درج ہیں۔ ان میں سے کسی پر مولانا نے کچھ تحریر فرمایا ہے۔	"سورج و چاند کی روشنی حادی تھی حضرت جبریل نے چاند پر اپنے پر پھیلائے اس لیے اس کی روشنی کم ہوگئی۔
۷	کسی شاعر کی رباعی میں دو لفظ "ویک" اور "واک" استعمال ہوئے ہیں۔	"ویک" خردس۔ ناکیان "واک" پرندہ است کہ برکنار آب نشیند"
۵۲	کمال الدین اسمٰعیل کا ذکر ہے۔ کمان دوست بزادیہ کمال درآمدہ سنگی برمرغی انداخت مرغ زہ گیر از دست او بفتاد۔	"تیر چلاتے وقت مثل مضراب کے ایک چیز انگلی میں پہن لیتے ہیں۔"
۵۳	شرف الدین اصفہانی کا ذکر ہے۔ شاعر موصوف کا ایک مصرعہ اس طرح ہے۔ بارگاہ کندلان چتر دھلم	بضم خمیہ بزرگی کہ در پیش درگاہ ملوک برپائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
		سازند وایں لغت برخی ترکی دانند۔ انجمن آرا
۵۳	ایک اور مصرعہ یہ ہے۔ جوش و خود و قزاگندؔ پیر	"مرکبؔ از قزا بمعنی ریشیم وآنند امر اگندن کہ در ہندی معنی ایں "بھرنا ہست"
۸۶	حکیم نزاری کا ایک مصرعہ اس طرح ہے۔ "چنان زنند کہ قارورہ بر عدو نفطؔ	"نفطؔ۔ ایک تیل جو کپڑے میں لگا کر فوج دشمن پر پھینکتے تھے جس سے آگ لگ جاتی تھی"
۹۰	امیر خسرو نے اپنے کلام کو چار قسموں میں بانٹکر الگ الگ ناموں سے موسوم کیا تھا۔ "اشعار اول سلوک وحد کہولتؔ"	۶۰ برس سے ۶۰ برس تک کا زمانہ"
۹۲	امیر خسرو کی تصانیف کا بیان ہے۔ اثنائے تذکرہ "تہ سپہر اور "دول رانی" کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔	"وکتاب نہ سپہر کہ در دے یازدہ بحر رعایت کردہ وآن مثنوی را بپرداختہ وحالات ملوک ہندیاں وخضر خان را کہ در دے داستان تعشق خضر خانرا بنظم آوردہ"
۹۳	خواجہ کرمانی کے اشعار نقل کئے ہیں۔ ان میں ایک مصرعہ یہ ہے۔ "مثنوی خواجہ کہ تا در نگری بر باد استؔ"	"خانہ عمر کہ بنیاد نہادند ازل اجل از ہم بکند گر ہمہ از فولاد است یادوارایں سخن از من کہ پس از من گوی یاد باد انکہ مرا ایں سخن از دے یاد است"
۱۰۸	امیر یحییٰ بن حیدر کرابی کا تذکرہ ہے۔ اثنائے بیان ایک لفظ "قنواتؔ" استعمال ہوا ہے۔	"ایک قسم کا کنواں کہ ایک کنوے سے دوسرا کنواں اور اسی طرح تیسرا پھر رفتہ رفتہ نہر جاری کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
891.439109
ALI

علی حسن خاں

بزمِ سخن۔ آگرہ، مطبع نامی مفید عام، ۱۸۸۱

صفحات ۱۵۶

L 672

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۶	جُرأت کا ایک شعر کتاب میں اس طرح ہے	"سو رہو"
	یاد جب آتا ہے یہ کہنا تو اُڑ جاتی ہے نیند	
	اپنی ہٹ تو رکھ چکے لو اب تو ہٹ کر سوئیے	
۳۸	مؤلف نے جہاندار کے دو شعر نقل کیے ہیں	
	ان میں سے دوسرا شعر اس طرح چھپا ہے	
	"آخر گل اپنی صرف درمیکدہ ہوئی	خاک
	پہونچے وہاں ہے خاک جہاں کا خمیر ہو	"(آخر گل اپنی صرف درمیکدہ ہوئی
		پہونچے وہاں ہے خاک جہاں کا خمیر ہو)
		پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا"
		"در دیوان ذوق مرتبہ آزاد
		ہم ایں شعر موجود است"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م
808
ALI

علی شیر خاں

تذکرۂ مرآۃ الخیال

صفحات 542

L 4675

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اس کتاب کے ابتدائی دس صفحات غائب ہیں۔ صفحہ ۱۱ سے کتاب شروع ہوئی ہے جلد ساز کے منسلک کردہ دبیز کاغذ کے بعد آٹھ مزید سادے کاغذ لگے ہوئے ہیں۔ مصنوعی سرورق (دبیز کاغذ) کے فوراً بعد قائم کیا گیا ہے۔ اس سرورق پر فقط کتاب کا نام ہاتھ سے لکھا ہوا ہے منسلک شدہ سادہ اوراق کے صفحہ اول پر مولانا کی ایک عبارت درج ہے۔ دیکھو حاشیہ	"گویند دانشنداں در اواخر عمر بعلم اہل فرنگ مائل گردید الخ۔ ص۳۱۳ ایں ہماں دانشمند خاں صاحبقرانی ست کہ موشیو برنیر حکیم فرانسیسی را در مصاحبت داشت و حکیم در سیاحت نامۂ خود بتفصیل تمام شرح احوالش پرداختہ، البتہ میلان طبع بہ علوم فرنگ نتیجۂ مصاحبت برنیر می باشد۔ الخ"
۶۶	صنعت ایہام کے استعمال پر بحث کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ امیر خسرو سے زیادہ بہتر کسی شاعر نے اس صنعت کا استعمال نہیں کیا ہے۔ اُن کے اشعار میں اکثر ایسے الفاظ ملتے ہیں۔ جو دو یا ان سے بھی زیادہ معنی رکھتے ہیں بطور سند مندرجہ ذیل شعر پیش کیا ہے جس کے ایک	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ و کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	لفظ کے سات معنی ہیں۔ پلیتن شاہی دلبیاراست بارت برسریہ زان مرنج ای ابر و باغ ارگومیت بسیار بار اس شعر میں لفظ "بار" سات معنی رکھتا ہے۔	"شعر خسرو کہ ہفت محامل دارد"
۱۲۶	مصنف نے ابوالفضل کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ راہ دکن میں جہانگیر کے ایما پر راجہ نرسنگھ دیو نے اُس کو قتل کرادیا اور اس کی دولت پر قبضہ کرکے متھرا کے بت خانہ کی تعمیر میں صرف کیا بعد ازاں یہ بت خانہ عالمگیر کے حکم سے منہدم کرادیا گیا۔	• بت خانۂ متھرا ساختۂ راجہ نرسنگھ دیو کہ بحکم عالمگیر منہدم شد"
۱۴۵	طالب کلیم کا ذکر ہے اور اس کے کچھ اشعار درج کیے ہیں۔ ان اشعار میں دو شعر اس طرح ہیں۔ بدنامی حیات دو روزی بنود بیش گویم کلیم با تو کہ آنہم چساں گذشت یکروز صرف بستن دل شد بہ ایں و آں روز دگر بکندن دل زیں جہاں گذشت	"آن ہم کلیم با تو چہ گویم چساں گذشت" "و آں"
۲۲۸	میرزا روشن ضمیر کا تذکرہ ہے جن کو مختلف علوم و فنون میں مہارت حاصل تھی۔	"در علوم ہندیہ ہم رسوخ داشت"
۲۲۹	جب عالمگیر نے قرآن حفظ کرلیا تو میرزا روشن ضمیر نے ایک رباعی بطور تہنیت پیش	"رباعی در تہنیت حفظ قرآن عالمگیر وصلہ ہفت ہزار"

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متنِ رسیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کی جس کے صلہ میں سات ہزار روپے انعام کے ملے۔	
۲۳۶	نغماتِ اصل فرس کی تاریخ و تفصیل بیان کی ہے۔ اس ضمن میں مقامات دوازدہ گانہ کے اخذ کیے جانے کا ذکر ہے۔	"مقامات دوازدہ گانہ موسیقی عندالفرس"
۳۱۳	دانشمند خاں کا ذکر ہے جس کی تفصیل شروع میں بیان کی گئی ہے۔	"دانشمند خاں و علومِ فرنگ"
۳۴۱	اورنگ زیب نے دیوانِ حافظ کے پڑھانے کی ممانعت کرادی تھی۔	"
	"مشہور است کہ حضرت عالمگیر شاہ در اوائل ایام سلطنت حکم کردہ بود کہ دیوان خواجہ حافظ شیرازی را مردم از کتابخانہ ہای خود برآرند و معلمان ممالک محروسہ بصبیان تعلیم ننمایند ولیکن ہمواره دیوان مذکور در مطالعۂ خاص آن سرحلقۂ اہلِ اختصاص می بود"	"فرمان اورنگ زیب منعِ تعلیم و تعلم حافظ۔ الخ"
۳۴۹	ابن الفارض کا تفصیلی بیان ہے اور اس کے خمریہ قصیدہ کا ذکر ہے۔	"خمریۂ ابن الفارض"
۳۶۱	نواب عاقل خاں پر عالم گیر کے لطف و کرم کا بیان ہے اور عالمگیر کے سفرِ دکن کے وقت خان مذکور کی جو حیثیت تھی اُس کا تذکرہ ہے۔	"عاقل خاں صوبیدار دہلی بود ہنگام نہضت شاہی طرفِ دکن۔ الخ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
616
ANT

داؤد الانطاکی

ذیل التذکرہ لبعض تلامیذہ

مطبعۃ الوھبیہ، ۱۸۶۴ (۱۲۸۱ھ)

صفحات ۳۸۲

L 1810

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	مولانا نے عربی میں کچھ لکھا ہے۔ تحریر کے بعد دیکھئے حاشیہ	"۱۹۰۳ء ابوالکلام آزاد"
۱۵۵۳	ان صفحات پر معمولی اشارے عربی میں ہیں	
۱۵۴		
۲۰۸		
۲۷۷		
۲۸۶		
۲۸۷		
۲۸۹		
۲۹۰		
۲۹۴		
۲۹۵		
۳۰۷		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

923.6
AND

Andrews, C.F.
Zakaullah of Delhi. Cambridge,
W. Heffer, 1929
XXX, 159 p. 2425

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۷	مصنف نے دہلی کالج میں انگریزی تعلیم کے شروع ہونے کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ ابتدا میں اس کے خلاف زبردست شور و غل برپا ہوا۔ خاص کر مذہبی لوگوں نے زبردست بدگمانی کا مظاہرہ کیا۔ وہ انگریزی علوم کو اپنی مذہبی و تمدنی روایات کی راہ میں ایک غیر معمولی رخنہ تصور کر رہے تھے۔ تاہم کچھ ایسی ہستیاں بھی تھیں جو جدید علوم و فنون میں خاص دلچسپی رکھتی تھیں۔ اور اُن کے حصول کو اپنی راہ ترقی کے لیے مشعل راہ خیال کرتی تھیں۔ غرضکہ دہلی کالج میں انگلش کی تعلیم شروع ہوئی جس کا نہایت اعلیٰ معیار تھا۔ اور پڑھانے والے بھی نہایت لائق اور تجربہ کار تھے جن طالب علموں نے انگریزی کی پہلی کلاس میں داخلہ لیا ان میں بقول مصنف ذکاء اللہ بھی شامل ہیں مصنف کے الفاظ : "Those who were present as	"یہ صحیح نہیں ہے کہ ذکاء اللہ انگلش کلاس کی سب سے پہلی جماعت میں سے تھے۔ اس کلاس کی پہلی جماعت صرف ۶ طلبا پر مشتمل تھی جن میں سے رام چندر موہن لال، شہامت علی، رام کشن اور جواہر لال کے نام معلوم ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	students including Zakaullah himself, have spoken to me in the highest terms of the great ability of the staff."	(مسٹر ٹرویلین نے موہن لال کے سفرنامہ کے دیباچہ میں ان پانچوں ناموں کی تصریح کی ہے)
۳۸	منجملہ دوسروں کے جن کا ذکر مصنف نے کیا ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد اور محمد حسین آزاد بھی اُن اشخاص میں سے تھے۔ جو انگریزی کلاس کے طلباء رہے۔ مولانا الطاف حسین حالی کو بھی دہلی کالج کا طالب علم قرار دیا ہے۔	
	There was also Nazir Ahmad, who afterwards advanced to be the leading urdu prose-writer and novelist of the nineteenth century, and world-famous on account of his profound Arbaic learning. Shahamat Ali was made, in after life, Prime Minister of Indore. Mukand Lal gained a high reputation as one of the first doctors, with a full western training, in North-west India. Ziauddin and Muhammad Hussain were famous for their literary work. Altaf Hussain, whose literary title was Hali, became the most renowned poet in urdu literature,	"نذیر احمد اور محمد حسین آزاد انگلش کلاس کے تعلیم یافتہ نہ تھے۔ انھوں نے دہلی کالج کی عربی شاخ میں تحصیل کی تھی؛ الخ" "الطاف حسین حالی دہلی کالج کے تعلیم یافتہ نہ تھے" "مصنف نے اولین انگریزی تعلیم یافتہ جماعت میں موہن لال کو فراموش کر دیا ہے یا اس کے حالات انھیں معلوم نہیں ہوئے"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کی سطر
	Just as Nazir Ahmad was famous in pross.	
	قدیم دہلی کالج کے علاوہ جس میں مغربی علوم پڑھائے جاتے تھے اور جدید مشرقی شعبے قائم تھے۔ دہلی میں ایک بہت مشہور طبی اسکول بھی قائم تھا۔ جو چاندنی چوک کے نزدیک وسطِ شہر میں واقع تھا۔ اُس کو بعد میں حکیم اجمل خاں نے مزید ترقی و توسیع دی۔	۴۴
	"In addition to the old Delhi College, with its western science and its new oriental Department, there was also in Delhi a very famous school of medicine, representing the old Greek tradition, called yunani. This flourished in the middle of the city, near Chandni Chowk. It went by the name of Tibbia, and it has recently been enlarged and transformed by the genius of Haklm Ajmal Khan"	
"طبیہ مدرسہ حکیم عبدالمجید نے قائم کیا تھا۔ کوئی درسگاہ نہ تھی"		
	حکیم اجمل خاں مسلمانوں کے اعلیٰ اور مہذب خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ حکیم محمود خاں اور حکیم احسن اللہ خاں کا ایک ہی خاندان تھا اور وہ اپنے زمانہ میں طب کی تحقیق کے سربراہ تھے۔	۴۴
"حکیم احسن اللہ خاں	Ajmal Khan's family tradition	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	of high and distinguished Musalman culture and humanity lay behind it. Hakim Mahmood Khan and Hakim Ahsan Ullah Khan belonged to the same family and were leaders of medical research in their own day."	تھے۔ حکیم شریف خاں کے خاندان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔"
۴۵	حکیم احسن اللہ خاں کی بہت تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ سارے شمالی ہند میں حکیم موصوف اپنے تقدس مذہبی کے لحاظ سے مشہور تھے۔ وہ ایک زبردست فلسفی تھے۔ ساتھ ہی طب، تاریخ ھند اور فارسی ادب میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ غریب اور محتاج ہندو مسلمانوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ جب اُن کا انتقال ہوا تو سارے شہر دہلی نے اُن کا زبردست سوگ منایا اور حالی نے اُن کی یاد میں ایک درد انگیز مرثیہ لکھا۔	
	"Ahsan Ullah Khan was an extraordinary man; and I have heard much about him from those who held him in the highest possible esteem. He was famous throughout the north of India for rellgious learning and devotion. He was a great philosopher. Furthermore, he had studied Indian history and Persian literature as well as medicine.	"یہاں مصنف نے حکیم محمود خاں اور حکیم احسان اللہ خاں کے کوائف باہم گڈمڈ ملا دیے ہیں۔ حالی نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	With unbounded generosity, he used to help the poor and needy in their distress; AND he gave his medical services to poor Hindus and Musalmans alike, according to the noble tradition of his family. At the time of his death the whole city of Delhi mourned for him as one of its greatest benefactors; and "Hali" wrote one of his finest memorial poems about him."	مرثیہ محمود خاں کا لکھا تھا نہ کہ حکیم احسن اللہ خاں کا۔ غدر کے بعد حکیم احسن اللہ خاں نہ تو دہلی میں زیادہ رہے اور نہ اپنی گم شدہ مقبولیت واپس لا سکے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جُغرافیہ و تاریخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جغرافیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
520
TAV

البیرونی، ابوریحان محمد بن احمد

صفتہ المعمورہ من القانون المسعودی

مرتبہ: زکی ولیدی توغان

دہلی، ناظم الاشاعت، ۱۹۳۷ء

۱۴۲، ۸، ۹ صفحات

L5//6

(تذاکیر دیوان الآثار القدیمہ بالہند ۵۳۰)

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	. . . . .	"ابوالکلام نیمنی جیل ۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۱ء"
۴	چار جگہوں پہ لکھا ہے۔	"تامل، تامل، تامل، تامل"
۱۳	اقلیم اول کی جدول بنی ہوئی ہے۔ اُن میں ۴۵، ۴۸ اور ۵۰ کے نمبروں میں بالترتیب مقامات کا اندراج اس طرح ہے۔ تانہ، سوفارہ، کنکسایر۔	"تھانہ (بمبئی) سوپارہ، گنگا ساگر"
۱۴	جدولوں میں دو نام بالترتیب اس طرح ہیں "رامیشر" "مہاچین"	"رامیشور" "مہاچین"
۱۷	جدولوں میں مندرجہ ذیل مقامات درج ہیں "اوزین، وادی نمیہ، بھالیستان، مہرت دیش" ناھورۃ۔	"اوجین" نربدا، بھلہ (قریب بھوپال) مہاراشٹر ادیس، لعلہ متھرا ای ماتھورا؛
۱۸	جدولوں میں ان مقامات کے نام لکھے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہوئے ہیں۔	
	(۱) برانہ ویعرف قومنا بنارائن (۲) کوھ (۳) کھوراھہ (۴) نواحی کنگرہ۔	(۱) برانہ بلند شہر الحالی واکھا القدیم برن وبراز کذا عند الیلیٹ ولکن یظہر بتیمیہ نارائن از نارائن یعنی تلاوری الحالی (وفی الوقائع شہاب الدین غوری لانہ ھجم علی نارائن پور المعروف بتلاوری ووقع الحرب بینہ وبین پرتھی راج۔ (۲) (فی الہند کرھہ) (۳) کھوراہو (مناور قدیمہ) متھرا پور بندیلکھنڈ (۴) کڑہ "
۲۹	"سیوای من حد بالش وھو والشتان"	" والچ وبالچ ہموزن لفظ است کہ بلوچ گشتہ وبالش تعریب بالچ ست "
۳۰	کتاب میں اندراج اس طرح ہے۔ (۱) لونی (۲) پرساور (۳) مشرعۃ تھرچند راھہ (۴) مدینۃ الزط "	(۱) لونی (جودھپور) (۲) پشاور (الحالی) (۳) وادی (۴) ای " جاٹ "
۵۷	مصری سمندر کا کچھ تذکرہ ہے۔	" نہر قدیم مصر کہ بحرین را متصری کرد "
۶۲	مصنف کی عبارت یہ ہے۔ او بحسب من یحوزھم قھا فاما ھل المغرب من الیونانیین وغیرھم "	" تسمیہ ارو پا بالمغرب "
۶۳	مصنف کی عبارت اس طرح ہے۔ "بالمغرب ذکر فیھا انک	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن رسیان و مسابق	حاشیۂ آزاد
	اجتاز فی مرکب علی الزقاق وھو المضیق الذی فیہ یتصل بحر الشام بالبحر المحیط "	"مضیق جبر الطرز جبل الکاہل"
۷۰	کچھ بعید العقل واقعات کی تفصیل ہے اور ملتان کے کسی بت کا ذکر ہے۔	"ھذا من اشباہ الخرافات"
۷۲	کچھ نام اس طرح درج ہیں۔	
	(۱) الذیل (۲) بیرہ	(۱) ڈابھیل (۲) بیڑا"
		"معبد ذہب ملتان"
۷۵	. . . . .	"سورن دیپ"
۷۶	ایک نام فٹ نوٹ میں اس طرح درج ہے "بولانشہر"	"بلند شہر"
۷۶	. . . . .	"کبریت احمر و خزانۂ کیمیائیں"
۷۷	مصنف نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ الدیباج	"واقعۂ احراق بیوت اصنام بلند شہر وضیاع الکی ثمینہ" "لعلہا جزائر المالدیپ"
۷۷	کتاب کا لفظ "کودہ" ہے۔	"کوڑی"
۷۹	کتاب میں "الزحد" آیا ہے۔	"زبرحد"
۸۰	. . . . .	"خرافات"
۸۱	کتاب کا لفظ بھروج" ہے۔	"بھڑوچ"
۸۴	دو الفاظ یہ ہیں "المومیائی (۲) الترکمان	(۱) مومیائی (۲) ترجمان وترکمان"
۸۵	ان واقعات کی تفصیل کتاب میں ہے۔	"تاثیر مومیائی صناعی بنا و واقعۂ خوارزم شاہ"
		"خرافہ باد زہر و الیچا چین"
۸۶	. . . . .	"خرافہ" "تامل"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸۷	غالباً کسی جڑی بوٹی کا ذکر ہے جس کا نام "الکھربا" ہے۔	"رفع مفرۃ عین"
۸۹	مصنف نے ایک خاص قسم کے پتھر کا ذکر کیا ہے جس کا نام "الحجر الجالب للمطر" لکھا ہے۔	"الموسوم بارسیہ سنگ بد۔ قال الرضی دانش: باعث ریزش باراں شدہ است دل سنگین تو سنگ رامی ماند۔ وقال محسن تاثیر: عاشق کہ چو باراں نکند گریہ سنگ دل خوباں ہمہ سنگ بدیا بد آنند رام مخلص ادعا می کند کہ در عہد محمد شاہ سیف الدولہ عبداللہ خاں دلیر جنگ ناظم ملتان آزمایش کرد و درست یافت از ترکستان شخصے آوردہ بود اما امثال ایں ہمہ روایات از قبیل خرافات اند"
۹۲	اہل یمن کی رسومات کا ذکر ہے۔	"قبور قدماء یمن مثل مقابر مصر است"
۹۳	- - - - - - - - -	"مہادیو رئیس الملائکہ"
۹۸	مصنف نے ان دو چیزوں کا حوالہ دیا ہے۔ (۱) الزاھن (۲) الشابرقان	"نرم آہن" "شاپرگان"
۱۰۳	اس صفحہ پر بھی "الزاھن" دوبارہ لکھا ہے۔	"نرم آہن"
۱۱۳	- - - - - - - - -	سیاحت بیرونی در جہان کشمیر"
۱۱۶	البیرونی نے ہندوستان کے جن مقامات کی سیاحت کی ان میں سے ایک مقام "جرجیر" بھی تھا۔ یہ ایک بیابان تھا جو ملتان اور سندھ کے درمیان واقع تھا۔	"ازیں متحقق شد کہ بیرونی در بیابان مابین ملتان و سندھ سیاحت نمود"
۱۲۱	ایک لفظ سمدرین استعمال کیا گیا ہے۔	"سمندر بھین"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُردو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
954-236
SHI

شبلی نعمانی

مضامین عالمگیر۔ کانپور، مطبع انتظامی، ۱۹۱۱ء

صفحات ۱۴۴ L255

صفحۂ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	شیواجی کے متعلق علامہ شبلی لکھتے ہیں۔	
	"شاہی فوج نے اس کے سارے علاقے فتح کر لئے تھے۔ تاہم جب وہ اورنگزیب کے دربار میں لایا گیا تو کما حقہ استقبال کیا گیا۔ پنجہزاری امراء کی صف میں جگہ دی گئی۔ جو خود راجہ جے سنگھ کا منصب تھا اس سے زیادہ اور کیا چاہتا تھا۔ کیا شہنشاہِ ہند ایک مفتوح رہزن کے لئے تخت سے اتر آتا۔ بے شک یورپ اس قسم کی جھوٹی اور مکارانہ خوشامدوں کی مثالیں پیش کر سکتا ہے لیکن اسلام سے اس کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔"	"گویا اعمال عالمگیر اعمالِ نفس اسلام تھے"
۴۲	سنبھا کے متعلق شبلی کا بیان ہے۔	
	"سنبھا عالمگیر کے دربار میں حاضر کیا گیا اور چونکہ اُس نے رو در و عالمگیر کو سخت گالیاں دیں۔ عالمگیر نے اس کی زبان کاٹنے کا حکم	"اگرچہ عرق ریزست پلا پلا کر زندانیان گوالیار کو ہلاک کرتا رہا۔ اسلام نے تو ہر حال میں مثلہ کو ناجائز بتلایا ہے۔ لیکن یہ مقدس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	دیا پھر آنکھیں نکلوا کر قتل کر دیا گیا۔ اس موقع پر یاد رکھنا چاہیئے کہ عالمگیر کے پچاس برس کی حکومت کا صرف یہ ایک مستثنیٰ واقعہ ہے۔ ورنہ اس نے کبھی کسی کو اس قسم کی وحشیانہ سزا نہیں دی۔	دل مغلوب و محکوم دشمن کی زبان کٹواتا ہے اور آنکھیں نکلواتا ہے۔"
۴۳	سنبھا کے بارے میں مزید لکھا ہے۔ "اُس کے ہمراہ اس کی ماں اور بیٹا ساہو بھی گرفتار کر لئے گئے تھے۔ عالمگیر نے ان کے ساتھ بڑی فیاضی کا سلوک کیا۔ ساہو کو ہفت ہزاری کا منصب اور راجہ کا خطاب دیا۔ اس کی سرکار قائم کی اور حکم دیا کہ اس کا خیمہ شاہی خیمہ کے ساتھ ایستادہ ہونا چاہیے۔ اس کے چھوٹے بھائیوں کی بھی قدر و منزلت کی۔ ہندوؤں کے مذہب کے مطابق ساہو قید میں کھانا نہیں کھاتا تھا۔ فقط مٹھائی اور میوہ جات پر بسر کرتی۔ عالمگیر نے کہلوایا کہ تم قیدی نہیں بلکہ اپنے گھر میں ہو۔ اس لئے بے تکلف کھانا کھاؤ۔	"کیا اس سے الفنسٹن کے اس بیان کی تصدیق نہیں ہوتی کہ عالمگیر نے مرہٹوں کے ساتھ بالآخر وہ کیا جو ان کی توقع سے زیادہ تھا۔ اگر سخت مجبوری نہ ہوتی تو اس درجہ تالیف قلب ممکن نہ تھی۔"
۵۷	جودھپور کے رئیس جسونت سنگھ کی بحث میں لکھا ہے۔ "اس نے بار بار عالمگیر سے غداری کی پھر بھی عفو و درگذر سے کام لیا گیا۔ اُس کے	"لیکن سوال یہ ہے کہ اگر کوئی مخالفانہ عزم و عمل عالمگیر کا نہ تھا تو کار پردازان جسونت سنگھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	مرنے کے بعد راجپوتوں نے عالمگیر سے درخواست کی کہ اس کا ایک ماہا بچہ ریاست کا مالک بنا دیا جائے۔ عالمگیر نے جواب دیا کہ اس کو دربار میں بھیج دیا جائے۔ سن شعور تک پہنچنے کے بعد سب کچھ مل جائے گا۔ راجپوتوں نے جواب کا انتظار تک نہ کیا اور شاہی عہدہ داروں کو مارتے دھاڑتے دہلی پہنچے۔ عالمگیر نے اُن کو نظر بند کر دیا۔ ان تمام باتوں میں کون سی بات انصاف کے خلاف ہے۔	نے بچوں کو کیوں حوالے نہیں کیا اور ابتدا سے مخالفانہ رویہ کیوں دکھلایا۔" (ٹاڈ)
۶۸	داراشکوہ کے سلسلے میں شبلی نے لکھا ہے "وہ اعلانیہ ہندو دین کا اظہار کرتا تھا۔ اپنشد کے ترجمہ میں اس نے لکھا کہ قرآن مجید اصل میں اپنشد میں ہے"۔ اپنے دعویٰ کی تصدیق میں شبلی نے داراشکوہ کی فارسی عبارت کا اقتباس پیش کیا ہے۔	"اس میں کیا الحاد ہے؟" اگر اپنشد سرچشمۂ بحر توحید بقول داراشکوہ ہے اور مطالب قرآن سے متحد تو یقیناً وہ ما انزل من قبلہٖ میں داخل اور قرآن مثل تورات و انجیل اس کا مصداق۔ الخ
۷۴	جزیہ کی حقیقت بیان کی ہے۔ "لوگ اس کی حقیقت اور اصلیت سے واقف نہیں۔ جزیہ کوئی ناگوار چیز نہ تھی بلکہ غیر قوموں کے لئے ایک رحمت تھی ہندوؤں نے البتہ اس کو پسند نہ کیا اور	"کس بے اعتنائی سے اس ٹکڑے کو سرسری اشارہ کر کے چھوڑ دیا ہے۔ اس کے لئے ٹاڈ راجستان کو دیکھنا چاہیئے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	یہ بھی ظاہر ہے کہ جو محصول ایک مدت سے موقوف تھا اس کا دوبارہ جاری ہونا کیونکر گوارا ہو سکتا تھا۔"	
۷۵	اورنگ زیب نے میلوں ٹھیلوں کی ممانعت کر دی تھی۔ شبلی اس فیصلہ کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "ان چیزوں سے اخلاق پر بڑا برا اثر پڑتا ہے۔ اس لئے اورنگ زیب نے جہاں اور بہت سے عام رسومات میں تبدیلی کی، وہاں بعض مذہبی رسموں پر بھی پابندی لگا دی۔ اس نے شاعروں اور بنجومیوں کو برطرف کر دیا۔ زیارت اور درشن کی رسم بندی کر دی۔ محرم میں تابوت نکالنا بند کرا دیا۔ اس طرح ہندوؤں کے میلے ٹھیلے بھی موقوف کرا دیے اس وجہ سے بدگمان مورخین نے اس کو متعصب قرار دیدیا۔	"ہندوؤں کے مذہبی میلوں کو بند کرنے کا شرعاً و قانوناً اس کو کوئی حق نہ تھا۔ مذہبی اور اخلاقی اصلاح صرف مسلمانوں کے لئے تھی نہ کہ ذمیوں کے لئے۔
۷۶	شبلی کے خیال کے مطابق ایرانی مورخین نے عالمگیر کی ہر بات کو عیب کی نظر سے دیکھا ہے۔ وہ اس بات کے عادی نظر آتے ہیں کہ بغیر اسباب کی صحیح تشریح کے اورنگ زیب کے احکام کو عموم	"اب انکار واقعہ سے پہلے تصدیق و عدم تصدیق صاحب ماثر کا مسئلہ طے کرنا چاہئے" الخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کے پیرایہ میں لکھ دیں۔ اگرچہ مآثر عالمگیری کی عبارت سے یہ پتہ ضرور چل جاتا ہے کہ عالمگیر نے ہندوؤں کے مدرسے کیوں بند کرائے لیکن متعصب مورخ نے اس کو اپنے انداز میں پیش کیا کہ وہ حکم اورنگ زیب کا عام حکم نظر آیا۔ عالمگیر نے ہندوؤں کو بعض خاص ملازمتوں سے برطرف کر دیا تھا۔ لیکن یہ مورخ لکھتا ہے کہ ہندو اہل قلم سرے سے موقوف کر دیے گئے۔ چنانچہ خاتمۂ کتابت میں لکھتا ہے۔	
	"وہندو اہل قلم یک قلم از عمل معزول گشتہ بودند"	
	شبلی نے مزید لکھا ہے کہ پچھلے مورخوں نے بھی اس کا اعتبار نہیں کیا۔ خافی خاں عالمگیر کے ان احکام کا جی کھول کر ذکر کرتا ہے جو اس نے ہندوؤں کے خلاف جاری کئے تھے لیکن اس واقعہ کا ذکر نہیں کرتا۔	
۷۹	عالمگیر کی بت شکنی اور ہندوؤں سے برتاؤ کے سلسلے میں طولانی بحث ہے ضمناً لکھا ہے کہ ہندوؤں نے عالمگیر کی تخت نشینی سے بہت پہلے زور پکڑ لیا تھا۔ عالمگیر نے ان کی تعدیاں روکنی چاہیں تو انھوں نے	"کیا لطف ہے کہ ایک طرف انفٹن کا رد کیا جاتا ہے کہ ہندوؤں کو عالمگیر سے کوئی پرخاش نہ ہوئی۔ دوسری طرف شورش و مخالفت عامہ کا اقرار بھی اور یہ بھی کہ تقرر جزیہ سے ہندو بگڑ اٹھے وغیرہ وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	شورش برپا کر دی۔ عالمگیر نے مسلمانوں کو ہندوؤں کے مذہبی علوم پڑھانے پر جب ان کا انسداد کیا اور ایسے مدرسے بند کرا دیے تو متھرا کے اطراف و جوانب میں گڑبڑ واقع ہوئی۔	
۸۰	شبلی نے متعدد اسباب بت خانوں کے انہدام کے بیان کیے ہیں۔ ان میں سے نمایاں یہ ہو سکتے ہیں کہ ہندوؤں نے مسجدوں کو توڑ کر اپنا قبضہ کر لیا۔ مسلمان عورتوں کو جبراً اپنے گھروں میں رکھا۔ وہ علانیہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی علوم کی تعلیم دیتے تھے۔"	"گویا یہ بھی جرم تھا اور اس کا انسداد ایک منصف گورنمنٹ کے لئے ضروری تھا۔"
۸۱	جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہندو اعلانیہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی علوم کی تعلیم دیتے تھے۔ عالمگیر نے جب اس تعلیم کو روکنا چاہا تو ہندوؤں میں شورش برپا ہو گئی۔ کھنڈیلہ کے راجپوتوں نے ہنگامہ کیا۔ جودھپور اور اودے پور کی ریاستیں بغاوت کا مرکز بن گئیں۔ عالمگیر نے اس بنا پر وہاں کے علاقوں میں فوج کشی کی اور بت خانے غارت کر دیے۔	"تضاد بیان۔ مصنف اس سے بالکل بحث نہیں کرتا کہ ہندوؤں کی شورش کے اصل اسباب کیا تھے۔"
۸۲	شبلی لکھتے ہیں: "یورپین اور ہندو مورخین کے بیان کے مطابق عالم گیر	"کس قدر غلط استدلال ہے اور تعجب ہے کہ مصنف کو یہ ناقابل ذکر محسوس نہ ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نے چونکہ بت خانے گرائے اس لئے بغاوت ہوئی لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ بغاوت ہوئی اس لیے بت خانے گرائے۔ عالمگیر کا بُت خانوں کا گرانا ایسا ہی تھا جیسا آج ایسے روشن زمانے میں مہدی سوڈانی کے مقبرہ کو برباد کرادیا گیا۔	کجا مہدی سوڈانی کے مقبرہ کا معاملہ اور کجا مندروں کا انہدام۔
۸۲	جب ہندوستان میں امن وامان قائم ہوگیا اور عالمگیر دکن چلا گیا تو بت خانوں کے گرانے کا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا۔	"اس لئے کہ عالمگیر نے نتائج دیکھ لئے اور مرہٹوں کی شورش نے مزید مہلت نہ دی"
۸۳	شاہ جہاں نے بھی بت خانے منہدم کرائے اس کا خیال تھا کہ ہندو اسلامی مساجد و معابد کو بت خانے بنانے کی جرأت کرنے لگے تھے۔ چنانچہ اس نے نئے بت خانے توڑ واکر ہندوؤں کی ملکی قوت کا استیصال کیا۔ عالمگیر نے بھی یہی بلکہ اس سے کم کیا۔ اس نے بنارس کا صرف ایک بُت توڑ وایا اور دوسرے متھرا کا وہ بُت خانہ جو مسلمانوں کے مال سے بنا تھا۔	"ایک صفحہ پہلے اقرار کہ اودھے پور جودھپور اور کھنڈیلہ کے بت خانے توڑے گئے اور یہاں صرف دو"
۹۲	شاہ جہاں کے بیمار ہونے کے بعد داراشکوہ نے حکومت کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے عالمگیر اور مراد	"اس کی تصدیق اور کسی سے نہیں ہوتی اور پہلے دعویٰ کیا گیا ہے کہ عالمگیر نامہ اور ماثر سے استشہاد نہ کیا جائے گا۔ الاتباعاً"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کے وکیلوں کو نظر بند کر دیا گیا۔ عالمگیر کے وکیل کا گھر تک ضبط کرالیا۔	
	شبلی نے ان سب واقعات کا ثبوت مآثر عالمگیری کا اقتباس پیش کر کے دیا ہے۔	
۹۲	آغاز کارروائی سے آخر تک داراشکوہ اور عالمگیر دونوں میں سے کون تقصیروار تھا اس کا اندازہ ان واقعات سے کیا جاسکتا ہے کہ داراشکوہ نے خبروں کو روکا۔ عالمگیر کے وکلاء کو نظر بند کیا۔ عالمگیری جاگیر ضبط کر لی۔	
	شبلی نے نوٹ میں مزید لکھا ہے۔	
	"صوبہ برار عالمگیر کی جاگیر میں تھا۔ داراشکوہ نے اس کو ضبط کر لیا۔ مراد بخش کے خطوں میں بار بار اس کا ذکر آتا ہے عین جنگ کی حالت میں عالمگیر کے امراء اور اس کی فوج کی واپسی کے احکام صادر کر دیے گئے مہاراجہ جسونت سنگھ کو عالمگیر کے مقابلے کے لئے مامور کیا۔ یہ سب ایسے افعال ہیں جن میں سے کسی کا جواز پیش نہیں کیا جاسکتا۔	"کس قدر غلط ہے۔ بصورت صحت بیان مآثر عیسیٰ بیگ وکیل عالمگیر کا گھر ضبطی میں آیا نہ کہ خود عالمگیر کا شہزادوں کی دارالحکومت میں جاگیر ہی کیا تھی۔ جاگیر تو وہ صوبے تھے۔ جن پر وہ حاکم تھے۔ رہا برار اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		واقعہ دوسرا ہے۔ (عاقل خاں)"
۹۴	داراشکوہ نے یہ مشق بہم پہنچائی تھی کہ شاہ جہاں کے خط میں بالکل اپنا خط ملا دیتا تھا اور فرامین میں شاہجہاں کے دستخط اپنے ہاتھ سے بناتا تھا۔ مراد ایک خط میں عالمگیر کو لکھتا ہے: "ملحد (داراشکوہ) خود تقلید خط اقدس (شاہجہاں) را بہ مرتبۂ کمال رسانیدہ بر فرامین دستخط می کند"	"کیا منصفانہ تاریخ نویسی ہے۔ مراد جو خود ایک فریق ہے اور داراشکوہ کا دشمن اس کے قول کی سند لائی جاتی ہے۔"
۹۸	شاہجہاں نے اورنگ زیب کے بارے میں داراشکوہ کو ایک خط لکھا تھا۔ وہ پورا خط مع ترجمہ کے شبلی نے نقل کیا ہے۔ اس خط میں ایک جملہ اس طرح ہے "ما ایں جا ہم را فیصل می فرمائیم" شبلی نے اس جملہ کا مطلب یہ لیا ہے کہ ہم عالمگیر کو گرفتار کر کے قصہ ختم کر دیں گے اور اس کی طاقت کو دبا دیں گے لیکن مولانا نے اس کی تعبیر دوسرے انداز میں پیش کی ہے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ	"یعنی عالمگیر سے مل کر اس کش مکش کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔"
۱۰۶	داراشکوہ جب گرفتار ہو کر دلی لایا گیا اور بازار سے ہو کر گذرا تو تمام شہر میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ زن و مرد دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ بالاخانوں سے سرکاری	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیہ/آزاد
	آدمیوں پر پتھر اور ڈھیلے پھینکے جارہے تھے ملک جیون پر جس نے دارا کو گرفتار کیا تھا گالیوں کا مینھ برس رہا تھا۔	
	شبلی کا خیال ہے کہ ظاہر ہیں سوچتے ہوں گے کہ یہ داراشکوہ کی ہر دلعزیزی کا اثر تھا اس لئے کہ اس کا مالکِ تخت وتاج ہونا زیادہ موزوں تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے یہ سب ایک فتنہ گر کا شعبدہ تھا۔ اپنے اس خیال کی شہادت میں شبلی نے خافی خان کا یہ اقتباس پیش کیا ہے۔	
	"روزِ دیگر کہ کوتوال بموجب حکم درپئے تحقیق بانی آن فساد پرداخت، ظاہر شد کہ ہیبت نام احدے پیش قدم ایں جرأت گشتہ مادہ فساد وآشوب تمام شہر گردیدہ"۔	"اس قسم کے واقعات کو ہمیشہ اسی طرح کے اشخاص کی طرف منسوب کیا جاتا ہے"
۱۰۸	شہزادہ مراد کی نسبت اصل واقعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے شبلی نے لکھا ہے کہ گو مراد نہایت بہادر اور جان باز تھا لیکن ساتھ ہی نہایت سادہ لوح اور آسانی سے لوگوں کے بہکانے میں آجاتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ عالمگیر کی حمایت	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	میں بشیر معرکے اس نے نہایت پامردی اور جاں بازی سے سر کیے اور داراشکوہ کی فتح کا پانسہ پلٹ دیا تاہم لوگوں کے بہکانے کی وجہ سے اس کو یہ خیال ہوا کہ چونکہ میں نے یہ کارنامے انجام دیے ہیں۔ اس لئے میں ہی تن تنہا تخت سلطنت کا حق دار ہوں۔ چنانچہ اس نے عالمگیر سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اور عالمگیر کے بڑے بڑے امرا کو بھاری انعاموں اور تنخواہوں کا لالچ دے کر اپنی طرف مائل کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ [illegible] فوج [illegible] اس کے [illegible] خلاف قدم اٹھانا پڑا۔ اپنے بیان کے ثبوت میں شبلی نے عاقل خاں کی عبارت کا اقتباس پیش کیا ہے۔	مصنف نے اس ٹکڑے کو بالکل نظر انداز کر دیا کہ شجاع مُراد کی یہ حالت اورنگ زیب کے تخلف عہد کے بعد ہوئی یا پہلے پر نیز اور عاقل خاں سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ورود آگرہ کے بعد اورنگ زیب نے بالکل رنگ بدل دیا ہے۔ مراد کو بیرونِ شہر چھوڑا۔ خود شاہانہ طمطراق سے آگرہ میں داخل ہوا تو اس وقت مراد سے بے دلی کے آثار ظاہر ہوئے۔"
۱۰۹	اورنگ زیب نے اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے دونوں حربے استعمال کیے۔ شمشیر بھی تدبیر بھی اس نے مراد کو تدبیر سے قابو میں کیا۔ یہاں شمشیر سے کام لینا قرینِ مصلحت خیال نہ کیا۔ شبلی کا خیال	"جس شخص کی زبان پر ہمیشہ قال اللہ اور قال الرسول ہو اور شریعت اور حفظِ دین کے دعوؤں سے تمام فرامین و مراسلات مملو اُس کا دعویٰ منصور عباسی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہے کہ دوسری خونریزیوں کی طرح وہ اس کو بھی گوارا کرتا تاکہ بزورِ شمشیر مراد پر قابو پاتا اور اس کی مردانہ روش زیادہ قابلِ داد ہوتی۔ لیکن یہاں اُس نے سیاسی چال بازی سے کام لیا۔ تاہم یہ بھی سچ ہے کہ عالمگیر نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ خلیفہ منصور عباسی سے زیادہ تعریف کا مستحق ہے۔ جس نے ابومسلم اصفہانی بانی دولت عباسیہ کو دھوکے سے بلا کر قتل کر دیا تھا۔	ہتا ہونے کا یقیناً نہیں ہوگا بلکہ خلفائے راشدین کا۔
۱۱۱	عام خیال یہ پھیل گیا تھا کہ سلطنت کے خلاف بغاوت پر مراد کو اورنگ زیب نے ابھارا۔ شبلی نے مراد کے خطوط کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ عالمگیر اپنی جگہ سے حرکت نہ کرنا چاہتا تھا لیکن مراد نے نہ مانا بلکہ تمام واقعات کی اطلاع دینے کے لئے عالمگیر سے شریک جنگ ہونے کی درخواستیں کیں۔	" عالمگیر اگر مراد کو روک رہا تھا تو اس سے مصنف کو کوئی فائدہ نہیں اس روک سے مقصد یہ تھا کہ مراد عالمگیر سے بازی نہ لے جائے۔
۱۱۹	تخت سلطنت کے لئے جو کشاکش شاہجہان کے بیٹوں کے درمیان واقع ہوئی اس کی تفصیل شبلی نے مراد کی گرفتاری کا قصہ بیان کر کے ختم کر دی ہے۔	" تعجب ہے کہ مصنف نے مراد اور سلیمان شکوہ کے قتل کے واقعات کو بالکل نظر انداز کر دیا گویا ان کو اورنگ زیب سے کوئی تعلق نہیں"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۲۹	اورنگ زیب کی سخاوت، غریبوں کی دادرسی اور انصاف پسندی کے چند واقعات پیش کیے گئے ہیں۔	"شخصی حکمرانوں کے اوصاف و مناقب میں ان کی سرکاری تاریخوں سے محض احکام کا نقل کر دینا بے سود ہے۔ اصل چیز واقعات اور عملاً و فعلاً انصاف ہے الخ"
۱۳۵	شبلی نے مآثر عالمگیری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عالمگیر فن موسیقی کا ماہر تھا۔ لیکن چونکہ مزامیر کے ساتھ گانا شرعاً ممنوع ہے۔ اس لیے اس صیغہ کو بند کر دیا۔	"کس شریعت میں ممنوع ہے؟ اسلام میں تو نہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

U
956 · 1
HER

ہربرٹ، ولیم۔ ڈی

محاربات بلیونا ترجمہ محمد انشاراللہ۔ ج ۱۔ امرت سر

جنرل لائبریری ایجنسی، ۱۹۰۰

صفحات ۱۵۲

L 2409

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۳۶	قسطنطنیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف نے جا بجا پانچ کی تکرار کی ہے۔	"پنجایت۔ ایک جگہ نہیں بلکہ سینکڑوں جگہ کہاں تک نشان بنائے جائیں"
نہ معلوم	ترکی کے طلبا کی تعریف کی گئی ہے اور انگلستان وجرمنی کے سرکاری مدارس کے طلبا کی بہ نسبت اُن کو زیادہ بلند اخلاق قرار دیا ہے اس کا سبب یہ بتلایا ہے کہ مسلمان قرآن کریم کے احکام کی لفظی اور معنوی پیروی کرتے ہیں۔ جب کہ عیسائی بائبل کی اتنی پرواہ نہیں کرتے۔	"مصنف کو اس کا خیال نہیں کہ اگر خدانخواستہ عیسائی بائبل کی پوری پیروی کریں تو آج یورپ کی علمی ترقیاں جہان سے ناپید ہو جائیں اور وہ دنیا میں رہنے کے قابل ہی نہیں رہیں۔ خیریت ہے کہ بائبل پر پورا عمل نہیں کیا جاتا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م
954.052
BAD

بدایونی، عبدالقادر
منتخب التواریخ۔ جلد دوم۔ کلکتہ ۱۸۶۵
صفحات ۴۰۷

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۰۹	متعہ کے سلسلہ میں بحث ہے۔ اس موضوع پر بدایونی کی عبارت اس طرح ہے۔ "شبی قاضی یعقوب و شیخ ابوالفضل و حاجی ابراہیم و یک دو دیگر از علماء در حجرہ ایوب تلا و در ملازمت نشستہ بودند شیخ ابوالفضل معارض مشائخ شدہ روایاتی کہ والد ماجدش جمع کردہ بود در نظر آورد و در ایں اثنا فقیر را نیز طلب داشتہ پرسیدند کہ شما در ایں باب چہ میگوئید عرض کردم کہ آں چندیں روایات مختلفہ و مذاہب گوناگوں بیک سخن تمام می شود۔ متعہ نزدیک امام مالک رحمۃ اللہ و شیعہ باتفاق مباح و نزدیک امام شافعی و امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما حرام مگر آنکہ قاضی مالکی مذہب حکم بامضاء آں کند آن زماں بمذہب امام اعظم باتفاق مباح می شود۔"	"ایں گویا کمال تحقیق بود! حالانکہ متعہ در مذہب مالک اصلاً جائز نیست و قول ہدایہ قال مالک ہو جائز عند الشارحین غلط است کما فی الفتح و العینی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
954.025
JAH

جہانگیر، نورالدین

توزکِ جہانگیری

مرتبۂ سید احمد خاں، غازی پور ۱۸۶۳ء

صفحات ۱۹ + ۲۱ + ۴۲۶

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۱ (دیباچہ)	دیباچہ نگار نے اپنی عبارت میں دو الفاظ "دائی" اور "عورات" استعمال کئے ہیں۔	"دائی بمعنے دایہ مستعمل بود۔" "عورات" جمع "عورت" اگرچہ غلط ست لیکن مستعمل بود۔"
۳	آگرہ میں جو چمن و باغات تھے۔ مصنف نے ان کی تفصیل بیان کی ہے۔ انصاف کی زنجیر کا بھی ذکر کیا ہے۔	"میل تمام بہ انبہ" "گلہائے ہندو ترجیح آن بر معمورۂ عالم" "درخت صندل در باغات ہند نشو و نما یافتہ" "زنجیر عدل"۔
۲۰	شیخ نظام تھانیسری کا ذکر ہے۔ جس نے باغی خسرو سے ہمدردی ظاہر کی تھی اس کے بعد شیخ احمد لاہوری کا تذکرہ ہے جن کو جہانگیر نے میر عدل کے منصب پر مقرر کیا تھا۔ شیخ موصوف کے مریدوں کا بھی ذکر ہے۔	"شیخ نظام تھانیسری را بمکہ روانہ کردند" "کلمات نصیحت کہ بوقت ارادت مریداں با اخلاص را گفتہ برآں عہد و پیمان می گرفتند۔ جمیع ارباب ملل طریق صلح کل مرعی دارند۔ تعظیم نیرات کہ مظاہر نور الٰہی اند باید نمود"
۳۲	جہانگیر نے اپنی درستی رائے اور خسرو کے تعاقب میں اپنے اقدامات کی تشریح کی ہے۔	"در کنگاش امور سلطنت اکثر آنیست کہ برائے دفہم خود عمل می نمایم۔ تعاقب خسرو بغیر تعین ساعت وغیرہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۵۹	جہانگیر نے حکیم جلال الدین مظفر اردستانی کی موت کا ذکر کیا ہے۔	"حکیم جلال الدین اردستانی کہ خوش قیافہ بود و شاہ طہماسپ می گفت خوش طبیبے است۔"
۶۲	شکار کے موقع پر شمس خاں ایک صوفی منش شوقین شکار سے ملاقات کا ذکر ہے اس کے بعد لاہور پہنچنے پر میر خلیل اللہ کے دربار میں حاضر ہونے کا بیان ہے	"رفتن بخانۂ شمس خاں کہ بہ فقیر و درویشی ذوقے دارد۔" "میر خلیل اللہ از اولاد شاہ نعمت اللہ ولی۔"
۶۳	میرزا غازی خان کو انعام و جاگیر عطا کرنیکا ذکر ہے۔	"میرزا غازی و شعرِ اُن"
۶۴	محمد امین کا ذکر ہے جو شیخ محمود کے مریدوں میں سے تھے اور ان شیخ محمود سے ہمایوں کو بڑی عقیدت تھی۔	"بصحبت مولانا محمد امین مرید شیخ محمود کمال رسید ند و خیلے خوش وقت گشتند"
۶۵	راجہ مان سنگھ کے دربار جہانگیر میں آنے کا ذکر ہے۔	"راجہ مان سنگھ کہ از کہنہ گرگاں بود۔ الخ" "عفو و تحمل جہانگیر۔ خان اعظم و مان سنگھ باوجود مخالف بودنِ آں، ہیچ گونہ عتاب نفرمودند۔"
۶۶	"ریزگی" کا لفظ استعمال کیا ہے۔	"ریزگی بمعنے سکہ ہائے خورد"
۶۷	راجہ سورج سنگھ طغائی فرزند خورم کی آمد کا ذکر ہے جو اپنے ہمراہ ایک ہندی شاعر کو لایا تھا۔	"شعر ہندی"
۷۵	جہانگیر نے بھنگ و بوزہ بازاروں میں فروخت کرنے پر پابندی کا حکم صادر کر دیا تھا۔	"منعِ بھنگ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸۱	خانخاناں نے نوروز کے موقع پر ملا میر علی مصور کی لکھی ہوئی یوسف زلیخا بطور پیش کش بھیجی تھی۔	"یوسف زلیخا بخط میر علی کہ ہزار مہر قیمت داشت"
۸۱	جہانگیر نے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ جب ملا علی احمد مہرکن نے مندرجہ ذیل مشہور شعر کے وجود میں آنے کی سرگذشت بیان کی۔ اس سرگذشت کا تعلق حضرت نظام الدین اولیا اور امیر خسرو سے ہے۔ "ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی من قبلہ راست کردم بر سمتِ کج کلاہی	"حادثۂ ملا علی احمد مہرکن"
۸۲	کوکب پسر قمر خاں کا بیان ہے جس نے سنیاس اختیار کر لیا تھا۔	"واقعہ کوکب پسر قمر خاں"
۸۳	مقرب خاں کے ملازمین میں سے کسی نے کھنایت کی بندرگاہ سے ایک عورت کی لڑکی اغوا کر لی۔ جہانگیر نے اس عورت کی شکایت پر مجرموں کو سزا دینے کا واقعہ بیان کیا ہے۔	"مقدمہ بیوہ زنے کہ شکایت مقرب خاں نمودہ بود"
۹۹	جہانگیر نے حکم جاری کیا کہ چراغچیاں اور قصہ گو اپنی کارروائی جہانگیر کے اس شعر سے شروع کیا کریں۔ بود بر آسماں تا مہر را نور مبادا عکس او از چتر شہ دور	"شعر جہانگیر و عنوان قصہ گویاں و بسلام وصلوٰۃ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ حاشیہ
۹۹	. . . . .	"منع زمین بوسی"
۱۰۰	. . . . .	"منع تبلیغ اسلام بزور"
۱۰۱	. . . . .	"مجملاً از احوال بنگال"
۱۰۴	. . . . .	"تفاول از حافظ در واقعۂ بنگال"
۱۰۵	مقرب خاں کو بندر کوہ روانہ کرنے کا ذکر ہے۔	"البتہ ایں گوا باشد"
۱۰۵	. . . . .	"تصویر فیل مرغ"
۱۱۰	. . . . .	"خون کشیدن را بہ سبک شدن مبدل نمود"
۱۱۱	. . . . .	"شعر جہانگیر"
۱۱۳	. . . . .	"سلیمہ سلطان بیگم"
۱۱۵	. . . . .	"قاعدہ عجیب دریافت"
		"برکت دنخوست زمین"
		"دار جلنگ و مردمان او"
		"در مجلس شرف طلب شدن و جمیع اقسام کیفیا"
۱۱۶	. . . . .	"مہر کوکب طالع"
		"ترسیل سفر بہ استنبول جہت خریداری نفائس روم"
		"فیروز شاپور" "مومیائی دخواص آں"
۱۱۷	. . . . .	"جوناگڈھ"
		"باز ہر در بز"
		"عدم مستیر شیر و علت آن"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۱۸	- - - - - - - -	"جھکڑ"
		"میرٹھ"
		"عدم تاثیر زہر سگ دیوانہ در فیل"
۱۱۹	- - - - - - - -	"چہار طوائف آں و شرح آں"
		"راکھی وآنکہ مشتق از رکھ یعنی نگاہداشتن ست"
۱۲۰	- - - - - - - -	"راکھی در عہد اکبر"
		"قاعدہ عرس"
۱۲۱		"ضابطہ وقائع نویسی اکبری وفوائد آں"
		"ریزگی یعنی خوردہ"
۱۲۲		"رانا اودے پور وشرح احوال آں۔ الخ"
۱۲۳	جہانگیر نے "فیل و فرگل" کی ترکیب استعمال کی ہے	"فرغل"
۱۲۴	- - - - - - - -	عہد جہانگیر واللہ اکبر"
		"بت شکستن جہانگیر در حوالی اجمیر"
		"ذوق تحقیق"
۱۲۵	مصنف نے فرنگیاں کوزہ کا ذکر کیا ہے۔	"گوا"
۱۲۵	کتاب میں روزۂ متبرکہ چھپ گیا ہے۔	"روضہ"
۱۲۵	- - - - - - - -	دیگ بزرگ اجمیر ایجاد جہانگیر ست"
۱۳۰	- - - - - - - -	"تحقیق مدت حمل فیل"
۱۳۰	جہانگیر نے مجلس گلاب پاشی کا ذکر کیا ہے"	"مجلس گلاب پاشی کہ در مرتفع رامپور
۱۳۰	- - - - - - - -	تصویر آں کشیدہ اند۔ الخ"
۱۳۰	- - - - - - - -	"اولیں تذکرۂ نور جہاں"
۱۳۱	- - - - - - - -	"حلقہ بگوشی خواجہ اجمیری وسوراخ نمودن در ہر دو گوش وملاسی باں جمیع ازاد وحکام الخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۱۳۲	- - - - - - - -	"تعمیر ساگر اجمیر" "اولین رود انار یز دو خریزہ کار یز در ہند" "عطر جہانگیری کہ اختراع والدۂ نورجہان بیگم بود"
۱۳۳	- - - - - - - -	"سلیمہ سلطان بیگم بہ عطر جہانگیری موسوم نمود" "آمدن بختر خاں کالونت کہ استاد عادل خاں صاحب نورس بود"
۱۳۳	ولایت زیرباد سے کسی جانور کے لائے جانے کا تذکرہ ہے جس کی جملہ خصوصیات جہانگیر نے بیان کی ہیں۔	"زیرباد (محتمل کہ ہموزن کنڑ زیرباد باشد کہ الان در بلاد بہ مامشہور ست)"
۱۳۴	- - - - - - - -	"اطاعت رانا اودے پور" "تسمیہ اہالی انگلستان بہ انگریز" "آمدن کرن سنگھ اودے پور و نوازش ہائی خصوصی۔ الخ"
۱۳۶	- - - - - - - -	"در یک سال مجموع عطیات نقد واراضی کہ بہ درویشان مرحمت نمودند"
۱۳۸	- - - - - - - -	"تولد داراشکوہ" "سگ فرنگی"
۱۴۱	- - - - - - - -	"تفنگ رومی" "آوردن خان اعظم و عفو و محبت جہانگیر"
۱۴۲	- - - - - - - -	"واقعہ عجیبہ ملاگدائی"
۱۴۵	- - - - - - - -	"روز افزوں از زاجزادہائے بہار کہ مشرف باسلام شد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۴۹	. . . . .	"رباعی فی البدیہہ کہ بہ خواجہ ہاشم نوشتند"
۱۵۰	. . . . .	"ہزار مہر بہ حکیم مسیح الزماں شیرازی بصلہ یک رباعی"
		"کثرت خوردن انبہ میر میران خلیل اللہ واسہال کبدی"
		"خوانیدن شراب بہ خرم"
۱۵۱	. . . . .	"شرح احوال نوشیدن خود"
۱۵۲	جہانگیر نے روز یکشنبہ کی تعظیم کا سبب اکبر کا روزِ ولادت تحریر کیا ہے۔	"علت تعظیم اکبر روز یکشنبہ ایں بود کہ یوم ولادت بود نہ اینکہ نسبت چنانکہ بعض مورخین الکلیزاد عا نمودند۔ الخ"
۱۵۶	. . . . .	"نور محل (مہر النساء) را نور جہاں بیگم خطاب شد"
۱۵۷	. . . . .	"برآمدن دو مروارید ہم وزن چنانکہ مطلوب بود"
۱۶۰	. . . . .	
۱۶۰	. . . . .	"حادثہ وفات صبیہ خرم کہ خود نتوانستند ثبت نمایند وحسب الحکم اعتماد الدولہ می نویسد"
۱۶۱	. . . . .	"تعمیر مجبر طلا بر مرقد خواجہ اجمیر رحمت اللہ علیہ"
۱۶۲	. . . . .	"نزاع درمیان واقعہ نویس احمد آباد ووالی احمد آباد و فوت احکام حکومت کہ والی نتوانست دریں مقاومت نماید"
		"شوق طنبورہ نواز را خطاب آنند خاں"
		"درگرانہ باغ انبہ کہ درغیر موسم ثمر می آورد"
		"مجسمہ ہائی رانا کرن کہ از مرمر تراشیدند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۶۳	. . . . .	"شرح طریق وزن شمسی اوزان دوازدہ اجناس وحسب تعداد سال عمر بخشش گو سفندان نر"
۱۶۶	. . . . .	"لعل گرانمایہ کہ بہ سرکار نجف موقوف بود برای جہانگیر فرستادند۔
۱۶۷	. . . . .	"خرم را خطاب شاہی" "کالسکۂ انگریزی"
۱۶۸	ایک فرنگی رتھ میں سوار ہوکر اجمیر سے روانگی کا ذکر ہے۔	"سوار شدن بر رتھ فرنگی کہ چار اسپہ بود و غالباً کالسکۂ فرنگی بود کہ انگریزیاں در بنگال آوردہ بودند" "خرافات اہل ہند نسبت شگون و فتح ممالک" "شرح احوال اجمیر و اینکہ ہشتاد ہزار سوار ہنگام جنگ از راجپوت مہیا دارند و سہ لک پیادہ۔ الخ"
۱۶۸	اجمیر میں شکار پر جانے کی تفصیل بیان کی ہے۔	"در مدت سہ سال اجمیر" "شیر۔۱۵، چیتہ۔۱، سیہ گوش۔انیل گاہ ۵۳" گوزن۔۳۳، آہو۔۹۰، خوک۔۸۰، مرغابی۔۳۴۰،
۱۶۹	. . . . .	"در سفرہائی خشکی چند تا کشتی ہمیشہ برابر ہمراہ باشد" "واقعہ عجیبۂ سارس"
۱۷۱	. . . . .	"دراج از تہہ تیغ پریدہ کنجشک بر تیز خود بخود افتاد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آناد
۱۷۲	- - - - - - - - -	شرح حال مالوہ "
۱۷۳	- - - - - - - - -	"بار پنجاہ شتر از خربزہ کاریز وغیرہ "اثمار ولایت رسید"
		" اناس کہ از بنادر فرنگ آوردند و در آگرہ کاشت نمود"
		"شکار نمودن شیر ببر و تحقیق زہرۂ آں کہ داخل جگرمی باشد"
		" درخت برعظیم و وسیع "
		"اعتماد الدولہ بمحرمیت نواختہ شد"
۱۷۴	- - - - - - - - -	" شکار آہو و دد ھاری و تحقیق زہرۂ آں"
		" درخت خرما دو شاخہ عجب"
		"مجالس جہانگیر نامہ"
		"کالیا وعمارت بنا کردہ ناصر الدین خلجی"
۱۷۵	- - - - - - - - -	" اجین "
		"شیر شدن دریا، سپر اکہ زیر اجین جاریست و انکار برآں از جہانگیر"
		" جدروپ سنیاسی"
۱۷۶	- - - - - - - - -	" طریق معیشت برہمناں ہند چہار اسرم یعنی اشرم"
۱۷۷	جدروپ سنیاسی کی درویشانہ زندگی کا نقشہ کھینچنے کے بعد اس کا ماحصل جہانگیر نے بابا فغانی کے اس شعر کے ذریعہ پیش	" در دیوان عرفی ہم موجود ست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		کیا ہے۔ یک چراغ است در شبستانہ کہ از پرتو آں ہر طرف می نگرم انجمنی ساختہ اند
۱۷۸	. . . . .	"درخت عظیم بر کہ بر اں اکبر نقش پنجۂ خود نہادہ بودند۔ جہانگیر نیز بر سنگ مرمر نقش نمودہ نصب کرد" "شب شیورات و ہجوم آوردن جوگھیا دلوادم آں شب بفعل آوردند"
۱۷۹	جہاں گیر نے ایک لفظ "پاجی" کا استعمال کیا ہے۔	"پاجی بمعنی مردادنی و مفلس" "شکار شیر بہ یک تیر" "گرگ و تحقیق زہرہ آں کہ در درونِ جگر" "از اجمیر تا ماندو چہل و شش کوچ در عرصہ چہار ماہ و دو روز"
۱۸۰	. . . . .	"قلعہ ماندو و تعمیر و ترمیم عمارات داخلیہ آں" "حکایت سنگ پارس و انکار از جہانگیر" "واقعۂ نصیر الدین بن غیاث الدین"
۱۸۱	. . . . .	"عیش و عشرت سلطان غیاث الدین" "بنا ساختن غیاث الدین شہر مخصوص بہ عورات" "لکد زدن بقبر نصیر الدین و بعد ازاں آنچہ نہانی فرسودۂ قبر را در نربدا انداختند"
۱۸۳	. . . . .	"پیشکش یک روز جشن جلوس بہ اندخاں مضرب کہ حوالہ شد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن/سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		"حکم منع تنباکو"
۱۸۴	- - - - - -	"مجلس شراب وصلائی عام"
		"شکار شیر ببر به سه تیر"
۱۸۵	- - - - - - -	"شکار شیر به سه تیر"
		"گربه غنثی"
		"شیر ماده شکار شد"
۱۸۶	- - - - - - - -	"شکار نمودن نورجهاں چهار شیر را به یک بندوق و به دو تیر"
		"استاد محمد نائی که در فن خود بے نظیر بود بر دیپۂ وزن نموده شد و فیل با حوصله هم مرحمت شد"
		"طا اسد قصه خوان و به رویه کشیدن آن و مجلس گپ"
۱۸۸	- - - - - - - -	"وصول اخبار فتح دکن و عطیۂ جاگیر به نورجهاں"
		"فال گرفتن از دیوان حافظ اعتماد بر لسان الغیب"
		"عمارت هفت منظر خلجی"
۱۸۹	- - - - - - - -	"عتاب به مخلص خان دیوان و بخشی بنگاله"
		"موسم برشگال ماند و خوبیهائ آن"
		"حسن و خوبی ماند و کیلهٔ جنگل در مالوه و آشیانهٔ مموله"
۱۹۰	- - - - - - - -	"تخصیص لباس جهانگیری. دگمه موسوم به

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		نادری شد"
		"شب برات و مجلس جشن حضور جمیع کیفیات خیرات و پیالہ خوردن مجلس زیادہ از حوصلہ و طاقت"
۱۹۱	. . . . .	"پنج شنبہ را مبارک شنبہ نام نہادم کہ روز جلوس و شب برات در اکھی بود و چہار شنبہ را کم شنبہ"
		"غذائے کہ از درخت کیلہ صحرائی می آرند"
		"تیر بیت کبوتراں نامہ بر"
		"تحائف عادل خاں کہ در ہیچ عہدے ایں چنیں پیشکش نیامدہ"
۱۹۲	. . . . .	"مرحمت فرمودند خطاب فرزندی بہ عادل خاں"
۱۹۳	. . . . .	"انار بندر مخا کہ از سورت چہار روز مسافت بحر داشت و از سورت تا ماندو بہ ہشت روز"
۱۹۵	. . . . .	"مرحمت فرمودن خطاب شاہی بہ خرم بجلد دے مہم دکن"
۱۹۶	جہانگیر نے راجہ بہر جیو زمیندار بگلانہ کے حاضر ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔	"بگلانہ کہ جالانہ ضلع کلیانی مشہور است قریب بمبئی"
		"جشنے کہ نور جہاں جہت شاہجہاں داشتہ و قریب سہ لک روپیہ صرف نمود"
		"تغیر خاندوراں از کابل بہ ٹھٹہ و تقرر مہابت خاں بہ کابل"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ و سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۹۷	. . . . .	"بے میلی از کیلہ کہ ثقیل باشد"
۲۰۰	. . . . .	"انگور حسینی کابل کہ بمسافت سہ ماہ در گجرات تر و تازہ رسید"
۲۰۱	. . . . .	"در کشمیر دو دختر دندان دار بوجود آمدہ"
		"دھار و قلعہ آن"
		"بیل آہنی کہ در مسجد قلعہ نصب بود و شکست"
۲۰۲	. . . . .	"شکار نہنگ در تالاب دھار"
		"در زمستان غسل نمودن قبل از آب گرم کہ از تصرف خاصہ جہانگیر بود"
۲۰۴	. . . . .	"بازیگر کرناٹک کہ زنجیر آہنی را بلع می کرد"
		"گل نیلوفر کہ در ہندی کمودی ست"
		"بہوزا کہ ببل شعراء ہندی ست نقل کلام تان سین کلاونت"
۲۰۵	. . . . .	"رغبت تمام بہ گوشت ماہی خصوصاً در وہو"
		"احمد آباد را گر داباد باید گفت"
۲۰۷	. . . . .	"محصول بحری برائے تجارت در عہد جہانگیری یک چہل بود و در دیگر بنا در عالم عشوری گرفتند و در جدہ کہ بندر مکہ است چار یک می گیرند"
		"تنکہ طلا و نقرہ کہ اختراع جہانگیر"
		"ترجیح ماہی رہو"
		"کھچڑی با جرہ خیلے گوارا ست"
۲۰۸	. . . . .	"در گجرات برائے آسایش حمالہا دیوار بنا می کنند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		"شاہ عالم کہ مقبرہ اش در احمد آباد دست"
۲۰۹	- - - - - - -	"حکایت احیا و اموات شاہ عالم و استغراب جہانگیر"
۲۱۰	- - - - - - -	"رسیدن خربزہ کاریز مسافت پنج ماہ قافلہ بطریق ڈاک چوکی"
۲۱۰	- - - - - - -	"تال کہ کرایہ احمد آباد"
		"شیخ محمد غوث گوالیاری کہ شیخ محمد وجیہ الدین خلیفہ آں بودند واعتراف جہانگیر بہ بزرگی گوالیاری"
۲۱۲	- - - - - - -	"تا شپانی از بدخشاں رسید"
		"شیخ احمد کھٹو"
		"نبو گجراتی"
۲۱۵	- - - - - - -	"دریائے سامرمتی کہ درین زماں بہ سابرمتی مشہور است"
		"بے چارہ شدہ فیل سندر متھن بہ شاہجہاں دادم"
۲۱۶	- - - - - - -	"خجالت مقرب خاں کہ پیش کش لائق نتوانست عرضہ داد"
		"تا حال رسم نبود کہ بہ نوکران شہزادہ علم و نقارہ قرمت شود لیکن بہ رستم خاں عنایت شد۔"
		"وزن نمودن سنگ ہاں و ماہیے کہ در شکش بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۱۷	- - - - - - -	"سیوڑہ کہ از ملاحدۂ ہنود اند"
		"زمیندار بیکانیر"
		"مانسنگھ سیوڑہ از جوتش معلوم کرد کہ مدتِ حکومت جہانگیر دو سال ست"
		"حکم اخراج سیوڑھ ہا کہ بے شرم و بے تہذیب بودند"
۲۱۸	- - - - - - -	"انار دہی فراہ"
		"شیخ محمد اسماعیل ولد شیخ محمد غوث"
		"مرحمت نمودند بہ مشائخ گجرات از کتب خانہ خاصہ تفسیر کشاف وغیرہ"
		"در مدت قیام احمد اباد شب و روز اوقات در اعانۂ فقرا و مستحقین۔ الخ"
		"ہر چند از آمدن احمد آباد اصلاً محفوظ نہ شدہ ام ... خاطر را بہ ایں خیال خورسند دارم کہ آمدنِ من موجب رفاہ خلق گشتہ"
		"کوکب پسر قمر خاں کہ گرفتہ ادبار بود و تصویر آں در مجالسِ جہانگیر نامہ شامل ست"
۲۱۹	- - - - - - -	"روزنامچۂ سیاحت کوکب"
۲۲۰	- - - - - - -	"لقدیہ کذا مرض در کشمیر"
		"سیوع وبا در کشمیر حکایت غریب کہ وقائع نگار نوشت و عقل قبول آں معنی نمی کند"
		"جام مگز کذا و زمینداراں کہ لقب جام داشت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
		"و در اصل از راجھائی نامی گجرات بود"
		"اسپ کچھی"
		"آمدن راجہ کوچ بہار"
		"چھوئی موئی کہ در عربی شجرالحیا و در ہندی لجونتی می گویند نامش را نغزک یافتہ اند"
۲۲۱	- - - - - - -	"شکار شیر از یک زخم تیر"
		"محمد حسین سبزک موسوم بہ تجارت خانی شد"
		"دو ہد اصلاً دو حد یعنی درمیان مالوہ و گجرات"
		"بچہ لنگور کہ انرا بزشیر می داد"
۲۲۳	- - - - - - -	راجہ جام را انگشتری و یاقوت مرحمت شد"
		"حاجی رفیق را خطاب ملک التجار"
۲۲۴	- - - - - - -	"آمدن میر جملہ از عراق"
۲۲۵	مصنف نے شکار کی ایک اصطلاح قمرغہ کا استعمال کیا ہے۔	"طریق قمرغہ در مصطلحات شکار و در نمودن صید گاہ را می گویند کہ بتدریج تنگ می شود"
		"در موسم گرما کوچ بشب قرار یافت"
		"عزم تسخیر تبت و کشتوار"
۲۲۶	- - - - - - -	"عزم گزاردن تابستان در گجرات"
		"بر سکہ اشکال بروج دوازدہ کانر نقش نمودند"
		"کویل کہ بلبل ہندست از غرائب آن کہ بیضۂ خود را در آشیانۂ زاغ می نہد الخ"
۲۲۸	- - - - - - -	"عزا دہ بیوہ زنہائے قریہ را جمع نمودہ پیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		آوردند۔"
		"بادفروش گجرات کہ یونٹہ نام داشت اورا بہ برگھ را موسوم ساختند۔"
		"وصول بہ احمد آباد بار دیگر۔"
۲۲۹	مصنف نے ایک بیماری کا ذکر کیا ہے جس سے جسم میں درد اور بخار ہو جاتا تھا۔	"تب سرخ کہ حالا بہ دنگو فیوری گویند۔"
۲۳۰	- - - - - - - -	"زبونیٔ آب و ہوائے گجرات در موسم تابستاں و پشیمانی از عود۔"
۲۳۱	- - - - - - - -	"شوربائے ماش و برنج"
۲۳۱	احمد آباد کے کنارے واقع ایک دریا کا ذکر کیا ہے جو برسات کے علاوہ ہمیشہ خشک رہتا ہے۔	"دریای سابرمتی کہ زیر احمد آباد واقع است در عہد جہانگیر غیر از ایام برشگال خشک می باشد و حال ہم"
۲۳۱	جہانگیر نے نہایت سخت الفاظ میں احمد آباد کی مذمت کی ہے۔	"زبونیٔ آب و ہوائے احمد آباد و تسمیۂ آں بہ سموستای و بیمارستان بلکہ جہنم آباد (ای تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم)"
۲۳۲	- - - - - - - -	"در حالت مرض ہم بجھروکہ نشستن تا سہ ساعت احوال دادخواہاں شنیدم و بہ درد ستم رسیدگاں رسیدن۔"
		"در شبانہ روز بیش از دو سہ ساعت بخوبی خواب نمی کردند۔"
		"آوردن زرہائے تصدق پیش جہانگیر عدم قبول آں کہ اگر از اخلاص ست غائبانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		تصدق نمایند۔"
۲۳۳	- - - - - -	"غزل خانخاناں و مطلع گفتن جہانگیر"
		"سارس و جفت شدن آں"
		"حکایت عجیب نسبت سارس"
۲۳۵	- - - - - - - -	"ابوالحسن مصور را خطاب نادرالزمانی مرحمت شد کہ مجلس جلوس جہانگیر را در دیباچہ جہانگیر کشید۔ الخ"
		"استاد عبدالحیٔ و منصور نقاش کہ نادرالعصر خطاب داشت۔"
		"نظر و ذوق تصویر کہ جہانگیر داشت و کارش از استادانِ فن گذشت"
۲۳۶	- - - - - - -	"سرچشمۂ سابرمتی"
۲۳۶	مصنف نے صوبۂ بہار میں واقع گوگرہ کی معدن الماس کا ذکر کیا ہے۔	"معدنِ الماس گوگرہ کہ در نقش حال قریب آشن سول واقع ست و متغیر تشدہ"
"	- - - - - - -	"بہ داروغۂ کتب خانہ منصب ہزاری بالصدی مرحمت شد"
۲۳۷	جہانگیر نے ایک ہندو سنیاسی سے ملاقات کرنے کا ذکر کیا ہے۔	"سنیاسے مرتاض کہ در کارکریہ کلبۂ درویشانہ داشت و صحبت آں دریافتہ شد"
"	- - - - - - -	"بیضہ دادن سارس و نشستن برآں و نگہداشت نر و مادہ"
۲۳۸	- - - - - - -	"طریق نشستن سارس بر بیضہ ہائے خود و دقت نگہداشت در رعایت موسم و برد و دت و حرارت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۳۸	جہانگیر کا بیان ہے کہ کتب خانہ کے متصدیوں کو حکم دیا گیا کہ بارہ سالہ واقعات کو ایک بیاض کی صورت میں مرتب کیا جائے اور مختلف صوبوں اور شہروں کو اس کے نسخے بھیجے جائیں۔ اس بیاض کا نسخۂ اول شاہجہاں کو مرحمت کیا گیا جس پر تاریخ اور جگہ وغیرہ قلمبند کیے گئے۔	"وقائع دوازدہ سالہ را بہ جلوس جہانگیر نامہ موسوم کردند و حکم شد کہ نسخہ ہائے متعددہ ترتیب نمایند تا بسائر بلاد فرستادہ شود طیاری نسخۂ اول و مرحمت فرمودن بہ شاہجہاں" این نسخہ در کتاب خانۂ انڈیا ہاؤس موجود ست۔
۲۴۰		"واقعۂ سبحان قلی کہ فرمان شاہی کہ بعد ازیں حکم بقتل "ہر مجرم تا" "تمام بعمل نیارند ہر چند تاکید و مبالغہ کردہ باشم
۲۴۰	- - - - - - - -	"قصیدۂ سعیدا زرگر باشی کہ در تتبع مغربی گفتہ بود" بہ زرگشیدن شاعر" "آمدن ملا امیرا ز ماوراء النہر کہ پیر مردے شگفتہ رو پر نقل و سخن بود"
۲۴۱	- - - - - - - -	"شعر فی البدیہہ جہت کتبۂ لوح صفہ فرمودند" "بازار شب در صحن دولت خانہ وانعام بہ ملا امیری" "مجلس افطار و حضور جمیع مشائخ احمد آباد تا سہ روزہ"
۲۴۲	- - - - - - - -	"بچۂ سارس و طریق پرورش آں" "خوبی آب و ہوائے محمود آباد کہ... کنار احمد آباد بود و تجربہ ہوائے ہر دو مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتابہ	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		آدمیختن گوسفند ذبوح"
		"سید محمد نبیرۂ شاہ عالم کہ باوجود سوگند دادن جہانگیر ہیچ آرزوئے دنیا نہ کرد و مصحف را خواستگار شد"
۲۴۳	- - - - - -	"مصحف بخط یاقوت بمیر محمد مرحمت شد"
		"بمیر محمد فرمودند کہ ترجمۂ قرآن بعبارت سلیس لفظ بلفظ نماید بلغات ریختہ"
		"عہد جہانگیر با خدائی کہ چون سنین عمر بہ ہشتصد رسد ترک شکار تیر و بندوق نمایم"
۲۴۴	- - - - - -	"ارسال نمودن شبیہ (تصویر) خود بہ عادل خاں دکنی نوشتن رباعی برآں"
		"ترسیل شبیہ خاصہ بہ عادل خاں و نوشتن رباعی از دست خاص و نواختن آں بہ سرداری و سری تمام ملک دکن"
		"دو جلد جہانگیر نامہ مرحمت نمودن جہانگیر نامہ بہ اعتماد الدولہ و آصف خاں. تغیر صوبہ داری بہار از جہانگیر قلی بہ تقرب خاں و شکایت جہانگیر قلی"
۲۴۵	- - - - - -	"لیموں کہ وزنش ہفت تولہ بود"
		"جشن دسہرہ کہ معمول دربار بود"
		"سارس نر پائے بچۂ خود بمنقار گرفتہ سرنگوں آویزاں می کرد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۴۶		"فرق درمیان نیلہ گاؤ نر و مادہ و برنر گاہے تیر خطا کرد۔ در اصطلاح شکار قدم عبارت از دو گام ست کہ پس و پیش نہادہ شود"
		"پل کہ بغیر کشتی در عرصۂ دور وز بستند"
		"واقعۂ فیل دوانیدن اکبر بر پل کشتی جنا"
۲۴۷		"مجلس پیالہ کنار آب ہمی"
		"جنگ سارس خانگی و صحرائی"
۲۴۸		"لاغری و زبونی عنایت خاں کہ بحکم شاہی مصوراں تصویر ش کشیدند و الی الان موجود"
		"شجاع پسر شاہجہاں را نور جہاں پرورش می کرد و علاقۂ خاطر جہانگیر شجاع علالت شجاع پسر شاہجہاں و عہد نمودن جہانگیر کہ ترک شکار کنند"
۲۴۹		"تناول فرمودن شیر شتر و شیرینی"
		کشتی کہ بہ طرح کشمیر ساختہ بودند"
۲۵۱		"بازا جتماع بہ جد روپ سنیاسی"
۲۵۲		"بازا جتماع با جد روپ سنیاسی"
۲۵۳		"ناخوشی نور جہاں بیگم و علاج حکیم روح اللہ و بہ نفرہ کشیدن آن"
۲۵۶		"وضع مکانہائے ہندوانہ کہ بے ہوا و فضا می باشد"
۲۵۷		"دل و جگر شاہین"
		"خانخاناں را ہفت ہزاری منصب مرحمت شد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آناد
۲۵۸	اس صفحہ پر جہاں گیر نے ایک رباعی نقل کی ہے۔	"بدایونی ہم ایں رباعی را نوشتہ است"
۲۵۸	- - - - - - - -	"شیخ بہلول کہ برادر شیخ محمد غوث گوالیاری بود در عہد ہمایوں مقتول شد"
۲۶۰	- - - - - - - -	"معائنہ امکنہ و محلات فتح پور خصوصاً حوض کہ انوپ تلاؤ بود کپور تلاؤ نیز می گفتند"
۲۶۱	- - - - - - - -	"حافظ یاد علی گویندہ"
		"محب علی و ابوالقاسم گیلانی دارائے ایران چشم اُنہا را میل کشیدہ۔ الخ"
		"مرحمت جہانگیر نامہ بہ پرویز"
		"واقعۂ ارتحال شیخ سلیم چشتی و منع اکبر از تعلیم نظم و نثر شہزادۂ سلیم"
۲۶۶	- - - - - - - -	"مسجد فتح پور و خصوصیات آن"
۲۶۶	- - - - - - - -	"ہنرمند فرنگی کہ تخت زر را ساختہ"
۲۶۷	- - - - - - - -	"تقرر عضد الدولہ بہ اتالیقی شجاع فرزند شاہجہاں"
		"گزرانیدن عبد الستار مجموعہ بخط ہمایوں"
		"انعام تخت سازی بہ ہنرمند فرنگی"
۲۷۶	- - - - - - - -	"جشن ماہتابی"
		"فن خاتم بندی استاد پورن و کلیان"
		"قبضۂ خنجر از دنداں ابلق و خوبی آن"
۲۸۵	- - - - - - - -	"مرقع مجلس تیمور کہ از کتابخانۂ جہانگیر بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		"بہزاد مصور متاخر از خلیل مرزا شاہرخی مصور بود"
۲۸۵	جب خان عالم کو عراق بھیجا گیا تو اس کے ہمراہ مشہور مصور بشتاسب کو بھی روانہ کیا گیا تاکہ وہاں کے حکمرانوں اور عمدہ عمدہ چیزوں کی تصاویر کھینچ کر لائے۔	"فرستادن کشتاسپ مصور را بہ ایران کہ تصاویر دربار و مجالس و رجال را کشیدہ بیاورد"
۲۸۶	. . . . .	"خطاب ملک الشعرای بہ طالب آملی و بعض اشعار منتخب او کہ بکمال حسن ذوق جہانگیر شہادت دارند"
		"طالب دراں وقت صد سال عمر داشت و در کشمیر متوطن بود"
		"شیخ محمد میر لاہوری کہ از اولیاء عہد اکبری و جہانگیری بشمارند و مقبرۂ شاں قریب لاہور موسوم بہ میاں میر است"
۲۸۷	. . . . .	"بخدمت میاں میر جہانگیر جرأت پیش کش و نیاز نیافت"
		"دختر باغباں کہ بردت درویش داشت"
۳۰۳	جہانگیر نے شہزادہ شجاع کے درخت سے نیچے گرنے کا تذکرہ نہایت دردمندانہ اور مشفقانہ انداز میں کیا ہے	"مقام عبرت ست کہ ہمیں شہزادہ شجاع در طفولیت بہ ایں ناز و نعم پرورش یافتہ بود بالآخر سرگشتۂ وادی غربت و ادبار گشتہ بدست وحوش و . . . . ."
۳۰۴	. . . . .	"ادہام عوام نسبت درخت ہل تقل و تحقیق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
		آں"۔
		"درخت چنار میاں سوختہ کہ وسعت عظیمے داشت"۔
۳۰۶	- - - - - - -	"شبیہ کشیدن ساج آبی"
		"تحقیق ادعاء عبدالوہاب بابت زر امانت لبسادات لاہور"۔
		"اشکن کہ پیش رس میوہ ہائے کشمیرست تسمیہ آں بہ خوش کن اما السنہ عوام قبول نہ کردہ ہنوز ہم اشکن می گویند"۔
		"شاہ آلو و ترجیح آں"
۳۰۷	- - - - - - - -	"بدست خود چیدن شاہ آلو"۔
		"وفات بادشاہ بالو بیگم و استخراج جنتک رائے منجم از زایچۂ شاہی"۔
۳۰۸	- - - - - - -	"رہا کردن شیخ احمد سرہندی وانعام خلعت وخرچ وقیام شاں در اردوئے شاہی"۔
۳۱۸	- - - - - - -	"مفتوح نمودن قلعۂ گانگڑہ"
		"واقعہ سلطان فیروز وراجہ کانگڑہ"۔
۳۲۰	جہانگیر نے اعتماد الدولہ کے نواسہ کا ذکر کیا ہے۔	"مقصود از نواسۂ دختر نور جہاں از شیر افگن ست۔ از ذکر شیر افگن اجتناب ورزیدند"
۳۲۵	- - - - - - -	"ذوالقرنین پسر اسکندر ارمنی کہ در موسیقی ہندی سرے داشت وصاحب تصنیفات بود"۔
۳۲۸	- - - - - - -	"ازدواج شہریار با دختر نور جہاں از شیر افگن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۲۹	- - - - - - - -	"جوت کرای منجم کہ اکثر احکام او مطابق افتاد خصوصاً شفا یافتن و ارتحال پسر دیگر حکم بر کشیدن"
		"ہرمزد ہوشنگ بنائر مرزا حکیم در قلعۂ گوالیار محبوس بود ندرہائی یافتند"
		"رودر بھٹا چارجی کہ در بنارس مشغول درس و تدریس بود"
		"افتادن آہن برق در جالندھر و ساختن شمشیر ازاں مثل شمشیر یمنی اصیل بود"
۳۳۳	- - - - - - - -	"طلبی قاضی نصیر بہ ہا پنوری۔ نظر وقت شاہی کہ ظاہرش را بہ باطنش مطابق زیافتند و تکلیف قیام نہ دادند"
		"عزل حکیم رکنا از خدمت بسبب بد خوئی و شورش مزاج"
		"سیاست ہوشنگ بقصاص خونِ ناحق و عدالتِ جہانگیری"
		"واقعہ عشق کلیان آہنگر و افتادن از بام دولت"
۳۳۴	- - - - - - - -	"اشتداد مرض و عدم تصدی بعلاج اطبار دربار و حکیم مسیح الزمانی و حکیم ابوالقاسم کہ بسبب خوف و ہراس اقدام بعلاج نہ نمودند"
		"اعتماد بر علاج نور جہاں بیگم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۳۵	- - - - - - - -	"جشنے کہ نور جہاں بیگم آراست"
۳۳۶	- - - - - - - -	"وفات والدۂ نور جہاں بیگم"
		"آزردگی خاطر بہ مسیح الزماں کہ رخصت سفر حجاز طلبید"
		"عدم موافقت آب و ہوائے آگرہ و عزم جہانگیر کہ کنارِ گنگ شہرے تازہ بنا نہد کہ مصیف باشد"
۳۳۷	- - - - - - - -	"برہمناں ہر دوار را از نقد و جنس مدد خرچ دادہ شہر ہر دوار پسندِ خاطر نیفتاد۔ عزم بہ کانگڑہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
954.5
ABD

عبدالکریم

تاریخ پنجاب تحفۃ الاحباب

75005

صفحات ۱۰۷

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵	سکھوں اور مسلمانوں کی عداوت کے اسباب بیان کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے۔ "گویند سبب عداوت سکھاں باسلماناں آنست کہ در وقت شاہجہاں یا عالمگیر بادشاہ دہلی شخصی گرو گوبند نام از خلفائے نانک شاہ در پنجاب پیدا شد او برخلاف روئیہ وطریق نانک و دیگر قائم مقامانش بسیار زر دوست و جاہ طلب و در جمع کردن مال و دولت خیلی حریص بود اول پیشۂ قزاقی و قطاع الطریقی میکرد و ہرگاہ جمعیتی کثیر از مریدان خود بہم رسانید بر قریات و شہرہا تاختہ آنرا غارت می کرد وچند بار فوج پادشاہی کہ برائے گرفتاری او رفت ازوی مغلوب شدہ باز آمد و کاری نکرد آخر بسعی و کوشش تمام او را گرفتار کردہ وزندہ در قفص آہنی بند ساختہ	"مولف نے فرخ سیر کے زمانے کے واقعہ کو جو بندہ سے تعلق رکھتا ہے۔ گوبند سنگھ سے منسوب کر دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	بادیگر رفقائی او بحضور بادشاہ آوردند و بحکم بادشاہ ہر روز یک عضو او را می بریدند تا اینکہ او را مثلہ کردہ قتل نمودند و ہمچنیں ہمراہیان او را بعقوبت تمام کشتند۔ ۔ ۔ »	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
954.023
SHI
V.1
C.2

شاہ نواز خاں، صمام الدولہ

مآثر الامرا۔ مرتبۂ عبدالرحیم۔ ج ۱۔ کلکتہ،
ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۸۸۸

صفحات ۸۳۵، ۱۶۱، ۱۳

L3301

(بلوتھیکا انڈیکا سیریز ۶۵۳)

صفحہ/کتابیہ	متن/سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	سرورق اور اس سے قبل منسلک شدہ صفحات پر مولانا کی تحریرات موجود ہیں لیکن وہ بیشتر متن کتاب کے بہ لحاظ صفحات حوالے ہیں۔ جلدی بندی اور کتاب تیار کرنے کی غرض سے کارروائی کی بنا پر یہ تحریریں کہیں کہیں بالکل غیر مربوط ہوگئی ہیں اور بالترتیب پڑھنا ناممکن ہے۔ لہٰذا ان کو نظر انداز کر دیا ہے۔	
۴	مؤلف نے جہانگیر نامہ کا ذکر کیا ہے	"تزک جہانگیری"
۴	کسی ہند و مورخ کی لکھی ہوئی دو کتابوں "خلاصۃ التواریخ" اور "تاریخ ولکشا" کا حوالہ دیا ہے"۔	"منشی سجان سنگھ" "ایضاً" از دست
۵	تکمیل کتاب کے سلسلہ میں مولف نے لکھا ہے "ایں نامۂ طرب افزا در سال (۱۱۹۴) یکہزار	"سنہ ۱۷۸۰ء یعنی در دوازدہ سال بہ اتمام رسید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	و یکصد و نود و چہار ہجری باتمام رسید"	
۲۳	کتاب کی عبارت یہ ہے۔	
	"دریں ایام سلطان دہلی عالمگیر ثانی برائے	"عطف اینجا، ہیچ معنی نہ دارد ماہی مراتب۔
	نواب صمصام الدولہ ماہی و مراتب فرستاد"	اضافتِ مقلوبی ست یعنی مراتب ماہی"
۲۵	نصاریٰ کے ایک سردار کا نام "موسی بوسی"	"Bussy" یعنی موسیو بوسے "موسیو
	تحریر کیا ہے۔	را موسی کردند و "بوسے" را بوسی" و بعض
		"بھوسی می گفتند"
۵۴	حرف "ش" میں جن لوگوں کا تذکرہ ہے	"پھول یعنی شیخ پھول برادرِ غوث گوالیاری
	ان میں "شیخ بہلول" کا نام بھی شامل ہے"	نہ کہ بہلول"
۶۷	ہیمو سے محاربہ کے واقعات بیان کرنے	"سرہند در زمان اکبر بہ سہرند اشتہار یافت
	میں "سہرند" کا ذکر آیا ہے۔	مگر ایں محل نظر ست"
۱۰۷	اسمٰعیل قلی خاں ذوالقدر کا تذکرہ ہے جو	"ہزار و دو لیست زن داشت چوں بہ
	بہت عیش پرست تھا۔	دربار میرفت برازار بند انہا مہر میکرد"
۱۱۳	آصف خاں میرزا قوام الدین جعفر بیگ کے	"شوق بہ گل و گلزار بسیار داشت اکثر
	سلسلہ میں لکھا ہے کہ اُس کو گل و گلزار	روزہا بیلچہ در دست کار میکرد"
	کا بہت شوق تھا۔	
۱۱۹	اسلام خاں چشتی کا ذکر ہے۔	"اسلام خاں ہشتاد ہزار روپیہ ماہانہ بہ جمیع
		طوائف رقاصۂ بنگال می داد"
		"زیر دستار تا قیہ وزیر جامہ پیراہن می
		پوشید"
۱۲۰	اسلام خاں کی جود و سخا کا تذکرہ ہے۔	"بر سفرہ یک ہزار لنگری می کشیدند
		لیکن اول پیش او نان جوار و باجری و خشکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		ساٹھی می آوردند. سخاوت او ناسخ افسانہ ہائے حاتم و معن گشتہ۔"
۱۲۰	ابوالفتح دکنی کا ذکر شروع ہوا ہے۔	"ابوالفتح کہ از اولاد سید محمد جونپوری بود"
۱۲۴	سید محمد جونپوری کا حوالہ ہے۔	"سید محمد جونپوری پیشوائے مہدویہ"
۱۲۵	حجاز کے سفر میں سید محمد کو کشف ہوا کہ اس کا یہ دعویٰ ابتلا ہے۔	"رجوع سید محمد از ادعاء مہدیت"
۱۳۰	اعتماد الدولہ کے حالات بیان کیے گئے ہیں	"عنایت مخصوص کہ بہ حضور نقارہ بنوازد"
		"اعتماد الدولہ در حالت سکرات جہانگیر را دید و شعر انوری خواند"
۱۳۱	اعتماد الدولہ کے خصائص بیان کیے ہیں	"صحبت او بہ از ہزار مفرح یاقوتی ست"
۱۳۲	نورجہاں کے حالات کا بیان ہے۔	"ابداع و اختراعات نورجہاں بیگم"
		"بقدری ہزاری منصب محالات تنخواہ بیگم بود۔ گویند بتوّل ایں سلسلہ بقدر نصف ممالک محروسہ رسید۔"
۱۳۲	نورجہاں کے حالات جاری ہیں۔	"ہیرا کنیز دایۂ بیگم در محلات صدر اناث شد"
		"روزے کہ بہ حمام میرفت سہ ہزار خرچ مقرری بود"
۱۳۴	نورجہاں کی شاعری کا ذکر ہے۔	"نورجہاں مخفی تخلص می کرد"
۱۳۵	ابراہیم خاں فتح جنگ کا حال بیان کیا گیا ہے۔	"پسر اعتماد الدولہ دبادر نورجہاں بیگم"
		"معاملۂ او با شیخ فرید بخاری"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۳۷	شاہجہاں اور ابراہیم خاں کی جنگ کا ذکر ہے	"مطالبۂ شاہجہاں و دیانت و وفاداری فتح جنگ کہ خیانت نہ پسندید و جاں داد"
۱۴۶	افضل خاں علامی کا تذکرہ ہے۔ اسی ضمن میں شاہجہاں کی بغاوت کے اسباب بیان کیے گئے ہیں۔	"سبب بغی خرم کہ ندا واخر عہد جہانگیری روئے نمود" "ندا افضل خاں بحضور جہانگیر"
۱۵۵	آصف خاں کے تذکرہ میں سلطان شہریار کا حال بیان کیا گیا ہے۔	"شہریار از تف آتشک آبلہ زدہ و موئے ریش و بروت ریختہ بود"
۱۵۶	شہریار کا احوال ساہوکاروں کی تحریرات سے شاہجہاں کو معلوم ہوا۔	"نظم پرچہ نویسی ساہوکاراں کہ پیشتر از حکام دولت بوقائع دور دراز آگاہی گشتند الخ"
۱۵۲	شاہجہاں کا جملہ شہزادوں اور امیروں کے ساتھ آگرہ میں وارد ہونے کا تذکرہ ہے۔	"داراشکوہ۔ شجاع و اورنگ زیب از ممتاز محل کہ دختر آصف خان برادر نورجہاں بود متولد شدند"
۱۵۸	ابوالحسن آصف خاں کی خوش خوراکی کا بیان ہے۔	"ابوالحسن آصف خاں را یک من شاہجہانی خوراک روزانہ می شد"
۱۶۰	ممتاز محل کی وفات کے بعد شاہجہاں کی کیفیت بیان کی ہے۔	"بعد وفات ممتاز محل تا دو سال از جمیع متلذات متجنب بودند"
۱۶۳	اسلام خاں مشہدی کا تذکرہ ہے۔	"نالش آسامیاں و اسیر شدن داماد راجۂ آسام در عہد شاہجہانی سال ہشتم جلوس"
۱۶۴	اسلام خاں کے کارناموں کا بیان جاری ہے۔	"فتح سری گھاٹ و اعانت مانک رائے مرزبان چاٹگام بہ مقابلۂ فوج آسام" "تفصیل صوبہ داری اسلام خاں بہ دکن و تفویض منصب وزارت بہ سعداللہ خاں علامی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۷۹	اعظم خاں کے تذکرہ میں جام کے زمیندار کی سرکوبی اور طاعت پذیری کی تفصیل بیان کی ہے۔	"زمیندار جام کہ از اطاعت گریزی می کرد ولو انگر قصبۂ حاکم نشیں داشت بالآخر از مستی نخوت بہوش گرائید"
۱۸۰	اعتقاد خاں کے تذکرہ میں اس کی نفاست مزاج اور دوسری عادات کا بیان ہے۔	"در اطاعت طبع و تکلف ملبوس و نفاست اطعمہ و مبالغہ در الوان از یکتایان روزگار بود"
		"برنج کہ دوپان گنگیری از برہان پور برائے او بکشمیر می بردند"
۱۸۱	اعتقاد خاں کا بیان جاری ہے۔	"قالین کشمیر کہ صدروپیہ گز می یافتند"
۱۸۲	خانِ موصوف کے شوقِ عمارت کا بیان ہے۔	"اول کسیکہ در آگرہ طرح حویلی ہائے جدید انداخت سرکس بودند از انجملہ اعتقاد خاں"
۱۸۹	آتش خاں حبشی کا ذکر ہے۔ عبارت میں ایک لفظ "پلاؤن" استعمال ہوا ہے۔	"پلاموں چنانکہ در حاشیہ از نسخہ نقل نمودہ"
۱۹۲	الف خاں امانت بیگ کا ذکر ہے۔	"قلعۂ کلیان مضاف صوبہ ظفرآباد بیدر"
۲۰۷	الہ وردی خاں کا تذکرہ ہے۔ مؤلف لکھتا ہے "خبرہائے بسیار از ایام شباب او نقل کنند گویند بفرنگ افتادہ و بتہمت جاسوسی بگرفت دگیر آمدہ"	"غالباً از فرنگ دیار گوا مقصود است کہ کہ در تسلط پورچگیز بود و ہست"
		"بعض لطائف الہ وردی در مراۃ المصطفیٰ و آئندرام باید دید"
		"لوز کلانی کہ مدار شکار قرعہ بداں می باشد از تصرفات الہ وردی بیگ خاں ست او لبست و چہار ہزار روپیہ صرف نمودہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		دانمے وسیع درکمال اسلوبی طیار نمودکہ بارشتلا شتر بود۔"
۲۰۸	الہ وردی خاں اور شایستہ خاں کی تسخیر جبیر کا ذکر ہے۔	"گرانٹ ڈف ہرجا "جونار" می نویسد وگزیٹر احمد نگر ہم بہ ہمیں املا روشناس ست"
۲۲۵	اعتماد خاں شیخ عبدالقوی اورنگ زیب کے خاص امرا میں سے تھا اس کے خصائل بیان کئے ہیں۔	"ملا عبدالقوی وتجویز قتل سرمد"۔ "تشدد وتعصب ملا"
۲۲۶	شیخ عبدالقوی کا تذکرہ جاری ہے۔	"قتل سعید اے سرمد"۔
۲۲۷	سرمد کے قتل کے اسباب بیان کئے ہیں	"عمدہ سبب قتل سرمد مصاحبت او بہ دارا شکوہ ست"
۲۳۱	الہ وردی خاں کی شجاعت اور سخاوت کا ذکر ہے۔	"ہمیں الہ وردی خاں ست کہ آنند رام درمراۃ المصطلحات لطیفہا بش نوشتہ کہ بہ سنی ہائے ہرزہ کار گفتہ بود گرفتم کہ نماز باجماعۃ در مذہب شما واجب ست لیکن ایں جماع باجماعت چہ معنی دارد"
۲۳۲	اعتماد خاں میرزا بہمن یار کے عادات وخصائل بیان کئے ہیں۔	"آزاد دمشرب، لاابالی منش، فراغت دوست وعشرت آشنا بود"۔ "اوضاع مخترعہ وکلمات متنوعہ او بزر بانہاست"
۲۳۴	اعتقاد خاں کا تذکرہ جاری ہے۔	"روزے بدیدن مجذوبے کوچہ گردے سروپاشناخت خلد مکاں ازردئے تعرض تفحص فرمودند"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۳۵	قاضی عبدالوہاب کا ذکر شروع ہوا ہے	"جلد سوم صفحہ ۵۹۴ ہم باید دید کہ چہ قدر رسوخ در طبع خلد مکاں داشت"
۲۳۸	قاضی عبدالوہاب کے لڑکے شیخ الاسلام قاضی دارالخلافہ کی نیک نفسی کی تعریف کی گئی ہے۔	"شیخ الاسلام قاضی عسکر در باب جواز مہم حیدرآباد خلاف مرضی جواب داد کہ جنگ با مسلمانان جائز نیست"
۲۴۰	مؤلف نے بوہرہ کے معنی تاجر کے بتائے ہیں	"جماعت بوہرہ"
۲۴۱	مؤلف نے ملا علی کو امامیہ مذہب کا ماننے والا قرار دیا ہے۔	"ایں ملا علی از دعاۃ اسماعیلیہ بود شیعی نبود"
۲۴۲	اسلام خاں رومی کے تذکرہ میں حسین پاشا والی بصرہ کا ذکر ہے جس نے اورنگزیب کو تہنیت نامہ بھیجا تھا۔	"چوں بہ اورنگ زیب معروضہ حسین پاشا رسید گفت" آمد نہ لیکن بعد از خرابی بصرہ، تفصیل ایں اجمال در مراۃ المصطفیٰ آئندہ رام باید دید"
۲۵۸	امانت خاں میرک معین الدین احمد کا حال شروع ہوا ہے۔	"جدا علماً مصنف"
۲۵۹	امانت خاں ہی کے تذکرہ میں خواجہ شمس الدین محمد کا ذکر آگیا ہے۔	"در عہد اکبر صوبیدار لاہور بود دہ سال در گذشت یادری ہائے خبر دیت در مکاتیب خود کہ بہ سرگروہ حلقہ، خود نوشتند اورا خیلے ستودہ اند"
۲۶۰	امانت کا تذکرہ جاری ہے۔	"دیوانی دکن کار ارثی ایں خانوادہ شد"
۲۶۱	امانت خاں کی ملتان میں شہرت و مقبولیت پر روشنی ڈالی ہے۔	"میرک جیو زباں زد اہل ملتان ست"
۲۶۲	امانت خاں کی دیانت داری کا حال بیان	"امانت خاں کہ واقعی امین بود از کار دیوانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کیا ہے۔	مستعفی شد۔"
۲۶۳	حیدر آباد دکن کی تسخیر کے سلسلہ میں استعفیٰ پیش کیا تھا۔	"میر ک معین الدین امانت خاں از جنگ مسلمین احتراز نمودہ مستعفی گشت۔"
۲۶۴	میاں شاہ نور حمامی کا تعریفی جملہ نقل کیا ہے	"آنچہ مردم از حمامی می طلبند ایں بابا بے پیر دارد۔"
۲۶۴	خوافی خاں صاحب تاریخ لب لباب نے نے بھی خان مذکور کی دیانت داری کا اعتراف کیا ہے۔	"مصنف خافی خاں صاحب تاریخ را تو توثیق می کند۔"
۲۶۵	ہر سال باقی داران کی رقوم معاف فرمادی جاتی تھیں	"بادشاہ فرمودی دائم شما خزانۂ آخرت مارا معمور می کنید۔" "ہمیشہ مستعد استعفا می بود بادشاہ نظر بہ بے غرضی و راست مزاجی او تبغافل می گزرانید۔"
۲۶۶	استعفیٰ پیش کرنے کا ایک اور سبب بیان کیا گیا ہے۔	"امر بہ گرفتن حویلی سنجر بیگ برائے شہزادہ و استعفائے امانت خاں۔"
۲۶۷	ترجمۂ شریعۃ الاسلام، امانت خاں کی ایک تصنیف کا ذکر آیا ہے۔	"در قسطنطنیہ چاپ نمودہ اند"
۲۸۴	علی مردان خاں امیر الامرا کی لڑکی کا ذکر ہے	"صاحب جی دختر علی مردان خاں۔"
۲۸۵	صاحب جی کی بہادری اور ہمت کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔	"واقعہ صاحب جی کہ در جوڈ و لازراہ مگ گذشت و فیل خاصہ شاہی دو چار گشت۔"
۲۸۷	امانت خاں ثانی کا تذکرہ ہے	"عائلہ مصنف۔"
۲۸۷	امانت خاں کے بارے میں مصنف کے الفاظ	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	یہ ہیں۔	
	"میر حسین پسر سیوم امانت خاں خوانی ست بحسن رشادت و جوہر فراست جلیس و انیس والدِ خویش بود۔	
۲۸۷	پس از رحلت آں آگاہ دل پسندیدہ اخلاق نسبت لبسایر اخوان منظور نظر خلیفۃ الرحمٰن حضرت خلد مکان گردیدہ باکم منبصیہا نقش اعتبار درست نشست گویا (من برکۃ البراکۃ) بقیۂ ہمہ اعتبارات بود"	"ماخوذ از ضرب المثل ہذا ایضاً من برکات البراکہ"
۲۸۸	خان مذکور کا ایک واقعہ درج ہے۔	"واقعۂ دراز دستیِ چوبدار و خاطر داشتِ خلد مکاں"
۲۹۰	خسروزماں (بنگالہ) کا حوالہ ہے۔	"یعنی عالمگیر ثانی"
۲۹۰	ارشد خاں میر ابوالعلا کا ذکر شروع ہوا ہے۔	"ایضاً از عائد مصنف"
۲۹۳	امان اللہ خاں کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ خلد مکاں کے دور آخر میں خان مذکور نے بڑی جگرداری اور جانبازی کے کارنامے انجام دیے۔	"در اواخر عہد خلد مکاں اکثر غنیم بہ بازش والیشاں زبہ مستحفظان قلاع بہ دست آور دند و ایں معلوم خلد مکاں بود و ہماں قدر زر در انعام بہ کار پردازان مرحمت می شد"
۲۹۵	ابراہیم خاں کا ذکر ہے جو پہلے دارا شکوہ کے ساتھ تھا لیکن اس کی شکست کے کے بعد مراد بخش کے ساتھ مل گیا مؤلف نے ایک طرف مراد بخش کی نخوت کا ذکر	"عہد نکنی اورنگ زیب و گرفتار نمودن مراد بخش۔ الخ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ رکن ب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کیا ہے۔ دوسری طرف اس کو سادہ لوح قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اورنگ زیب نے دوستی کے لباس میں اس کا کام تمام کر دیا۔	
۳۰۱	یعقوب خاں کا ذکر ہے جس کو ابراہیم خاں کا خطاب ملا تھا۔ اس کے متعلق مؤلف لکھتا ہے: "گویند بشاہ عالم نگینے یمنی گذرانده بود کہ جرم ذاتی او نقش اللہ و محمد و علی افتادہ	"عقیق کہ نقوش اسم جلالہ و محمد و علی داشت"
۳۰۲	احسن خاں سلطان حسن کے حالات بیان کرنے میں کسی داؤد خاں کا ذکر آیا ہے	"ہمیں داؤد خاں ست کہ از کارپردازان فورٹ سینٹ جارج مدراس عرق فرنگ می طلبید و بہ بے اعتدالی ہائے ایشان اغماض می نمود۔
۳۰۶	مآثر عالمگیری کے حوالے سے مؤلف نے لکھا ہے کہ دیوالپور کے علاقہ میں اورنگ زیب کی طبیعت خراب ہوگئی۔	"علالتِ خلد مکاں و یاد آوری شعر نظامی گنجوی"۔
۳۰۸	امیر خاں سندھی کے تذکرہ میں مؤلف لکھتا ہے۔	
	"مشارالیہ (کہ دراں وقت داروغۂ جانار خانہ بود) ہنوز بالعرصۂ اعتبار نگذاشتہ بداہتہ مصرع تاریخ فتح بیجاپور رودی می شود بہ پارچۂ کاغذے بقلم سرب نوشتہ از نظر گذرانید"۔	"قلم سرب یعنی پنسل در عہد خلد مکان معمول امرا بود آنند رام مخلص در مراۃ المصطفیٰ نوشتہ کہ از فرنگ می آید"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۱۹	اورنگ زیب کا محی آباد پونا پہنچنے کا ذکر ہے۔	"محی آباد: پونا۔ اورنگ زیب ہم بر شگال در پونا بسری کرد و خوبی بر شگال آں را می شناخت۔"
۳۲۹	محمد انور خاں بر ہانپوری کا راجہ ساہو سے معاہدہ کرنے کی تفصیل بیان کی ہے۔	"اسناد چوتھ و دیس مکھی شمش صوبۂ دکن و جاگیر کوکن۔"
۳۳۹	اعتقاد خاں فرخ شاہی کا ذکر شروع ہوا ہے۔	"بعض واقعات عہد سادات و فرخ سیر و خاتمۂ حیاتش۔"
۳۴۰	اعتقاد خاں کو مراد آباد جاگیر میں عطا کیا گیا	"مرمراد آباد را موسوم بہ رکن آباد کردند"
۳۴۲	فرخ سیر کو سازش سے مار ڈالنے کی داستان بیان کی ہے۔	"مسموم کردند کار گر نیفتاد آخر بہ تسمہ کشی کہ عدۃ مستحدثۂ او بود کارش تمام ساختند"
		"ہجوم عوام شہر کہ گریہ کناں ہمراہ جنازۂ فرخ سیر بہ مقبرۂ ہمایوں رفت و تا سہ روز مولود خوانی نمودند"
۳۴۴	فرخ سیر کی موت پر دو رباعیاں لکھے جانے کی روایت بیان کی ہے۔ پہلی رباعی یہ ہے دیدی کہ چہ بادشاہ گرامی کردند صد جور و جفا ز راہ خامی کردند تاریخ چو از خود بجستم فرمود سادات بوی نمک حرامی کردند (۱۱۳۱)	"رباعی اول از بیدل است"
۳۴۷	اعتماد الدولہ محمد امین خاں چین بہادر کے تذکرہ میں تسخیر قلعہ کھیلنا کا ذکر ہے۔	"قلعۂ کھیلنا را بعد تسخیر بہ سخر لنا موسوم ساختند اما السنۂ عوام قبول نکرد۔ پونا ہم بہ محی آباد و بیدر بہ ظفر آباد موسوم گشتہ بود مگر بہ صفحات سفائن ماند۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۵۰	اخلاص خاں اخلاص کیش کا حال شروع ہوا ہے۔	"دیبی داس ہندو پسرے بود کہ کسب علوم نمودہ"
۳۵۱	خان مذکور کا اعظم شاہ سے علمی باتیں کرنے کا بیان ہے۔	"ازانجا کہ بادشاہ ہم عالم بود بتقریب مقدمات علمی گفتگو بطول کشید۔ تعلقہ داران دیگر کنایہ میکردند کہ الحال کشاف و مشکواۃ درمیان آمد"
۳۵۲	محمد فرخ سیر کے واقعات اخلاص خاں نے قلم بند کئے۔	"واقعات عہد فرخ سیر موسوم بہ بادشاہ نامہ کہ اخلاص خاں قلمی نمود"
۳۷۵	گلبرک بیگم کے سلسلہ میں مؤلف لکھتا ہے "بیگم طبع موزوں داشتہ مخفی تخلص میکرد"	"مخفی تخلص سلیمہ سلطان بود"
۳۸۰	گجرات کے شہر پٹن کا حوالہ دیا ہے۔	"پٹن کہ نام قدیم آں نہروالہ بود چنانکہ بیرونی نوشتہ"
۳۸۸	رانی درگاوتی سے شکست کھانے کے بعد باز بہادر عیش و عشرت میں مشغول ہو گیا۔	"باز بہادر وشیفتگی ادبہ بادہ پیمائی و نغمہ آرائی"
۳۸۹	باز بہادر اور روپ متی کے تعلقات کا بیان ہے۔	"روپ متی داشعار ہندی باز بہادر کہ در عشقش تراوش یافت۔ داستانہائے حسن و عشق اینہا تا حال بر زبانہا شائع است"
۳۸۹	مالوہ پر ادھم خاں کے حملہ کا ذکر ہے جس میں باز بہادر کو شکست ہوئی۔	"باز بہادر حکم جوہر دادہ بود"
۳۹۰	روپ متی کے زخمی ہونے اور زہر کا	"روپ متی کہ از شمشیر جوہر زخمی شدہ بود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	پیالہ پینے کا تذکرہ ہے۔	پیالہ زہر ہلاہل نوشیدہ جان داد۔ ازینجا معلوم میشود کہ حکایت طلبیدن ادہم خاں دموعد روپ متی کہ داستان سرایاں می سرانید درست نہ باشد۔"
۳۹۱	۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔	"دربار بہادر در روپ متی درا وجین"
۳۹۲	مظفر خاں کا ذکر ہے۔	"سگ راجہ بہ از مظفر خاں گرچہ صد بار سگ زراجہ بہ"
۳۹۶	پیشرو خاں کے تذکرہ میں جگدیش پور واقع صوبۂ بہار کا بیان ہے۔	"جگدیش پور درعہد اکبر محکم ترین ماوائے علاقۂ گچ پتی بود۔ ایں ہماں مقام ست کہ کنور سنگھ در بغاوت ۵۷ء چیقلیش ہائے نمایاں بکار بردہ و فوج دانا پور بہ اقتحام وجوہ ہزیمت خوردہ رہسپار بادیۂ عدم شد"
۳۹۷	پیشرو خاں کا تذکرہ ہے۔	"بوالعجبی احوال پیشرو خاں در اسرزمینداری جگدیش پور"
۳۹۸	بے بدل خاں سعید ای گیلانی کا بیان ہے۔	"تختۂ طاؤس بہ اہتمام ہمیں بے بدل خاں اتمام یافتہ"
۴۱۱	باقر خاں کی شجاعت و مردانگی کا ذکر ہے	"واقعۂ غریب تیراندازی باقر خاں کہ جہانگیر در توزک نوشتہ"
۴۱۲	باقر خاں کی علم دوستی کا تذکرہ ہے۔	"درعہد جنت مکانی ایں تخم ثانی، و آصف خاں و مرزا ابوسعید در لطافت طبع و تکلف ملابس و اطعمہ مشار الیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		بودند اعتقاد خاں پسر اعتماد الدولہ (جلد ۱ صفحہ ۱۸۰) ہم شہرت داشت۔"
۴۱۴	بہرجی بیرم ساہ کا بیان ہے۔	"بیرم ساہ پسر برجی راجہ بکلانہ مسلمان گشت و بہ دولت مند خاں مخاطب شد۔"
۴۴۸	شاہزادہ اکبر کی بغاوت کا تذکرہ ہے۔	"واقعۂ بعنی شاہزادہ اکبر راجپوتیہ اول بہ شاہ عالم ترغیب بعنی نمودند مگر بہ اشارہ والدۂ خویش نواب بائی گوش نہ کرد۔"
۴۴۹	بادشاہ نے شہزادہ اکبر کی بغاوت پر یقین نہیں کیا۔	"خلد مکاں را چنداں اعتماد بر اکبر بود کہ گفتند ہذا بہتان عظیم"
۴۵۰	بہادر شاہ کا ذکر ہے۔	"خلد مکاں از بہادر شاہ ہموارہ در تشویش بودند۔"
۴۵۲	اکبر کی بغاوت اور مخفر خروج پر مہر لگانے والوں کا ذکر ہے۔	"خروج اکبر و افتاد بحوالۂ خروج از قاضی خوب اللہ و میر غلام محمد وغیرہما"
۴۵۳	بزرگ امید خاں کا ذکر ہے۔	"فتح بندر چاٹگام کہ سرحد آسام بود۔"
۴۸۱	ترخاں مولانا نورالدین جامی کا بیان ہے۔	"مولانا نورالدین جامی متولی مقبرہ ہمایوں بود۔"
۴۸۴	ہتورخاں میرزا محمود کا ذکر ہے۔	"واقعۂ شمشیر زنی بہ موئے پس شیر کہ بسیار گندہ می باشد"
۴۸۵	میرزا محمود کا نام بادشاہ نے شیخ کمان تجویز فرمایا۔	"کمان گجراتی کہ چلہ از روئے سرش برداشتہ نمی شد و میرزا تا بگوش کشید۔"
۴۸۷	تربیت خاں کے توران جانے اور ایک	"مصحف بہ خط شاد ملک خانم بانیے مسجد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کلام پاک لانے کا ذکر ہے۔	مشہد و عمارات ہرات کہ در خطر یکبانی نوشتہ بود و در بلخ بدست آمد پیش کش اعلیٰ حضرت نمود۔
۴۸۸	اعلیٰ حضرت نے بلخ کی تسخیر کے سلسلہ میں تربیت خاں سے مشورہ کیا۔ اس نے اس ارادہ سے روکنے کی کوشش کی۔	"رائے تربیت خاں در باب حملۂ بلخ کہ اسپ و آدم از مورد بلخ افزوں دارد"
۴۸۷	- - - - - - - - -	"مخالفتِ ملا فاضل در باب حملۂ بلخ"
۴۹۰	جہاں آرا بیگم کے کپڑوں میں آگ لگ جانے کا تذکرہ ہے۔	"آتش زدگی جہاں آرا بیگم"
۴۹۱	جہاں آرا کے سلسلہ میں بیان جاری ہے۔	"لباس پردگیاں حرم و مالش روغن ہائے معطر" "تصدق ہزار روپیہ روزانہ" "ہملٹن ہم از بنگال آمدہ بود"
۴۹۶	تربیت خاں برلاس کا تذکرہ ہے جو معاملہ فہم نہ تھا اور سفارتِ ایران میں کامیاب نہ ہوا۔	"نقش صحبت درست نہ نشست" "آنچہ زبانزد مردم ست قابل تحریر نیست" "کار بسپاہ کشی جانبین الجا مید"
۵۱۳	جہانگیر قلی خاں کے ذکر میں کھڑک پور کا حوالہ ہے۔	"کھڑک پور کہ در بہار بود"
۵۱۴	کشمیری غلولہ اندازوں پر روشنی ڈالی ہے	"غلولہ اندازان کشمیر"
۵۱۸	جان سپار خاں ترکمان کے سلسلہ میں عادل شاہ بیجاپوری کا ذکر ہے۔	"عادل شاہ ملا محمد لاری را در مخاطبات ملا بابا می گفت"
۵۱۹	جان سپار خاں کی آخری عمر کی کامیابی اور ساتھ ہی اس کے پیمانۂ عمر کے لبریز	"قدحے پُر نہ شد کہ تہی نہ کردند وصفحہ تمام نہ شد کہ ورق برنگردید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہو جانے کا دلچسپ بیان ہے۔	
۵۲۵	شمس الدین جہانگیر قلی خاں کے حالات درج کیے ہیں۔ یہ میرزا کوکا کا بیٹا تھا۔ ایک بار جنت مکانی نے میرزا کوکا کی زبان درازی کے سلسلہ میں جہانگیر قلی خاں سے کہا کہ تم اپنے باپ کے ضامن بن جاؤ۔ اس نے جو جواب دیا حسب ذیل ہے۔	"پسر گفت ضامن زبانِ پدر نمی توانم شد"
	"عرض کرد ضامن مال و جان او ہستم اما ضامنِ زبان او نمی توانم شد"	
۵۲۵	ایک مقام پر سورتھ کا ذکر آیا ہے اور دوسری جگہ بہرام پور کا۔	"یعنی سورت کہ اصلاً سورتھ بود" "بہرام پورۂ گجرات"
۵۲۶	جاں نثار خاں کا بیان شروع ہوا ہے جس نے نہایت سرعت سے سفر کر کے جنت مکانی کے انتقال کی خبر دکن پہنچائی۔	"قاصد یمین الدولہ خبرار تحال جنت مکانی بہ شاہجہاں کہ در جنیر دکن مقیم بود از کوہستانِ کشمیر در عرض بست روز رسانید"
۵۲۸	جاں نثار خاں کے سلسلہ میں دیانت خاں دست بیاضی قلعہ دار احمد نگر کا ذکر ہے کتاب کے حاشیہ میں "دستِ بیاضی کے بجائے "دشت بیاضی" درج ہے۔	"صحیح چنانکہ در حاشیہ نوشتہ" دشتِ بیاضی باشد کہ قریہ ایست از قری خراسان ولی دشت بیاضی مردم ہمانجا بود"
۵۳۱	جعفر خاں عمدۃ الملک کا ذکر شروع ہوا ہے۔	"ہمشیرہ زادۂ و دامادِ آصف خاں"
۵۳۴	عمدۃ الملک کی خوش وضعی اور سفید کپڑوں سے شوق کا بیان ہے۔	"علو و دقت ذوق عمدۃ الملک در باب قماش و واقعہ پیشکش قاضی دہار"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵۳۵	عمدۃ الملک کی دیگر خصوصیات کا ذکر ہے۔	"حدت شاسۂ عمدۃ الملک۔ "در کوکن ریزۂ ماہی در خاک آغشتہ بپالیزہا می دہند۔
۵۳۶	جاں سپار خاں کے سلسلہ میں ابوالحسن تاناشاہ کا ذکر ہے۔	"ابوالحسن تاناشاہ و فرستادنِ او بہ دولت آباد
۵۳۹	جاں نثار خاں کا ذکر ہے جس کو حسین علی خاں کو راہِ راست پر لانے کے لیے روانہ کیا گیا تھا۔	"مصالحتِ حسین علی خاں بامرہٹہ بقرار چوتھ دسرصد دیسمکھی وعدم مرضی فرخ سیر"
۵۴۹	حاجی محمد خاں کے بیان میں ملا عبد اللہ مخدوم الملک کا بیان ہے۔	"مخدوم الملک کہ در باطن با افغانان سرے داشت" "خزینۂ مخدوم الملک کہ گورکردہ دست بخلش بود"
۵۶۹	حکیم علی گیلانی کا تذکرہ ہے۔	"امتحان دقت نظرِ حکیم" "واقعۂ قتل علی عادل شاہ کہ بدستِ غیرت سادہ روی مقتول شد"
۵۷۰	حکیم علی گیلانی کا بیان جاری ہے۔	"حوضِ عجیب علی گیلانی کہ درونۂ آں کاشانۂ مرتب بود"
۵۷۱	حکیم موصوف کی ایک عجیب وغریب دوا کے اثر کا بیان ہے۔	"دوائے کہ آب را بست"
۵۷۱	حکیم علی گیلانی کے تذکرہ میں اکبر کی ایک اختراع کا ضمناً ذکر کیا ہے۔	"اختراعِ اکبر در بابِ جنگ فیلانِ مست"
۵۷۲	ہاتھیوں کی جنگ اور اس میں اکبر کی دلچسپی	واقعۂ جنگ فیلاں کہ موجب ناخوشی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کا حوالہ ہے۔	طبعِ عرش آشیانی گشتہ منجر بہ مرض موت گردید۔"
۵۷۴	حاکم بیگ اور ایک چینی سیاسی کی داستان بیان کی گئی ہے۔	"سبب عزل حاکم بیگ تعزیر جدروپ اسرم یوگی بود کہ جہانگیر در تزک تفصیل احوالش پرداختہ۔"
۵۷۵	جدروپ سنیاسی کے واقعہ پر مزید روشنی ڈالی ہے۔	"جدروپ سنیاسی مصطلحات تصوف اہل اسلام را با طریق ویدانت تطبیق دادہ بیان می کرد۔ برائے ایں مقام تزک جہانگیری باید دید۔"
۵۷۸	حکیم صدرا کا ذکر ہے۔	"اسپ شاہ پسند و تمام عیار۔" "زمستان در لاہور و تابستان در کشمیر بسر می کرد۔"
۵۷۹	حکیم موصوف کا ذکر جاری ہے۔	"سہ صد کنیز کاں را ہموارہ متفرق در کار داشت۔"
۵۸۲	سید مفتاح حبشی کا تذکرہ ہے۔	"سیدی مفتاح کتب بسیار قیمتی از دیار عرب طلبید و سادات عرب را پرگنہ وکلور ناندیر جا داد۔"
۵۹۸	حسن علی خاں کے تذکرہ میں شیخ فاضل کا حوالہ ہے۔	"شیخ فاضل نو مسلم پسر کولا جاٹ در تالیف فتاوای عالمگیر شریک بود۔"
۵۹۹	حکیم الملک کے باب میں محمد اعظم شاہ کے مرض استسقاء میں مبتلا ہو جانے کا ذکر ہے	"ناخوشی اعظم شاہ! دورۂ آستین جامہ گرہ تنگی می کرد دورۂ پائچہ یک گز و شش گرہ۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۱۱	حیدر علی خاں بہادر کا ذکر ہے۔	"حیدر علی نایک پدر ٹیپو سلطان"
۶۱۳	خضر خواجہ خان کا بیان شروع ہوا ہے۔	"شوہر گلبدن بیگم"
۶۱۴	خضر خاں کے تذکرہ میں ایک جگہ اکبر کے دیوان حافظ سے تفاؤل لینے کا ذکر ہے۔	"تفاؤل اکبر از دیوان حافظ"
۶۲۸	خاں زماں علی قلی کا تذکرہ ہے۔	"فتح پور ہوہ در سابق سکرا ول نام داشت بعد ازاں بہ فتح پور موسوم نمودند"
۶۳۱	علی قلی اور بہادر کے قتل کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قطعہ درج ہے۔ قتل علی قلی دبہادر زجور چرخ جاناں مپرس از من بیدل کہ چوں شدہ جسم زپیر عقل چو سال وفات شاں آھے زدل کشیدہ و بگفتا دو خون شدہ اخراج تاریخ کے سلسلہ میں نیچے فٹ نوٹ میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے۔ "(۲) ایں تاریخ یک سال زیاد است اماں چوں حادثۂ قتل ایشاں در ماہ ذی الحجہ کہ آخر سنہ ۹۷۲ است بوقوع آمدہ ایں قدر تفرقہ رواست و یکمن کہ آھے کشیدہ	
۶۳۱	کنایہ باشد از اخراج یک بطریق تعمیہ"	"در مادہ تاریخ صریح تخرجہ است۔ آہ کشیدن بمناسبت مد آہ الف کشیدن می باشد ازیں جہت تخرجہ یک عدد ہمیشہ زیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		تعبیر می نماید۔"
۶۳۲	خان عالم چلپہ بیگ کے بیان میں میرزا کامران کا ذکر آگیا ہے۔	"تودیع مرزا کامران بہ سفر حجاز دانشاد اشعار کہ ہمایوں را بہ گریہ آورد۔
۶۴۱	خانخاناں منعم بیگ کے تذکرہ میں اکبر بادشاہ کا پٹنہ پہنچنا اور داؤد کو شکست دینے کا بیان ہے۔ اس موقع پر میرک اصفہانی نے علم جفر کے ذریعہ احوال مستقبل کے لئے مندرجہ ذیل بیت استخراج کی تھی۔	"نہضت اکبر از آگرہ براہ دریا۔ در دوماہ و ہشت روز رایات پادشاہی بسواد پٹنہ رسید۔"
	بزودی اکبر از بخت ہمایوں برد ملک از کف داؤد بیروں	"شعر کہ میرک اصفہانی بہ طریق جفر استخراج نمودہ۔ بدایونی نوشتہ کہ این شعر ہم بطریق پیشین گوئی گفتہ بودند۔ ع مژدۂ فتح بنا گاہ رسید سر داؤد بہ درگاہ رسید"
۶۴۴	بنگال کے شہر گور کا ذکر ہے۔	"شہر قدیم گور را قلعہ سترگ و عمارات شگرف داشت حاکم نشین خود ساختہ غافل ازیں کہ ہوائے انجا خاصۂ سمیت دارد۔"
۶۴۵	جونپور کے پل کا حوالہ ہے۔	"پل جونپور کہ از اعاظم جسور ممالک محروسہ است۔"
۶۴۵	خاں جہاں حسین قلی بیگ کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔	"تتمۂ معاملات بنگالہ کہ بعد از وفات منعم خاں رود داد در ترجمہ خانجہاں باید دید۔"
۶۶۴	خواجہ شمس الدین خوافی کے تذکرہ کی ابتدا ہے۔	"ہمیں شمس الدین ست کہ در عہد ولایتش وفد سوم جیوٹ در لاہور بود وفادر زیویر خیلے مدح نمودہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۶۵	قصبۂ کھڑک پور کا ذکر ہے۔	"قصبۂ کھڑک پور کہ حالا مجمع خطوط آہن بنگال است"
۶۶۷	خوانی پورہ کا حوالہ ہے	خوانی پورہ لاہور آباد کردۂ خواجہ شمس خوانی کہ ہمانجا مدفون شد" "خواف از توابع خراسان"
۶۶۸	کتاب میں حسن صباغ چھپا ہوا ہے لیکن کتاب کے حاشیہ میں "صباح" درج کیا ہے۔"	"مصحح غلط کردہ نامش حسن صباح بود نہ کہ صباغ در حاشیہ نام صحیح است۔ در متن غلط"
۶۶۹	خواجگی فتح اللہ کا ذکر ہے جس کو اکبر کے تحائف لانے کی غرض سے گوا بھیجا تھا متن میں "کوہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے	"لعلہ گوا کہ مامن پرتگالی ہا بود و ہست"
۶۸۶	خان اعظم میرزا عزیز کوکلتاش کا تذکرہ ہے جس نے خسرو کا ساتھ دیا تھا اور بغاوتِ خسرو فرو ہونے کے بعد اُس کو قتل کئے جانے کا اندیشہ تھا لیکن بیگمات کی سفارش سے جان بخشی ہوئی۔	"سلیمہ سلطان بیگم از پس پردہ فریاد کرد ہمہ بیگماں بجہت شفاعتِ میرزا جمع شدہ اند اگر تشریف آرند بہتر والا بری آیند"
۶۸۷	خان اعظم کا بیان جاری ہے۔	"شرح ایں حال در تزکِ جہانگیری باید دید کہ خود جہانگیر بہ تفصیل روئداد پرداختہ"
۶۸۹	شیخ فرید اور راجہ رام داس مبارکباد کی غرض سے خان اعظم کے یہاں گئے اور بغیر مدارات کے رخصت پاکر لوٹے۔	"ایں واقعہ خود جہاں گیر در تزک نوشتہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متنِ رسیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۸۹	خان اعظم کی بحالی منصب کے سلسلہ میں جہانگیر کے جذبات کا ذکر کیا گیا ہے۔	"جہانگیر گفت۔ شرم می آید کہ مرزا برائے بحالی منصب ایستادہ تسلیم نماید۔ بابا شما بہ نیابت او آداب بجا آرید۔"
۶۹۱	اکبر بادشاہ کی مذہبی اصلاحات کا حوالہ ہے	"اختراعات دینیۂ اکبر شاہ"
		"قدعن جہانگیر نسبت تاریخ بدایونی وتصریح کہ کیاب است"
۶۹۲	ابوالفضل اور فیضی کے خلاف دوسرے علماء کی ہنگامہ آرائیوں کا بیان ہے۔	"ملاہائے سقیفہ بندچہ اراجیف واکاذیب نسبت ابوالفضل وفیضی کہ شہرت نہ دادند"
۷۰۰	فتح سہیل سے قبل خانخاناں عبدالرحیم کی بہادری اور فیاضی کا ذکر ہے اور دولت خاں سے گفتگو کرنے کا حوالہ ہے۔	"مکالمہ دولت خاں و خانخاناں پیش ازمعرکۂ سہیل دکنی"
۷۰۱	دونوں سرداروں کی گفتگو جاری ہے۔	"چنیں انبوہے درپیش وفتح آسمانی: اگر شکست رو دہد جائے نشان دہید کہ شمارا دریابیم۔ خانخاناں گفت زیرلاشہا"
۷۰۱	احمد نگر کے قلعہ کی فتح کا بیان ہے	"تسخیر احمد نگر و غدر چیتیہ خاں خواجہ سرا"
۷۰۲	عرش آشیانی نے واپسی کے وقت خاندیس کا نام "دان دیس" تجویز کیا۔	"خاندیس را بہ دان دیس موسوم ساختند اما السنۂ عوام قبول نہ کرد"
۷۱۳	رضا بہادر خدمت پرست خاں کا تذکرہ ہے جس کو لاہور کی بغاوت فرو کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔	"شہریار کلکوں وسلطان بلاتی دبادرش لپران خسرو وظہورس وہوشنگ لپران دانیال ہمہ را دریک روز بعدم فرستاد"
۷۱۵	خدمت پرست خاں کی بیوی کا ذکر ہے۔	"واقعۂ زوجۂ خدمت پرست خاں"
۷۱۶	ایک مشہور جوہری کی قربانی کا بیان ہے	"واقعۂ ایثار جوہری کہ ہمہ مال ومتاع خود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		ولنفسہا خود و عیالِ خود را جہت استخلاص آنساری میوات بذل نمود۔"
۷۱۷	خان جہاں لودی کا ذکر ہے۔ جس کو جہانگیر سے زبردست قربت حاصل ہوگئی تھی	"کمالِ تقرب بہ جہانگیر حتی اندرونِ محل بردند و خواستند بیکے از خویشان بادشاہ محل منسوب کنند۔ او عذر ہا خواست۔"
۷۳۳	خان عالم مرزا برخوردار کا ذکر شروع ہوا ہے	"سفارت بہ شاہ عباس صفوی"
۷۳۴	شاہ عباس، خان عالم کی صحبت کا شیفتہ و فریفتہ ہوگیا۔	"شاہ بہ مرتبۂ شیفتہ صحبت او گشتہ کہ بغیر او بسر نمی برد و در محاورہ جان عالم می گفت"
۷۳۵	خان عالم کی بزرگی و شائستگی کا مزید تذکرہ ہے۔	"از آغاز دولتہ صفویہ ایلچی بہ ایں شوکت و اسباب بہ ایران نیامدہ"
۷۳۵	خانِ عالم کا بیان جاری ہے۔	"عبدالحمید لاہوری در حق دے حرفِ مخالفانہ نوشتہ"
۷۳۶	جہانگیر نے خانِ عالم کو بھائی کا خطاب دیا	"خطاب" بھائی"
۷۳۷	خواجہ ابوالحسن ترجمۂ رکن السلطنت کا ذکر شروع ہوا ہے۔	"ترجمۂ لسپرش ظفر خاں در جلد دوم ۷۵۶ باید دید۔"
۷۴۹	خان دوراں تصرف جنگ کا بیان شروع ہوا ہے جس کو نظام شاہی دربار میں امتیاز حاصل ہوا۔	"در دربار نظام شاہ رواج خردسالاں بیشتر بود۔"
۷۵۵	اعلیٰ حضرت نے خاندوراں کو بیجاپور اور گولکنڈہ وغیرہ کی تسخیر کے لئے روانہ کیا۔	"ناگپور کہ در دیوگڑھ محسوب بودہ دراجہ دیوگڑھ برآں متصرف۔ الخ" "دیوگڑھ را متصل برار می نمایند۔ یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
		اضلاع گونڈیا، ناگپور و وردھا علاقہ جبل پور حالی در گونڈوانہ محسوب بود۔"
		"منصب شش ہزاری شش ہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ، ۲ لک روپیہ سالانہ تنخواہ داشت۔"
۷۵۶	دکن میں خاندوراں کے انتظامات کی تفصیلات بیان کی ہیں۔	"حسن انتظام خاندوراں ذیمخ کوب زدن دلیس مکھ ودیش پانڈیہ"
۷۵۷	خاندوراں کی ہمت وجرأت کا ذکر ہے	"برہمن پسرے کشیری حدیث الاسلام خاں راقتل نمود غالباً برآں نظر بدداشت"
		"ہفدہ ٹانکہ دو ختند مگر ابرو خم نہ کرد۔"
۷۹۰	خان زماں کی شیفتگی راگ ورنگ کو مولف نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔	"معاشقۂ اورنگ زیب وزین آبادی تفصیل واقعۂ شعر عاقل خاں کہ در تذکرہ ہا اشارت بہ آں رفتہ۔"
	"دبا دوام انہماک درکار ہائے دنیوی مولع دشیفتۂ راگ ورنگ بود۔ پری چہرگان خوش آواز ومغنیات عشوہ ساز در خانہ داشت۔ زین آبادی مشہور (کہ محبوبۂ ومرغوبۂ امام پادشاہ زدگی خلد مکاں بود) ازاں زمرہ است گویند مدخولۂ ادست۔"	
۷۹۲	اورنگ زیب اورزین آبادی کے عشق کا قصہ بیان کیا ہے۔ اس کی جواں موتی سے اورنگ زیب کو زبردست صدمہ	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہوا اور اس عالم رنج و غم میں شکار کو چل دیا۔ میر عسکری عاقل خاں ہمراہ تھا علیحدگی میں موقع پاکر شہزادہ سے پوچھا کہ اس حالت میں شکار کی کیا خواہش تھی شہزادہ نے مندرجہ ذیل شعر پڑھا۔	
۷۹۲	نالہائی خانگی دل را تسلی بخش نیست در بیاباں میتواں فریاد خاطر خواہ کرد عاقل خاں نے بمقتضائی حال ذیل کا شعر برجستہ پڑھا۔ عشق چہ آساں نمود آہ چہ دشوار بود ہجر چہ دشوار بود یار چہ آساں گرفت	"شعر عاقل خاں رازی بست" "و پرسید از کیست! عاقل خاں گفت کسے کہ نخواہد در زمرۂ شعرا شمردہ شود۔"
۷۹۵	خان زماں شیخ نظام کا تذکرہ ہے جس کو مرہٹوں کی مہم پر مقرر کیا گیا تھا۔	"حملۂ خان زماں بر قلعہ سنگ میزد گرفتاری سنبھا پسر شیوا"
۷۹۶	خان زماں کا بیان جاری ہے۔	"خان زماں باسہ صد سوار پنج ہزار سوار دکنی سنبھارا از جا برداشت" "سا ہو ہشت سالہ بود کہ با پدر گرفتار شد" "مقام ایکلوج را بہ سبب ایں نوید بہ سعد نگر موسوم کردند۔"
۷۹۸	خانجہاں بہادر ظفر جنگ کو کلتاش کا بیان شروع ہوا ہے۔	"کوکلتاش اورنگ دیب"
۸۰۳	خانجہاں نے جودھپور اور اجمیر جاکر مہاراجہ جسونت سنگھ کی وفات پر اس کے	"ضبط ملک جسونت سنگھ" "انہدام بت خانہ ہائے جودھپور کہ چندیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	ملک کو ضبط کرلیا۔	ارابہ ہائے اصنام بدار الخلافہ آوردند وزیر زینہ ہائے جہاں نما انداختند مدتہا پامال متر ددین شد۔"
۸۰۴	خانجہاں کو کلتاش کو دکن کا صوبہ دار مقرر کیا گیا۔ وہاں اُس کے زمانہ میں جو کچھ ہوا مؤلف نے اُس کی سرگذشت بیان کی ہے۔	"حملۂ سنبھابہادر پور برخے از غیرت قبیلہ را ہتہ تیغ آوردہ کشتہ شدند۔" "درنگ چہار پاس خانجہاں وظنونِ مردم"
۸۰۵	خانجہاں کے حالات بدستور جاری ہیں	"تغیرِ مزاج پادشاہی" "بغاوتِ اکبر داغماض خانجہاں" "اخبار نویساں از تحریر ایں مراتب خود را باز داشتند امیر نور اللہ جرات نمودہ بہ سمعِ اعلیٰ رسانید۔"
۸۰۸	تسخیر گولکنڈہ کے بعد شاہزادہ محمد اعظم شاہ اور خانجہاں کی طرزِ فکر پر روشنی ڈالی ہے	"مقصد شاہزادہ وخانجہاں استیصال ابوالحسن نہ بود۔ می خواستند واسطۂ صلح شدہ عفو جرائم نمایند ازیں جہت در مراتب تاخت وتاراج اغماض بکار میرفت۔"
۸۰۹	خانجہاں کی گستاخی کے واقعات بیان کئے ہیں۔	"بے دماغی خانجہاں وتنگ آمدن خلد مکان۔"
۸۱۱	خانجہاں کے انتقال کے بعد کی صورتِ حال بیان کی ہے۔	"نقش اورا بہ نکو در دوائر پنجاب نقل نمودند"
۸۱۱	خان موصوف کے عادات وخصائل بیان	"بیشتر مذاکرہ مجلس او نظم ونثر وشمشیر وجوہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کئے ہیں۔	وادویہ مہیا بود۔"
۸۱۲	خانجہاں کی فہم و فراست پر تبصرہ کیا ہے	"تفرس خانجہاں کہ از اکبر بوئے یعنی شمیدہ بود۔"
		"بلند پرواز یہا و کلاہ برزنی ہا بے او مثل عالمگیر پادشاہ را ہم بہ اضطراب می آورد۔"
۸۱۳	خانجہاں کی سرگذشت جاری ہے۔	"درعالم بالا عرض مکرر نمی باشد کہ بدہند و باز ستانند۔"
		"افتابۂ خورد چینی را گفت آفتابۂ حضرت موسیٰ است"
۸۲۳	خاندوراں امیر الامرا کے بیان میں نادرشاہ کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	"بعد ازاں نذر قلی را بہ طہماسپ قلی مبدل ساخت بالآخر نادرشاہ گشت۔"
۸۲۴	نادرشاہ کی روم پر فتح حاصل کرنے کا ذکر ہے اور اُن شرائط کا تذکرہ ہے جن کے مطابق صلح ہوئی۔	"شرائط اربعۂ صلح نادرشاہ باسلطان روم۔"
۸۲۵	خدایار خاں کا بیان ہے۔	"مرزبان سندھ کہ درنسب عباسی بود و جدّ او مرید سید محمد جونپوری بود۔"
		"از دردیشی بہ مرزبانی رسیدند۔"
۸۲۷	داؤد پوترہ کی جماعت کا ذکر ہے۔	"داؤد پوترہ کہ در شکار پور زمین داریہا داشتند۔"
۸۲۸	دایرہ غازی خاں کا حوالہ ہے۔	"دائرہ غازی خاں غالباً "ڈیرا" را دائرہ کرد۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

954.023
SHA
V2

شاہ نواز خاں، صمصام الدولہ

مآثر الامرا۔ ج ۲۔ کلکتہ، ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ، ۱۸۹۰ء

L3302

صفحات ۱۳، ۲۲۶، ۸۸۲

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲	دربار خاں کی بادشاہ سے محبت و خلوص کا حال بیان کیا ہے۔ وقت مرگ جواس نے وصیت کی تھی اس کا بھی حوالہ ہے۔	"وصیت نمود کہ بپائے سگِ شاہی مدفون سازند"
۲	بادشاہ کی قصوں کہانیوں خصوصاً داستان امیر حمزہ سے دلچسپی کے واقعات بیان کئے ہیں۔	"داستان امیر حمزہ دنسخۂ مصور بدیع کہ بحکم عرش آشیانی پناہ کس از مصورین عہد صورتگری نمودند"
۳	داستانِ امیر حمزہ کا مزید تذکرہ ہے	"ہنگام تصنیف در کتابخانۂ شاہی موجود"
۷	دولت خاں لودی کے تذکرہ میں شیخ ابوالفضل اور دولت خاں کے مابین تیغ ہندی کے بارے میں جو واقعہ رونما ہوا اس کی تفصیل درج ہے۔	"واقعۂ ابوالفضل و دولت خاں"
۷	ذخیرۃ الخوانین میں مذکور دانیال اور خانخاناں کا واقعہ نقل کیا ہے۔ بعد ازاں اس کی تردید کی ہے۔	"روایت ذخیرۃ الخوانین رارد می کند"
۱۰	وادیِ کشمیر کا بیان ہے۔	"کشتوار واقع کشمیر کہ مزرعۂ زعفران است"
۲۵	دولت خاں میئی کا تذکرہ ہے۔	"چوں حسن نظر فریبے داشت جنت مکانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		نگاہ کرم می داشتند"۔
۳۱	دانشمند خاں کے بیان میں یکشنبہ پیشکش کا حوالہ ہے۔	"پیشکش روز یکشنبہ کہ معمولِ دربار شاہی بود"۔ "مناظرۂ دانشمند خاں و سیالکوٹی و حکم بودن سعد اللہ خاں"
۳۲	دانشمند خاں کے علم و فضل کا ذکر ہے۔ ملا عبد الحکیم سیالکوٹی سے جو اس کا مناظرہ ہوا تھا۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے مؤلف نے لکھا ہے کہ آخری عمر میں خان مذکور علم فرنگ کی طرف بھی مائل ہو گیا تھا۔	"ہمیں دانشمند خاں سرپرستِ حکیم برنیہ فرنساوی بود۔ ازیں جہت، ہیچ مستبعد نیست کہ بہ علوم فرنگ شغفے داشتہ باشد"۔ "در احوال مصطفیٰ خاں خوافی (جلد سوم ۵۱۶) می گوید کہ نامۂ خلد مکاں موسوم بہ امراء لوران انشاء دانشمند خاں بود"۔
۴۲	دلیر خاں دوازی کا بیان شروع ہوا ہے	"لعلہ داؤدزی کما صرح بہ المصحح"۔
۴۴	اورنگ زیب اور داراشکوہ کے قضیہ میں دلیر خاں کے کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ ضمناً شاہجہاں پور کا ذکر آگیا ہے۔	"شاہجہاں پور آباد کردۂ بہادر خاں روہیلہ وطن افاغنہ بود"۔ "مشورت سلیمان شکوہ و مستعدی دلیر خاں اما راجہ جے سنگھ ازیں عزیمت باز آور دوباخود متفق ساخت"۔ "ملازمتِ اورنگ زیب و وصول بہ منصب پنج ہزاری"۔
۴۵	دلیر خاں کا تذکرہ جاری ہے۔	"جنگ اجمیر و دلاوری دلیر خاں"۔
۴۸	آسامیوں و دلیر خاں کی سرگرمیوں کا ذکر ہے	"کمیدہ از آسامی کہ در لشکر بود و با آسامی ہا نامہ و پیام داشت اما ہمیں کمیدہ وسیلۂ فتح قلعہ گشتہ"۔
۴۹	آسامیوں اور دلیر خاں کا بیان جاری ہے	"کمالِ شجاعت و تہور دلیر خاں کہ بدستیاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۴۹	جے سنگھ کے ساتھ دلیر خاں کی سرگرمیوں کا حوالہ ہے۔	"ہمت بالائے دیوار قلعہ برآمد" "درہم سیوا ہمراہ جے سنگھ بود"
۵۲	دکن میں دلیر خاں کے کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔	"کارنامہ ہائے او دردکن برالسنہ وضیع وشریف دائر و سائر اند"
۵۴	دلیر خاں کی موت کے مختلف اسباب بیان کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خلد مکان نے اس کو زہر دلوا دیا تھا لیکن مؤلف اس سے اتفاق نہیں کرتا۔	"مشہورست کہ خلد مکاں مسمومش کرد اما مصنف تصدیق نمی کند"
۵۴	دلیر خاں اپنی دلیری و شجاعت کے گھمنڈ میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔	"عالمگیر بہ آں فرط غیرت و شجاعت کہ سپاگری ہیچ یکے را بخاطر نمی آورد از دلیر خاں حساب برمیداشت"
۵۵	دکن میں شاہ عالم نے خان مذکور کو اپنے ساتھ بغاوت میں شریک کرنا چاہا لیکن خان نے انکار کیا اور اورنگ زیب کی خدمت میں حقیقت حال پیش کی اُدھر شاہزادہ نے خان کے خلاف عرضداشت پیش کر کے اس کو باغی قرار دینے کی کوشش کی۔ ان حالات میں عالمگیر کی عجیب کیفیت تھی۔	"معظم خواست دربغی و خودسری او رام داستاں ساز داما: قبول نکرد و برسہم بلغار روانۂ حضور گشت" "عالمگیر را اضطراب غریب درگرفت کرد بہ متوضا شتافت"
۵۵	دلیر خاں کی قوت اور دلیری کی کہانی پھر بیان کی ہے۔	"از قوت واشتہائے او حکایت ہائے غریب مشہور اند"
۷۱	دیانت خاں کا تذکرہ ہے جس کو میاں شاہ نور	"ارادت بہ میاں شاہ نور کہ دکان شیخی نہ چیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	سے ارادت ہوگئی تھی۔	بود و اجتناب از ملاہی و مناہی۔"
۷۱	شاہ نور کی مزید خصوصیات بیان کی ہیں	"ہر کہ از غربا بخدمتش می آمد دو پول سیاہ می داد کہ" بر دجام غسل کن ازیں جہت شاہ نور حمامی می گفتند۔"
۷۸	دیانت خاں کے طعام پر تبصرہ کیا ہے	"تفکہ و تنقل بفواکہ و لبوب بسیار می نمود"
۸۱	راجہ جے سنگھ سیوائی کا بیان ہے۔	"بانی رصد گاہ دہلی و بنارس وجے پور"
۸۳	راجہ مذکور نے بجی نگر کی بنا رکھی تھی۔	"بلدہ جدید بجے نگر کہ بہ جے پور شہرت یافت۔"
۹۰	ذوالفقار خاں کے تذکرہ میں اورنگ زیب اور داراشکوہ کے واقعات بیان کئے ہیں۔	"واقعۂ اسرا علیحضرت وسقوط قلعۂ آگرہ و معاملائیکہ درمیانِ خلد مکان و اعلیحضرت رو داد۔"
۹۶	ذوالفقار خاں نصرت جنگ کے کارنامے اور فتوحات مذکور ہیں خصوصاً کرناٹک میں جو فتوحات حاصل کیں ان کی تفصیل بیان کی ہے۔	"بنا در فرنگ کہ در کرناٹک بود ند مثل مندراج (مدراس) وغیرہا بعد فتح قلاع آن دیار ضمیمہ ممالک محروسہ گردید۔"
۹۹	ذوالفقار خاں نصرت جنگ نے رفیع الشان جہاندار شاہ اور جہاں شاہ کو تقسیم ملک کے لئے راضی کر لیا تھا۔ اور تینوں کی جانب سے قرار وزارت اپنے نام کرالی تھی۔	"جمیع سہ پادشاہ مستعد نیست اما یک وزیر در سہ پادشاہ غرابت دارد۔"
۹۹	تقسیم مملکت نہ ہوسکی اور جنگ تک نوبت پہنچی۔ معرکہ کے دوران لال کنور جہاندار شاہ کی معشوقہ لاہور کو فرار ہوگئی	"لال کنور معشوقۂ جہاندار در معرکہ گاہ جداگشتہ بلاہور گریخت۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۰۰	لال کنور اور جہاندار شاہ کے عشق کا مزید تذکرہ ہے۔	"لال کنور کہ لولیے دہلی بود و جہاندار بعشقش عقل و ہوش درباختہ بود"
۱۰۴	ذوالفقار خاں کی علم پروری اور ناصر علی کو ایک غزل کے صلہ میں بڑا انعام واکرام عطا کرنے کا واقعہ بیان کیا ہے۔	"اصحاب تذکرہ می نویسند کہ لک روپیہ انعام داد"
۱۶۸	حکومت بنگال میں راجہ مان سنگھ کی جاہ و ثروت کی داستان بیان کی ہے۔	"بادفروش او صد فیل داشت"
۱۶۹	مان سنگھ کی علو ہمت پر روشنی ڈالی ہے	"علو ہمت مان سنگھ کہ در حالت قحط چار ماہ جمیع امرا را ضیافت نمود"
۱۷۰	منگیر میں مان سنگھ اور شاہ دولت کی صحبت کا ذکر ہے۔	"مان سنگھ بہ صحبت شاہ دولت رسید دیک ماہ توقف بکرد اما قفل شقاوت نہ کشودند"
۱۷۹	راجہ سورج سنگھ راٹھور کا بیان شروع ہوا ہے۔	"راجہ جودھپور و قبیلۂ راجپوتیہ راٹھور"
۱۸۱	راجہ اودے سنگھ کا بیان ہے۔	"مان متی صبیۂ اودے سنگھ در عقد سلطان سلیم آمد کہ از بطنش سلطان خرم شاہجہاں متولد شد"
۱۸۱	راجہ اودے سنگھ کا ذکر جاری ہے	"چہار زوجہ ہائے اودے سنگھ ستی شدند"
۱۸۳	راجہ بکرماجیت رای رایاں کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔	"رائے رایاں سندر داس کہ بہ بکرماجیت مخاطب شد"
۱۸۴	سندر داس دکن سے جو مال غنیمت لایا تھا اس میں ہفدہ مثقالی ایک لعل بھی	"لعل بوزن ہفدہ مثقال و پنج و نیم سرخ کہ از بندر گوا آوردہ بودند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	شامل تھا۔	
۱۸۴	گجرات میں راجہ بکرماجیت کے کارناموں کا تذکرہ ہے۔	"جام و جام نگر کا ٹھیاوار" "سورت کہ اصلاً سورٹھ بود" "اول کسیکہ کہ از جام ہائے کاٹھیاوار بہ دربار شاہی آمدہ پیش کش گزرانید" "تسخیر قلعۂ کانگڑہ"
۱۸۵	قلعۂ کانگڑہ کی تعریف کی گئی ہے۔	"قلعہ کانگڑہ و قدامت و استحکام آں شہرہ آفاق ست" "حملۂ فیروز شاہ"
۱۸۷	نگرکوٹ کے مقام پر اکبر بادشاہ سے جو معاملہ پیش آیا اس کا ذکر ہے۔	"معاملۂ کہ با اکبر شاہ قریب نگرکوٹ پیش آمد ما خوذ از ابوالفضل"
۱۸۸	کانگڑہ کی عمارات کا بیان ہے۔	"اساس مسجد کانگڑہ" "تفصیل نوعیت قلعہ" "بت خانۂ مہامائی"
۱۹۰	کانگڑہ کے کتب خانہ کا ذکر ہے جس میں سے کچھ کتابوں کا ترجمہ فیروز شاہ کے حکم سے کیا گیا۔ مصنف نے چند ایسی کتابوں کے نام بھی لکھے ہیں جن کا ترجمہ ہوا تھا۔	"خارقِ عادت کہ مشہور ست" "کتاب خانۂ کانگڑہ و ترجمہ بعض کتب از حکم فیروز شاہ مصنف فرس نامہ را ذکر نہ کرد۔ آں ہم ترجمہ شدہ بود"
۱۹۰	راجہ بکرماجیت کی فتح کانگڑہ کے بعد دکن میں ملک عنبر کی شورش کا بیان ہے	"شورش دکن و استیلائے ملک عنبر"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۹۱	دکن میں راجہ بکرماجیت کی کارگذاریوں کا مزید تذکرہ ہے۔	"راجہ درعرض ہشت روز از برہانپور بہ کھڑکی رسید و نظام شاہ و ملک عنبر غیر از اظہار عجز و ندامت چارۂ نہ یافتند" "راجہ بکرماجیت قلعہ آسا سنہاد و بہ ظفر نگر موسوم ساخت"
۱۹۲	دکن میں شہزادہ خرم کی سرگرمیوں اور نورجہاں سے اختلافات کا بیان ہے۔	"نزاع درمیانِ نورجہاں و خرم"
۱۹۲	شہزادہ کو قندھار کی فتح کے لئے حکم شاہی ہوا۔	"مہم قندھار و معروضات خرم"
۱۹۳	نورجہاں نے شہزادہ کی معروضات کو بغاوت سے تعبیر کیا۔	"بیگم این معروضات را در لباس ناملائم دانمود"
۱۹۴	بیگم کی بدگمانی کی صورت حال جہانگیر اور شاہجہاں کے درمیان نوبت جنگ میں بدل گئی لیکن شہزادہ نے بہ ہنگام جنگ مقابلہ سے گریز کیا۔	"شاہزادہ از جنگ و مقابلۂ پدر ابا کرد و گفت اگر چشم زخمی بحضرت رسد گو فتح حق باشد ازیں گونہ فتح چہ بہرہ"
۱۹۵	رای گوردھن سورج دھج کی ابتدائی معمولی حیثیت اور بعد ازاں درجہ بدرجہ ترقی کا ذکر ہے۔	"سر دروازۂ کچہری نشستہ نقل نویسی میکرد دوات پر بخی میخواست میسر نمی شد" "رفتہ رفتہ مدار علیہ تمام ہندوستان گشتہ مرجع جز و کل گردید حتی کہ خانخاناں بخانۂ رومی رفت"
	رای گوردھن کی مزید ترقیوں پر روشنی ڈالی ہے۔	"صاحب اختیار سرکار نورجہاں گردید" "زنش ستی شد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		"گوور دھن نگر"
۲۰۱	رانا کرن کا بیان شروع ہوا ہے	"رانائے اودے پور"
۲۰۸	اورنگ زیب کے اجراء جزیہ کے احکام اور راجپوتانہ میں اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔	"تقرر جزیہ و شورش راجپوتانہ"
		"رانا پرگنہ' مانڈول و بدھنور در عوض جزیہ بسرکار شاہی گذاشت"
۲۱۸	راجہ روزافزوں کا تذکرہ ہے	"از زمینداران بہار و حدیث الاسلام بود"
۲۲۰	راجہ انوپ سنگھ بدگوجر کا بیان شروع ہوا ہے۔	"مردم شناسی و قدردانی عرش آشیاں"
۲۳۷	راؤ امر سنگھ کا بیان ان سطور پر ختم ہوا ہے۔ "یکے از بنابرش ہرناتھ سنگھ است کہ قبل ازیں بدکن آمدہ محالے از صوبۂ برار در یتول او مقرر شد۔ سنہ (۱۱۹۰) ہزار دیکصد و نود در گذشت و نمبیرہ (۳) زادۂ او مانسنگھ اکہ مدتہا در دکن بسر بردہ عزیمت وطن نمودہ) در راہ از دستِ بھیلاں بقتل رسید"	"اکثر تراجم حرف را الحاقیست از نیجاست کہ تا سنہ ۱۱۹۰ھ وقائع و حوادث را ضبط می کند میر عبدالحی در سنہ ۱۱۹۴ھ ترتیب ثانی را بہ اختتام رسانید"
۲۴۲	رشید خاں انصاری کا بیان شروع ہوا ہے	"پسر جلال الدین روشنائی"
۲۴۳	روشنائی' خاندان کی تفصیل درج کی ہے	"پیر روشنائی' و خاندانِ آن"
۲۴۳	روشنائی' خاندان کے ایک شخص شیخ عبداللہ کا ذکر ہے۔	"خیر البیان کہ در توحید وجودی نوشتہ بزبان پشتو"
۲۴۴	خیر البیان کے مصنف کا مزید تذکرہ ہے	"در کابل مجلس مناظرہ انعقاد یافت اما علماء از مناظرہ اش درماندند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۴۴	مصنف نے ایک لفظ "ورک زئی" استعمال کیا ہے۔	"بارک زئی"
۲۴۴	پشاور کے گرد و نواح پر روشنی ڈالی ہے	"کوہستانِ تیراہ"
۲۴۵	پشاور و قندھار کا بیان ہے۔	"راہِ خیبر سنگ چین نمودند"
۲۴۵	مصنف نے دو مقامات کا حوالہ دیا ہے جن کا نام "سواد و بجور" لکھا ہے۔	"یعنی سوات و باجوڑ"
۲۴۶	شیخ بایزید جلالہ کے انتقال کے بعد کے واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔	"احمد داد جانشین جلالہ۔ شجاعت او ناسخ دا سنہائے رستم و افراسیاب بود"
۲۴۷	احمد داد کے بعد اُس کا بیٹا جانشین ہوا	"عبدالقادر پسر احمد داد"
۲۴۷	جلال الدین کے چھوٹے بیٹے کریم داد کا تذکرہ ہے۔	"کریم داد پسر خورد جلالہ"
۲۴۸	کریم داد کا تذکرہ جاری ہے۔	"دختر کریم داد در عقد ازدواج علاقہ سعداللہ آمد"
۲۴۸	آلہ داد کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	"آلہ داد پسر جلال الدین کہ مخاطب بہ رشید خاں گشت"
۲۴۹	رشید خاں کے عادات و اطوار کا ذکر ہے	"پسندیدہ اخلاق و خوش معاش بود"
۲۵۰	رشید خاں کے حالات پر مزید روشنی ڈالی ہے۔	"تا زمان مصنف اولاد او و برادرش ہادی خاں در ناندیر متوطن بودند"
۲۵۰	رشید خاں کے علم دوست اور مذہب دوست ہونے کا بیان ہے۔	"عیدگاہ برہانپور وسیع ساختۂ اوست"
۲۸۱	راجروپ کا حوالہ ہے جس کا ایک بھائی عہد عالمگیر میں مسلمان ہو گیا تھا۔	"بہار سنگھ برادر راجروپ در سال سوم عالمگیری مسلمان گشت بہ مرد خاں موسوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
		کردند تا حال از اولادش در شاہپور بھیرہ مین ہر کہ راجہ باشد بہ مرید خاں می نامند"
۲۸۲	راجہ رگناتھ کا بیان شروع ہوا ہے	"رگھوناتھ رائے رایاں کہ جد آنندرام مخلص دیوان و وکیل قمرالدین خاں وزیر محمد شاہ بود۔ مراۃ المصطلحات باید دید۔"
۲۸۳	رحمت خاں کا بیان شروع ہوا ہے	"حکیم رکنائے کاشی"
۲۸۳	مصنف نے کریراق خانہ کا حوالہ دیا ہے	"کریراق خانہ یا فرق یراق خانہ"
۲۸۴	مصنف نے رحمت خاں کے تذکرہ میں داراشکوہ اور مراد بخش کا بھی ضمنی ذکر کیا ہے۔	"خاتمہ احوال داراشکوہ"
۲۸۵	اورنگ زیب اور مراد بخش کے باہمی قول و قرار پر روشنی ڈالی ہے۔	"مراد بخش دو عدہائے دلفریب خلد مکاں"
۲۸۵	سرس بائی نے مراد بخش کے ساتھ قید و بند کی زندگی قبول کی۔	"سرس بائی محبوبۂ مراد بخش کہ در اسر ہمراہی بنود"
۲۸۶	راجہ ٹوڈرمل شاہجہانی کا بیان شروع ہوا ہے۔	"رسالۂ فارسی در احکام جوتش و رسوم دعا ہنود کہ منسوب بہ راجہ ٹوڈرمل ست و در پنجاب متداول غالباً نوشتۂ ایں ٹوڈرمل ثانی باشد نہ کہ دیوان ٹوڈرمل اکبری"
۲۸۷	راد کرن بھورتھیہ کا تذکرہ شروع ہوا ہے	"مرزبان بیکانیر"
۲۹۱	راجہ سبحان سنگھ بوندیلہ کا بیان شروع ہوا ہے۔	"مورث ریاست اوچھ"
۳۰۸	رضوی خاں سید علی کی بتدریج ترقی پر	"داروغگی کتابخانہ و نقاش خانہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	روشنی ڈالی ہے۔	
۳۱۰	روح اللہ خاں کے تذکرہ میں محاصرۂ گولکنڈہ کے واقعات بیان کئے ہیں۔	"تسخیر قلعہ گولکنڈہ کہ بدستیاری سراندازخاں معتمد ابوالحسن بود و براہ غدر و ناحق شناسی"
۳۱۲	اندرون قلعہ عالمگیر کی فوج کے داخل ہونے کے باوجود ابوالحسن کا استقلال اپنی جگہ برقرار رہا۔	"ضبط و وقار ابوالحسن تا ناشاہ کہ روح اللہ خاں را میخیر ساخت۔"
۳۱۳	اسی ہنگامہ کے دوران ابوالحسن نے طعام شوق کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ روح اللہ خاں کو اس اطمینانِ قلبی پر حیرت ہوئی۔	"جائے شکر ست نہ مقام شکایت"
۳۱۳	عالمگیر نے گولکنڈہ کو دارالجہاد قرار دیا تھا	"خلد مکان مملکت گولکنڈہ را بہ دارالجہاد موسوم کردہ بود کہ حکمراں شیعہ است"۔ "قلعۂ راچکور را بہ فیروز نگر موسوم کردند"
۳۱۴	روح اللہ خاں کا جب وقت نزع تھا تو عالمگیر عیادت کے لئے گیا۔ خان مذکور نے مندرجہ ذیل شعر پڑھا۔ چہ نیاز رفتہ باشد ز جہاں نیاز مندی کہ بوقتِ جان سپردن بسرش رسیدہ باشی	"چوں در حالتِ احتضارِ خلد مکاں بسرش رسید ایں شعر اخواند"
۳۱۴	روح اللہ خاں کی فہم و فراست کی تعریف کی ہے۔	"پارہ ستانی روح اللہ خاں وہنگام پرسش خلد مکاں حسن مخلص"
۳۱۵	روح اللہ خاں کے مزید اوصاف حمیدہ بیان کیے ہیں۔	"در امرائے عالمگیری بفیاضی و شگفتہ روئی یکتا بود"
۳۱۵	روح اللہ خاں خانہ زاد خاں کا بیان شروع	"او دیوری محل کہ پرستار خاص خلد مکاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
	ہوا ہے جس کے شروع میں اودے پوری محل کا تذکرہ ہے۔	« بود در مکتوبے کہ بہ منعم در مرض موت نوشتہ بہ آن اشارت نمودہ »
۳۱۷	راو دلپت بندیلہ کے بیان میں بندیلہ خاندان کی اصلیت بیان کی ہے۔	« وجہ تسمیہ بندیلہ و بندیلکھنڈ »
۳۲۱	مصنف نے ایک سردار بھگونت سنگھ زمیندار کرہ جہاں آباد کا ذکر کیا ہے۔	« کوڑہ جہاں آباد نہ کرہ »
۳۲۱	فرنگی کلاہ پوشاں کا بیان ہے۔	« کلاہ پوشان فرنگ دربنا در دکن »
۳۲۱	مصنف نے کوہ بندر کا حوالہ دیا ہے۔	« گوا »
۳۲۲	پرتگالیوں کے حالات بیان کئے ہیں اور لکھا ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرجاتا تو ان کے بچوں کو اپنے طور طریقوں کی تلقین کرتے تھے۔ عالمگیر نے معتبر خاں کو ان کی سرزنش کے لئے روانہ کیا۔	« دار و گیر پرتگالیان از حکم خلد مکان و اظہار اطاعت و خضوع ایشاں »
۳۲۲	پرتگالیوں کے ضمن میں فرانسیسی اور انگریزوں کا بھی تذکرہ ہے۔	« فرانسیس و انگریز »
۳۲۳	انگریزوں کے آہستہ آہستہ غلبہ کا بیان ہے۔	« انگلیز از بنگالہ تا ارکاٹ دکوکن بنا در ساختہ بندر سورت را ہم گرفتند »
۳۲۳	رام سنگھ ھادا کا بیان شروع ہوا ہے۔	« مرزبان کوٹہ »
۳۳۳	رعایت خاں ظہیر الدولہ کا بیان ہے جس کے بیٹے عظیم اللہ خاں کو نادر شاہ نے معتمد وصول زرے مقرر کیا تھا۔	« نادر شاہ پسرش عظیم اللہ را معتمد وصول زرے کہ بر مردم دہلی تفریق یافتہ بود نمودہ بود »
۳۳۴	روشن الدولہ بہادر ظفر جنگ کا بیان ہے	« شاہ بھیک کہ رفیع الشان معتقد نشان بود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	جو شاہزادہ رفیع الشان کے مرنے کے بعد شاہ بھیک کا معتقد ہو گیا تھا۔	"چوں فرخ سیر عزیمت جنگ جہاندار کرد نوید کامرانی بہ رنگِ بشارت از دسر زد"
۳۲۵	روشن اللہ کے جملہ خصائص پر روشنی ڈالی ہے۔	"پارہ ستانی روشن الدولہ دکو کہ محمد شاہ"
۳۳۵	روشن الدولہ کے عادات و اخلاق کی مزید تعریف کی ہے۔	"مصارف عرس مرشد و چراغاں از بلدہ تا مرقد خواجہ قطب بختیار کاکی زبان زد مردم ست"
۳۳۵	پگڑی میں طرہ بتاتا تھا۔	"چوں بہ دستار طرہا میزد بہ" طرہ باز خاں" اشتہار یافت"
		"پیشرش برادرِ زنِ ناصر جنگ شہید بود"
۳۴۲	راجہ ساہو جی بھونسلہ کا بیان شروع ہوا ہے۔ پہلا جملہ اس طرح ہے۔	
	"گویند نسبش براجہای چتور کہ سیوڈیہ اند میرسد"	"خاندان سیواجی" "سودیہ"
۳۴۲	مالوجی کے یہاں بڑے ارمان و تمنا کے بعد دو بیٹے پیدا ہوئے اس خاندان کو شاہ شریف سے بڑی عقیدت تھی۔	"شاہ شریف احمد نگر کہ نام شاہجی بھونسلہ بہ ایشاں نسبت دارد"
۳۴۵	عادل خاں کے سردار افضل خاں کا سیواجی کے ہاتھوں مارا جانا بیان کیا گیا ہے۔	"بعذر قتلِ افضل خاں"
۳۴۶	راجہ ساہو جی بھونسلہ کا بیان جاری ہے سیواجی نے چالاکی سے افضل خاں کو قتل کر کے اپنی سرگرمیوں میں مزید اضافہ کر لیا	"تقرر شائستہ خاں و پس از واقعہ شنجون سیوا تقرر جسونت سنگھ برائے تفصیل شنجون ترجمۂ شائستہ خاں باید دید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	اورنگ زیب کو اس کی سرکوبی کے لیے اقدامات کرنے پڑے۔	
۳۴۶	شائستہ خاں پر شبخون کے واقعہ کے بعد میرزا راجہ جے سنگھ کو سیوا کی تنبیہہ کے لیے روانہ کیا گیا جس نے پورندھر کا سختی کے ساتھ محاصرہ کیا۔ آخر کار سیوا عاجز ہوگیا	"اظہارِ اطاعت و ورود بہ دربار شاہی"
۳۴۸	کچھ دنوں بعد سیوا جی دارالخلافہ سے فرار ہوگیا اور پھر فساد برپا کرنے لگا اسی دوران سلطان محمد معظم صوبہ داری دکن پر مامور ہوا۔	"صوبیداری سلطان معظم و تقرر منصب برائے سنبھا"
۳۴۸	سیوا کی سرگرمیاں جاری رہیں	"استعانت از گولکنڈہ"
۳۴۹	سنبھا کسی بات پر باپ سے ناراض ہوگیا۔	"فرار سنبھا از پدر و باز رفتن"
۳۵۰	سیوا کے بعد سنبھا کے حالات بالتفصیل بیان کیے ہیں۔	"سنبھا بجائے پدر نشست" "گرفتار شدہ بقتل رسید"
۳۵۱	سنبھا کے بعد اس کے بیٹے ساہو کو رتبۂ راجہ اور منصب ہفت ہزاری و دربار شاہی سے عطا کیا گیا اور گلال آباد جائے مسکن قرار دیا گیا۔	"ساہو پسر سنبھا کہ بہ حضور خلد مکاں نشو و نما یافت"
۳۵۱	اورنگ زیب کی وفات کے بعد محمد اعظم شاہ سے رخصت حاصل کرکے ساہو اپنے وطن چلا گیا۔	"ساہو اول کارے کہ کرد زیارت قبر خلد مکان بود"
۳۵۱	اورنگ زیب کی موت کے بعد دکن میں	"بہ اعتقاد اہل ہند بہشت پر دھان ناگزیرست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مغلوں اور مرہٹوں کے باہمی تعلقات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ جس میں سردیسکھی اور چوتھ وغیرہ کا ذکر ہے۔	"درعہد بہادر شاہ باستصواب ذوالفقار خاں سردیسکھی مقرر دادہ بود نداآمد در عمل نیامدہ پیشتر در عمل حسین علی چوتھ منظور نمودند و سرفتنہ جاگرفت"
۳۵۲	بالاجی بسوناتھ اور ملہار ہولکر کا ذکر ہے	"بالاجی بسوناتھ"
		"ظہور ملہر راؤ ہولکر"
۳۵۳	مالوہ میں باجی راؤ اور راجہ جے سنگھ کی کارگذاریوں کا تذکرہ ہے۔	"راجہ جے سنگھ کہ صوبہ داری مالوہ براد مفوض گردید بنا برحسنیت بتقویت باجی راؤ پسر بالاجی می کوشید"
۳۵۳	باجی راؤ کے ہندوستان پر حملہ کرنے اور آخر میں جے سنگھ کی کوششوں سے اس کو مالوہ کی صوبہ داری حوالے کرنے کا تفصیلی ذکر ہے۔	"فوج کشی باجی راؤ بہ ہندوستان" "از سعی جے سنگھ و خاندوراں نظم صوبہ مالوہ بہ باجی راؤ قرار یافت"
۳۵۴	مالوہ میں باجی راؤ کی مزید سرگرمیوں کا بیان ہے۔	"عزل باجی راؤ از صوبے داری مالوہ و تقرر آصف جاہ و بعد از جنگ بھوپال باز تقرر بالاجی"
۳۵۵	بالاجی راؤ کے بعد اس کا بیٹا بالاجی اس کی جگہ پر بیٹھا۔ اسی دوران ساہو کا انتقال ہوگیا۔	"فوت ساہو"
۳۵۵	صفدر جنگ نے ہولکر اور سندھیا کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔	"صفدر جنگ ہولکر و سندھیا را بہ کمک خود طلبید واز علی گڑھ تا الہ آباد بہ تصرف مرہٹہ آمد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۵۵	دکن میں مرہٹوں کی مزید تقویت کا تذکرہ ہے۔	"فیروز جنگ از احمد شاہ فرمان صوبیداری دکن گرفتہ و مرہٹہ را بہ اعانت خود طلبیدہ خاندیش و بعض علاقہ اورنگ آباد بہ ایشاں سپرد۔"
۳۵۶	آہستہ آہستہ مرہٹوں کی طاقت میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا۔	"جنگ با نظام الدولہ وحصول ملک بست دہفت لک روپیہ۔" "خروج بہ شاہجہاں آباد و وصول بہ پنجاب" "تسلط بہ احمد نگر۔" "جنگ بہ نظام وحصول ملک شصت لک و قلعۂ دولت آباد واسیر و بیجاپور۔" "جنگ پانی پات"
۳۵۷	شاہ دُرانی اور مرہٹوں کی جنگ پر روشنی ڈالی ہے جس کی بنا پر بالاجی کو مرگِ غصہ ہوگئی تھی۔	"غصہ مرگ بالاجی وجانشین مادھوراؤ۔"
۳۵۷	مرہٹوں کی باہمی خانہ جنگی کا تذکرہ ہے۔	"نرائن راؤ" "رگھوناتھ راؤ کہ پناہ بہ انگریزاں بمبئے گرفت۔"
۳۵۸	مرہٹوں اور انگریزوں کی ابتدائی جھڑپوں کی طرف اشارہ ہے۔	"جنگ مرہٹہ و کمپانی انگلیز اول" "خاندانِ بھونسلہ ہائے ناگپور۔"
۳۵۹	رکن الدولہ نصیر جنگ کے حالات کا ذکر ہے۔	"ہمیں رکن الدولہ است کہ پیش از مصنف بہ منصب وکالت دکن امتیاز یافتہ و بعد مستعفی شد۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۶۳	زین خاں کوکہ کا حوالہ ہے جس کو عرش آشیانی نے سوات و باجوڑ کو روانہ کیا تھا۔	"سوات و باجوڑ"
۳۶۳	ان قبیلوں کی اصلیت پر روشنی ڈالی ہے	"اصل قبائل سوات و باجوڑ"
۳۶۶	پشاور کے ایک قبیلہ کی شورش کا ذکر ہے	"شورش قبائل مہمند"
۳۶۷	پنجاب اور سرحدی علاقوں میں زین خاں کی سرگرمیوں اور کامیابی کا تفصیلی بیان ہے۔	"لعلہ پٹھان کوٹ" "راجہ ہائے کوہستانی پنجاب ربقۂ اطاعت بگردن نہادند"
۳۶۸	زین خاں کو کو منصب پنج ہزاری حاصل ہوا اور کابل کی حکمرانی کے لئے مقرر کیا گیا اسی سال شہزادہ سلطان سلیم کی نسبت زین خاں کوکہ کی دختر سے قرار پائی	"معاشقۂ سلیم بدختر زین خاں کوکہ دحصول دستوری از دواج از عرش آشیانی"
۳۶۹	زین خاں اور اکبر کے مدمیان کشیدگی کے اسباب بیان کیے گئے ہیں۔	"مے گساری مفرط" "ناخوشی طبع اکبر"
۳۶۹	زین خاں کے ذوق وشوق پر روشنی ڈالی ہے۔	"بہ کبت وراگ شیفتگی داشت واکثر سازہا خود نواخت"
۳۶۹	زین خاں کے اُن تکلفات کی تشریح کی ہے۔ جن کا انصرام بادشاہ کی ضیافت کے وقت ہوا تھا۔ ان واقعات کے بیان کے دوران ضمناً زین خاں اور دوسرے سرداروں کی ایک ایک خاص خصوصیت بیان کی ہے۔	"ضیافت بادشاہ وتکلفاتِ عجیب" "نیل از زین خاں، اسپ از تیلج خاں و خواجہ سرا از سعید خاں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متنِ سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۷۰	زاہد خاں کوکہ کا بیان شروع ہوا ہے اور ابتدا میں اُس کی والدہ کا ذکر ہے۔	"انگہ جہاں آرا بیگم"
۳۷۱	زاہد خاں کی عیاشی اور بیباکی پر روشنی ڈالی ہے۔	"بے دماغیِ زاہد خاں"
۳۷۵	سید محمود خاں بارہہ کا تذکرہ شروع ہوگیا ہے۔	"اول کسیکہ از سادات بارہہ بہ امارت رسید سید محمد خاں بارہہ بود"
۳۷۷	لفظ "بارہہ" کی اصلیت پر روشنی ڈالی ہے۔	"وجہ تسمیہ بارہہ کہ مجموعہ دوازدہ مواضع است" "ودوازدہ را بہ ہندی بارہ می گویند"
۳۷۷	محمود خاں بارہہ کی سادہ مزاجی کے سلسلہ میں مصنف نے ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ "گویند چوں عرش آشیانی اورا بر سر مدھکر بندیلہ تعین فرمود او تردد ات نمایاں بتقدیم رسانیدہ مظفر و منصور برگردید پس ازاں کہ بملازمت سلطانی فائز گشت عرض نمود کہ من چنیں وچناں تردد کردم آصف خاں گفت میر بخی ایں فتح باقبال حضرت شدہ۔ پنداشت مگر اقبال نام یکے از امرائی پادشاہی خواہد بود۔ جواب دادکہ چرا غلط می گوئی درانجا اقبال پادشاہی بنود۔ من بودم و برادرانم تیغ دوستی زدہ	"سادہ لوحی محمود خاں بارہہ کہ "اقبال حضرت را نام یکے از امرا پنداشت گفت اقبالِ حضرت نکرد من کردم"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متنِ رسیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ایم۔ پادشاہ متبسم شدہ اورا بگونا گوں عواطف برنواخت۔"	
۳۷۷	سادات بارہہ کے نسب نامہ پر سوال کیا گیا تو جلتی آگ میں کھڑا ہوکر اپنی سیادت کا ثبوت پیش کیا۔	"درآتش استادن وگفتن اگر سیدم آتش کارگر نخواہد شد۔"
۳۷۹	سلطان خواجہ نقشبندی کا بیان شروع ہوا ہے۔	"پادری ہائے جزویت درمکاتباتِ خود می نویسند کہ ایں امیر حج اکبر را در شیوۂ اسلام و تدین منصب واستوار کرد۔"
۳۸۱	خواجہ نقشبندی کے مذہبی رجحانات پر روشنی ڈالی ہے۔	"سلطان خواجہ بہ الٰہیت اکبر شاہی منسوب بود۔"
۳۸۲	خواجہ نقش بندی کے مذہبی خیالات پر تبصرہ جاری ہے۔	"الٰہی بود لیکن بہ طریق الاہیاں مدفون نہ شد"
۳۸۲	اکبر اور دینِ الٰہی کی طرف اشارات ہیں۔	"دینِ الٰہی وتفننِ طبع اکبر درباب ادیان وملل۔"
۳۸۳	اکبر اسلامی علماء کی قدر و منزلت کے ساتھ ساتھ دوسرے مذہبی رہنماؤں کی بھی قدر کرتا تھا۔ دین اسلام پر خاص توجہ دی، حج کے عزم کا اظہار کیا اور مجلس مولود مقرر کی تاکہ عوام اس کو کافر نہ خیال کرنے لگیں۔	"انعقادِ مجلس مولود"
۳۸۵	اکبر نے ہر ملت و مذہب کے علماء اور سربراہوں کو جمع کر کے مناظروں اور	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مذہبی مجادلوں کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ اسی ضمن میں مصنف نے مجوسیوں کے ایک عالم اردشیر کا ذکر کیا ہے۔ مصنف کی عبادت درج ذیل ہے۔	
۴۸۵	"اردشیر نام زردشیئے را از ایران طلبیدند او آتش با خود آورد۔ آنرا از انوار ایزدی دانستہ اہتمام آن بشیخ ابوالفضل مفوض شد کہ بدستور آتش کدھای فارس با احتیاط نگاہ دارد و فرمانے بطلب اذر کیوان (کہ سرآمد مجوسیان ایران و یار بود) رقم پذیرفت"	"ایں اردشیر از موبدان ہند بود و غالباً از یزد آمدہ در نوساری اقامت گزیدہ بود آتشے کہ ایں آورد غالباً از آتشکدۂ نوساری ماخوذ بود نہ کہ از آتشکدۂ یزد"
		"آذر کیوان دستور اعظم یزد کہ در نوساری اقامت داشت و آتشکدہ بنا کردہ او ہنوز موجود ست"
۴۰۵	سعید خاں چغتا کا بیان ہے اور اس کے عادات و خصائل پر روشنی ڈالی ہے۔	"شیفتۂ خواجہ سرایاں بود۔ دوازدہ صد خواجہ سرایان خوش چہرہ جمع کردہ"
		"در ہر چوکی چہار صد قاب ہائے طعام پیش سپاہ می آوردند"
۴۰۶	سعید خاں کے ایک عجیب و غریب تجاہل کا ذکر ہے۔	"تجاہل سعید خاں کہ مردم گفتند در زمین مرطوب بنگالہ طلا وزنے بہم رسانیدہ بود حالا دہ سیر کم شدہ گفت سہل تفاوتے کرد متوقع یک من بودم"
۴۰۶	دورِ اکبری کی عظمت و شان پر روشنی ڈالی ہے۔	"زمان عرش آشیانی را با عہود دیگر سلاطین قیاس نہ باید کرد۔ معیار تمام عیاراں و روز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		بازارِ کلاملاں ہر علم و فن بود۔"
۴۰۷	اکبری عہد کی مدح جاری ہے۔	" در دولت مندیہا سہل انکاری و بے پروائی کہ ہر بلند ہمتی مبنی باشد خالی از لطف نیست"
۴۰۷	خواجہ ہلال کی بنوائی ہوئی حویلی کا ذکر ہے جو کہ سعید خاں نے غصب کر لی تھی۔	"خواجہ ہلال خواجہ سرا کہ در حوالی آگرہ ہلال آباد تعمیر نمود۔" "حویلی بنا کردۂ ہلال خواجہ سرا کہ سعید خاں غصب کرد"
۴۰۹	سعید خاں کے دو خواجہ سراؤں کا ذکر ہے جن میں سے ایک کا نام اعتبار خاں تھا اس کی داد و دہش کی تعریف کی ہے۔	"اعتبار خاں خواجہ سرائے سعید خاں کہ دوازدہ ایام ربیع الاول ضیافت طعام میلاد ترتیب می داد و ہزار و نہ ہزار کس حاضر می شدند و ہر کس نُہ نان شیرمال و پنج آنار شیرینی و نہ ماقاب در غلاف مخمل می گرفت۔"
۴۱۴	سید دلیر خاں بارہ کے تذکرہ میں ایک سفید مائل بہ سرخی بارہ سالہ ہاتھی کا واقعہ بیان کیا ہے۔	"ایں سفید نہ بود اما سیاہی مائل ہم نبود ازیں جہت سفید نامیدند، افضل خاں تفصیل حالش پرداختہ"
۴۱۶	صیف خاں میرزا صفی کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔	"ہم زلف شاہجہاں بود ملکہ بانو ہمشیر کلاں ممتاز محل زوجۂ شاہجہاں در زد جیت داشت و در آخر ایام از سفارش ممتاز محل نجات یافت۔"
۴۱۹	میرزا صفی نے احمد آباد میں خانجہاں لودی کو ضیافت پر بلایا۔ اس ضیافت کے تکلفات	"از خوان تا لنگری ہمہ از طلا و نقرہ بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا سال	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کا مصنف نے تذکرہ کیا ہے۔	
۴۲۱	میرزا صفی کے بھائی سلطان نظر کا ذکر ہے۔	"برادرش سلطان نظر خاقانی والوری و مثنوی وحدیقہ سرزبان داشت"
۴۲۵	سید شجاعت خاں بارہ کے متعلق لکھا ہے کہ اُس کی رائے پر عمل کرتے ہوئے مہابت خاں کی مخالفت کے باوجود شاہزادہ محمد شجاع نے نقارۂ کوچ بجوا دیا تھا۔	"بگفتۂ ایں سید شب جمعہ از دست دادند"
۴۲۶	شاہجہاں کے عہد میں صوبۂ الہ آباد کی صورت حال بیان کی ہے۔	"صوبۂ الہ آباد کے زور طلب و مفسدہ انگیز بود"
۴۲۶	سید شجاعت خاں کے ساتھ ساتھ خانجہاں پر بھی شاہجہاں کی عنایات رہتی تھیں اور سید موصوف کو یہ بات گراں گذرتی تھی۔	"در تمثیل ارتباط شجرۂ خود و خانجہاں گفت چنانکہ دھوری کھائی آگرہ بدریلۂ جمنا ملحق میشود"
۴۴۱	علامی سعداللہ خاں کے بیان میں اس کی ترقی کی ابتدائی منازل کا تذکرہ ہے۔	"اول بہ عرض مکرر انتساب یافت سپس بہ داروغگی دولت خانۂ خاص و منصب ہزاری دولیست سوار"
۴۴۲	دولت خانۂ خاص اور غسلخانہ کی تعریف کی ہے۔	"دولت خانۂ خاص و سبب تسمیہ بہ غسل خانہ"
۴۴۲	سعداللہ خاں کی بتدریج منازل و مراتب ترقی کا بیان ہے۔	"منصب خان سامانی کہ پس ازاں پایۂ منصب وزارت اعلیٰ بود"
		"دیوانی خالصہ و تسوید مناشیر شاہی و تبلیغ آن بہ دبیران دفاتر"
۴۴۳	آخرکار وزارت حاصل ہوئی۔	"منصب وزارت کل"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۴۴	شاہجہاں کی کابل کو روانگی سے چند روز قبل سعد اللہ خاں کو ضروری انتظامات کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ مصنف نے خان مذکور کی سرعت رفتار اور حُسن انتظام کی تعریف کی ہے۔	"در اثنائے ہم بلخ بہ کابل فرستادند در دو روز بہ کابل رسید و در پنج روز ہمہ کارہا را روبراہ کرد۔"
۴۴۴	دورِ شاہجہانی میں گھوڑوں کو داغ کرنے کے ضابطوں کا تذکرہ ہے۔	"ضابطۂ شاہجہاں کہ در جاگیر خود بقدر سوم حصہ بداغ رساند و اگر بہ صوبۂ دیگر معین شود بقدر چہارم مخصوص جہت مہم بلخ حصہ پنجم ماذون نمودند۔"
۴۴۵	بلخ میں شہزادہ مراد متعین تھا۔ اُس کو پیغام پہنچانے کی غرض سے دشوار گذار راستہ کو نہایت سرعت سے طے کیا۔	"در پانزدہ روز از پنجاب بہ بلخ رسید۔"
۴۴۵	اکیسویں جشنِ سال کا تذکرہ ہے۔	"جشن سال بست و یکم کہ در شہر جدید شاہجہاں آباد۔"
۴۴۵	بائیسویں سال میں شکارگاہ سفیدوں کا حوالہ ہے۔	"شکارگاہ سفیدوں سہ کروہی جھجر"
۴۴۶	اورنگ زیب کے ہمراہ قندھار کے حُسنِ انتظام پر تبصرہ ہے۔ ایک اصطلاح "کوچۂ سلامت" کا استعمال ہوا ہے۔	"کوچۂ سلامت"
۴۴۶	قلعۂ قندھار کی فتح کے بعد عہدہ میں مزید اضافہ ہوا۔	"ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار از انجملہ پنج ہزار دو اسپہ سہ اسپہ"
۴۴۷	اورنگ زیب اور سعد اللہ خاں کی روانگی	"از ملتان راساً بہ قندھار کہ یک صد و شصت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	قندھار کی طرف اشارہ ہے۔	کردہ بشمار آمدہ۔"
		"از لاہور تا قندہار براہِ کابل و غزنین دو صد و ہفتاد و پنج کروہ۔"
۴۴۷	اودیپور کے راناؤں سے معاہدہ تھا کہ قلعہ چتوڑ میں کوئی ترمیم نہ ہوگی لیکن دورِ شاہجہانی میں بعض دروازوں اور برجوں کی ترمیم شروع کر دی گئی۔ چنانچہ سعداللہ خاں کو روانہ کیا گیا۔	"ہم اودیپور۔ رانا خواست قلعۂ چتور را بہ ترمیم مستحکم سازد۔ ایں خلاف معاہدہ بود۔ ازیں جہت علامی را فرستادند۔"
۴۴۸	سعداللہ خاں کے مرض الموت میں مبتلا ہونے اور وفات پا جانے کے واقعات بیان کیے ہیں۔	"ازتناول دوائے قولنج ناخوشی تازہ عارض گردید آخر در گذشت ۱۰۴۴ھ"
۴۴۸	سعداللہ خاں کے ملازم عبدالنبی کا ذکر ہے	"مسجد متھرا بنا نہادۂ عبدالنبی ست کہ نوکر علامہ بود در عہد خلد مکاں فوجدار گشت"
۴۴۹	سعداللہ خاں کے حسنِ انتظام کو سراہا ہے	"ہندوستان در عہد وزارت او رونق گرفت دارا شکوہ حریفش بود اما نتوانست پیش رفت۔"
۴۵۲	سجان سنگھ کا تذکرہ شروع ہوا ہے مصنف کی عبارت یہ ہے۔	
	"دبیر مدیوھر دو پسران سورجمل سیودیہ دومین رانا امر سنگھ"	"صحیح سیودیہ" باشد۔ چنانکہ در حاشیہ تصریح نمودہ قبیلہ مشہور راجپوتیہ۔"
۴۵۹	سادات بارہ کے سلسلہ میں مصنف کی عبارت یہ ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"تا آنکہ سادات بارہہ (کہ عمدۂ لشکر و متوطن میاں دوآب بودند) اصرار درزیدند کہ کہ بسمت چاندپور مدینہ رفتہ از انجا سرے بنواحی پرنیہ دسہار پنور باید کشید۔"	"نگینہ کہ زینہ و زنینہ ہم نوشتہ اند۔"
۴۶۹	سرفراز خاں دکنی کے سلسلہ میں قلعۂ قندھار کا تذکرہ ہے۔	"ایں قندھار، قندھار دکن ست کہ دراصل گندھار بود و اصلاً قندھار افغانستان ہم ہمیں نام داشت۔"
۴۷۵	صوبۂ بنگال میں گواہٹی کا حوالہ دیا ہے۔	"گواہٹی" یعنی گوہٹی حالی آسام"
۴۷۶	سید امیر خاں خوافی کے بیان میں راؤ کرن زمیندار بکانیر کا تذکرہ ہے۔	"راؤ کرن زمیندار بکانیر"
۴۸۳	سیف خاں کی دلیری اور فتوحات کی تصریحات کے دوران فتح گگلت کا حوالہ ہے مصنف نے اس جگہ کا نام گگلنت لکھا ہے اور حاشیہ میں اسی نام کو دوسرے طریقے سے لکھے جانے کی وضاحت کی ہے۔	"فتح گگلت و بعض علاقۂ تبت" "گگلت" را نسخہ نویساں تصحیف کردند"
۴۸۳	فتح تبت کے بعد اس علاقہ میں اشاعت اسلام پر روشنی ڈالی ہے۔	"فرمان خلد مکاں جہت ترویج اسلام"
۴۸۴	سیف خاں کے عادات و خصائل اور علم دوستی کا تذکرہ ہے۔	"یتیم وضع بود" "رسالۂ راگ درپن تالیف اوست" "سیف آباد سرہند"
۴۸۵	اورنگ زیب کی بعد وفات شہزادہ کام بخش سیف خاں کا مربی بنا کیونکہ	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	خان موصوف تیراندازی میں اس کا استاد تھا لیکن شہزادہ کامبخش اپنی حالت بے خودی میں خودغرض سرداروں کے بہکانے کی وجہ سے قدیم سرداروں کے خلاف ہوگیا اور ان کو سخت سزائیں دینے کا عادی ہوگیا۔ سیف خاں کا بھی برا حشر ہوا۔ ہاتھ کاٹے گئے اور زبان قطع کی گئی۔	"واقعۂ دست و زبان بریدن سیف خاں دوم و قولِ او بہ کام بخش کہ کم اصلی ست کہ از جانب مادر داری"
۴۸۸	سیف اللہ خاں کے بڑے بیٹے میر اسد اللہ خاں کا تذکرہ ہے جو شہزادہ کے ساتھ بغاوت میں شامل ہوگیا تھا۔ لیکن اُس نے جس کارروائی کا پلان بنایا تھا اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔	"دولابے عظیم بچرخ آوردہ بود زمانہ را طرفہ خمیر مایہ آشوب بدست می افتاد"
۴۸۸	بہادر شاہ نے باوجود اس کی گذشتہ باغیانہ کارروائیوں کے اس کو معاف کردیا	"حلم و عفو بہادر شاہ کہ مصنف ہمواره رطب اللسان ست"
۴۹۶	سیدی یاقوت خاں حبشی کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔	"بنائے ریاست جزیرہ کہ بر تصحیف جنجیرہ مشہور شد"
۵۰۲	سعد اللہ خاں کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ خان موصوف کو بہادر شاہ کے زمانہ میں زبردست عروج ہوا اور وہ مراتب و مناصب حاصل ہوئے جن کا وہ قطعی اہل نہ تھا۔	"سہل انکاری بہادر شاہ کہ امتیاز مناصب و اعتبار خطا بہا از میاں رفتہ بود و ہر کہ و مہ بہ مدارج و الائے مناصب اعلیٰ میرسید"
۵۰۷	سعد اللہ خاں کے آخری دور کے حالات بیان کئے ہیں نیز اُس کے	"گرفتاری سعد اللہ خاں۔ بعدۂ وردد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	اسباب قتل اور قتل کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	فرخ سیر و سفارش نواب زیب النسار بیگم" "ہمایوں روز کہ رہائی یافت شب بسمہ کشیدند" "رقعۂ مجعولِ زیب النسار بیگم"
۵۰۹	سید نجم الدین علی خاں بارہہ کا حال شروع ہوا ہے۔ خان موصوف کی نو دس سالہ لڑکی تھی۔ شاہی محلات کے لوگ چاہتے تھے کہ بادشاہ سے اس کا عقد ہو جائے لیکن قطب الملک نے ایسا نہ ہونے دیا۔	"مردم محلات خواستند بعقد بادشاہ درآرند اما قطب الملک بعجز و الحاح مانع آمد کہ گاہے ایں ماجرا بر سادات بارہہ نگذشتہ"
۵۱۰	سید نجم الدین علی خاں بارہہ کی ایک آنکھ کسی جنگ میں ضائع ہو گئی تھی اس کی جگہ بلور کی مصنوعی آنکھ لگوالی تھی۔	"چشم مصنوعی بلوری کہ در حدقۂ می گزاشت"
۵۱۳	سعادت اللہ خاں نوایت کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔	"چنداصاحب داماد ہمیں سعادت اللہ خاں نوایت بود"
۵۱۵	سیف الدولہ عبدالصمد خاں بہادر دلیر جنگ کا ذکر ہے۔ جس کو فرخ سیر نے قوم گرو کی سرکوبی کے لیے مقرر کیا تھا۔	"یعنی سکھاں مقصود دازبندہ می باشد کہ چیلہ گرو گوبند سنگھ بود" "قوم سکھ و شرح حال ظہور ایشاں"
۵۱۶	پنجاب میں سکھوں کے عروج پر روشنی ڈالی ہے۔	"قبضۂ لاہور و ملتان"
۵۱۶	آخر کار سکھوں کے معاملہ میں دلیر جنگ کو کامیابی حاصل ہوئی۔	"گرفتاری بندہ و پسراں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵۱۷	سیف الدولہ سید شریف خاں بہادر کے حالات شروع ہوئے ہیں۔	"نبیرۂ سید محمد قنوجی"
۵۱۸	سید محمد قنوجی کے علم و فضل، شاہجہاں کی قید خانہ میں اُس سے صحبت و شیفتگی بعد ازاں قنوجی کا اورنگ زیب کے لئے شفاعت طلب ہونا۔ ان سب معاملات و واقعات پر بحث کی گئی ہے۔	"سید محمد قنوجی محرک عفو جرائم اورنگ زیب گشتہ شقۂ صفحے ازا علیحضرت گرفت۔ ازیں جہت خلد مکاں حق دے بر ذمہ خودمی شمرد"
۵۱۹	محمد قنوجی کے بیٹے سید شریف خاں کی درجہ بدرجہ ترقی کی کیفیت بیان کی ہے	"بہ تحصیل جزیہ ہر چہار صوبۂ دکن ماموں گشت"
۵۲۰	سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ کے حالات شروع ہوئے ہیں۔	"نبیرۂ علامہ سعد اللہ خاں"
۵۲۵	سادات خاں ذوالفقار جنگ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اس کے باپ سادات خاں عرف سید حسین خاں نے فرخ سیر کی حمایت میں سادات بارہ کے ساتھ سخت جنگ کی اور آخر کار اپنے ایک بیٹے کے ساتھ میدانِ جنگ میں مارا گیا۔	"روزے کہ فرخ سیر را گرفتند سید حسین خاں با پسرانِ خود تا چاندنی چوک رفتہ زد و خورد پرداخت و بقتل رسید"
۵۲۵	فردوس آرامگاہ یعنی محمد شاہ کے دو بیگمیں تھیں لیکن اولاد کسی سے نہ ہوئی اس لیے میرزا احمد بہادر کو بیٹے کی طرح پالا۔	"احمد شاہ پسر محمد شاہ نہ بود ہر دو بیگمش او را پرورش نمودہ متبنیٰ ساختند"
۵۲۵	جاوید خاں خواجہ سرا کا تذکرہ ہے جس کو	"جاوید خاں خواجہ سرا کہ مختار کل احمد شاہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	ذوالفقار جنگ سے چشمک تھی۔	بود و بالآخر کشتہ شد"
۵۲۷	سراج الدولہ انورالدین خاں بہادر ظفر جنگ کا حال بیان کیا ہے۔ مصنف کی چند ابتدائی سطور یہ ہیں۔ "پسر انورالدین خاں بہادر شامت جنگ کہ پدرش حاجی انور بصیغۂ بیشنازی از روشناسان خلدمکان بود۔ وطن نیاگانش قصبہ کوپا موصوبۂ اودھ ونام اصلی شہامت جنگ شیخ خان جہاں است۔ گویند چوں برائے منصب درحضور خلدمکان رفت پادشاہ تغیر نام او کردہ جان جہاں مقرر ساخت وبمنصب چہاریستی وامینیٔ جزیۂ سرکار گلبرگہ وثانیا باامانت جزیہ سرکار سنگیر سرفرازی یافت۔"	"یعنی محمد علی نواب ارکاٹ" "جد محمد علی پیش ناز خلدمکاں بود" "امینے جزیہ سرکار گلبرگہ وسنگیر ودندر سورتی"
۵۲۸	کرناٹک کو صوبۂ فرخندہ بنیاد قرار دیا ہے	"کرناٹک را صوبۂ فرخندہ بنیاد می گفتند چنانکہ اورنگ آباد را خجستہ بنیاد"
۵۲۹	سراج الدولہ کے عادات وخصائل پہ روشنی ڈالی ہے۔	"مردصوفی منش بود"
۵۲۹	انگریزوں سے ربط وتعلق کا حوالہ ہے	"ترسیل نامہ وتحف بہ پادشاہ انگریز"
۵۲۷	شاہ بداغ خاں نے سانگچور ولایت مالوہ میں "نیلکنتھ" نام کی ایک خوبصورت عمارت بنوائی تھی اور درج ذیل شعر اس پر	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کندہ کروایا تھا۔	
	توان کردن تمامی عمر را مصروف آب و گل کہ شاید یکدمے صاحبدلے آنجا کند منزل	"عمارتے کہ اندرون قلعہ ماندو ساختہ بر آں شعر کتابہ کردہ میر معصوم بھکری بقلم خود رباعیِ خیام ثبت نمود۔"
	اس کے نیچے میر معصوم بھکری نامی نے اپنے خط میں یہ رباعی کندہ کرائی	
	چغدے دیدم نشستہ در صحن نگاہ بر کنگرۂ مقبرۂ شروان شاہ فریاد کناں ز روی عبرت میگفت کو آن ہمہ حشمت و کجا آن ہمہ جا	
۵۳۷	یہ عمارت بڑی فضا تھی۔ ۱۰۱۶ھ میں جہانگیر نے اس مقام پر قیام کیا اور بعد میں اس کی مرمت کے احکامات صادر کئے۔	"جہانگیر شب ہائے جمعہ دراں می گزرانید و بحکم آں عمارت دلکش تعمیر یافتہ نشیمن ہائے ماضیہ ترمیم یافت۔"
۵۳۸	قلعہ ماندو کی تفصیلات بیان کی ہیں سلاطین غوریہ و خلجیہ کی بہت سی عمارتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ہشت منظری منارے کا ذکر ہے۔ سلطان ناصر الدین خلجی کا ضمنی تذکرہ ہے۔	"قلعہ ماندو" "منارہ مثمن" "ترشح آب از سقف گنبد کہ سادہ لوحاں بکرامت منسوب کنند اما ژرف نگاہاں دانند کہ حقیقت چیست۔"
		"استخواں سلطان ناصر الدین از قبر آوردہ در نربدا انداختند ریزہ چند برآمد۔"
۵۴۰	شیخ گدائی کنبو کی خصلت پر روشنی ڈالی ہے	"نقش صوتِ ہندی می بست و می خواند"
۵۴۲	شاہ محمد خاں قلاتی کے حالات شروع ہوئے ہیں۔	"قلات کہ اصلاً کلات ست"
۵۴۱	شاہ محمد خاں قلاتی بیرام خاں کے ملازموں	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	میں سے تھا۔ قندھار بیرام خاں کی جاگیر میں شامل تھا۔ اور جب وہ ہمایوں کے ہمراہ ہندوستان روانہ ہوا تو قندھار کا نظم ونسق شاہ محمد خاں کے سپرد کر آیا۔ کچھ عرصہ بعد بہادر خاں شیبانی نے قندھار پر قبضہ کرنا چاہا۔ شاہ محمد خاں نے شاہ ایران سے مدد کی درخواست کی۔	"مطالبۂ شاہِ ایران نسبت قلعۂ قندھار"
۵۴۴	قلعۂ قندھار کے سلسلہ میں شاہ ایران اور ہندوستانی مغل بادشاہوں کے مابین جو چپقلش عرصہ تک چلتی رہی۔ اس کی ابتدائی صورت حال پر روشنی ڈالی ہے۔ مورخین اس معاملہ میں مختلف الرائے ہیں۔	"اختلافِ روایت ابوالفضل وصاحب عالم آرائے عباسی در بابِ تسلط قندھار"
۵۴۶	شاہ محمد خاں کے بیٹے عادل خاں نے بادشاہ کے سامنے شیر کا مقابلہ کیا۔	"پسرش عادل خاں" "مقابلۂ عادل خاں باشیرِ نیستاں"
۵۴۷	عادل خاں نے اس کے دیوان کی بیوی کے عشق میں اپنے باپ کو قتل کر دیا۔	"پدررا درعشقِ زن دیوان شمشیر زدوکشت"
۵۴۷	قدیم زمانہ سے قلعۂ قندھار ایرانیوں اور تیموریوں کے درمیان متنازع فیہ قضیہ بنا رہا۔	"قندھار کہ متنازع فیہ شاہاں صفویہ وتیموریہ بود"
۵۴۸	قندھار کی اہمیت پر نظر ڈالی ہے۔	"کابل و قندھار دروازہ ہند اند کابل سرراہِ توران ست وقندھار ایران"
۵۴۸	قلعۂ قندھار کی بحث جاری ہے۔	"سرگذشتِ معاملاتِ قندھار"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن، سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵۵۳	مصنف نے نادرشاہ کے لئے "شہنشاہ" کا لقب استعمال کیا ہے۔	"یعنی نادرشاہ۔ مصنف ہرجا بہ ایں لقب نادر ملقب ساختہ گویا بہ سبب تسخیر ہند از شاہ ایران شہنشاہ ہند و ایران گشتہ"
۵۵۴	شیخ احمد کا تذکرہ ہے جو شیخ سلیم کے فرزندوں میں سے تھے۔	"شیخ سلیم چشتی"
۵۵۴	فتح پور سیکری کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے۔	"سیکری اصلاً سنکری بہ شین معجمہ بود بابر بہ ایں نام موسوم کرد کہ محلِ فتح یابی بر رانا سانگا ہمیں بود۔"
۵۶۱	شیخ عبدالنبی صدر الصدور کے علم و فضل اور تقوی پر بحث کی ہے۔	"حبس نفس بجائے رسانیدہ بود کہ تا یک پہر دم نگہداشتہ ذکرِ قلبی میکرد۔"
۵۶۱	ایک زمانہ میں اکبر بادشاہ کو شیخ موصوف سے بڑا قرب حاصل تھا کیونکہ اس وقت بادشاہ احکام شرعی بجا لانے میں بہت کوشاں اور پابند رہتا تھا۔	"واقعہ عصابر داشتن ملا بر اکبر"
۵۶۴	شیخ عبدالرحیم لکھنوی کے حالات شروع ہوئے ہیں۔ مصنف نے لکھنؤ کی جائے وقوع کنار دریائے گوڈی قرار دی ہے۔	"یعنی گومتی"
۵۶۵	شیخ عبدالرحیم کی بیوی جو برہمن زاد تھی شیخ موصوف کے انتقال کے بعد مسافروں کی خدمت گذاری میں مصروف رہتی تھی۔	"زنِ شیخ کہ برہمن زاد بود بعد ممات او سالہا خدمت مسافرین و ضیافت واردین بہ احیاء ناموس میکرد۔"
۵۷۴	شیخ ضیاء اللہ کے حالات پر مصنف نے ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"و دوبین شیخ ضیاء اللہ نوکری اختیار نکردہ بدرویشی درساخت۔ در حیات پدر بگجرات شتافتہ در خدمت شیخ وجیہ الدین علوی (کہ عالم علوم ظاہر بود و بر اکثر کتب شروح حواشی مفید دارد و مرید پدر ایشان است) اکتساب علم کردہ در مٹن از شیخ محمد طاہر محدث بوہرہ سند حدیث نمود۔ دراں ہنگام از جانب پدر بصد در عنایت نامہ و تفویض خرقۂ خلافت مشرف گشتہ۔ پس از رحلت آں بزرگوار در سال (۹۷۰) نہصد و ہفتاد بگوالیار آمدہ روزے چند گذرانیدہ در دار الخلافہ آگرہ طرح سکونت ریخت"	"بدایونی حکایت دیگری سراید"
۵۷۵	شیخ عبداللہ اور شیخ ضیاء اللہ کے والد ماجد شیخ محمد غوث کے حالات پر مصنف نے تبصرہ کیا ہے۔	"شیخ محمد غوث گوالیاری و برادر کلانش شیخ پھول"
۵۸۰	شیخ ابوالفضل کے دونوں بھائیوں پر خیالات کی تصدیق کی ہے۔	"ہر چہ شیخ در حق دو برادر نوشتہ ہیچ غرابت نہ دارد و تصریحات بدایونی و محدث دہلوی بر آں شاہد ست۔
۵۹۷		
۵۹۷	شہباز خاں کے تذکرہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ وہ شہزادہ مراد کے ہمراہ دکن میں متعین تھا اور شاہی فوج نے احمد نگر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ وہاں کے لوگوں	"شہر نو کہ قریب قلعہ احمد نگر تعمیر یافتہ بود و موسوم بہ برہان آباد بود منسوب بہ برہان نظام شاہ" "قتل و غارت لشکر دروازہ کہ سکنہ آں شیعہ بودند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نے شہزادہ سے امان طلب کی لیکن شہباز خاں نے بہ سبب مذہبی تعصب توجہ نہ دی۔	
۵۹۸	شہباز خاں کی موت کا واقعہ درج ہے۔	"بہ خوردن یسماب موسع بود ناگہاں درگذشت"
۵۹۸	شہباز خاں کے مذہبی عقائد پر تبصرہ ہے	"صلاح و تقوی او مشہور ست بہ رسم مزاج اکبری ابداً ملتفت نہ شد حتی کہ قصر لحیہ ہم نہ کرد"
۵۹۹	خان موصوف کے مذہبی عقائد کا بیان جاری ہے۔	"تہجد و اشراق ہم قضا نہ کرد ہمیشہ تسبیح در دست داشت"
۵۹۹	خان مذکور عصر و مغرب کے درمیان وقفہ میں کسی سے دنیاوی گفتگو نہیں کرتا تھا۔ ایسے موقع پر ایک مرتبہ اکبر بادشاہ کے ساتھ ایک دلچسپ واقعہ رونما ہوا۔	"واقعہ کنار تالاب فتح پور کہ عرش آشیانی قبیل مغرب دستش گرفتہ مشغول حرف زون بودند۔ او ہر لحظہ نگاہ بہ آفتاب میکرد۔"
۶۲۵	شریف خاں امیر الامرا کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ خواجہ عبدالصمد کا بیٹا تھا۔	"خواجہ عبدالصمد مصور"
۶۲۶	خواجہ عبدالصمد کی مہارتِ کمال کی طرف اشارہ ہے۔	"سورۂ اخلاص بر دانۂ خشخاش نوشتہ"
۶۲۷	جہانگیر نے شریف خاں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔	"جہانگیر در حقش می نویسد کہ ہر چیز من ست پیش او دست"
۶۲۸	خان اعظم میرزا کوکہ اور شریف خاں کے درمیان چشمک تھی لیکن جہانگیر نے خان اعظم کو شریف خاں کی دعوت کرنے پر مجبور کیا۔	"خان اعظم بحکم جہانگیر شریف خاں را مہمان ساختہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن ر سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۳۳	شیخ فرید مرتضیٰ خاں بخاری کا بیان شروع ہوا ہے۔	"جلد اول ترجمۂ ابراہیم خاں صفحہ ۱۳۵ ہم باید دید کہ جود و سخائے شیخ را ذکر نمودہ"
۶۳۷	شیخ فرید نے سلطان خسرو پر فتح حاصل کی۔ جہانگیر نے شیخ موصوف کو لطف و عنایات سے نوازا۔	"فتح آباد کہ پرگنۂ بھرول دال بود۔ شیخ فرید را عنایت شد"
۶۳۸	قصبۂ پٹھان میں شیخ فرید کا انتقال ہوا	"پٹھان کوٹ حالی"
۶۳۸	شیخ فرید کی بخششوں پر سیر حاصل تبصرہ ہے۔	"جود و سخاوت شیخ کہ تا رسیدن بہ دربار قبا و چادر بہ درویشان راہ قسمت می شد روزے درویشے ہفت مرتبہ باز آمدہ گرفتہ و یافت"
۶۳۹	شیخ فرید نے کار خیر کے طور پر جو کچھ کیا مصنف نے اس پر مزید روشنی ڈالی ہے	"در گجرات حوالی سان ۔ ۔ ۔

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	سزا یابی۔	
۶۴۱		"معتقد شاہ عبدالحق بود۔ پسرش شاہ نورالحق زبدۃ التواریخ بہ درخواست او نوشتہ و در دیباچہ تصریح نمودہ"
۶۴۴	شاہ بیگ کے عادات وخصائل پر روشنی ڈالی ہے۔	"خیرہ زبانی شاہ بیگ بحضور جہانگیر"
۶۴۵		"بنگ و
	لفظ آور اشیاء کا گرویدہ تھا۔	"بنگ و افیون وکوکنار را با شراب آمیختہ میخورد و می گفت چار مغز ست یا چار لغز ست مردم می گفتند" شاہ بیگ کور چار لغزا خور"
۶۴۶	اورنگ آباد کا پہلا نام کھرکی تھا یہ مقام دولت آباد سے پانچ کروہ کے فاصلے پر واقع ہے۔	"اورنگ آباد کہ سابقاً بہ کھرکی مشہور بود"
۶۵۳	شیر خاں کی خصلت وعادت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ گو وہ زیادہ جود وسخا کا عادی نہ تھا تاہم اپنے سپاہیوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آتا تھا۔ تنخواہیں وقتِ مقررہ پر ملتی تھیں۔ شراب وغیرہ کا شوقین نہ تھا۔	"با ایں ہمہ دولت دانہ خوری دواب حضور خود می کرد و می گفت قباحتہا دارد لیکن طبیعت من شدہ مجبورم"
۶۵۵	شیر خاں ترین کے تذکرہ میں کشمیری خاں کا حوالہ آگیا ہے۔	"کشمیری خاں کہ برہمنے حدیث الاسلام بود و تتبع ایرانیاں بسیار می کرد"
۶۷۱	شاہ نواز خاں صفوی کا بیان ہے جس نے خانجہاں بارہہ کے ساتھ دکن میں کارہائے	"در دکن بیشتر جنگ با چند اولی ست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	نمایاں انجام دیے۔ خان موصوف ہمیشہ فوج کے ہراول دستہ پر مامور رہتا تھا اور دکن میں زیادہ تر لڑائیاں چنداول دستوں کے کارنمایاں کی وجہ سے فتح مند ہوئیں۔	
۶۷۱	شہزادہ اورنگ زیب کا عقد خاں مذکور کی صاحبزادی سے ہوا تھا۔	"مہرزوجۂ اورنگ زیب چارلک روپیہ قرار یافتہ بود"
۶۷۳	داراشکوہ اورنگ زیب کی مخالفتوں کی کہانی شروع ہوئی ہے۔	"گریز فکری ہائے داراشکوہ"
۶۷۴	شاہ نواز خاں نے احمد آباد میں داراشکوہ کا خیر مقدم کیا۔ مصنف کی عبارت یہ ہے "شاہنواز خاں بنا بر ذخیرۂ خاطر (کہ از سلوک بر ہانپور داشت) یا بعدم سامان مقاومت با آنکہ می توانست بدکن یا بحضور خود رسانید باکمال دانائی سررشتۂ حمیت از کف گذاشتہ باستقبال او شتافت"	"لعلہ" نادانی "کہ" دانائی" از سابق و لاحق مناسبت نہ دارد"
۶۷۵	شاہ نواز خاں کے خصائل بیان کئے ہیں ضمناً لکھا ہے کہ اس کو راگ و نغمہ سے بھی ایک گونہ دلچسپی تھی۔	"خواننده ها و سازنده ها که نزدش فراهم آمدند در آن وقت در هیچ سرکارے نه بودند"
۶۸۰	شجاعت خاں رعدانداز بیگ کے حالات میں ایک باغی گروہ "ست نامی" کا حوالہ ہے	"گروه ست نامی که در نارنول پائے طغیان دراز کرده بودند"

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۶۸۶	شمشیر خاں ترین کے تذکرہ میں حصار دھار کا حوالہ آیا ہے۔	"حصار دھار کہ براجہ بھوج منسوب ست"
۶۸۹	شریف الملک حیدرآبادی کے لڑکے ہدایت اللہ کے کمال فن کا تذکرہ ہے جس نے نعمت خاں عالی اور عالمگیر تک کو اپنی ہجو کا نشانہ بنایا۔	"نعمت خاں عالی کہ اکثر امراء اعیان زخمی زبان او بودند"
۶۹۰	نعمت خان عالی کی ہجو میں جو شعر کہا تھا وہ یہ ہے۔ فرزند وزن و قبلہ آن کس کش برخوان جماع نعمت الوان است	"ہجو نعمت خاں کہ ہدایت اللہ خاں نوشت"
۶۹۵	شائستہ خاں امیر الامرا کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ جب داراشکوہ اور اورنگزیب کے درمیان جنگ وجدال کا آغاز ہوا تو ایک موقع پر بے جا کشت وخون سے باز رکھنے کی غرض سے شاہجہاں نے خود میدان جنگ میں جانے کی خواہش ظاہر کی لیکن داراشکوہ اور شائستہ خاں نے ایسا نہیں ہونے دیا۔	"عزم شاہجہاں کہ بنفس خود بمقابلۂ اورنگزیب برآمد تا کار بجنگ و جدال نہ کشد اما داراشکوہ و شائستہ خاں مانع آمدند و گزشت آنچہ گذشت"
۶۹۵	داراشکوہ کی شکست پر شاہجہاں کو شائستہ خاں کی رائے صائب ثابت نہ ہونے کی بنا پر غصہ آیا اور اس کے سینہ پر چھڑی مار کر مقید کر دیا لیکن دو روز بعد رہا کر دیے	"بعد ہزیمت داراشکوہ اعلیٰ حضرت از روئے غضب عصا بسینۂ شائستہ خاں زدند و نظر بند فرمودہ۔ پس از دو روز از بند رہا نیدند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مشورہ جاری رکھا۔	"مکرر استفسار رفت او باز ممانعت را اعادہ کرد۔"
۶۹۶	جہاں آرا بیگم اورنگ زیب کے پاس آئی تاکہ شاہجہاں نے جو ولایات کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس پر اورنگ زیب کو رضامند کرے۔	"آمدن بیگم صاحب یعنی جہاں آرا و پیغام اعلیحضرت در باب تقسیم ولایات و ولایت عہد بہ اورنگ زیب اما سودے نہ کرد۔"
۶۹۷	سلسلۂ مذاکرات جاری رہا یہاں تک کہ تیسرے روز اورنگ زیب شاہجہاں کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے تیار ہوگیا مگر شائستہ خاں پھر آڑے آیا اور منع کیا۔	"روز سوم اورنگ زیب عزم ملازمت پدر کرد و سوار شد لیکن شائستہ خاں و شیخ مُنیر مانع آمدند۔ ترجمۂ فاضل خاں جلد سوم ۵۲۷ ہم باید دید۔"
۶۹۷	شاہجہاں نے اپنا مراسلہ دے کر ایک ایلچی داراشکوہ کے پاس روانہ کیا تھا۔ وہ مراسلہ اورنگ زیب کے پاس پہنچ گیا۔ مصنف کی عبارت میں ایلچی کا نام "باہردل" لکھا ہے لیکن کتاب کے حاشیہ میں نمبر ۳ پر "ناہردل" درج ہے۔	"صحیح "ناہر" چنانکہ در ہاحش کیا"
۶۹۷	شاہجہاں نے جو مراسلہ داراشکوہ کو روانہ کیا تھا اس کی تفصیل مصنف کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔	"شقہ اعلیحضرت موسوم بہ داراشکوہ کہ ناہر حیلہ بہ اورنگ زیب رسانید۔"
	"فرمانے کہ اعلیحضرت بخط خود مدار اشکوہ نوشتہ از روی اعتماد بدد حوالہ نمودہ بود (کہ خود بعنوان سیکروی بشاہجہان آباد	"یعنی از گفت و شنید و مفاہمت چنانکہ از تجاویز مرسولۂ جہاں آرا بیگم ظاہر ست این شقہ زائد از سہ سطر نہ بود و بہ ہیچ وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / حاشیۂ آزاد	حاشیۂ آزاد
	نزد داراشکوہ رسانیدہ جواب بیارد) آوردہ گذرانید۔ مضمون آنکہ اولشکرھا فراہم آوردہ درد ہلی ثبات قدم ورزد ما درینجا مہم را فیصل می قرائیم۔	دلالت برنیت غدر وفریب نمی کند اما اورنگ زیب ایں را دستاویز خدع وکیدۂ ساختہ چناں اظہار کرد گویا می خواستند بہ بہانۂ ملاقات اورا درقلعہ اسیر کنند"
۶۹۸	داراشکوہ کا بیٹا سلیمان شکوہ سہارن پور کی راہ سے گذر کر پنجاب میں اپنے باپ سے ملحق ہونا چاہتا تھا لیکن اورنگ زیب نے شائستہ خاں کو اس مہم پر مقرر کر کے اس کی راہ روک دی اور سلیمان شکوہ کو آوارہ گردی پر مجبور کر دیا۔ مصنف کے چند الفاظ یہ ہیں۔ "آن حادثہ زدۂ روزگار از صولت لشکر منصورہ سراوارگی بکوھستان سری نگر کشیدہ بزمیدار آنجا پناہ برد۔"	"کوہستانِ دھرہ دون"
۶۹۸	شاہ شجاع کی جنگ میں راجہ جسونت سنگھ نے عالمگیر سے انحراف کر کے آگرہ کی راہ اختیار کر لی تھی۔	"کنارہ کشی راجہ جسونت دشیوع افواہ نیت اورنگ زیب"
۶۹۹	شائستہ خاں نے اورنگ زیب کی نیت کی افواہیں سنکر فاضل خاں کے ذریعہ شاہجہاں سے مفاہمت کرنے کی کوشش شروع کر دی۔	"شائستہ خاں بہ فاضل خاں ملتجی گشتہ توسط بحضور اعلیحضرت جست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۹۹	لیکن صحیح واقعہ یہ تھا کہ اورنگ زیب کو فتح حاصل ہوئی جو دارا شکوہ سے جنگ کرنے کی غرض سے اجمیر کی جانب بڑھ رہا تھا چنانچہ شائستہ خاں کو اسی زمانہ میں خاص امتیاز سے نوازا گیا جو جہانگیر اور شاہجہاں کے دور کی خصوصیت تھی۔	"امتیاز نواختن نوبت بحضور مرحمت شد کہ مخصوص باعتماد الدولہ و آصف خاں بود در عہد جہانگیری و شاہجہانی"
۷۰۰	شائستہ خاں کو دکن کی حکومت پر متعین کیا گیا جس نے مرہٹوں کی سرکوبی شروع کی۔ مرہٹوں نے اُس زمانے میں تاخت و تاراج کا زبردست ہنگامہ کھڑا کر رکھا تھا۔	"ابتدائے مہم مرہٹہ کہ بر بنادر کوکن متصرف شدہ قوافل حجاج را تاراج می کردند"
۷۰۰	شائستہ خاں کی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔	"تسخیر قلعۂ چاکنہ کوکن کہ بعد تسخیر موسوم بہ اسلام آباد گشت"
۷۰۱	قلعۂ چاکنہ کی جنگ اور فتح کی تفصیل بیان کی ہے۔	"ہر شب در پائے قلعہ قدم جلادت فشردہ بسر بردند"
۷۰۱	فتح قلعہ کے بعد سیواجی فرار ہوگیا اور شائستہ خاں نے پونا میں فروکش ہوکر سیواجی کی بنائی ہوئی حویلی میں قیام کیا۔	"شائستہ خاں در پونا بہ حویلی ساختہ سیوا قیام فرمود"
۷۰۲	مرہٹوں کے شب خون مارنے کی صورتِ حال پر روشنی ڈالی ہے۔	"تزویر مرہٹہ کہ بہ بہانۂ تقریب کتخدائی دستک ہا گرفتند و بہ شہر آمدند و شبخون زدند"
۷۰۲	شب خون کی واردات کے نتائج کو شائستہ خاں کی غفلت پر محمول کیا گیا اور دکن سے بنگال منتقل کر دیا گیا۔	"عتاب شاہی و تفویض دکن بہ شاہزادۂ بزرگ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۷۰۳	بنگال میں شائستہ خاں کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی ہے۔	"حملہ بر ولایت رنگ یعنی اراکان تسخیر چاٹگام (چٹاگانگ) کہ موسوم بہ اسلام آباد گشت"
۷۰۳	شائستہ خاں نے بنگال کے تحائف بہ طور نذر پیش کیے۔	"شائستہ خاں عجائب بنگال بہ نذر آورد ازاں جملہ آئینہ طلسمی وصندوق عجیب بود"
۷۰۴	شائستہ خاں کو ایک اور امتیاز خصوصی عطا کیا گیا۔	"امتیاز خصوصی کہ تا غسل خانہ پالکی سوار بیاید وبعد نوبت ولی عہد نوبتش بنوازند"
۷۰۴	شائستہ خاں کے اخلاقی محاسن بیان کرنے شروع کیے ہیں۔	"محاسن شائستہ خاں"
۷۰۵	شائستہ خاں کے جود وکرم پر روشنی ڈالی ہے۔	"گلبانگ جود واحسانش آفاق را محیط گشتہ"
۷۰۵	جو مال ومتاع اور ساز وسامان شائستہ خاں کی موت کے بعد سرکار شاہی میں داخل ہوا اُس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے:	
	"مہنداموالے کہ پس از فوتش داخل سرکار پادشاہی شد) از حیطۂ قیاس بیرون است تا آنکہ مکرر جنس اعلیٰ ازاں (از طلا آلات ونقرہ) بصرف حوائج پادشاہی در آمدہ ہنوز در قلعۂ آگرہ حجرہا مقفل افتادہ است"	"مہنداموالے کہ پس از فوتش داخل سرکار شاہی شد از حیطۂ قیاس بیرون ست ہنوز در قلعۂ آگرہ حجرہا مقفل انتادہ (مقصود از کلمۂ ہنوز" زمان تصنیف باشد کہ از ۱۱۵۵ھ تا ۱۱۶۰ھ بود)"
۷۰۵	شائستہ خاں کے خود ساختہ کارخانوں میں ہر طرح کی چیزیں وافر مقدار میں موجود رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ موم فراہم کرنے کا دلچسپ واقعہ مصنف نے بیان کیا ہے:	"طریق معیشت امراکہ کارخانہ جات جمیع اشیا در دہلی مہیا داشتند خود ہر کجا کہ باشند واقعۂ اصطلاح موم بہ لشکر شاہی وحصول آں از کارخانۂ شائستہ خاں"
	"جب بادشاہ نے شائستہ خاں کے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کارخانوں سے موم فراہم کرنے کا حکم جاری کیا تو شائستہ خاں کے متصدی نے اپنے پاس سے مطلوبہ موم فراہم کیا۔ مصنف کی عبارت اس سلسلے میں درج ذیل ہے: "چوں بمتصدی امیرالامرا ابلاغ فرمان شد امنیدان آقا کہ در بنگالہ بود بدیر می کشید و ایستادگی مقدور نبود ناچار دو صد من از جانب خود و ہزار یا دو ہزار اشیای موم (کہ ہر یکے دو منی و سہ منی بودہ) پیشکش کرد"	"غالباً آسیا" باشد چنانکہ در نسخۂ دیگر ست۔ قطعہ ہائے بزرگ منجمد را کہ مقدور باشد بہ آسیائے موم تعبیر می کنند چناں کہ در ہندی ہم امثال ایں قطعات را "چکی" می نامند۔ غالباً محاورۂ ہندی را در فارسی ترجمہ نمودہ و "موم کی چکی" را "آسیائے موم" گفتہ۔"
۷۱۹	شجاع الدولہ کے حالات میں احمد شاہ درّانی کا تذکرہ ہے۔	"احمد شاہ درّانی"
۷۲۰	احمد شاہ درّانی کے حملوں کی تصریح کے بعد لکھا ہے کہ آخری حملے کے بعد اُس نے اپنے ایک سردار کو سکھ جیون صوبہ دار کشمیر کے اوپر متعین کیا۔	"ہفت حملۂ احمد شاہ درانی"
۷۲۱	سکھ جیون کے عادات و خصائل پر روشنی ڈالی ہے۔	"سکھ جیون صوبے دار کشمیر"
		"سکھ جیون متصف بہ اوصاف شائستہ و قریب الاسلام بود۔ در ہر ماہے دوازدہم و یازدہم طعام فاتحہ پختہ بہ مردم تقسیم می نمود و ہر ہفتہ مشاعرہ می کرد و برائے شعرا شیلا نے می کشید"
۷۲۶	صادق محمد خاں کے تذکرے میں بردوان	"بردوان در زمان عرش آشیانی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کا حوالہ ہے۔	
۷۲۷	صادق محمد خاں کو آفریدیوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا گیا۔	"شورش آفریدیان ستیزاہ"
۷۲۷	سوادِ بجور کا حوالہ ہے۔	"سوات و باجوڑ"
۷۲۸	صادق محمد خاں نے خداوند خاں دکنی کو شکست دی اور شاہپور کی بنیاد رکھی گئی۔	"شاہ پور کہ کشش کردہی بالا پور تعمیر یافت"
۷۲۹	صادق محمد خاں نے جو یادگاریں قائم کی ہیں اُن کا ذکر ہے۔	"دھولپور را وطن گرفتہ بود سرائے و مقبرہ عالی بنا نہادہ دیہات گرد و نواحی آباد ساخت۔"
۷۳۲	صلابت خاں کے قتل کا واقعہ بیان کیا ہے۔	"واقعۂ قتل صلابت خاں"
۷۳۵	صفدر خاں خواجہ کا ذکر ہے جو بتدریج ترقی کر کے ایران کی سفارت پر مقرر ہوا۔	"سفارت بہ ایران کہ سال پنجم شاہجہانی بوقوع آمد۔ تحائف چہار لک روپیہ"
۷۳۸	صف شکن خاں میرزا لشکری کا تذکرہ ہے جو ایک بد مزاج سردار تھا۔ کشمیر میں کچھ دنوں مقید بھی رہا۔	"راجہ کشتوار (کشمیر) کشتوار محل زراعت زعفران ست"
۷۳۸	صف شکن خاں نے کابل کے سرداروں کو سور کا گوشت کھلایا تھا	"منصب دارانِ کابل را بہ ضیافت طلبیدہ کباب خوک خوراند و بہ جنت مکانی گفت۔ شراب و گوشت خوک یک حکم دارد مگر ایں کہ مکروہ طبعی ست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۱،	صفی خاں کے بیٹے میر عبدالسلام کو عالمگیر نے اُس کے جد کا خطاب "اسلام خاں" عطا کیا اس کو کھانوں کا بہت شوق تھا۔	"قبولی اسلام خانی کہ ایجادِ ہمیں اسلام خاں ست"
۴۵،	صلابت خاں کے تذکرے میں نعمت خاں عالی کی ہزل گوئی کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ مصنف نے نعمت خاں کا نام "نعمت خاں حاجی" لکھا ہے۔	"حاجی" باشد از ہجو نہ کہ حاجی" "نعمت خاں عالی در وقائع حیدر آباد بساطِ ظرافت طرازی پہن تر ساختہ"
۴۷،	صف شکن خاں میر صدرالدین کا ذکر ہے۔ قلعۂ گلکنڈہ میں جو کارروائی ہوئی وہ اُس کی ذمے داری تھی۔	"برطرف شد و بہ زندان افتاد و پس ازاں مچلکا نوشتہ داد کہ در فرصت کم و مدمہ تیار نمودہ بہ کنگرۂ قلعۂ برساند بدیں تقریب رہائی یافتہ"
۵۱،	طیب خواجہ جو بیاری کا حال بیان کیا ہے۔ اُس کو پانصد دھن کے انعام سے بادشاہ نے نوازا۔	"مسکوک طلائی "دھن" کہ در عہد عرش آشیانی مخترع گردید۔ شکلِ ایں مربع بود"
۵۶،	ظفر خاں خواجہ احسن اللہ کے حالات شروع ہوتے ہیں۔ یہ شخص خواجہ ابوالحسن کا بیٹا تھا۔	"ترجمۂ پدرش ابوالحسن در جلد اول ۳۷، باید دید"
۵۷،	ظفر خاں کے تذکرے میں کابل اور پشاور میں ایک ہی طرزِ کار کے دو ناموں پر روشنی ڈالی ہے۔	"معمول بود کہ صوبیدار کابل قشلاق در پشاور می کرد و ایلاق در کابل"
۵۷،	اپنے باپ خواجہ ابوالحسن کی وفات کے بعد ظفر خاں کشمیر کا صوبے دار مقرر	"صوبے داریِ کشمیر اوّل نیابۃً و بعد از انتقال پدرش اصالۃً"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہوا۔	
۷۵۸	ظفر خاں کو فتح تبت پر متعین کیا گیا۔	"فتح تبت غالباً مقصود تبت کوچک ست"
۷۵۹	فتح تبت کے بعد سے کشمیر کے دوبارہ صوبے دار مقرر ہونے تک کے واقعات کا اندراج ہے۔	"دو سال معاتب شدہ بے منصب و جاگیر ماند"
		"صوبے داری کشمیر مرتبۂ ثانی"
۷۶۰	ظفر خاں نے جو مزید نشیب و فراز کی زندگی گزاری اُس کا جائزہ لیا ہے۔	"باغ ظفر آباد کشمیر کہ احداث نمودہ اوست"
		"صوبے داری ٹٹھ"
		"درعہد خلد مکان بسالیانہ بہ جہل ہزار روپیہ موظف گشت"
۷۶۰	ظفر خاں کے پست قد ہونے پر ایک لطیفہ ہے۔	"مدفن او و پدرش لاہور است"
		"قد قیصرش تخم زدۂ بے آبی بود"
۷۶۱	ظفر خاں کی کارگزاریوں، ذاتی ذوق و شوق اور عقائد پر روشنی ڈالی ہے۔	"در برہم زنی مہابت خاں با نور جہاں شریک غالب بود"
		"درعہد جہانگیری چہار کس رشید تر از پدر بودند ازاں جملہ ظفر خاں"
		"برخلاف پدر در تشیع تعصب تمام داشت"
		"قدر داں شعرا بود"
		"بیاض منصور ظفر خاں سرخوش در تذکرہ نوشتہ کہ من چند اوراق ایں بیاض دیدہ ام"
۷۶۲	ظفر خاں کے بیٹے عنایت خاں کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	"پسرش کہ مخاطب بہ عنایت خاں شد و بادشاہ نامہ را تلخیص نمود"
۷۶۶	عبداللہ خاں اوزبک کا بیان ہے جس کو	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیہ آزاد
	اکبر نے مالوہ کا حکمراں مقرر کیا اور بعد ازاں اُس نے حکومت سے بغاوت کی۔ اکبر نے بہ نفسِ نفیس اُس بغاوت کو فرو کر کے دم لیا۔ مصنف نے ان تمام واقعات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔	" یلغار اکبر بہ مند و مالوہ در عین موسم برشگال کہ اسپ وشتر را پائے تا سینہ در وحل وخلاب فرو میرفت "
۷۶۶	عبداللہ خاں کی سرکوبی کے موقعے پر اکبر کی سرعتِ رفتار کا ذکر ہے۔	"چہل کروہ را بہ یک منزل طے نمودند"
۷۶۷	عبداللہ خاں اور اکبر کی جنگ کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	" جنگ بہ عبداللہ خاں۔ تیر مخالف از بالائے سر پادشاہ می گزشت "
۷۶۷	جنگ کے حالات جاری ہیں۔	" ہزیمت عبداللہ خاں باوجودیکہ از صد کس زیاد مردم ہمراہِ عرش آشیانی نہ بودند "
۷۷۲	عرب بہادر کی بغاوت کے حالات بیان کرتے وقت ایک حادثے کا حوالہ ہے جو سعادت علی خاں کے ساتھ رونما ہوا۔	" عرب بہادر بعد کشتہ شدن سعادت علی خاں قدرے خویش بیاشامید و لختے بر پیشانی خود مالید۔ البتہ ایں بقیہ اوضاع عرب جاہلیت ست کہ ہنوز ہم در قبائل بادیہ می بینیم "
۷۷۵	علی مردان بہادر کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے اُس کی مشہور کہاوت کا حوالہ ہے۔	"فتح آسمانی ست امامیدان از ماست"
۷۷۸	عبداللہ خاں فیروز جنگ کی بتدریج ترقی کے واقعات بیان کرنے کے دوران رانا امرسنگھ پر فتح حاصل کرنے کا ذکر ہے	"فیل عالم گماں کہ عدیم النظیر بود از رانا گرفت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷۷۹	جنّت مکانی نے عبداللہ خاں اور اُس کے ساتھی دوسرے سرداروں کی تصویریں کھنچوا کر طلب کیں اور ہر ایک کو دیکھ کر کچھ نہ کچھ فرمایا۔	"جنت مکانی تصاویر عبداللہ خاں و امراء ہمرائی او طلبیدند و تصویرش را مخاطب نمودہ فرمودند گریز جنگ خطاب شماست"
۷۸۰	عبداللہ خاں کے حالات جاری ہیں۔	"اہمیت منصب وقائع نگاری کہ نگزاشتند حکام مداخلہ نمایند و مثل عبداللہ فیروز جنگ ہم گوش مالی می خورد"
۷۸۲	عبداللہ خاں کے بیان میں برہانپور کے باغ زین آباد کا تذکرہ ہے۔	"باغ زین آباد۔ برہانپور زین آبادی محبوبہ اورنگ زیب از ہمیں جا منسوب بود"
۷۸۳	عبداللہ خاں نے خان جہاں کے سامنے جس عجز و انکسار کا مظاہرہ کیا مصنف نے اُس کا ذکر کیا ہے۔	"فرجی پوش مثل درویشاں اوزبک پوشیدہ می آمد"
۷۸۲	شاہی احکام کے باوجود خاں جہاں نے عبداللہ خاں کو اندھا نہ کیا۔	"خانجہاں باوجود حکم والا کور نکرد کہ بقول من آمدہ"
۷۸۳	عبداللہ خاں کی رہائی کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خوانین اوزبک اور بزرگانِ نقشبندی کے باہمی تعلقات کی وجہ سے ایسا ممکن ہوا۔	"خوانین اوزبک بہ خانوادۂ نقشبندیہ کمال درجہ اعتقاد داشتند"
۷۸۴	بہار میں عبداللہ خاں کی سرگرمیوں کا ذکر ہے۔	"بابو لچھمی زمیندار رتن پور۔ تلقب "بابو" در بہار"
۷۸۶	راجہ پرتاب اوجنیہ کی بغاوت اور عبداللہ خاں نے اُس کو فرو کیا	"راجہ پرتاب اوجنیہ و سرتابی و بغی او" "لشکے بستہ و زست زن خود گرفتہ بحضور فیروز جنگ آمد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا نمبر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		فیروز جنگ زنش را مسلمان ساختہ نبکاح بنیرۂ خود در آورد"
۷۸۷	عبداللہ خاں کے عادات و خصائل پر روشنی ڈالی ہے۔	"باسفا کی کہ داشت مردم ادعائے مشاہدہ خوارق می کردند"
۷۸۸	اُن فوجی قوائد و ضوابط کا ذکر ہے جن کی پابندی عبداللہ خاں نہایت سختی سے کرتا تھا۔	"در یک روز شصت ہفتاد کردہ می نوردید" "ہرکہ از چنداولی عقب ماندہ سرش بریدہ"
۷۸۸	آخری دور میں ظلم و سفاکی سے پرہیز کرنا شروع کر دیا تھا۔	"در آخر ایام یک پاک شب ماندہ دیوان می کرد"
۷۸۸	شیخ فرید نے ذخیرۃ الخوانین میں پانچ لاکھ مرد عورتوں کو مسلمان کرنے کی روایت بیان کی ہے۔	"ترھات فیروز جنگ پیغمبر خدا بہ خانۂ مذاف می رفت و معجزہا می نمود من یک مرتبہ پنج لک مردم مسلمان کردہ باشم"
۷۹۰	عاقل خاں عنایت اللہ کے باپ کا ذکر ہے جو کہ ایک نہایت کامل خوش نویس تھا۔	"کتابۂ گنبد تاج محل از قلم پدر عاقل خاں بہ نگارش آمد و جائزۂ فیل یافت"
۷۹۱	منکوحۂ عاقل خاں کا ذکر ہے جس کی پرورش ستی خانم نے کی تھی۔	"ستی خانم ہمشیر طالب آملی"
۷۹۲	ستی خانم کی وفات کا بیان ہے۔	"مقبرۂ ستی خانم غربی تاج محل"
۷۹۳	عبدالرحیم بیگ اوزبک کا بیان شروع ہوا ہے جس نے سال بھر تک اپنے آپ کو گونگا بنائے رکھا۔	"خود را گنگ ظاہر ساخت و تا یک سال در خلا و ملا ابداً حرفے نہ زد حتی زنان او ہم از حقیقت حال آگہی نیافتند"
۷۹۶	علی مردان خاں امیر الامرا کے تذکرے میں اُس کے باپ کی زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔	"پدر علی مردان در قلعۂ قندھار در حالت خواب از افتادن مجر ایوان سنگین مرد۔
۷۹۶	قندھار میں قلعۂ بالائی کوہ لکہ کی تعمیر کا تذکرہ ہے	"ہمیں جا درمیان را برٹس و سردار ایوب خاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		در قرنِ ثانی جنگ بر پا شدہ بود"
۷۹۸	علی مردان خاں نے قندھار سرداران شاہجہانی کو حوالے کیا اور خود نے لاہور پہنچ کر دربار شاہجہانی میں باریابی حاصل کی۔ اس کے بعد علی مردان خاں نے بتدریج ترقیاں حاصل کیں۔	" سالِ دو از دہم شاہجہانی بہ لاہور رسید و آستان بوسیِ خلافت دریافت۔ چوں کہ تاب تعب تابستان ہند نہ داشت بہ صاحب صوبگی کشمیر تفضل فرمودند"
		" صوبہ داری پنجاب ضمیمۂ صوبہ داری کشمیر شد تا ایلاق در کشمیر و قشلاق در پنجاب باشد"
۷۹۹	اس کے بعد کابل کی صوبہ داری عطا ہوئی۔ بعد ازاں امیر الامرا کا خطاب اور رہائش کے لیے آگرہ میں اعتقاد خاں کی حویلی مرحمت ہوئی۔	" صاحب صوبگی کابل"
		" حویلی اعتقاد خاں بر کنارِ جمنا آگرہ بہترین منازلِ دار الخلافہ بود"
۸۰۰	علی مردان خاں بدخشاں کی تسخیر کے لیے روانہ ہوا۔	" حملۂ ناکامِ بدخشاں"
۸۰۰	بدخشاں کی تسخیر کے باب میں مصنف کی ایک عبارت اس طرح ہے : " و دریں طریق از نایابی آذوقہ و کاہ عبور عساکر متعسر بل متعذر است"	" "متعذر بل متعسر" باید نہ کہ بالعکس کہ تعسر از تعذر مفہوم زیاد دارد"
۸۰۳	شہزادہ مراد بخش نے جس کے ہمراہ علی مردان امیر الامرا بلخ و بدخشاں کی فتوحات میں مصروف تھا۔ کچھ کارروائی حکم شاہی کے خلاف کی۔ چنانچہ شہزادے کو معزول کر دیا گیا۔	" عزل شہزادہ مراد بخش و ترسیل سعد اللہ خاں"
۸۰۴	متنِ کتاب کا ایک جملہ اس طرح ہے :	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"با اوزبک بسیار پیوستہ بتفریق اسپاں بزبون ونوش اسپہ پرداختند"	"صحیح زبوں" باشد چناں کہ در حاشیہ است"
۸۰۵	امیر الامرا کے آخری دور کے حالات پر روشنی ڈالی ہے	"در لاہور مدفون گشت متروکہ او کرور روپیہ بہ ضبط در آمد"
۸۰۶	خان موصوف کی وفاداری پر تبصرہ ہے۔	"مخاطب بہ یار وفادار بود"
۸۰۶	علی مردان خاں نے لاہور میں ایک نہر بنوائی تھی۔	"نہر کہ از منبع راوی بہ حوالی لاہور آوردند"
۸۰۶	شالامار باغ کی تعمیر کا ذکر ہے	"شالامار باغ کہ بصرف ہشت لک زیور تعمیر یافت"
۸۰۷	تارک صوم وصلوٰۃ فقرا کو بفسق وفجور میں مبتلا رہتے تھے لاہور سے نکال کر کابل بھیج دیا گیا۔	"فقرا بے قید لاہور را نفی کردو بہ کابل فرستاد"
۸۰۷	علی مردان خاں کی ایک ضیافت کا تذکرہ ہے	"در ضیافت پادشاہ صد لنگری طلائع سرپوش و سہ صد نقرئ سرو ستر خوان کشیدہ بود"
۸۱۰	بہرام کو عطا یائے شہنشاہی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ایک سکہ "شاہی" کا حوالہ ہے	"مسکوک "شاہی" موازی ربع روپیہ بود"
۸۱۱	شاہی لطف وکرم کی وجہ سے نذر محمد خاں کے بیٹے بلخ جانے کو تیار نہ تھے۔	"پسران نذر محمد دل از مستلذات ہند برنگرفتہ بر فتن بلخ راضی نہ شدند"
۸۱۳	اورنگ زیب کے زمانے میں تنخواہوں وغیرہ کے معیار کا تذکرہ ہے۔	"در عہد خلد مکان چہار کرور خالصہ مقرر کردند"
		"مرسوم سلطنت سلاطین دیگر بہ یافت نوکری امرا ایں جا نمی رسد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۸۱۴	امراء کی تنخواہوں کا بیان جاری ہے۔	" مملکت ماوراالنہر وترکستان یک کرور وبست لک خانی مرسوم داشت کہ موازی سی لک روپیہ باشد وایں تنخواہ ہر ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار است "
۸۱۴	داراشکوہ کی تنخواہ دو کروڑ سات لاکھ اور پچاس ہزار روپے کے برابر تھی۔	" تنخواہ داراشکوہ کہ منصب شصت ہزاری داشت "
۸۱۴	عہدِ جہانگیری کی معاشی و مالی صورتِ حال کا نقشہ کھینچا ہے۔	" درعہدِ جہانگیری بہ سبب عدم التفات شاہی کمی مداخل بجائے رسیدہ بود کہ محصولِ محالات خالصہ زائداز پنجاہ لک نہ ماندہ مخارج یک کرور و پنجاہ لک بود "
۸۱۵	شاہجہاں کے دور کے حاصل وخرچ کا جائزہ لیا ہے۔	" درعہدِ اعلیٰ حضرت ہشت ارباب دہشتاد کرور دام مداخل ملک و یک ارب وبست کرور خالصہ شد کہ موازی سہ کرور روپیہ باشد و بالآخر بہ چہار کرور انجامید۔ "
۸۱۶	شاہجہانی دور کی عمارتوں پر اخراجات کا تخمینہ لگایا ہے۔	" مصارف عظیم عہد اعلیٰ حضرت " " مصارفِ تعمیر ابنیہ بدیعہ آگرہ و دہلی و لاہور وکابل وکشمیر وغیرہا۔ "
۸۱۶	اورنگ زیب کے زمانے کی مشکلات کے اسباب بیان کیے ہیں۔	" درعہدِ خلد مکاں کہنہ لنگی مہم دکن خزائن خالی کرد حتی کہ اموال مردم داراشکوہ وغیرہ ازہندوستان بارشدہ بدکن آمد و بہ تنخواہ درآمد و ویرانی وحاکم حاصلی ملک سرباری گشت "
۸۱۷	مذکورہ بالا اقتصادی مسائل کے باوجود	" معہذا تا اختتام حیاتِ خلد مکاں دہ دوازدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	اورنگ زیب کی وفات کے وقت وہ دوازدہ کرور روپیہ قلعۂ آگرہ میں موجود تھا۔	کرور روپیہ در قلعۂ آگرہ موجود بود"
۸۱۸	عبدالرزاق خاں لاری کے حالات شروع ہوئے ہیں۔	"جواں مردی و وفاکیشی عبدالرزاق لاری"
۲۲۰	عبدالرزاق خاں نے اورنگ زیب کی طلبی پر جو جواب دیا اُس کی تفصیل بیان کی ہے۔	"کسے کہ گوشت و پوست او بہ نمک ابوالحسن پرورش یافتہ نوکری عالمگیر نتواند نمود"
۸۲۲	عاقل خاں میر عسکری کے غرور و تکبر کا بیان ہے اور مہابت خاں محمد ابراہیم کے سلسلے میں جو جواب خان موصوف نے اورنگ زیب کو بھیجا تھا اُس کی تفصیل بیان کی ہے۔	تنجسر کنڈا و خودداری عاقل و خودآری عاقل خاں کہ خلدآشیاں ہم اغماض می نمود" "اول حیدر آبادی قابل آن نیست دیگر امکنۂ غیر مفروش و تماشای او لائق ایں نہ کہ تصفیۂ کنڈا و فرش باید پرداخت"
۸۲۳	عاقل کی شاعری کا تذکرہ ہے۔ ضمناً جو شعر اُس نے زین آبادی کی وفات پر اورنگ زیب کو پیش کیا تھا مؤلف نے اُسے نقل کیا ہے۔ شعر یہ ہے: عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود / ہجر کہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت	"واقعہ زین آبادی در جلد اوّل باید دید"
۸۲۸	عنایت اللہ خاں کے حالات بیان کیے ہیں	"عنایت اللہ مؤلف احکام عالمگیری"
۸۲۸	عنایت اللہ خاں کی والدہ حافظہ مریم نے زیب النساء بیگم کو تعلیم کلام پاک دی	"زیب النساء قرآن حفظ کرد"
۸۴۱	علی محمد خاں روہیلہ کا بیان شروع ہوا ہے۔	"بنیاد ریاست روہیلہ"
۸۴۳	علی محمد خاں روہیلہ کے تین بیٹوں سعداللہ خاں	"فیض اللہ خاں در رام پور بساط ریاست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	عبداللہ خاں اور فیض اللہ خاں کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	گستردہ کہ ہنور ہم برجاست"
۸۶۰	غازی خاں بدخشی کے تذکرے میں ضمناً شاہی آداب و کورنش کے مختلف طریقوں کا بیان ہے	"طریق کورنش" "تسلیم" "سہ تسلیم" "آئین سجدہ"
۸۶۱	شاہجہاں نے سجدے کی رسم کو ممنوع قرار دیا۔	"شاہجہاں اول حکمے کہ صادر کرد منع سجدہ بود"
۸۶۱	اسی طرح زمین بوسی کی رسم منع قرار دی گئی اور تسلیم چہارگانہ کا آغاز ہوا	"زمین بوس ہم ممنوع کردند" "تسلیم چہارگانہ"
۸۶۱	غازی خاں کے بیٹے جو اپنے دور کے مشہور مشائخ میں سے تھا کا بیان ہے۔	"میر حسام الدین"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
954.023
SHA
V-3
C-2

شاہ نواز خاں، صمام الدولہ
مآثر الامرا - ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، ۱۸۹۱ء - جلد سوم
صفحات ۹۸۲ + ۲۰۶

L 3303

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲	فرحت خاں کا تذکرہ ہے۔ خان موصوف نے محمد حسین میرزا کو شکست دی اور مقید کر لیا۔ میرزا نے پانی طلب کیا تو فرحت خاں نے اُس کو بُرا بھلا کہا۔ بادشاہ نے اس پر اعتراض کیا اور آبِ خاصہ پیش کروایا۔	"واقعہ رحم و شفقت عرش آشیانی"
۲	مظفر خاں کی افغانوں سے جنگ کے سلسلے میں قصبۂ آرہ اور کجپتی کا حوالہ ہے۔	"قصبۂ آرہ (بہار) مقصود از گنج پتی جگدیش پورست۔"
۳	فتح خاں کا ذکر ہے جس کو نظام شاہ نے مقید کر لیا تھا لیکن ایک عورت کی مدد سے اُس نے خلاصی حاصل کر لی تھی۔	"زن چوری گر بسوہانِ زنجیر پاش برآوردہ"
۹	ملک عنبر کے کارناموں اور عادات و خصائل پر روشنی ڈالی ہے۔ نیز لکھا ہے کہ روشن قزاقی یعنی برگی گری کا اُس نے خاتمہ کر دیا تھا۔	"جنگ قزاقی کہ در دکن برگی گری نامند" "در سیاہ گری و درست اندیشی یگانہ بود" "اورنگ آباد کہ سابقاً کھرکی بود"
۱۰	میر ظریف فدائی خاں کا تذکرہ شروع ہوا ہے جس کو شاہجہاں نے ایلچی بنا کر سلطان روم	"مکتوب شاہجہاں بنام سلطان مراد و آمدن ایلچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کے پاس روانہ کیا تھا۔	"بہ سلطان روم و ارمغانِ اسپ عرب"
۳۹	فضائل خاں میر ہادی کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ خان موصوف کو بادشاہ نے میر منشی اور لائبریرین مقرر کیا تھا۔	"داروغۂ کتاب خانہ"
۳۹	مصنف نے فضائل خاں کی زبان دانی اور علمیت کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "بنگاسے (کہ دارالانشا بدو تفویض یافت) روزے بعرضِ رسانید کہ در زبان ہندی و رسم الخط آن آخر ہیچ کلمہ حرف ھا نیامدہ و الف خود اگرچہ دراں حرف محسوب است (کہ دریں زبان قطعاً متروک اند) مگر عوض آن و عین و ہمزہ کہ حرفے دارند دراول کلمہ می آرند و وسط و آخر۔ اما از جملہ دوازدہ اعراب (کہ وضع کردہ اند) مدار ترکیب حروف بر آں گذاشتہ یکے را باسم کانا نامند و آخر لفظ آرند آں بصورت و مخرج الف است۔" اسی بحث سے متعلق مولانا نے سرورق پر بھی ایک نوٹ دیا ہے۔ دیکھیے حاشیہ۔	"اسماء ہندی در آخر ہائے مختفی نہ دارند الخ" "تصحیح املاً و فرمان شاہی" "در الفاظِ سنسکرت او اخر لفظ صدائے الف ناقص دارد۔ آن را ہائے مختفی کردہ بودند" "تصحیح املائے الفاظ ہندی و ایں کہ در آخر ہائے مختفی نہ دارند البتہ در سنسکرت صوت ناقص ہمزہ در آخر مسموع۔ فرمان عالمگیر نسبت املاء اسماء ہندیہ الخ۔ ۳۹
۶۹	خلیج خاں اندجانی کے حالات شروع ہوئے ہیں۔ ضمناً ۹۸۰ ہجری میں قلعۂ سورت کی تسخیر کا	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	تذکرہ ہے۔ مصنف کی عبارت یہ ہے۔	
	"عرش آشیانی در سال ہفدہم سنہ (۹۸۰) نہصد ہشتاد بہ تسخیر قلعۂ آہنی بنیاد سورت توجہ صرف نمود"	"آہنی بنیاد چناں کہ در حاشیہ ست نہ کہ آہنی کہ ترکیب ہندی باشد"
۷۲	قلیچ خاں نے جونپور میں جب ایک عمارت کی بنیاد رکھی تو بنیاد کی تہ سے ایک گنبد نمودار ہوا اُس گنبد کو کھودا گیا تو اُس کے اندر سے ایک سادھو نمودار ہوا جس سے بات چیت ہوئی۔	"حکایت غریب گنید جونپور وظہور یوگی کہ زیر زمین در گنبد مقفل مدفون بود"
۷۴	مذکورہ بالا حکایت پر مصنف کو یقین کامل نہ تھا۔	"انکار مصنف دانشمند کہ امثال ایں امور از ممتنعاتِ عقلیہ می باشند و وجودِ نعش یوگی زیر زمین و در گنبدِ مقفل مستبعد نیست و غالباً ہمیں قدر واقعہ باشد باقی ہمہ افسانہ سرائی ست۔"
۷۹	قاسم خاں کے بیان میں دورِ جہانگیری کی ابتدا میں انگریزوں کی نقل و حرکت اور ہوگلی میں اُن کی دیدہ دلیریوں کا تذکرہ ہے۔	"فرنگیان بندر ہوگلی و استیصالِ ایشاں"
۸۰	بندرگاہ ہوگلی کے اطراف و اکناف میں ان لوگوں نے عوام کو زبردستی نصرانیت میں تبدیل کر کے فرنگ بھیجنا شروع کر دیا تھا۔	"غالباً مقصود از فرنگ علاقۂ گوا پرتگالی باشد"
۸۰	پرتگالیوں کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک ترکیب "سوداگرانِ فرنگ" استعمال	"تجار دلندیزی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کی ہے۔	
۸۰	مصنف نے دریائے ہوگلی کے کنارے فرنگیوں کی مستحکم قیام گاہ تعمیر کرنے کی تفصیل بیان کی ہے۔ مصنف کی عبارت یہ ہے "در زمانِ سلاطینِ سابق بنگالہ جمعے از سوداگرانِ فرنگ (کہ سکانِ سرندیپ بودند) بدانجا آمد و شد داشتہ بیک کروہی بندر مذکور برکنار خور بہانۂ آن (کہ جائے جہت بیع و شرا ضرور است) بدستور بنگالیاں خانۂ چند ساختند و بمرور ایام از بے پروائی حکام آں ولایت فرنگی بسیار فراہم آمدہ معمورہ عظیم بروئے کار آمد۔ یک جانب دریائے شورو سہ طرف دیگر را خندق کندہ آب خور انداختند و بر توپ و تفنگ استحکام دادہ بہ بندر ہوگلی نام زد کردند۔"	"یعنی جانب جنوب کہ دریائے ہوگلی بہ آبنائے ڈالمنڈ ہاربر می رسد"
۹۱	قاضی محمد اسلم کا بیان ہے۔ متن کتاب میں ایک ترکیب "بعد از لنگ" استعمال ہوئی ہے۔	"و بہ عذر لنگ"
۹۱	قاضی موصوف اپنے مذہبی عقائد میں بہت متعصب تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کابل میں امامیہ مذہب کی کتاب کے ایک نسخے کو اُس نے نذرِ آتش کرا دیا تھا۔	"قاضی اسلم پدر میرزا ہدنسخۂ کلینی را بہ آتش انداختہ۔"
۱۱۲	قوام الدین اصفہانی کا تذکرہ ہے جس کو لاہور	"بنا بر صرف ہمت خلد مکان بہ اجراء احکام شرعیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کا صوبے دار مقرر کیا تھا۔ اُس دور میں احکام شرعیہ کا سختی سے نفاذ ہونے کی وجہ سے مساوات کار فرما تھی۔	ہمت خلد مکان بہ اجراء احکام شرعیہ پاس طبقۂ قضاۃ وعلما بہ اقصی الغایۃ مرعی می شد"
		"قاضی علی اکبر الہ آبادی قاضی لاہور"
		"مردم لاہور بہ اظہار دینداری وحمیت اسلام بہانہ طلب اند"
۱۱۳	قاضی علی اکبر کے بھانجے سید فاضل اور کوتوال کے درمیان مناقشہ کی تفصیل بیان کی ہے۔	"ہنگامۂ شورش لاہور"
۱۱۷	مصنف نے اپنی والدہ کے سلسلۂ نسب کے سلسلے میں لکھا ہے۔	
	"صبیہ دوم میرزا جمشید بیگ مرحوم را بہ پسر خویش قلعدار خاں مرحوم عقد بیوگانی بست۔ آن عفت سرشت چہار دختر ستودہ سیر کہ یکے ازاں عفائف گرامی نژاد جدۂ حقیقی راقم ایں سطور است غفر اللہ لہا"	"جدۂ حقیقی مصنف"
۱۱۹	قلعۂ دار خاں مرحوم کے حالات پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے بعد بطور عبرت چند سطور تحریر کیں جو حسب ذیل ہیں۔	
	"ہر دورے از ادوار فلکی مقتضی توقیر و ترویج شے ست وموجب کمی ونقدان شے دیگر گویا ایام سابقہ زمان دولت وثروت بود۔ آنچہ از وفور مکنت وقدرت وکثرت ساز وسامان عرب خاں مرحوم وقلعہ دار خاں مغفور بامنصب بآ	"گو ایام سابقۂ دور دولت وثروت بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	معلوم بگوش خوردہ بہ استعداد پنج ہزاری و ہفت ہزاری آوان خویش می سنجیم عقل از قبول آں می ایستد و افسانہ می شمارد۔"	
۱۶۱	لشکر خاں کے حالات میں اُس کی بے راہ رویوں کی جانب اشارہ ہے۔	"مست شراب بہ دربار آمدہ عربدہ ناکی ہا نمود"
۱۶۷	مان موصوف کو کابل کا صوبے دار مقرر کیا گیا لیکن شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ کابل کا انتظام بخوبی سرانجام نہ دے سکا۔ مورخین نے لشکر خاں کو برطرف کرنے کا سبب ضعیف العمری قرار دیا ہے۔ خود مصنف کا بیان اس طرح ہے:	"طائفہ سُنّیہ سُنّیہ حنفیہ"
	"اگرچہ در پاشاہ نامہ علت انزوا غیر از پیری بیان نکردہ اما بقرائن حال تفرس میرود کہ پیری چنداں در نیافتہ بود کہ از نوکری معاف دارند مگر وجہے از جانب او انحراف بہ مزاج پادشاہی رو دادہ باشد	"علت انحراف مزاج پادشاہی غلو او بہ تشیع بود"
۱۶۸	لشکر خاں کے ایک بیٹے میرزا لطف اللہ نے سُنّی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اس کو کسی نے قتل کر دیا لیکن قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔	"شیعۂ غالی بہ سبب ترک تشیع قتل نمود"
۱۷۲	لطف اللہ خاں پسر سعد اللہ خاں کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ اورنگ زیب نے اپنے دورِ حکومت کے شروع ہوتے ہی اُس کو سربلند و سرفراز کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ سعد اللہ خاں بہ نسبت دوسرے شہزادگان کے عہدِ شاہجہانی میں اورنگ زیب سے زیادہ قریب رہتا تھا۔	"سعد اللہ خاں نسبت بہ سائر شہزادگان در خدمت اورنگ زیب ربط دلی داشت۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۷۵	لطف اللہ کے فضل و کمال، حدت نظر اور زبان دانی کا جائزہ لیا ہے۔	"حدتِ نظر لطف اللہ کہ از پشتِ عرضی ہمہ مطلب دریافتہ و افشائے راز کرد و خلد مکاں عتاب فرمودند" "در مکالماتِ الفاظ و تراکیبِ غیر مانوس کہ محتاج بہ فرہنگ بودے بسیار داشت و عبارتہائے ساختہ و تراکیب بہ تکلف تراشیدہ نوکِ زباں بود"
۱۸۲	ملا پر محمد خاں شروانی کا ذکر ہے جو بیرم خاں کا پروردہ تھا اور اُس کی کوششوں سے سربلند ہوا لیکن مزاج میں آہستہ آہستہ نخوت و درشتی پیدا ہو گئی۔ حدیہ ہے کہ ایک بار بیرم خاں خانخاناں کی بھی تضحیک کر بیٹھا اور یہ صورتِ حال اُس کی نخوت پرست عادت کی وجہ سے رونما ہوئی۔	"تغیرِ طبع خانخاناں"
۱۸۴	بیرم خاں کی مخالفانہ روش کی وجہ سے پیر محمد خاں کو کچھ دنوں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن تھوڑے ہی عرصے بعد جب بیرم خاں کا تنزل شروع ہوا تو خان موصوف دوبارہ برسرِ اقتدار آ گیا اور گوناگوں فتوحات ملکی اُس کے ہاتھوں حاصل ہوئیں۔ مالوہ وغیرہ کو فتح کر کے برہان پور میں کشت و خون کے دریا بہا دیے۔	"قتلِ عام برہان پور و کشتن سادات و علما را بحضورِ خود۔"
۱۸۵	برہان پور کے قتل و غارت کے بعد یہ عملت تمام	"از تہور و خویشتن بینی در نزدہ غرق گشتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب سے	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آناد
	باز بہادر سے جنگ کرنے کی غرض سے چلا۔ یہ مہم دوسرے سرداروں کی رائے مشورے کے خلاف تھی۔ لیکن اس نے دریائے نربدا میں گھوڑا ڈال دیا اور غرق ہوگیا۔	جہاں باخت"
۱۸۶	پیر محمد خاں کے جبر و سخوت کے تذکرے کے ساتھ ساتھ اُس کے لطف و کرم کی طرف بھی اشارے کیے ہیں۔	"برسفرہ اش ہزار قاب می کشیدند" "غرور سیاہ گری باعصبیت ملائی" "برج علی را از برجِ قلعہ انداخت و گفت اکنوں ایں شخص مظہر اسم خود گردید"
۱۸۷	میر شاہ ابوالمعالی کے حالات شروع ہوئے ہیں۔ میر موصوف ہمایوں کا پروردہ اور خطابِ فرزندی سے نوازا گیا تھا۔ اس قرب و عزت کی وجہ سے وہ مغرور و خود سر ہوگیا اور اکبر سے اُس کے زمانۂ شہزادگی میں عجیب طرح کا مطالبہ کیا۔ شہزادے نے باوجود کم سنی کے بڑا اچھا جواب دیا۔	"تورۂ سلطنت دیگر ست و قانونِ عشق دیگر"
۱۹۰	اکبر کے تخت نشین ہونے کے بعد میر شاہ ابوالمعالی کی داستان بڑی دلچسپ ہے۔ بیرم خاں نے اس کو متعدد بار گرفتار کرا کر زیارات کے لیے روانگی کے احکامات صادر کیے لیکن وہ جگہ بہ جگہ بغاوت کے شوشے اُبھارتا پھرا۔ کہیں خود بغاوتیں کیں۔ کہیں دوسرے باغیوں سے جا ملا۔ آخر کار کابل پہنچا۔ یہاں سے جو واقعات	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۹۰	شروع ہوئے ہیں مصنف کے الفاظ میں سنیے۔ "دید کہ کار بیش رفت نمی شود و افواج پادشاہی از اطراف و جوانب در تعاقب است روانۂ کابل گشت و بماہ چوچک بیگم والدۂ میرزا محمد حکیم (کہ رتق و فتق کابل برائے زرین اوتمشیت می یافت) احوال خود نوشتہ بایں بیت معنون نمود۔ بیت : ما بدیں در نہ پئے حشمت و جاہ آمدہ ایم از بد حادثہ ایں جا بہ پناہ آمدہ ایم بیگم بہ سخنانِ مردم (کہ شاہ ابوالمعالی جوانے ست بہ نجابت و شجاعت متصف۔ جنت آشیانی صبیۂ کلاں شارا نامزد او فرمود۔ اگر او را تربیت فرمایند مفید کار باست) فریب خوردہ در جواب نوشت "کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست"	"چوچک"
۱۹۱	یہاں بھی اُس کی غدّارانہ فطرت بروے کار آئی۔ اپنی محسن چوچک بیگم کو قتل کرادیا اور خود اقتدار حاصل کرلیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد میرزا سلیمان سے جنگ میں شکست کھاکر گرفتار ہوا اور عین عیدِ فطر کے روز پھانسی دی گئی۔ مصنف نے اس واقعے کے بعد یہ اشعار نقل کیے ہیں :	ایں شعر ہمایوں بہ طہماسپ نوشتہ بود او در جواب نوشت "رواق نظر چشم من آشیانۂ تست چوچک بیگم ہماں جواب نوشتہ" "بدایونی باید دید واقعہ قتل قزلباش و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	بچشم خویش دیدم در گذرگاہ	شعر خواندن بیرم خاں "
	کہ زد مرغے بجان مسور کے راہ	؎ " نشان شب روان دارد سر زلف پریشانش "
	ہنوز از صید منقارش پنرداخت	
	کہ مرغ دیگر آمد کار او ساخت	
	چو بد کردی مباش ایمن ز آفات	
	کہ واجب شد طبیعت را مکافات	
۱۹۳	محمد سلطان میرزا کے تذکرے میں اُس کے پوتوں کا بیان ہے جو باوجود شہنشاہِ اکبر کی عنایات کے بغاوت پر کمربستہ ہوئے اور چنگیز خاں گجراتی سے جا ملے۔ چنگیز خاں نے اُن کو جاگیریں عطا کیں، لیکن چونکہ شر پسندی اور غارت گری ان کی سرشت میں شامل تھی اس لیے وہ یہاں بھی اپنی غلط حرکتوں سے باز نہ آئے	" نافِ آہنا بفتنہ بریدہ بودند "
۱۹۷	محمد حسین میرزا کی گرفتاری کے بعد راج بیر برنے میرزا سے پوچھا تھا کہ کس شخص نے اس کو پکڑا۔ میرزا نے جواب دیا کہ مجھ کو نمک بادشاہ نے گرفتار کر لیا تھا ورنہ ان لوگوں میں کیا قدرت تھی۔	" گفت مرا نمک پادشاہ گرفت "
۱۹۸	مظفر حسین مرزا کی گرفتاری کے بعد اکبر نے اُس کو معاف کر دیا اور اپنی بڑی بیٹی خانم سلطان سے اُس کا عقد کر دیا۔	" ازدواجِ دخترِ کلانِ اکبر "
۱۹۹	گل رخ بیگم جو میرزا موصوف کی والدہ اور	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۱۹۹	جہانگیر کی خوش دامن تھیں اجمیر میں بیمار ہوئیں تو جہانگیر اُن کی عیادت کے لیے اُن کے مکان پر گیا۔ بیگم نے خلعت گذرانا۔	جہانگیر از خوش دامنِ خود خلعت گرفت و تسلیم بجا آورد۔
۲۰۲	ہمایوں کے ایک باوفا سردار محمد قاسم بدخشی کے حالات میں ہمایوں اور مرزا کامران کی اُس جنگ کا تذکرہ ہے جس میں کامران نے شہزادہ اکبر کو قلعے کی دیوار پر توپ کے سامنے بٹھا دیا تھا۔	حفیظ تورہ بر پاس سلطنت مقدم داشت۔"
		"سنگ دلی میرزا کامران کہ اکبر را برابر توپ نگاہ می داشت و زن قاسم خان را پستان لیسۂ آویختہ۔"
۲۱۳	میر محمد خان مشہور نجانِ کلاں کا تذکرہ ہے۔ خان مذکور ایک دقیقہ سنج اور دانشمند سردار تھا اور بابر تا اکبر خدماتِ جلیلہ انجام دیتا رہا۔ اس بیان کے بعد مصنف نے سلیمان میرزا کے حملے سے میرزا حکیم کی نجات پانے اور خاں کلاں کے بہ خاموشی لاہور واپس آجانے کے حالات درج کیے ہیں۔ آخر میں بادشاہت کو باغبانی سے مشابہت دیتے ہوئے کامیاب حکمرانی کے اصولوں پر بحث کی ہے۔	"پادشاہی را بہ باغبانی نسبت دادہ اند"
۲۱۴	سرکار سنبھل میر محمد خاں کو بطور جاگیر مخصوص کی۔	"سرکار سنبھل بہترین ممالک ہند"
۲۱۵	خاں کلاں صاحبِ علم وفضل تھا۔	"بہ ترکی و فارسی شعری گفت و در موسیقی نیز مہارتے داشت۔"
۲۳۹	محب علی خاں پسر خلیفہ کے حالات میں میر خلیفہ کی اُن کوششوں اور بعد ازاں ان کے ترک کردینے	"مہدی خواجہ داماد بابر بود و میر خلیفہ خواست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	پر روشنی ڈالی ہے جن کے ذریعے میر خلیفہ مہدی خواجہ بابر کے داماد کو ہمایوں کے بجائے تخت کا وارث بنانا چاہتا تھا	بجائے ہمایوں انرا بہ فرمانروائی بردارد"
۲۴۰	محب علی خاں کے تذکرے میں اُس کی زوجہ ناہید بیگم کے والد قاسم کوکہ کی جنگ اوزبکاں میں بابر کے ساتھ وفاداری کا ذکر ہے۔	"واقعہ گرفتاری بابر بدست اوزبکاں و جانفروشی قاسم کوکہ کہ خود را بادشاہ ظاہر نمودہ جان باخت"
۲۴۲	محب علی خاں کے محاصرۂ بھکر کا بیان ہے۔	"محاصرۂ بھکر و طولِ مہم تا سہ سال"
۲۴۲	اُسی زمانے میں اُن گردو نواح میں ورم کی بیماری پھیل گئی۔	"عارضۂ ورم و پوستِ سرس کہ بوزن طلائی خریدند"
۲۲۳	باوصف اس کے کہ سلطان محمود اور محب علی کے درمیان اختلاف تھے پھر بھی محب علی نے سلطان محمود کی علالت کی خبر سن کر ایک طبیب حاذق کو بھیجنے کے لیے لکھا لیکن سلطان محمود نے جواباً یہ شعر لکھ کر بھیجا۔ دردم نہفتہ بہ ز جلیبانِ مدعی باشد کہ از خزانۂ غیبش دوا کنند	"رقعۂ محب علی کہ طبیب حاذق ہمراہ ست و جوابِ محمود"
۲۲۳	سامعہ بیگم دختر محب علی خاں کی میرگیسو سے لڑائی کا تذکرہ ہے۔	"کارستانی سامعہ بیگم دختر محب علی"
۲۲۵	بھکر اور لوہری دو مقامات کا حوالہ ہے۔	"قلعۂ بھکر کہ منصورہ بود" "روہری حالی کہ اصلاً لوہری نام داشت"
۲۸۳	میر ابوتراب کے حالات میں اُس پتھر کا ذکر ہے جس پر نقش پائے رسول اکرم تھا اور	"واقعہ نمایش سنگ کہ نقش قدم داشت الخ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	میر موصوف سفر حجاز سے اپنے ساتھ لایا تھا۔	
۳۱۳	سندھ کی تفصیلات میں ضمناً "جگر خوار کا ذکر ہے۔	"ڈائین یعنی جگر خوار"
۳۲۶	میر معصوم بھکری کے حالات شروع ہوئے ہیں۔ میر موصوف شاعر تھا۔ نامی تخلص کرتا تھا صاحب علم و فضل ہونے کی وجہ سے نظام الدین صاحب طبقاتِ اکبری نے کتاب مذکورہ کی تالیف میں اُس کو اپنے ساتھ شامل کیا	"آبا او تولیت مقبرۂ باباشیر قلندر در قندھار داشتند" "پا پیادہ بہ گجرات آمد" "ملاقات بہ خواجہ نظام صاحب طبقاتِ اکبری"
۳۲۷	ہمایوں نے میر معصوم کو حجابت ایران پر مامور کیا تھا۔	"حجابت ایران" "امین الملکی بھکر"
۳۲۷	معصوم کی تصنیفات اور علم و فضل کا جائزہ لیا ہے۔	"مصنفات" "کتابہ نویس بالادست بود از ہند تا اصفہان ہمہ جا در راہ و منازل اشعار خود را بر سنگ ہائے مساجد و عمارات کندہ"
۳۲۸	معصوم کی کتابہ نویسی پر روشنی ڈالی ہے۔	"کتابہ دروازۂ قلعۂ آگرہ و مسجد جامع فتح پور بہ خط اوست" "عمارتِ نادر در میان دریا (بھکر)
۳۲۸	میر معصوم کی جود و سخا کا تذکرہ ہے۔	"جود و سخائے میر کے بہ مردم اجلاف بھکر نیز از سوغات از ہندوستان می فرستاد" "پسرش میر بزرگ"
۳۲۹	میر کے ترکہ کا حوالہ ہے۔	"ترکہ میر بہ پسرش چہل لک روپیہ بود" "بعض اولاد او بہ ملتان نقلِ مکان کردند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۳۵	میر خلیل یزدی کے تذکرے میں سید نورالدین شاہ نعمت اللہ ولی کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ شاہ صاحب کا سلسلۂ نسب امام موسیٰ کاظم تک پہنچتا ہے۔	
۳۳۵	مصنف نے شاہ نعمت اللہ کے متعلق درج ذیل الفاظ میں اپنے خیالات ظاہر کیے ہیں۔ "ہر چند مولد و منشای تحقیق نہ پیوست اما پس از اتصاف بہ کمالاتِ صوری و معنوی استفاضہ از بسیارے اکابر زماں برگرفتہ بکرمان طرح سکونت ریخت۔ علماء آنجا تکفیرش کردند۔ فرمود۔ یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونہا و اکثرہم الکافرون۔ چوں سید مرید عبداللہ یمنی شافعی ست۔ برخ او را شافعی مذہب پندارند اما ازیں قطعہ اش خلافِ آں ظاہر گردد"۔ گویند مرا چہ کیش داری ای بیخبراں چہ کیش دارم از شافعی و ابو حنیفہ آئینہ خویش پیش دارم اینہا ہمہ تابعان جداند من مذہب جد خویش دارم	"ایں قطعہ در باب تشیع شاہ قطعی الثبوت نیست بظاہر طعنِ مخالفین را ردی کند وی گوید اتباع ابوحنیفہ و شافعی اتباعِ جدماست کہ انہا فی الحقیقت منبع جدما بودند از پیش خود ہیچ نیاوردند"
۳۳۸	شاہ نعمت اللہ ولی کی اولاد کا تذکرہ ہے۔	"ہر کدام معتقد علیحدہ دارد و آن را بہ سید منسوب می کند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۳۹	اِن شاہ نعمت اللہ کی اولاد میں کوئی امیر نجم گزرے۔ اُن کے بیٹے نعیم الدین ہوئے جو سید نعمت اللہ ثانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ شاہ طہماسپ نے اپنی بہن کا عقد اُن کے ساتھ کیا۔ اس خاندان نے بڑی شان و شوکت کی زندگی بسر کی۔	"نعمت اللہ ثانی" "مترو کاش زیادہ بر چہل لک روپیہ بود" "پسرش میر میراں" "حاصل محصولات پنج ہزار تومان می شد"
۳۴۰	میر میراں کا بیٹا میر خلیل اللہ تھا جو ہندوستان آیا۔	"پسرش میر خلیل اللہ"
۳۴۱	〃 〃 〃 〃	"ورود خلیل اللہ بہ ہند"
۳۴۴	مہتر خاں کے حالات شروع ہوتے ہیں۔	"اصلاً کایستھ بود" "دزد شتر برد۔ ایں بعد معائنہ حال گفت یافتم کار دزد است"
۳۴۵	ابو طالب بنیرۂ مہتر خاں کا حوالہ ہے۔	"ابو طالب بنیرۂ مہتر خاں و لطیفۂ سادہ طبعی او"
۳۴۷	میرزا غازی بیگ کی علمی فضیلت پر روشنی ڈالی ہے۔	"شعری گفت و تخلص وقاری خرید" "در نغمہ پردازی بے نظیر بود" "مجلس میرزا مجمع صاحب کمال بود"
۳۴۸	میرزا غازی بیگ کی عیش پرستی کی طرف اشارہ ہے۔	"اعتیاد بہ ازالہ بکارت کردہ بود ہر شبے خلوتِ تازہ ہم می رسانید"
۳۴۹	میران صدر جہاں بہانی کے تذکرے میں جشن آبان ماہ کی تفصیل مصنف نے ان الفاظ میں کی ہے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	" در سال سی و پنجم در جشن آبان ماہ بہ پیشگاہِ خلافت مجلسِ بادۂ پیمائی بود۔ میر صدرِ جہاں مفتی و میر عبدالحیٔ میر عدل ہر دو نیز ساغرے درکشیدند۔ پادشاہ ایں بیت برخواند۔	
	بیت در دورِ پادشاہ خطا بخش جرم پوش حافظ قرابہ کش شد و مفتی پیالہ نوش	" صدرِ جہاں مفتی و میر عدل ہر دو ساغر از دستِ پادشاہ گرفتند و کشیدند۔ بدایونی می نویسد کہ می گفتند بکوری فقہا می نوشیم"
۳۵۰	صدرِ جہاں کی داد و دہش اور حبِ جاہ کا تذکرہ ہے۔	" آنچہ عرش آشیانی در پنجاہ سال مدد معاش بخشیدند ایں در پیچ سال دادہ" " مشتِ استخواں ماندہ بود اما از حبِ جاہ در حضورِ بادشاہ بے استعانت دیر ترمی ایستاد"
۳۵۱	میرزا چین تیلچ کے فضل و کمال پر روشنی ڈالی ہے۔	" از اربابِ فضل و کمال بود"
۳۵۱	میرزا لاہوری کے اعمال و کردار پر تبصرہ ہے۔	" در مجلس آرائی سلیقۂ غریب داشت" " برادر او میرزا لاہوری کہ عمر مایۂ یک جہاں آشوب بود و نافش بہ مفسدہ و شیطنت بریدہ بودند"
۳۵۲	ملا مصطفیٰ کو جو میرزا موصوف کا استاد تھا۔ جہانگیر کے حضور میں طلب کیا گیا تاکہ اُس کی سرزنش کی جائے۔ لیکن ملا محمد ٹھتہ سے مناظرہ و مباحثہ کی بدولت اُس کو خلاصی حاصل ہوگئی۔	" مناظرہ درمیان ملا محمد ٹھتہ و ملا مصطفیٰ جونپوری (ترجمہ ملا محمد صفحہ ۳۶۹ باید دید)"
۳۵۳	میرزا لاہوری کے ظلم و تشدد اور بدکاریوں کا مزید جائزہ لیا ہے۔	" عیش حیات میرزا لاہوری منحصر بہ آوازِ آزیانہ بود" "مردم را زندہ دفن می کرد کہ خبر از یکریں بیارند" " عروس خانہ ہائے۔ ہنود را جبراً بر و داشتہ می آورد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۵۵	محتشم خاں شیخ قاسم فتح پوری کے نظم و نسق افواج کے مسئلے پر تبصرہ کیا ہے۔ موصوف نے حملۂ آسام کے وقت نہایت بدسلیقگی سے ترتیبِ لشکر کی۔ جس کی وجہ سے جنگ میں ناکامی ہوئی۔	"ہم آسام و شبخون زدن آسامیاں"
۳۵۷	میرزا علی بیگ اکبر شاہی کی موت کا واقعہ بیان کیا ہے۔	"واقعۂ وفات علی بیگ کہ قبر شہباز خاں را در بغل گرفت و جاں داد"
۳۵۷	اُس کو کنار سے بہت شغف تھا۔	"اعتیاد بہ کو کنار داشت"
۳۵۸	میر جمال الدین انجو کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔	"عائلہ انجویۂ شیراز"
۳۵۸	میر مذکور کی ابتدائی ترقیوں کی طرف اشارہ ہے	"بہ دکن آمد پس ازاں بہ ملازمتِ عرشِ آشیانی رسید"
۳۵۹	اکبر کے بعد جہانگیر کے دور میں مزید منازلِ ترقی طے کیں۔ مصنف نے میر مذکور کے اُن کارناموں پر روشنی ڈالی ہے جو سلطان خسرو کی بغاوت کے زمانے میں انجام دیے گئے۔	"باسلطان سلیم خصوصیت تام داشت" "بغی خسرو و ترسیلِ میر جہت اصلاح حال" "حسن بیگ گفت میر ہم دیر و زقول از ما گرفتہ" "خان اعظم کہ پدرِ زنِ خسرو بود گفت شریک غالب دریں امر منم۔ الخ" "تخاطب بہ عضد الدولہ"
۳۶۰	اُس خنجر کی خوبیاں بیان کی ہیں جو میر جمال الدین نے جہانگیر کو پیش کیا تھا۔	"خنجر مرصع کہ دستہ آن یاقوت بقدر نصف بیضۂ مرغ داشت و بہ یاقوت ہائے فرنگ مرصع بود"
۳۶۰	میر مذکور نے ایک فرنگ تالیف کی تھی۔	"فرنگِ جہانگیری"
۳۶۱	میر فضل اللہ بخاری کا تذکرہ ہے جس کو علم کیمیا کا ذوق تھا۔	"شوق مفرط بہ علم صناعت یعنی کیمیا داشت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۶۲	میر موصوف کی دریافتوں پر بحث کی ہے۔	"گویند عمل قمری بدستش افتادہ بود" "اعمال غریبہ کہ بدستش افتاد از انجملہ کشتۂ سیماب"
۳۶۴	میر نوراللہ کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ جو باوجود منصب قلیل کے بااعتبار شخص تھا	"تلقب بہ باگھ مار یعنی شیر افگن" "چشم پوشی خانجہاں در معاملۂ اکبر پسر خلدِ مکاں وجرأتِ میر نوراللہ"
۳۶۵	معظم خاں شیخ بایزید کے حالات میں اُس کے بیٹے مکرم خاں کی موت کا حوالہ ہے جو کشتی میں ڈوب کر ہوئی۔	"در نمازِ عصر مشغول بود کہ از شورش تلاطم کشتی غرق شد"
۳۶۹	ملا محمد تہتہ کا تذکرہ ہے۔	"استاد یمین الدولہ آصف خاں (صفحہ ۳۵۲ ہم باید دید)" "تحصیل معقولات"
۳۷۰	آصف خاں کی بدولت معراجِ کامرانی حاصل ہوئی۔	"صدارتِ کل ممالک محروسہ"
۳۷۱	مہابت خاں کے ہنگامے میں گرفتار ہو کر قتل کر دیا گیا۔	"گرفتاری وقتل"
۳۷۲	بعد از گرفتاری پیروں سے زنجیر کے باہر نکل جانے کا واقعہ مذکور ہے۔	"حادثۂ عامۃ الورود را حمل بر سحر نمودند"
۳۷۲	آصف خاں کو اُس کے قتل کا سخت صدمہ ہوا۔	"آصف خاں شبہا می گفت وا محمدا"
۳۷۴	محمد خاں نیازی، اس کی جنگی مہم خصوصاً کھرکی کی لڑائی پر روشنی ڈالی ہے۔	"در عہدِ جنت مکانی جنگِ کھرکی روداد از کار زارہائے مشہور دکن ست"
۳۷۵	باوجود جنگی مصروفیات کے محمد خاں نیازی رات بھر عبادت گزاری میں مصروف رہتا تھا اور تفسیر و	"در ہشتاد و پنج سال عمر خود ہم از تقسیم اوقات تخلف نہ نمود تا اغراق بہ اورادی گزرانید و

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	سیر کی کتابیں پڑھتا تھا۔	تا دو پاس روز بمطالعۂ کتب تفسیر و سیر اشتغال داشت۔"
۳۷۵	خان موصوف کی دینداری اور نیکی پر مزید روشنی ڈالی ہے۔	"صلاح و تقوی در کمال مرتبہ داشت"
۳۷۶	دکن میں رہائش کرنے اور عمارات کے تعمیر کرانے کا حال قلم بند کیا ہے۔	"آشتی برار را وطن خود قرار دادہ معمورۂ کار آورد دریں ایام ہمہ آن ناحیہ خراب افتادہ انصدقاً یکے چراغ دارد"
۳۸۱	مقرب خاں شیخ حسن معروف بہ حسو کی دولت و ثروت پر روشنی ڈالی ہے۔ زاویہ نشین ہونے کے بعد بھی عیش و عشرت میں مبتلا رہتا تھا۔	"در زمانۂ انز واہزار سہیلی در خانۂ داشت" "دولت مندے باہمہ اشتہا و قوت با ہ در آں وقت دیگرے نہ بود" "عمارات کیرانہ و باغ وسیع و حوض دو صد ذراع" "نہال پستہ در باغ کیرانہ سبز شد" "آبنۂ کیرانہ"
۳۸۲	سعد اللہ پسر خواندۂ مقرب کے حالات کا بیان ہے۔	"مسیحائے پانی پت پسر خواندۂ مقرب خاں"
۳۸۳	مرتضیٰ خاں میر حسام الدین انجو کا ذکر ہے۔ میر موصوف نے احمد بیگ خاں برادر زادہ ابراہیم خاں فتح جنگ کی ہمشیرہ سے عقد کیا تھا۔	"میر قدرت نہ داشت کہ بے اجازت بیگم بہ محل در آید"
۳۸۶	مہابت خاں خانخاناں سپہ سالار کے تذکرے میں راجا اودھنیہ کے شاہزادہ جہانگیر کے حضور میں وارد ہونے کی طرف اشارہ ہے۔	"در شاہی" و "اشام" ذکر کردہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	شہزادے کو اُس کے داخل حضوری ہونے کے طریقے پر ناگواری محسوس ہوئی۔ مصنف کی عبارت یہ ہے۔ "ایں امر بدمزاج شاہی شاق آمد"	شہزادہا سلاطین بودند۔ ازیں جہت معاملاتِ ولی عہد را از "شاہی" تعبیر می کردند و "پادشاۃ" و "پادشاہی" مخصوص بہ فرماں روا بود۔"
۳۸۶	اس گستاخی کی مہابت خاں نے راجا مذکور کو سزا دی۔	"تنہا رفت و سرِ رابۂ او جبنیہ آوارد"
۳۸۷	اسی کارگزاری پر مہابت خاں کا خطاب عطا ہوا۔	"تخاطب بہ مہابت خاں"
۳۸۷	سلسلۂ اعتماد الدولہ سے عداوت کی بنا پر مہابت خاں نے چاہا تھا کہ کابل سے عراق چلا جائے	"ابتدائے خصومت بہ خاندانِ اعتماد الدولہ خواست پیش شاہ عباس صفوی رود اما سر و سامان نہ یافت"
۳۸۸	جہانگیر اور شاہجہاں کے درمیان کش مکش اور برہمی کا مشہور واقعہ ہے۔ شہزادے کو راہِ راست پر لانے اور تصفیہ کا معاملہ مہابت خاں کے سپرد ہوا۔	"مکدر خاطر جہانگیر از خرم و تقرر مہابت خاں برائے برہمی کار ولی عہد"
۳۸۸	مہابت خاں کی تدبیر سے شہزادہ خرم میں کچھ تبدیلی واقع ہو گئی تھی۔	"خرم کہ ہموارہ آرزومند رضاء پدر بود برگشت اما واقعہ طلبان نہ گزاشتند"
۳۸۹	مہابت خاں نے قلیل عرصے میں دکن کے معاملات طے کر لیے	"نظم مہمات دکن و معاملہ با عادل شاہ"
۳۹۰	مہابت خاں الہ آباد کی مہم میں مصروف تھا۔ جادو رائے و اودا جی رام کو ملک عنبر کی مہم سر کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔ ملک عنبر خود شاہی فوجوں سے لڑنا نہیں چاہتا تھا لیکن کسی نے اُس کی بات نہ سنی۔ آخر لڑائی ہوئی۔ شاہی افواج کو ہزیمت	"محاربہ با ملک عنبر و ہزیمت جنودِ پادشاہی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	اٹھانی پڑی۔	
۳۹۱	ملک عنبر کی فتح پر جو تاریخ کہی گئی تھی ملک عنبر کو اُس میں کچھ لطف نہ آیا۔	لطیفہ "تاریخ فتح مندی عنبر و حیرانی عنبر کہ ایں چہ لطف دارد"
۳۹۱	اس واقعے کے بعد مہابت خاں کے خلاف آصف خاں کی کارروائی شروع ہوگئی۔	"ریشہ دوانی آصف خاں وعتاب بہ مہابت خاں"
۳۹۲	بادشاہ کابل کو جا رہا تھا کہ مہابت خاں نے اپنی آمد کی اطلاع دی لیکن باریابی حاصل نہ ہوئی	"حرمان از ملازمتِ پادشاہی تا آنکہ از مطالبات پادشاہی بری الذمہ گردد"
۳۹۳	آصف خاں نے مہابت خاں کی گرفتاری کے لیے جو ترکیب اختیار کی تھی مصنف نے اُس کی تفصیل بیان کی ہے۔	"آصف خاں برائے گرفتاری او مکرے بہ انگیختہ"
۳۹۳	مہابت خاں اور داروغۂ فیل خانہ کی گفتگو درج ہے۔	"گفتگو درمیان داروغۂ فیل پادشاہی و مہابت خاں و گفتن آں کہ خان جیو! اگر پسرانِ زندہ بمانند محتاجِ نان جوار نخواہند بود"
		"چوں دید مفر نیست دل بمرگ نہادہ تہیۂ جنگ کرد"
۳۹۴	جہانگیر کو مہابت خاں نے کس طرح اپنی گرفت میں کر لیا۔ اولاً آصف خاں کی غفلت کا ذکر ہے۔ بعد ازاں مہابت کی تدابیر کی دل چسپ داستاں بیان کی ہے۔	"اعتماد آصف خاں بہ منصوبہ پیش نہاد خود و گزاشتن خیمہ بادشاہی ایں روے آب و سرگرمیِ مہابت خاں"
۳۹۴	مہابت خاں کے ہمراہی راجپوت بے باکانہ شاہی	"مقرب خاں گفت۔ کوڑھی ایں چہ بے ادبی است"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	غسل خانے میں داخل ہو گئے۔	
۳۹۴	مصنف کا ایک جملہ اس طرح ہے :	
	" میر منصور بدخشی بتیرگی گفت کہ وقت حوصلہ آزمائی ست "	" بہ ترکی "
۳۹۵	کجبت خاں داروغۂ فیل خانہ کو مہابت خاں نے اُس کی سابقہ طعنہ زنی کا جواب دے کر قتل کرا دیا۔	" ہماں روز ست کہ پیلان من محتاج نان جوار شوند "
۳۹۵	نور جہاں بیگم کی کوششوں کا ذکر ہے۔	" سعی بے حاصل نور جہاں بیگم "
۳۹۶	مہابت خاں کی ہمراہی میں جہانگیر کابل کو روانہ ہوا۔ اس کے بعد کے واقعات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔	" ورود بہ کابل و شکستگی کار مہابت خاں " " مراجعت از کابل "
۳۹۰	کابل سے واپسی پر دو ہزار سوار کے ساتھ نور جہاں بیگم بادشاہ کے حضور میں تشریف لائیں۔	" مجلائے نوح بیگم " " مجلائے نوح بہ ہماں معنی مستعمل بود کہ حالا نمائش و معرض می گویند یعنی اجتماع عساکر با اسلحہ و سامان جنگ و معائنۂ آں بطریق رسمی۔ "
۳۹۷	مہابت خاں کا جوا اُتر چکا تھا لیکن جہانگیر نے پھر بھی اس کو شاہی خدمات پر مقرر رکھا۔	" مہابت خاں را بہ تعاقب خرم فرستاد "
۳۹۷	اسی دوران نور جہاں اور شہزادہ خرم کے درمیان خط و کتابت شروع ہو گئی۔	" مکاتبت نور جہاں با خرم "
۳۹۸	مہابت خاں کے حالات نے اب ایک نیا موڑ لیا۔	" مہابت دل از ہمہ برداشتہ بہ رانا پناہ برد " " رجوع بہ خرم "
۳۹۹	مہابت خاں کے اقتدار میں پھر ترقی شروع ہوئی۔	" وفات جہانگیر و ورود شاہجہاں بہ اجمیر "

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		در روضۂ معینیہ مہابت خاں مصحف را درمیان آورد و قول و قرار خواست"
۳۹۹	شاہجہاں نے مہابت خاں کے مرتبوں میں زبردست اضافہ کیا۔	"خطاب خانخاناں و منصب ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار و صاحب صوبگی اجمیر و دکن" "آگرہ را دار الخلافہ، دہلی را دار الملک و لاہور را دار السلطنت می گفتند"
۴۰۰	دکن میں فراہمیِ غذا کے سلسلے میں مہابت خاں کی انتظامی تدابیر کا جائزہ لیا ہے۔	"اوّل کسے کہ انتظام رسد و ارزاق برائے عسکر دکن کرد مہابت خاں بود بنجارہا را مستمال ساختہ۔ انقدر گرویدہ کرد کہ یک سر بنجارہ بہ آگرہ و گجرات بود و دیگر بالاگھاٹ"
۴۰۲	بیجاپور یوں سے مہابت خاں کی لڑائیوں کی تفصیل بیان کی ہے۔	"پنڈت موراری کہ رائق و فاتق سلطنت بیجاپور بود"
۴۰۲	پنڈت مُراری اور یاقوت خاں حبشی سے مہابت خاں کی نہایت خونریز جنگ ہوئی۔	"گویند در دکن چُنیں جنگ کمتر واقع گشتہ"
۴۰۳	مہابت خاں نے قلعۂ دولت آباد فتح کرلیا اور صلح کے قول و قرار کے باوجود فتح خاں اور نظام الملک کو مقید کر کے برہانپور روانہ ہوا	"نقص عہد مہابت خاں و مقید ساختن فتح خاں و نظام الملک"
۴۰۴	بادشاہ نے اس کارنمایاں پر پانچ لاکھ روپے کا انعام مہابت خاں کو عطا کیا۔ مہابت خاں نے پچیس لاکھ روپے کی پیش کش داخلِ خزانہ کی۔	"علو فطرت مہابت خاں کہ جمیع مصارف فتح دولت آباد بہ اضافہ پنج لک کہ بہ جلدو لے ان انعام فرمودہ بودند پیش کش نمود"
۴۰۴	تسخیر بیجاپور کی مزید تفصیل ہے۔	"جنگ برکہی، یعنی تودہ ہائے کاہ را پیش نہادہ عملہ می کردند و ایں را جنگ برکہی می گفتند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متنِ سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۰۵	جنگل میں آگ لگ جانے کا حادثہ بیان کیا ہے۔ جس میں خان دوراں کی فوج کا زیر دست نقصان ہوا۔	" حادثۂ عظیم کہ آتش تمام صحرا را فروگرفت ونزاع درمیانِ خان دوراں و مہابت خاں
۴۰۶	بنجاروں کے مال کی تمام قیمت اپنی جیب خاص سے ادا کر دی۔ کیوں کہ اُن کے پاس باربرداری کے جانور ختم ہو گئے تھے۔	" علوِ ہمت مہابت خاں کہ بنجارا ہا را قیمتِ غلّہ وجنوب از جیب خود دادہ و اعتماد آنہا را بباد نہ داد۔"
۴۰۶	کہی کی جنگ میں راجپوتوں نے بلاوجہ اپنی جانیں ضائع کی تھیں اس لیے مہابت خاں کا اعتماد اُن پر سے اُٹھ گیا۔	" از راجپوتیہ بے اعتقادِ شدہ خواست کہ مغل و شیخ را در فوج بگیرد۔"
۴۰۷	مہابت خاں کی زندگی کے آخری ایام کا تذکرہ شروع ہوا ہے۔ اُس کے بیٹے خان زماں نے بھی اس دور میں بدسلوکی اختیار کی۔ باوجود اس صدمے اور اپنی علالت کے آخری دم تک خدمتِ شاہی میں صرف کی۔	"ترجمۂ پسرش امان اللہ خان زماں ہم باید دید در مجلد اول ۴۰۷"
۴۰۷	دولت فراہم کرنے اور جمع کرنے کا لالچی نہ تھا۔ اس متن میں مصنف نے وہ واقعہ نقل کیا ہے جو مہابت خاں اور اُس کی بیوی کے درمیان سرزد ہوا۔	" ہمہ اموالِ صامت وناطق را طومار ساختہ روانۂ حضور کردو نجانم گفت سنگریزۂ ہندوستان ہم دشمن منست۔ مال یک روپیہ ہم پنہاں نہ کنند۔
۴۰۸	مرنے کے بعد کے واقعات اور مہابت خاں کے عادات وخصائل بیان کیے ہیں۔	" راجپوتیہ جنازہ اش بہ دہلی بردند و در راہ بدستور زندگی آداب و مجرا بجامی آوردند" "کرور روپیۂ سالانہ مدخل داشت ہمہ را خرچ می کرد و پوشاکِ خاصۂ او بہ پنج روپیہ نمی کشید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		برنج کمود و خربزۂ ولایتی بفیلاں می داد۔"
		" می گفت ایرانیاں خلاصۂ آفرینش اند"
۴۰۹	مہابت خاں کے عادات و خصائل کا بیان جاری ہے۔	" پہلوئے چرب داشت"
		" اظہارِ شاعری مکروہ می دانست "
۴۱۰	مختار خاں سبزواری کے تذکرے میں اُس کے جدِ امیر شمس الدین اور عبداللہ خاں کے درمیان خط و کتابت کے تبادلے کا واقعہ درج کیا ہے۔	" مکتوب عبداللہ خاں اوزبک و جواب آن"
۴۱۴	میر محمد امین میر جملہ شہرستانی کے حالات میں میر مومن کا تذکرہ ہے جس نے محمد قلی قطب شاہ کی ملازمت اختیار کی تھی اور منصب پیشوائی و وکالت حاصل کیا تھا۔	" منصب پیشوائی در دکن صدارت کل و وکالت مطلقہ بود۔ مرہٹہ ہمیں اصطلاح را اختیار نمودہ وزارت را بہ پیشوائی تعبیر نمودند"
۴۱۴	میر محمد امین نے بھی ملکی اور مالی مہمات میں زبردست ترقی کی۔	" میر جملگی"
۴۱۴	محمد قلی قطب شاہ کے بعد اُس کا بھتیجا سلطان محمد قطب شاہ سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اس فرمانروا پر میر محمد امین کا اثر نہ جم سکا۔	" باسلطان محمد نقش خوب نہ نشست و رخصت گرفتہ بہ ایران عودت نمود"
۴۱۶	کچھ دنوں ایران میں رہ کر دورِ جہانگیری میں ہندوستان واپس ہوئی۔	" فرمان جنت مکانی و ورودِ ثانی بہ ہند"
		" منصب عرض مکرر و میر سامانی"
		" عہدِ شاہجہانی"
۴۱۶	دورِ شاہجہانی میں زبردست عروج حاصل ہوا۔	" منصب پنج ہزاری دو ہزار سوار"
۴۱۶	میر جملہ کے اخلاق و عادات، مذہب اور	" از اخلاقِ مرضیہ بہرۂ زمانہ داشت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	سخاوت پر روشنی ڈالی ہے۔	"در مذہب متعصب بود۔ اعلیٰ حضرت فرمودند واقعی اصفہانی ست"
		"گرانی وقحط وجود وسخائے میر جملہ"
۴۱۷	اصفہان کے متعلق اظہارِ خیال کیا گیا ہے مرشد	"اصلا اسپاہان بود"
۴۲۲	قلی کے تذکرے میں لکھا ہے کہ اُس کو متھرا کی	"مرشد قلی خاں بروش ہندواں تشقہ کشیدہ و دھوتی پوشیدہ گشت و واگشت می کرد"
	شورش دور کرنے کی غرض سے متعین کیا گیا۔ وہاں	
	کا حسن مشہور تھا۔ جنم اشٹمی کے موقعے پر مرشد قلی	
	خاں کے مجمع میں شریک ہونے کا دل چسپ واقعہ	
	بیان کیا ہے۔	
۴۳۱	معتمد خاں محمد شریف کا تذکرہ شروع ہوا ہے	"مؤلف اقبال نامۂ جہانگیری"
۴۳۱	معتمد خاں چوں کہ ایران کے مشاہیر میں سے	
	نہ تھا اور اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے عہدِ	
	جہانگیری میں اعلیٰ مرتبوں تک پہنچا۔ اس لیے	
	مغلیہ ظریف اُس کے بارے میں یہ شعر پڑھا	"طرفاء عہد درحق شریف خاں گفتند"
	کرتے تھے۔	
	بہ دورِ شاہ جہانگیر خانی ارزاں شد	
	شریفہ بانوی مارفت و معتمد خاں شد	
۴۳۲	جہانگیر کے دورۂ کشمیر کے وقت معتمد خاں کے	"بغیر اہتمام سابق پادشاہ درخیمہ اش مع اہل حرم فرود آمد و باوصف جریدگی سفر ہمہ لوازم آسایش و امارت مہیا یافت"
	حسن انتظام پر روشنی ڈالی ہے۔ اُس کی انتظامی	
	تدابیر کی وجہ سے جہانگیر کو بڑا آرام ملا۔ حالانکہ	
	بادشاہ نے اچانک غیر متوقع طور پر معتمد خاں کے	
	خیمے میں قیام کیا تھا۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۴۳۳	مصنف نے معتمد خاں کی تاریخ دانی پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔	
	"اگرچہ در تاریخ دانی شہرت داشت اما از اقبال نامۂ جہانگیری (کہ بہ عبارت سلیس و مربوط نوشتہ کلک اخبار طراز اوست) معلوم می شود کہ سلیقۂ تاریخ نویسی نداشت چہ باوصف عہدۂ عہد نویسی اصلاً بجزئیات ضروری نہ پرداختہ بلکہ معظم وقائع را ہم باحذف و اسقاط بسیار بقید تحریر کشیدہ۔"	"صحتِ ذوق و نظر مصنف در باب تاریخ کہ جزئیات عہد و مہمات وقائع را می جوید و می گوید کہ صاحبِ اقبال نامہ سلیقۂ مورخ نہ داشت"
۴۵۱	میر سید جلال صدر کے تذکرے میں ملا محمد صوفی مازندرانی کا حوالہ ہے۔ یہ شاعر تھا اور اس نے ایک بیاض مرتب کی تھی۔	"بیاض ملا محمد مازندانی موسوم بہ بت خانہ"
	"میرزا محمد حکیم ہمشیرہ خود نجیب النساء بیگم را (کہ سابقاً والدہ اش در عقد ازدواج شاہ ابوالمعالی آوردہ بود) بے استصواب عرش آشیانی و بے استفسار از میر محمد خاں بخواجہ حسن نسبت کرد۔"	"صحیح فخر النساء باشد چناں کہ در ترجمۂ ابوالمعانی نوشتہ"
۴۶۰	میرزا والی پر عرش آشیانی کی مہربانیوں کا ذکر ہے۔	"بلاقی بیگم دختر شاہزادہ دانیال کہ در عقدِ ازدواج میرزا والی آمد"
۴۶۱	مکرمت خاں کی درجہ بدرجہ ترقیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ بندیلہ اور جھانسی کا چارج اُس کو دیا گیا	"بندیل کھنڈ و قلعۂ جھانسی"
۴۶۱	شاہجہاں نے بندیل کھنڈ کی آب و ہوا کا	"بندیل کھنڈ را رشکِ کشمیر ہمیشہ بہار می گوید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیہ آزاد
	لطف اٹھایا۔	
۴۶۲	مکرمت خاں کو بطور سفیر عادل شاہ والیِ بیجاپور کے پاس روانہ کیا گیا جہاں ترکیب و ترغیب سے اُس نے مصالحت کرائی اور طرح طرح کے تحفے شاہی دربار کو بھجوائے جس میں ایک طرح کا خاص ہاتھی موسوم بہ گجراج بھی شامل تھا۔	"فیل گجراج کہ عادل شاہ فرستاد"
۴۶۲	شاہ جہاں آباد اور قلعۂ معلّٰی کی تعمیر داستان شروع ہوتی ہے۔	"تفصیل تعمیر شاہجہاں آباد و قلعۂ معلّٰی"
۴۶۳	غیرت خاں اور الہ وردی خاں کے بعد قلعے کی تعمیر کا کام مکرمت خاں کو سونپا گیا۔	"اہتمام تاسیسِ عماراتِ شہر جدید بہ مکرمت خاں مقرر گردید"
۴۶۶	قلعے کی عمارتوں کے لوازماتِ تزئین کا ذکر کیا ہے۔	"نفائس فرش برائے عماراتِ قلعہ کہ در کشمیر و لاہور از پشم شال ساختہ بود "پردہ ہائے طلادوزی و دہ یک دوزی"
۴۶۷	قلعے کے ساز و سامان کا ذکر جاری ہے۔	"پردہ ہائے زرنگار فرنگی وچینی و مخمل زربفت طلابافت ونقرہ باف گجراتی۔"
۴۶۸	بارگاہ کے تزک و احتشام اور اہتمام کی دل چسپ کہانی بیان کی ہے۔	"بارگاہ کہ در کارخانۂ سرکاری احمد آباد باختہ بودند گنجایش دہ ہزار مردم داشت۔ سہ ہزار فراش صنعت جرثقیل در مدتِ یک ماہ برافراختند" "مشہور بہ دل بادل"
۴۶۹	مکرمت خاں کی دولت مندی کے سلسلے میں ایک واقعہ نقل کیا ہے۔	"فردوس آشیانی فرمودند کہ نقشہ بازار ہائے مثمن و مقف بغداد و اصفہان صورت ترتیب

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		نہ گرفت مکرمت خاں عرض نمود اگر بنام ما مسمی کنند آنچہ خرچ شدہ داخل خزانہ می نمایم"
۴۷۰	شاہجہاں آباد کی مختلف عمارتوں کی دل نشیں تصویر کھینچی ہے۔	" شاہجہاں آباد"
		" سرائے و باغ بیگم"
		" حمام کہ بحکم بیگم صاحب در چوک تعمیر یافتہ"
۴۷۳	ہمایوں کے مقبرے کا ذکر ہے۔	" محل مقبرۂ ہمایوں ہمامحل ست کہ معزالدین کیقباد کیلوگڑی آباد کردہ و دہلی قرآن السعدین ست"
۴۷۵	ہمایوں نے دہلی کا نام دین پناہ رکھا تھا۔	"دین پناہ اصلاً قلعہ اندریت بود"
۴۷۵	صوبۂ کماؤں کی خصوصیات بیان کی ہیں	"کان ہائے طلا و نقرہ و مس و سرب کہ در علاقۂ کماؤں یافتند"
۴۷۶	ہندوستان کے موسموں کا ذکر ہے۔	"فصول ثلاثہ ہندوستان: زمستان، تابستان، برشگال"
۴۸۳	مستعد خاں میرزا کی کے تذکرے میں "تالاب کانگریہ" کا حوالہ ہے۔	" حالا بہ کانکڑیا شہرت دارد و محلہ ہائے آباد در اطراف تعمیر یافتہ"
۴۸۷	مصنف نے "سورتھ" کا لفظ استعمال کیا ہے	"لعلہ سورت کہ اصلاً "سورتھ بود مرکب از "سور" و "رتھ" ۔"
۴۸۸	میرزا عیسیٰ ترخان کی عیش پرستی اور نغمہ و ساز سے دل چسپی کا تذکرہ ہے۔	" دلدادۂ راگ و رنگ بود در نغمہ خوانی و ساز نوازی کمال داشت"
۴۸۸	محمد علی خاں اور محمد علی بیگ کے حالات شروع ہوئے ہیں اور حصار کی سرکار کا بادشاہزادوں سے سلسلہ وار مخصوص ہونے کا ذکر ہے	"از عہد بابر سرکار حصار بہ ولی عہد متعلق و تنخواہ می شد"
۴۸۹	جہاں آرا بیگم کے کپڑوں میں آگ لگ	" حادثۂ آتش زدگی بیگم صاحبہ و علاج فقیر حاذق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	جانے اور جسم کے جل جانے کے بعد علاج کرانے کے واقعات درج ہیں۔ اس ضمن میں مصنف نے لکھا ہے کہ محمد علی خاں کی تجویز سے بیگم صاحب کا علاج ہامون فقیر سے کرایا گیا۔ اُس کے مرہم سے فائدہ پہنچا۔	کہ ہامون نام داشت۔ صاحب قرآن ہامون را مبلغ ہم سنگش و اسپ وفیل وجاگیر آنتقام کفا مرحمت فرمود"
۴۹۷	دکن میں مرشد قلی خاں خراسانی کی زرعی محاصل کی اصلاحات پر روشنی ڈالی ہے۔	" در دکن قواعد تشخیص وجمع مال اول کسیکہ دستور العمل ٹوڈرمل در دکن بروے کار آورد مرشد قلی بود"
۴۹۸	زمینی اصلاحات کا بیان جاری ہے۔ مصنف نے تقسیم غلّہ کے لیے تو سین کے درمیان "بتائی" کا لفظ استعمال کیا ہے۔	" اقسام ثلاثہ زمین"
		" بٹائی"۔
		" دھارۂ مرشد قلی"
۴۹۹	مصنف نے ایک جگہ "وقفۂ چند روزہ" متن میں لکھا ہے لیکن نیچے حاشیہ کتاب میں "روز" درج ہے۔	" وقفہ چند روز"
۴۹۹	فضل علی خاں پسر مرشد علی کی گرفتاری کی طرف اشارہ۔	"واقعۂ فرمان شاہی جعلی کہ موجب گرفتاری فضل علی گشت"
۵۰۳	کتاب میں درج ذیل شعر نقل کیا گیا ہے جو ملتفت خاں کا کہا ہوا تھا۔	
	"بخواب دیدہ ام آن طریقہ پریشاں را تمام عمر ذکر خواب من پریشاں است	"اینجا "ذکر" ہیچ معنے ورربطے نہ دارد۔ غالباً "دگر" باشد" اگرچہ ایں ہم بہ تکلف ست"
۵۰۶	معمور خاں میر ابوالفضل معموری کے قتل کا واقعہ درج ہے۔ نیز موصوف نجابت خاں کو سمجھانے کی غرض سے اُس کے پاس گیا تھا مگر	"نجابت خاں از قفایش شمشیر را اندوجاں بحق تسلیم گشت"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	نجابت خاں نے اُس کو قتل کر دیا۔	
۵۰۷	معمور خاں کے باپ نے بادشاہ کی ملازمت ترک کر دی۔	"میر ابوفتح کہ نوکری پادشاہی ترک نمودہ در کنک بہ تجارت وسوداگری جہاز درساختہ بود"
۵۱۴	میرزا ابوسعید نورجہاں کے بھتیجے کا بیان شروع ہوا ہے مصنف نے اُس کے رکھ رکھاؤ کی تعریف کی ہے۔	"در رعنائی و میرزائی و تکلف ملابس و مآکل و مطاعمات نزاکت طبع شہرۂ آفاق بود"
۵۱۴	میرزا ابوسعید کے بارے میں مصنف کا ایک جملہ اس طرح ہے: "نخوت و باد بروت بمرتبہ داشت کہ فلک و ملک را بنظر درنمی آورد"	"بادِ بروت"
۵۱۵	میرزا ابوسعید نے اشعار کا ایک انتخاب ترتیب دیا تھا۔	"سفینۂ خلاصۂ کونین"
۵۱۷	مصطفیٰ خاں خوافی کو توران کی سفارت پر بھیجا گیا۔ اس موقع پر دانشمند خاں نے مراسلہ لکھا تھا۔	"نامۂ خلد مکاں بہ امیر بخارا و بلخ۔ دانشمند خاں انشا کرد"
۵۱۸	میرک شیخ ہروی نے ہندوستان میں ملا عبدالسلام کے یہاں قیام کیا۔	"شیخ میرک استاد دارشکوہ" "ملا عبدالسلام لاہوری کہ حاشیہ بر بیضاوی نوشتہ"
۵۲۴	ملا علاؤالملک ترنی مخاطب بہ فاضل خاں کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ شخص حکمت و ریاضی کے فنون میں یکتایانِ روزگار میں سے تھا۔	"در فنون حکمت و ریاضی خصوصاً ہیئۃ و نجوم کمال داشت"
۵۲۵	لاہور کی نہر جو علی مردان خاں نے بنوانی شروع کی تھی فاضل خاں کے ہاتھوں مکمل ہوئی۔	"ترمیم و درستگی نہر لاہور حفر کردۂ علی مردان خاں" کذا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیہ/اسناد
۵۲۵	فتح بلخ کے لیے فاضل خاں نے پہلے سے بذریعہ علم نجوم آگاہ کر دیا تھا۔	"پیش از فتح بلخ تسخیر آن ولایت از قواعد نجومی استخراج نمودہ بود"
۵۲۶	دارا شکوہ اور اورنگ زیب کے درمیان تصفیہ کے سلسلے میں فاضل خاں نے شاہجہاں اور عالمگیر کے درمیان صلح وصفائی کرانے کی زبردست کوشش کی۔	"درمیان اعلیٰ حضرت وخلد مکاں متوسط نامہ و پیام بود وبرائے اصلاح حال می کوشید"
۵۲۷	فاضل خاں کی مؤثر اور مدلل گفتگو سے اورنگ زیب شاہجہاں کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے تیار ہو گیا تھا لیکن اُس کے چلے جانے کے بعد دوسرے امرا کی ترغیب سے اورنگ زیب نے اپنا ارادہ بدل دیا۔	"از سخنان دلپذیر فاضل خاں خلد مکاں متاثر گشتہ آمادۂ ملازمت پدر بود اما بعض اعیان اُمراء مانع آمدند۔ غالباً اشارہ بہ شائستہ خاں وشیخ میر باشد۔ چناں کہ در ترجمۂ شائستہ خاں تصریح نمودہ۔"
۵۲۷	چنانچہ جب فاضل خاں دوبارہ اورنگ زیب کے پاس گیا تو رنگ بدل چکا تھا۔	"گویند نوبت دوم کہ فاضل خاں پیش خلد مکاں رسید خلیل خاں ہمراہ بود و او غمازی کرد۔"
۵۲۷	اورنگ زیب نے بھی حکومت حاصل ہونے کے بعد فاضل خاں کی قدر کی اور مراتب جلیلہ پر فائز کیا۔	"اہتمام نگارش امثلۂ جلیلہ ومناشیر عالیہ باو مفوض گردید"
۵۲۸	فاضل خاں وزارت عظمیٰ پر فائز کیا گیا۔	"عروج بہ مرتبۂ وزارت عظمیٰ"
۵۲۸	لیکن وزارت عظمیٰ پر زیادہ عرصے برقرار رہنا قسمت میں نہ تھا۔	"روز ہفدہم تفویض وزارت درگزشت"
۵۲۹	فاضل خاں کو اُس کی وصیت کے بموجب لاہور میں دفن کیا گیا۔	"در لاہور بہ باغ تعمیر کردۂ خود حسب وصیت مدفون گشت۔"
۵۲۹	علم نجوم کے ذریعے بتائے ہوئے احکام اکثر	"احکام نجومیہ او اکثر مطابق واقع برآمد حتی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	صحیح ثابت ہوئے۔	حادثۂ پالغز خلد مکاں"
۵۲۹	لفظِ "نہر" کے سلسلے میں مصنف نے سعد اللہ خاں اور فاضل خاں کی بحث ان الفاظ میں بیان کی ہے۔	
	"گویند روزے اعلیٰ حضرت بسیر نہر موسوم بہ بہشت (کہ تازگی حفر گشتہ بشاہجہاں آباد رسیدہ بود) سوار شد۔ سعد اللہ خاں نیز ہمراہ بود۔ در مذکورات مکرر نہر بفتح وسط (چنانچہ زبان زد عام است) می گفت فاضل خاں بعنوان ایراد گفت۔ نہر بگوئید بسکون وسط۔ سعد اللہ خاں در جواب آیۂ خواند" ان اللہ مبتلیکم بنہر" فاضل خاں از بے انصافی بمکابرہ زدہ گفت استشہاد شعر عرب می باشد" پادشاہ فرمود کہ مگر فصاحت قرآن کمتر از شعر است! فاضل خاں خاموش ماند۔"	"نہر بفتح وسط را بسکون می گفت واستشہاد قرآنی را قبول نہ کرد۔ مکالمہ مابین او وعلامہ سعد اللہ و استعجاب اعلیٰ حضرت بر مکابرۂ خان"
۵۳۰	. . . . .	"خان پیش نہاد فاضل خاں ایں بود کہ در آیہ کریمہ نہر بہ فتحتین را بہ سکون وسط ہم می توان خواند۔ غایت فی الباب ایں کہ اشکالِ خط... مصحف را بر بناء اسناد و روایت دست اویز حجت ساز ندلاکن در مباحث لغۃ ایں را دلیل قاطع نمی توان شنید۔ توثیق از کتب معتبرۂ لغت باید یا از شعر عرب کہ بہ سبب تقفیہ و وزن گنجایش ایں وآں نہ دارد۔ معہذا استشہاد از آیۂ کریمہ اصلاً غلط نہ بود۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیہ آزاد
		نہر بفتحتین ست اما از تصرف فرس بسکون ثانی بر زبان افتاد۔ چنانچہ در اشعار فارسی اکثر بسکون آمدہ (چناں کہ کافرا کہ اسم فاعل کفر ست بفتح فامی گویند و ہجر بفتح اول را بکسر نظم نمودند۔"
۵۴۳	میر محمد سعید میر جملہ مخاطب بہ معظم خاں خانخاناں سپہ سالاری کی فتوحاتِ بنگالہ و آسام کی تفصیل بیان کی ہے اور اُن ساری مزاحمتوں اور دشواریوں پر روشنی ڈالی ہے جو میر جملہ کو راستہ میں برداشت کرنی پڑیں، لیکن اُس نے ہمت نہ ہاری اور برابر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسی طرح میر جملہ شاہ شجاع کے تعاقب پر بھی متعین کیا گیا۔ چنانچہ شاہ شجاع بچ کر جہانگیر نگر میں مقیم ہوا اور وہاں سے راجہ رنگ کی کمک کا انتظار کرنے لگا۔	" راجہ رنگ یعنی اراکان"
۵۴۴	شاہ شجاع کی اس وقت کی پریشان حالیوں پر روشنی ڈالی ہے۔	" شجاع بہ ارکان فرار کرد۔ ہمراہ ہیانش زائد از چہل تن نہ بودند"
۵۴۴	اُن شورشوں کا ذکر ہے جو میر جملہ کو فرو کرنی پڑیں اور اُن مقامات کا حوالہ ہے جہاں سے اُس کی افواج گزریں۔	" شورش کوچ بہار"
		" راجۂ آسام کہ بہ فرونیِ جمعیت و وسعتِ ولایت تفوق دارد"
		" کامروپ و گواہٹی یعنی گوہٹی حالی کہ از قدیم الایام داخل ممالکِ محروسہ بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کا سب	متنِ رسیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵۴۵	آسام کے راجا پر شاہی افواج کی دھاک بیٹھ گئی۔ اس لیے مقبوضہ علاقے واپس کر دیے	" راجہ آسام بہ اعتذار پیش آمد"
۵۴۵	شہر کوچ بہار کی بنا وٹ پر روشنی ڈالی ہے	" شہر کوچ بہار کہ بہ طرح و قرینہ آباد شدہ"
۵۴۶	ولایت کوچ بہار کے متعلق مزید بہت سی معلومات کی تصریح کی ہے۔	" ولایت کوچ بہار" " بھیتر بند" و باہر بند" " سکۂ کوچ بہار کہ نرائنی نامند" "کوچ بہار را بہ عالمگیر نگر موسوم کردند" " دریائے برہم پتر"
۵۴۷	آسام و بنگال کی دشوار گزار راہوں کا تذکرہ ہے	" دلدل یعنی دھل را بہ شاہنہائے اشجار دوستہ ہائے نے اپنا شتہ راہ می ساختند" "کچلی بن قرب گوہٹی کہ ذکر آں در اسماء ہند آمدہ"
۵۴۸	آسام میں واقع مقامات پر روشنی ڈالی ہے۔	" لوناچاری" "کرہ گانوں دار ملک آسام"
۵۴۹	آسام پر محمد شاہ تغلق نے بھی حملہ کیا تھا۔	" حملہ فوج تغلق بہ آسام" " ولایت آسام"
۵۵۰	آسام کے قرب و جوار میں جو مقامات تھے اُن کے حوالے پیش کیے ہیں۔	" آوا یعنی برما را خلق بسیار دارد کہ مسکن پیران دیسہ بود" " شمال آسام مہاچین ست کہ عوام ماچین گویند" " آتر کول و دکن کول" " از ریگ شوئی طلا حاصل می شود"
۵۵۱	مشہر کرہ گانوں اور وہاں کے باشندوں کی کچھ خصوصیات کا جائزہ لیا ہے	" شہر کرگانوں" " سکنہ آنجا یک سالہ اقوات ذخیرہ می کنند و برآمدن ازاں ملک معہود نیست"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		"مردم ہند اہل آن دیار را ساحر نامند"
۵۵۲	آسام کے معاملات پر مزید روشنی ڈالی ہے۔	"حملۂ کامروپ"
		"مصائبِ عظیمہ کہ در موسم برشگال رو داد"
۵۵۳	.. ..	"مصالحت بہ راجا آسام و قرار دادِ پیش کش و خراج"
۵۵۵	میر جملہ کے عادات و خصائل اور دوسرے محاسن بیان کیے ہیں۔	"میر جملہ امیرے عظیم الشان بود"
		"در حیدر آباد تالاب و باغ و حویلی میر جملہ شہرتے با اسم او دارند"
۵۵۷	میرزا نوذر صفوی کی جود و سخا کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ذیل کا سجع اُس کی انگوٹھی پر کھُدا ہوا ہے۔	
	تو ذر مسکیں اگر زر داشتے بے نوائی در جہاں نگذاشتے	"سجع مُہر مرزا نوذر"
۵۵۸	میرزا ابو المعالی کے حالات میں امورِ سلطنت کے متعلق اورنگ زیب کی ابتدائی کارروائیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ سب سے پہلا اقدام یہ تھا کہ مونگیر کو جو صوبۂ بہار میں تھا۔ بنگال سے ملحق کر دیا	"الحاق بہار بہ ایالۂ بنگال کہ اولاً جہت استمالت شجاع کردہ بودند"
۵۵۹	میرزا ابو المعالی اورنگ زیب کی طرف سے شاہزادہ سلطان محمد کے ساتھ مل کر دربھنگہ کی تسخیر کے لیے مقرر ہوا۔	"فوج داریِ دربھنگہ"
۵۹۴	مہابت خاں میرزا لہراسپ کی بیباک عادات کا تذکرہ ہے۔	"در حضورِ خلد مکاں گستاخانہ لب می کشاد"
		"خطابِ خلد مکاں بہ امرا دربار و جراتِ بے باکانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
		مہابت خاں"
۶۰۴	میر سید محمد چشتی قنوجی کے حالات کی ابتدا ہے۔	"میر محمد قنوجی کہ مرید شیخ محب اللہ الہ آبادی بود"
۶۰۵	شاہجہاں اور اورنگ زیب کے ساتھ میر مذکور کی علمی نشستوں کا بیان ہے۔	" در زمان تقید شاہجہاں بہ صحبت میر مجاز بود" " خلد مکاں در ہفتہ سہ روز از امیر احیاء العلوم وغیرہ و دیگر مصنفات غزالی استفادہ می کرد و فتاوی عالمگیری نیز در مذاکرہ بود"
۶۰۶	میر سید محمد کے انتقال کے بعد اورنگ زیب بڑے احترام کے ساتھ میر موصوف کا ذکر کرتا تھا۔	" استاد اعلیٰ حضرت و من غافل از اجل"
۶۰۶	سید میر کے پیر شیخ محب اللہ کے متعلق مصنف کا بیان یہ ہے۔	
	" اگرچہ ارادۃ بخواجگان چشت داشت اما در مسائل بسیار تابع شیخ اکبر محی الدین عربی ست"	"لعلہٗ چشت"
۶۰۶	مصنف نے شیخ محب اللہ الہ آبادی کے تصنیف کردہ رسالے "تسویہ" پر بحث کی ہے۔	" واقعہ شورش علماء و استبداد خلد مکاں بر رسالۂ تسویہ محب اللہ الہ آبادی"
۶۰۶		
۶۰۸	سید میر کے ایک بیٹے سید عبدالکریم کی انتظامی صلاحیتوں کی مصنف نے تعریف کی ہے۔ جب اُس کو برہان پور میں تحصیل جزیہ کی خدمت پر مامور کیا گیا تو یہ فرائض بڑے سلیقے سے انجام دیے۔	"تحصیل جزیۂ برہانپور کہ سال گزشتہ ۲۶ ہزار روپیہ بوصول انجامید و امسال جزیۂ نصف بلدہ بہ یک لک و بست رسید" " امین جزیۂ چہار صوبۂ دکن۔"
۶۱۰	اورنگ زیب کو آدم شناس قرار دیا ہے۔ محمد علی خانساماں کی بتدریج ترقیوں کا جائزہ لیا گیا	" مردم شناسی خلد مکاں" " کرکراق خانہ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہے۔ دورانِ تذکرہ دو عہدوں کی طرف اشارہ ہے۔	"چینی خانہ"
۶۲۷	نعمت خاں عالی نے خان مذکور کو زاہدِ خشک قرار دیا۔	" در ہزلہائے نعمت خان عالی زاہدِ خشک کنایہ بہ محمد علی خانساماں دارد"
۶۲۸	مہابت خاں حیدر آبادی کے تذکرے میں دو مفسد بھائی مادنا و ایکنا کا حوالہ ہے	" مادنا و ایکنا برادر برہمن کہ باعثِ زوالِ دولتِ قطب شاہی گشتند"
۶۳۳	موسوی خاں میرزا معز کے شیخ عبدالعزیز عزت سے مباحثہ کا ذکر ہے	" مباحثہ با شیخ عبدالعزیز عزت۔ تذکرہ سرخوش ترجمۂ موسوی خاں ہم باید دید"
۶۴۵	مخلص خاں کی خصوصیت طبع پر روشنی ڈالی ہے	"باوجود مغلیت مذاقِ تصوف داشت"
۶۶۰	مختار خاں کے حالات بیان کیے ہیں۔ اس کو اورنگ زیب کے زمانے میں بلند مرتبے حاصل ہوئے۔ لیکن اس کی وفات کے بعد عظیم الشان کے ہاتھوں مقید ہوا۔ بعد ازاں بہادر شاہ نے دوبارہ صاحبِ مرتبہ و اقتدار بنایا۔ مصنف کی عبارت یہ ہے۔ " مختار خاں باضافہ نمایاں و منصبِ عمدہ و خطاب خان عالم بہادر شاہی سربلندی یافتہ بہ بحالی صوبہ داری اکبرآباد باخدمت والائی خانہ سامانی بلند مرتبہ گردید و باسترداد اموالش از صامت و ناطق (کہ در سرکار عظیم الشان بضبط در آمدہ) کامیاب نوائش گشت گویند پیش ازاں (کہ حکم استرداد جنس او شود) روز جشن رسالباس	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۶۰	سفید پوشیدہ بدر بار حاضر شدہ۔ شاہ عالم با آن ہمہ حوصلۂ بلند و گذشت چین ابرو شدہ بخانخاناں منعم خاں۔ فرمود کہ حق بطرف مختار خاں است۔ از سلطنت ما او را چہ دلخوشی خواہد بود۔ خانخاناں بمشارالیہ گفت کہ ایں لباس بروز جشن چہ مناسبت داشت۔ خان مذکور ظاہر کرد کہ از بے استعدادیہاست۔ خانخاناں از جانب خود مبلغ را از نقد و جنس فرستاد۔ مختار خاں بہ بعضے چیزہا کہ متہم بود۔ نعمت خاں ہاجی دریں شعر اشارہ بداں نمودہ۔	"اموال صامت و ناطق" "واقعہ شرکت جشن بہ لباس سفید و چیں بہ جبیں گشتن بہادر شاہ" "ہجو نعمت خاں بحق مختار خاں کہ بہ علت مشائخ متہم بود"
	ہیچ کس در خانۂ مختار خاں بیکار نیست ہر کرا دیدیم آنجا فاعل مختار بود	
۶۶۱	میرزا یار علی بیگ جو ایک شریف اور سادہ شخص تھا اورنگ زیب کے روبرو گستاخی اور ظرافت سے پیش آتا تھا۔	"در عرض خیلے گستاخ بود۔ سادہ روے را برائے منصب استادہ کرد و گفت تا یافتن جاگیر نیم تر خواہد شد۔" "ظرافت ہائے میرزا بحضور خلد مکاں"
۶۶۳	میر احمد خاں کے تذکرے میں برہان پور سے تین کروہ کے فاصلے پر واقع ایک شکارگاہ کا ذکر ہے۔	"رمنہ کرارہ برہان پور کہ شکارگاہ دل کشا بود و بندو آبشار داشت۔"
۶۶۳	خان مذکور کے زمانے میں تلسی بائی نے برہان پور پر حملہ کیا	تلسی بائی زن سردار مرہٹہ کہ بہ برہان پور تاخت آورد۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۷۲	بہادر شاہ کے سریر آرائے سلطنت ہونے کے بعد منعم خاں کو وزارتِ عظمیٰ کے عہدے پر سرفرازی حاصل ہوئی اور خانخاناں کا خطاب عطا ہوا۔ حکومت کے چوتھے سال بادشاہ نے سکھوں کے گرو کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔ مصنف کے الفاظ اس طرح ہیں :	
	" در سالِ چہارم خلد منزل بقصدِ استیصال کردی بدمآل در شاہ دھورا رسیدہ اقامت نمود۔ خانخاناں بسرداری پادشاہزادہ محمد رفیع الشان بر سر او تعین شد "	" جنگ با بندہ کہ چیلہ گوبند سنگھ بود" " لعلہ گرو یعنی مرشد جماعت سکھ"
۶۷۳	شاہی فوجوں کے محاصرے سے تنگ آکر گرو نے ایک تنبا کو فروش کو اپنے کپڑے پہنا کر اپنی جگہ بٹھا دیا اور خود برفی راجا کے ملک کو فرار ہو گیا۔	" برفی را جا یعنی راجۂ کوہستان سری نگر کہ بجائے خراج کشتی ہائے برف فی فرستاد و ازیں جہت برفی را جا مشہور شد"
۶۷۳	منعم خاں کی طبیعت تصوّف کی جانب راغب تھی۔ اس موضوع پر " الہاماتِ منعمی" کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا تھا۔	" میلانے بہ تصوّف داشت۔ رسالہ نوشتہ موسوم بہ الہامات منعمی کہ حرف گیراں بہ الحاد نسبت می دہند۔"
۶۸۰	میرزا محمد ہاشم کے حالات میں مصنف نے خوافی خاں کے متعلق لکھا ہے :	
	" خوافی خاں صاحب تاریخ منتخب اللباب (کہ با محرر ایں اوراق صحبت تمام داشت)	" خوافی خاں صاحبِ تاریخ با مصنف محبت تمام داشت"
۶۸۱	میرزا محمد ہاشم جس کو خانزادی وجاہت اور نسبی	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	برتری پر بڑا ناز تھا۔ جب آصف الدولہ کی ملاقات کے لیے آیا اور جس نے میرزا موصوف کی دلجوئی کرتے ہوئے ہفت ہزاری کا منصب عطا کیا تو اُس نے بڑا ترش وتند جواب دیا۔	"ایں جا ہر پاجی ہفت ہزاری ست"
۶۸۲	مصنف نے اُسی دَور کی تنزلی وپستی کا نقشہ کھینچا ہے۔	"انقلاب حال ایران وہند نوواردانِ ولایت کہ ہیچ عزت واعتبار نہ داشتند"
۶۸۳	محمد مراد خاں کا تذکرہ ہے اور نگ زیب نے خان موصوف کو ہدایت کی تھی کہ وہ ابوالحسن والی گولکنڈہ کے ساتھ گستاخی سے پیش آئے۔	"ہدایت خلدمکاں بہ مراد خاں کہ بہ ابوالحسن تاناشاۂ درشتی نمائی تا او ہم درشتی کند و مارا حجتے برائے استیصال او بہم رسد" "مکالمۂ ابوالحسن و مراد خاں واعتراض مراد خاں کہ ابوالحسن خود را چرا پادشاہ الکۂ محقر گفت"
۶۹۴	میرزا شاہ نواز خاں صفوی کی کم طعامی کی طرف اشارہ ہے۔	"کم خوری شاہ نواز خاں کہ در سیر خوردن ماشہ ہا می افزود وچون پختہ تولہ می رسید ثقالت آورد۔"
۶۹۵	مکرم خاں میر اسحاق کے حالات شروع ہوئے ہیں۔ یہ شیخ میر کا لڑکا تھا۔ شیخ میر کے لڑکوں سے اورنگ زیب خاص لطف وکرم کا سلوک کرتا تھا۔	"التفاتِ خلدمکاں بہ اخلاف شیخ میر کہ بہ لقب صاحبزادہ اشارت می کرد۔"
۶۹۶	مکرم خاں اپنے بھائی شمشیر خاں کے ساتھ افاغنہ کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوا۔ شروع میں فتح ہوئی لیکن بعد ازاں شورش انگیزوں	"ازیں بود کہ بندگانِ محبت با آقا ہم نازِ خانہ زادی می فروختند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶۹۶	کی مکاری اور چالاکی کی وجہ سے سخت ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس بحث پر مصنف کی عبارت کی ابتدا ان الفاظ سے ہوئی ہے: "روزے شورش انگیزاں اول خود را نمودار کردند ... نزد عزت خاں تھانے دار باجور رسانید۔" حاشیۂ کتاب میں مرتب کا نوٹ اس طرح ہے: "در (مآثر عالمگیری) روزے شورش انگیزاں اوخودرا اندک نمودار کردند .... بعزت خاں تھانے دار باجور رساند"	"مقابلہ عبارت متن و مآثر عالمگیری باید کرد۔ طریق مصنف در نقل سوانح و تتبع اسلوب عبارت و انشا اکثر جاہا از ذخیرۃ الخوانین و اکبرنامہ و خافی خاں عبارت ہم ماخوذ ست"
۶۹۸	مکرم خاں صوفی منش اور لاولد تھا لیکن عبداللہ خاں آصف جاہ کی طرف سے دربار شاہی میں وکیل تھا۔ مکرم خاں کو کیمیا سازی سے دلچسپی تھی۔	"خودرا صوفی میگفت واز ہمہ اوست سخن می راند" "سید حشمت اللہ در زبان مصنف در دہلی وکیل آصف جاہ بود" "مکرم خاں بہ کیمیا سازی شغفے داشت۔ دریں سلسلہ واقعہ غریبے روداد"
۶۹۹	مصنف نے اپنی عبارت میں دو الفاظ "پل" اور "باید گرفت" استعمال کیے ہیں لیکن کتاب کے حاشیے میں مرتب نے یہ الفاظ دوسرے نسخوں کی سند سے "پول" اور "گزشت" درج کیے ہیں۔	کذا "صریح "پول ست چناں کہ در حاشیہ از نسخہ دیگر تصریح نمود با ایں ہمہ در متن "پل" ماند "صحیح "گزشت" باشد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۷۱۵	محمد کاظم خاں کے حالات کی ابتدا ہے۔	"جد امجد مصنف"
۷۱۶	وقائع نگار نے محمد کاظم خاں کے خلاف اورنگ زیب کو شکایت لکھی لیکن اورنگ زیب نے درگذر سے کام لیا۔	"عفو تسامح خلد مکاں تنبیہ بہ وقائع نگار"
۷۲۱	محمد کاظم خاں کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد مصنف نے اپنی پیدائش کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ "پسر کلانش غفران مآب میر حسن علی والد ماجد محرر اوراق در آغاز بہار جوانی (کہ از نوزدہ سالگی بر نگذشتہ و ہنوز نہال آرزوی پیشگوفۂ مراد نشگفتہ) در بلدۂ لاہور سنہ (۱۱۱۱) ہزار ویک صد ویازدہ ہجری گل زندگیش بہ آفت خزان اجل برگ ریز گردید۔ بعد از پانزدہ روز بیست و ہشتم رمضان ایں نقش موہوم بر صفحۂ ہستی نمود بے بود نمود"	"پیدائش مصنف و سوانح ایام کہ تا زمان تصنیف کتاب منتہی می شود"
۷۲۲	مصنف نے اپنے حالات بیان کیے ہیں	"اعمام و اقربا در لاہور بودند" "دیوانی صوبۂ برار" "کارہائے فلانے نمکے دارد" "نیابت ناصر جنگ و اقتدار در سوخ مصنف"
۷۲۳	مصنف نے اپنی تدریجی ترقیوں اور کارگزاریوں کا ذکر کیا ہے۔	"دیوانی دکن و دیوانی سرکار آصف جاہ" "پارستانی"
۷۲۴	متن میں ایک جملہ اس طرح چھپا ہے اجتناب	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	واجب شمرد" لیکن کتاب کے حاشیے میں دوسرے کسی نسخے کے حوالے سے واجب شمردہ اختیار افتاد" درج ہے۔	" واجب شمردہ اختیار افتاد" چناں کہ در حاشیہ بحوالۂ ثانی ست۔ نہ کہ "شمرد"
۴۲۴	ناصر جنگ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی	"گوشہ نشینی ناصر جنگ"
۴۲۵	ناصر جنگ کو مجبوراً زاویہ نشینی سے باہر آنا پڑا۔	"معرکۂ کارنار مابین پدر و پسر و معیت مصنف تا آخر واقعہ"
۴۲۶	اس جنگ کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے مصنف لکھتا ہے: "ناگاہ دراں شورش بی تمیزی اوباشے چند تنہا علم کردہ بمن رو آوردند و حملہ می کردند با آوازِ عمدہ[۳] (کہ چرا خویشتن را بکشتن میدھی) متنبہ گشتہ خود را از فیل برتافت۔ چوں حفظِ الٰہی وقایہ بود بجانب حلقۂ فیلاں (کہ دم وخرطوم باہم پیوستہ بود) افتادم معاً عمدہ دیگر بہوا داری آں سامی مرتبت رانیز برفیل خود گرفتہ از آشوب گاہ بر آوردہ و شعلۂ بلند شدہ فرونشست درآں آوارگی و محرومی آشنائے دو چار شد بخانہ ہنور خاں مرحوم (کہ احوالش نگاشتۂ خامہ شد) تمولی کرد" (در حاشیہ کتاب) (" و او حرز اللہ خاں نبیرۂ سعد اللہ خاں است کہ در صفحہ ۱۹ از جزو اول مذکور شد)"	" اعتدال مصنف از میدان و انزوا بخانہ منہور خاں"
۴۲۸	مصنف نے ایک شعر نقل کیا ہے جو متن میں اس	" ایں حرز اللہ پسر حفیظ اللہ خاں بود بہ دبیر جنگ مخاطب۔ تفصیل احوالش در جلد دوم بہ ضمن ترجمۂ سعد اللہ مظفر جنگ صفحہ ۵۲۰ باید دید۔ مظفر جنگ داماد آصف جاہ برادر زادۂ حرز اللہ بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	طرح چھپا ہے : خمیازہ سنج تہمت عیش رمیدہ ایم می ایں قدر نبود کہ رنج خمار ماند (۲۱)	
	حاشیۂ کتاب میں کسی دوسرے نسخے کی سند سے لکھا ہے "آن قدر"	"آن قدر" باشد چنانکہ در حاشیہ است"
۷۳۱	مبارز خاں عماد الملک کے حالات میں رتن سنگھ چندراوت کا حوالہ ہے جو رام پورہ کا زمیندار تھا۔	"رتن سنگھ چندراوت کہ در عہد خلد مکان مسلمان شدہ بہ اسلام خاں موسوم گردید"
۷۴۰	متن کتاب میں بدانست چھپا ہے"	"نہ دانست"
۷۴۰	آصف جاہ کی ایک جنگ کا حوالہ ہے۔	"در ایں معرکہ مصنف ہمراہ آصف جاہ بود"
۷۴۳	نامساعد حالات میں بھی مبارز خاں نے مرہٹوں سے امداد پر رضامندی ظاہر نہ کی۔	"مزم وہمت وغیرہ طمع مبارز خاں کہ از مرہٹہ اعانت قبول نہ کرد۔"
۷۵۱	مؤتمن الملک جعفر خاں کے حالات شروع ہوتے ہیں۔	"مرشد علی خاں بانی مرشد آباد"
۷۵۲	فرخ سیر کے عہد میں صوبۂ بنگال کے ایک سیٹھ کا ذکر ہے جس کا نام متن میں "جگت سبھ ساہو" لکھا ہوا ہے۔ سیٹھ موصوف کی وساطت سے جعفر خاں نے صوبۂ بنگال کی حکمرانی حاصل کی تھی۔	"لعلہ سیٹھ یعنی جگت سیٹھ صراف کلاں را بہ ایں خطاب مخاطب می کردند۔ چنانچہ تا آخر عہد در بنگال جگت سیٹھ مسموع می شود"
۷۵۲	جعفر خاں نے زمینداروں کو حراست میں رکھنے کی غرض سے ایک خاص چیز تعمیر کرائی تھی۔	"کوے پر از نجاست ساختہ موسوم بہ بکنٹھ نمود۔ ایں محبس زمینداران بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷۶۰	میر احمد خاں ثانی کے تذکرے میں امناباد صوبۂ پنجاب کا حوالہ ہے	"نالباً ہمیں ست کہ حالا ایمن آباد نامند"
۷۶۱	میر احمد خاں ثانی کا تقرر خطۂ کشمیر میں ہوا تو خفت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس معاملے میں ملا عبدالنبی کی کارستانیوں کو بڑا دخل تھا۔	"حادثۂ کشمیر و شورش ملا عبدالنبی محتوی خاں کہ ہنود را بحیلۂ احکام شرع قتل می کرد"
۷۶۱	کتاب کے متن میں ایک لفظ "احامرہ" چھپا ہوا ہے لیکن مرتب نے حاشیۂ کتاب میں "اجامرہ" درج کیا ہے۔	"صحیح اجامرہ باشد چناں کہ در حاشیہ نوشتہ ذکہ احامرہ"
۷۶۳	ملا عبدالنبی محتوی خاں کے ظلم و ستم کا تفصیلی حال بیان کیا ہے۔	"ہنگام ختان برسمے از ہنود را نوبت بقطع عضو رسید"
۷۷۶	متہور خاں بہادر خویشگی کے حالات کی ابتدا ہے۔	"احوال شمس الدین خویشگی کہ متہور خاں نبیرہ اش بود۔ در جلد دوم صفحہ ۶۷۶ باید دید"
۷۷۹	کابل کی سرحدوں سے کافروں کی سرکوبی کا خیال اورنگ زیب کو ہوا۔	"جواری و اساری کافرستان افغانستان مقبول نظر اورنگ زیب افتاد کہ قرار واقعی دار الحربی اند"
		امت الحبیب حرم بہادر شاہ از اسیران کافرستان کابل بود کہ خلد مکان بہ او مرحمت فرمودند"
۷۸۷	متہور خاں کے علم و فضل کا بیان شروع ہوا ہے۔	"دلوع تام بہ علم صنعت یعنی کیمیا داشت"
۷۸۸	... ...	"مقالۂ متہور خاں کہ در احوال خود نوشتہ"
۷۹۳	مصنف نے دو سال تک متہور خاں کے ساتھ	"مصنف دو سال ہم خانہ و ہم نشیں متہور خاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن/سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	کام کیا۔	بود بعد گرفتاری ناصر جنگ بدست پدر مصنف بخانۂ مشہور خاں منزوی گشت"
۸۱۲	نقیب خاں میر غیاث الدین علی کے حالات درج کیے ہیں۔ یہ شخص سلسلۂ ایران میں اہل سنّت کے نام سے مشہور تھا۔	" در ایران بہ تسنن مشہور بود"
۸۱۳	شاہ طہماسپ کا مزاج ارباب عناد نے نقیب خاں کے جد میر یحییٰ حسنی کی طرف سے منحرف کر دیا تھا۔	"بسبب تسنن بادشاہ بر آشفتہ گفت"
۸۱۴	میر غیاث الدین علی کا باپ میر عبداللطیف فرار ہو کر ہندوستان آیا لیکن یہاں عدم تعصب کی بنا پر اُس کو شیعہ مشہور کر دیا گیا۔	" در ایران بہ تسنن مطعون بود در ہند بہ تشیع اشتہار یافت"
۸۱۶	نقیب خاں میر غیاث الدین تاریخ دانی اور علم جفر میں مہارتِ تام رکھتا تھا	" روضۃ الصفا سرزبان داشت"
		" حدتِ نظر و قوّت تخمینِ نقیب خاں"
۸۲۲	نجابت خاں میرزا شاہ رخ والیِ بدخشاں کے بیٹے کے احوال و کوائف کا بیان شروع ہوا ہے۔ ابتدا میں ملتان کی صوبے داری اُس کو ملی۔ اسی دوران کشمیر کی فتح کا شوق اُس کو پیدا ہوا۔ ابتدا میں کچھ علاقے فتح کر لیے لیکن بعد ازاں ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے سخت ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اسی زمانے میں راجا سری نگر کا انتقال ہو گیا تھا اور اُس کی بیوی دوست بیگ مغل کے سہارے ملکی انتظامات	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	چلا رہی تھی اور جو کوئی اُس کے خلاف کرتا تھا اُس کی ناک کٹوا دیتی تھی۔ اسی لیے نک کٹی رانی کے نام سے مشہور تھی۔	"علاقہ راجا سری نگر" "نک کٹی رانی"
۸۲۳	... ...	"ہزیمت نجابت خاں و فرار از قلعہ ہائے جبال"
۸۲۵	اورنگ زیب کے عہد میں چوں کہ نجابت خاں کو زبردست مراتب حاصل ہو چکے تھے اس لیے سبک سر اور مغرور ہو گیا تھا۔	"ناز سرگرانی بہ آقائی فروخت" "خلد مکاں متحمل نہ بود کہ رنگ درشتے بر چہرۂ کسے باشد، از انجا لیمونے از ترش وضع بکار برد و صفرا در طبعش شکست"
۸۲۶	جس زمانے میں اورنگ زیب داراشکوہ کے تعاقب میں دہلی کی جانب بڑھ رہا تھا۔ نجابت خاں بعض اسباب کی بنا پر ناراض ہو کر خانہ نشین ہو گیا۔ اورنگ زیب نے میر ابوالفضل معموری کو مصالحت کے لیے روانہ کیا لیکن نتیجہ نہایت ناخوش گوار نکلا۔ اس شخص نے میر صوف کو ہلاک کر دیا۔	"قتل میر ابوالفضل معموری و عزل منصب و خطاب" "باز آب رفتہ بہ جوئے باز آمد"
۸۲۷	جسونت سنگھ سے جنگ کے بعد اورنگ زیب آگرہ کی طرف بڑھا تو داراشکوہ بھی جنگی تیاریوں میں مشغول تھا اس موقع پر شاہجہاں کا خیال تھا کہ خود لڑائی میں شرکت کرے۔ شاید جنگ کی نوبت نہ آنے پائے۔	"عزم شاہجہاں کہ در مقابلۂ اورنگ زیب خود برآید تا کار بہ جنگ نہ کشد"
۸۲۸	اورنگ زیب مذکورہ بالا اطلاعات سے پریشان ہو کر نجابت خاں کے پاس آیا جس نے نہایت	"اضطراب شہزادہ اورنگ زیب و استقامت طبع نجابت خاں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	اطمینان اور جمعیت قلبی کے ساتھ اورنگ زیب کو سمجھا دیا۔	"بنگ معتاد کشیدہ آمد وگفت بہ شمارا صاحب عزم دیدہ با آقای خود برہم زدیم الحال شما انتیاز دارید"
۸۵۲	نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ کے حالات کی تفصیل میں اُس واقعہ کی صراحت کی ہے جبکہ ہدایت محی الدین خاں نے حسین دوست عرف چندا کی ترغیب سے انورالدین خاں والیِ ارکاٹ پر فرانسیسیوں کے ساتھ مل کر حملہ کیا۔ اس جنگ میں انورالدین مارا گیا۔ اُسی وقت سے انگریز اور فرانسیسی بندرگاہوں سے نکل کر باہر آئے۔ محی الدین نے ان کو اپنا ساتھی بناکر ان کے حوصلے بڑھا دیے چنانچہ نصاریٰ کے تسلط کی تمام تر ذمے داری ہدایت محی الدین کی ذات پر ہے۔	"ابتدائے مداخلت فرنگیاں درمعاملاتِ فرمانروائی ممالکِ ہند۔ مورخین حال ہم آہنگ بلگرامی اندو ابتدائے تسلط فرنگیاں از ہمیں معاملہ می نمایند"
۸۸۴	ناصر جنگ نے ان باغیوں سے لڑنے کی غرض سے زبردست تیاری کی۔ جنگ سے پہلے ایک درویش نے تمام منہیات سے توبہ کرنے کی نصیحت کی جس پر عمل کیا گیا۔	"توبۂ ناصر جنگ از منہیات کہ باشارۂ درویشے بروئے کار آمد"
۸۸۸	نواب آصف جاہ کے تذکرے میں عماد الملک اور ہولکر کی کارروائیوں کی طرف اشارے ہیں۔ عماد الملک نے ہولکر اور جے آپا کے ساتھ مل کر سورج مل جاٹ پر حملہ کرنا چاہا لیکن سورج	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	مَل نے احمد شاہ سے امداد طلب کی۔ احمد شاہ نے دہلی سے نکل کر سکندرہ میں قیام کیا۔ ہولکر نے مناسب خیال کیا کہ کسی چالاکی اور ترکیب سے احمد شاہ سے اضراب اتوا پ حاصل کی جائیں۔ چنانچہ اُس نے ناداستگی انواج شاہی سے فائدہ اُٹھا کر رات کو حملہ کر دیا۔ شاہی افواج کو سخت ہزیمت اُٹھانی پڑی۔	"حملہ ہولکر وطفل مزاجی احمد شاہ کہ اوّل زخم از دستِ مرہٹہ بہ ناموسِ تیموریہ رسید و راہ بازشد"
۸۸۹	اس جنگ میں فرخ سیر کی دُختر زمانیہ اور دوسری خواتین ہولکر کے ہاتھوں دستگیر ہوئیں۔	"گرفتار ہٰذا ملکۂ زمانیہ"
۸۸۹	عماد الملک نے خود وزارت سنبھال لی اور احمد شاہ اور اُس کی والدہ کو مقید کر لیا۔	"صبح خلعت وزارت پوشیدہ و وقتِ استوا احمد شاہ و مادرش را قید نمود و بعد یک ہفتہ میل بہ چشم ہر دو کشید"
۸۹۱	اشرف انور کی سفارش سے شاہ درّانی نے عماد الملک کو معاف کر دیا۔	"اشرف انور را یعنی شاہ ولی خاں"
۸۹۳	عماد الملک نے عالمگیر ثانی کو قتل کر کے پسر محی السنہ بن کام بخش بن خلد مکاں کو تخت پر بٹھا دیا۔	"قتلِ عالمگیر ثانی"
۸۹۴	اس واقعہ کے بعد شاہ درانی کے دوبارہ ہندوستان آنے کا شور و غل مچ گیا اور دتا اُس کے مقابلے کے لیے روانہ ہوا مصنّف نے یہ واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے: "در ہمیں ایام آمد آمد شاہ درّانی غلغلہ	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	در آن نواحی افگند و دتا از نواحی شکرتال برخاست برارادۂ مقابلہ با شاہ درّانی بجانب سرہند رو نہاد۔ عماد الملک بہ شاہ جہاں آباد آمد و چوں خبر مقابلۂ دتا با قراولان شاہ درّانی شنید غالبسیت دُرانیاں و مغلوبیت عم استنباط نمود زیرا کہ در دو پہلوان (کہ باہم کشتی می کردند) اورد ید زور آور کم زور را بہ نیروی بازو عقب می برد ....."	" غنیم مرہٹہ را بہ غنیم تعبیر می کردند یا بہ طنز دتا را عم عماد الملک می گوید"
۹۰۳	آصف جاہ کے خاندان کے طویل نشیب و فراز بیان کرنے کے بعد مصنّف نے نواب آصف جاہ ثانی اور صمصام الدولہ کے تنزّل کے اسباب واقعات بیان کیے ہیں اور دکنی ریاستوں پر موسیٰ بھونسلی کی گرفت اور درانداز یوں کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی ابراہیم خاں گاردی کا بھی حوالہ دیا ہے۔ مصنّف کی عبارت یہ ہے : " حیدر جنگ مدار المہام موسیٰ بھونسلی سرگردہ نصاریٰ گردید و چوں دید (کہ باوصف نواب آصف جاہ نقش تسلّط او درست نمی تواں نشست) در شکست نواب آصف جاہ افتاد و با نواع حیلہ سازی ابراہیم خاں کاپردی و سایر فوج نواب آصف جاہ را از نواب جُدا ساختہ در ذیل نوکراں موسیٰ بھونسلی داخل کرد"	" " گاردی " نہ کہ کاپردی۔ ہمیں ابراہیم خاں از نظام برگشتہ ملازمتِ پیشوا اختیار نمود و بالآخر در پانی پت راہِ آخرت گزید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۹۲۱	مصنف نے رگھناتھ راؤ و مادھو راؤ سردارانِ مرہٹہ اور آصف جاہ ثانی کے درمیان واقع ہونے والی جنگ کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ یہ جنگ ۱۷۶۱ء میں رونما ہوئی تھی اور اس کے نتیجے میں مرہٹوں کا اچھا خاصا استیصال ہوگیا تھا۔ واقعات کی تصریح کے بعد مصنف لکھتا ہے۔ " نواب آصف جاہ از ہفت کروہی پونہ کوچیدہ جانب محلاتِ راجا رام چندر خرامید و در پاداش حرکت لغوے (کہ از و بوقوع آمدہ) ملک او را پامالِ عساکر گردانید و آغاز موسم برشگال چہار دہم ذیلحج سن ۱۱۷۵ھ خمس وسبعین ومائۃ والف بارادۂ چھاونی داخل قلعہ صوبہ بیدر با امیر الممالک شد۔ ہماں روز امیر الممالک را در قلعۂ مذکور مقید کرد۔ او یک سال و سہ ماہ و شش روز در حالتِ حبس گذرانید و بعد تحریر ایں کتاب ہشتم ربیع الاول روز پنجشنبہ سنہ (۱۱۷۷) از قیدِ زندانِ ہستی بر آمد۔"	" یعنی نسخۂ اوّل کہ غلام علی آزاد بعد حادثۂ مصنف ترتیب دادہ بود نہ کہ نسخہ ثانی کہ ترتیب پور مصنف است۔"
۹۲۵	متنِ کتاب میں ایک مقام کا نام "بیدگانو" درج ہے۔	" بیدگانوں نہ کہ بیدگانوں چنانکہ در گزٹیر تصریح نمودہ"
۹۳۳	وزیر حکیم علیم الدین کا ذکر ہے۔	" بانی مسجد وزیر خانِ لاہور وحصارِ چنیوٹ"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
۹۵۹	یاقوت خاں حبشی کے تذکرے میں مصنف نے لکھا ہے کہ نظام شاہ نے حمید خاں بخشی کو اپنا پیشوا بنایا	"پیشوا" یعنی وزیر۔ ایں اصطلاح نظام شاہیہ و عادل شاہیہ بود و ازہمیں جاست کہ مرہٹہ منصب پیشوائی را برخود بستند و راجگی را بہ خاندان سیوا و پیشوائی یعنی وزارت بہ خاندانِ وزیر برہمن دادند"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
954
TAB

طبا طبائی، غلام حسین
سیر المتاخرین۔ لکھنؤ، نول کشور، ۱۸۹۷
صفحات ۹۲۲

L3656

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۳۳۹	داراشکوہ کا اسیر ہو کر دہلی کے اندر داخل ہونے کا تفصیلی تذکرہ ہے۔	"عوام کا آزادانہ مظاہرہ"
۷۲۲	عالی جاہ کی طرف سے میر عبداللہ صفوی اور مؤلف کتاب کو مسٹر امیٹ کے استقبال کے لیے روانہ کرنے کا بیان ہے مصنف لکھتا ہے "بایں حال فقیر و میر عبداللہ از مونگیر کوچیدہ و در گنگا پر اشادر سیدہ بملاقات مسٹر امیٹ بہرہ اندوز شدیم و در عین معانقہ احوال تعینات ہرکارہ ہا بنحویکہ مامور بودند گزارش نمودیم۔ مسٹر امیٹ و ہمراہیانش احوال مارا دریافتہ در گفتگو حزم و احتیاط را کار فرماشدہ سخن یکہ مناسب نمی بودند کورنمی کردند....."	"میل مصنف بجانب انگلیز در عین منازعہ فیما بین عالی جاہ۔"
۷۲۸	مسٹر امیٹ کے قتل کے سلسلے میں کلکتہ کے گورنر نے سید محمد خاں نائب عالیجاہ کو ایک خط لکھا تھا۔	"خط گورنر و سگریٹ کذا بہ سید محمد خاں در باب قتل سفیر امیٹ در فارسی"
۷۵۸	میر سلیمان قلعہ رہتاس کو حاصل کرنے کی غرض سے	"میجر مزد کذا مصنف را نوشت بابت قلعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	روانہ ہوا تھا لیکن کامیابی نہیں ہوئی	رہتاس۔"
۷۵۹	دیوان آنند کمار کے حکم سے کریٹ کوٹھ کے بتوں کا آب تبرک میر جعفر کے حلق میں ٹپکایا گیا جس کے فوراً بعد اُس کی موت واقع ہوگئی۔	"قبل از وفات میر جعفر آب تبرک اصنام نوشید۔"
۷۷۴	لارڈ کلیف کے الہ آباد آکر شاہ عالم اور شجاع الدولہ سے ملاقات کرنے اور صوبہ ہائے بنگال، اڑیسہ اور عظیم آباد کی دیوانی کے کاغذات حاصل کرنے کا بیان ہے:	"تفویض دیوانی بنگال کہ فی الحقیقت تفویض کل ممالک محروسہ بود۔" "منع نقارۂ شاہی۔"
۷۸۱	مظفر جنگ اور راؤ شتاب رائے کے عروج کا حال بیان کیا ہے۔	"معاملۂ امرا غرض ہستہ باحکام انگلیز الخ"
۷۸۲	مفصل بنگالہ میں انگریز ضلع داروں کے متعین ہونے کا تذکرہ ہے۔	"اصطلاح "مفصل" بمعنی اطراف وخارج"
۷۸۳	بڑی مقدار میں دولت ہند انگلستان کو منتقل کیے جانے کا ذکر ہے۔	"افلاس ملک وتحول انگلستان"
۷۸۳	ارباب کونسل نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک جماعت مفصل میں جاگیر رعایا اور حاکم کے درمیان تعلقات کا جائزہ لے۔	"البتہ "مفصل" از ہماں زماں بمعنی اطراف و خارج شہر مستعمل شد حتی کہ داخل لغۃ انگلیزی"
۷۹۵	مہاراجا شتاب رائے کی کارگزاریوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔	"بایں ہمہ محاسن ظلم وخیانت شتاب رائے محض بہ جہت ایصال زر بہ حکام انگلیز بود۔"
۷۹۸	مسٹر الیٹ کے ساتھ میر محمد حسین کے انگلستان جانے کا ذکر ہے۔	"سیاحت میر محمد حسین دیار انگلستان دارادۂ ترجمۂ علوم جدیدہ۔"
۷۹۸	نند کمار کا تذکرہ ہے جو جعلی دستخط بنا کر تمسکات	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	بنا لیا کرتا تھا۔ بالآخر تحقیقات کی زد میں آگیا۔ تحقیقات کے لیے "گراں جوری" مقرر ہوئی۔	"طریق جیوری گرینڈ جیوری"
۸۰۰	مظفر جنگ اور علی ابراہیم خاں کے درمیان اختلافات پیدا ہو جانے کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔	"علائق خیانت علی ابراہیم در دل مظفر جنگ و واقعہ بنی بیگم۔"
۸۰۱	اسی سلسلے میں مرشد آباد کا تذکرہ ہے۔	"مرشد آباد حکم بلادِ قوم لوط داشت۔"
۸۱۱	راجا خیالی رام کی تعریف کی گئی ہے۔	راجا خیالی رام و پرورش کردن اطفال بزرگے ولایت را۔ الخ"
۸۳۶	انگریزوں کی دادرسی اور انصاف پسندی پر روشنی ڈالی ہے۔	"ظلم و جور امرا ملک و عدل و دادِ انگلیزاں۔"
۹۱۴	مرہٹوں سے جنگ کے واقعات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے کہ شجاع الدولہ نے اس جنگ میں شرکت کی۔	"ایں صریح غلط ست۔ شجاع الدولہ از نفاق طبع کہ داشت ہموارہ باہلکر آمیزش مخفی می نمود و دریں معرکہ تا آخر دم شرکت نہ کرد تا آنکہ جنگ بہ فیصلہ رسید و چارۂ غیر از اشتراک نہ دیدہ فوج خودش را در میدان حرکت داد۔
۹۲۰	سکھ جیون کے حالات بیان کیے ہیں۔	"سکھ جیون کہ خود را مسلمان می نمود و فکر ترتیب تاریخ کشمیر در نظم داشت۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

P
891.556
AAL

عالمگیر، محمد اورنگ زیب

رقعاتِ عالمگیر۔ مرتبۂ نجیب اشرف

اعظم گڑھ، دار المصنفین، ۱۹۲۹ء

صفحات ۳۹۸

L3893

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۷۸	اورنگ زیب نے ایک مراسلہ اپنے بڑے لڑکے محمد سلطان کو لکھا تھا۔ اثنائے تحریر ایک مصرع سپردِ قلم کیا تھا۔ مصرع یہ ہے۔ "تو گر برہم زنی سودائے دل نازے زیاں داری"	"تو گر برہم زنی سودائے دل نازے زیاں داری مرا سرمایۂ دنیا و دیں نابود می گردد" (نظیری)
۳۳۰	شیخ محب اللہ الہ آبادی نے دارا شکوہ کے خط کا جواب دیا تھا۔ ایک مقام پر مندرجہ ذیل عبارت درج ہے۔ "وجدے کہ موافق نیفتد بقول خدا و رسول بسے بہتر آنست (است ؟)	"وجدے کہ موافق افتد بقولِ خدا و رسول بسے بہتر ست از انچہ در کتابہا نوشتہ باشد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
915.4
BIL

آزاد بلگرامی، غلام علی

سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان۔ بمبئی، ملک الکتاب،

(۱۳۰۳ھ) ۱۸۸۵

صفحات ۲۹۸ L3458

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۶	کتاب میں ایک لفظ "ارکات" استعمال ہوا ہے۔	"ارکاٹ (کرناٹک)"
۲۳	سرزمین سراندیپ کی تفصیل بیان کی ہے۔	"سیاحت سراندیپ در ۱۱۵۲ھ" "در خطبہ ثانی ذکر سلطان روم بجہت خدمت و حفاظت حرمین" "جماعت ولندیز کہ بر بنادر سیلون و کولمبو قابض بودند حفاظت مذہب میکردند ممکن نبود کہ شخصے مسلمان شرکت بجمعہ نکند"
۲۶	مسعود سعد سلمان کا تذکرہ ہے۔	"صاحب دیوان ہندی۔ اعتنائی اہل اسلام بہ السنۂ ہند"
۲۷	چہار مقالہ مصنفہ نظامی عروضی کے حوالے سے مسعود سعد سلمان کی عربی، فارسی اور ہندی شاعری کا جائزہ لیا ہے۔	"۵۱۵ھ آزاد بلگرامی از السنۂ ثلاثہ عربی، فارسی و ہندی ماہر است۔ اعتنائی علماء اہل اسلام بعلوم ہند و السنۂ ہند۔ آزاد دیوان ہندی..... مگر از دقائق ادبیات ہندیہ باخبر و ماہر است"
۱۰۴	بمبئی کی بندرگاہ کا ذکر ہے۔	"در ۱۱۷۵ھ بندر بمبئی بندر حجاج بود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

956
MIS

ابن مسکویہ، ابوعلی احمد بن محمد

تجارب الامم یا تاریخ ابن مسکویہ

Ibn Miskawayh, Abu Ali Ahmad B, Muhammad, Tajarib Al-Umam or History of Ibm Miskawaya, ed.by Ieome Cactane'. Ieydon, E.J. Brill, 1909, V.I. (E.J. W. Gibb Memorial Series. VII 1) "Reproduced in facsimile from the M.S at constantinople in the Aya suffiyya library

L 1825

صفحات ۱۳۱، ۶۳ L

صفحۂ کتاب	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	... ...	"۱۲ر اگست ۱۹۱۲ء۔ ابوالکلام نسخۂ ناتمام قلمی درکتب بمبئی ہے ... "
۳۷	... ...	"کیکاوس وملک یمن والاذعار بن ابرہہ مصنف کذا سودابہ کذا درشاہنامہ باید دید وقیل النہاکانت مدار نفیر وقالو سودابہ"
۵۰	... ...	"گورش اے مثل تمام مورخین ابن مسکویہ ازسارس"
۷۲	... .	"حکایت اسک ملک چین کہ ازضناعیۂ یونان وزیچ اصلیتے ندارد"
۹۹	... ...	"اردشیر بابک جانشینان خود ہے"
۲۷۲	... ...	"ظہور اسلام وسیرۃ النبی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	متن/سلیقہ تحریر	حاشیہ/اشارہ
۱۵		"ابن الموجودات"
۱۶		"ابن الحق سبحانہ"
		"Anthropomorphic and Intelligibilia"
		Semsi- bilia"
		"موجود واجب سوت ایوا نیہ"
		"پرانا درسر یانی"
		"نیچی پیلا سونا"
۱۸		"استدلال ذہنی معنت پر تصور سپوزیشن الا"
		تصور اور قوی دلیل جانچ کتا دلیل حصہ ہے۔
		تحقیق خود دانند۔ اگر
		"Henotheism" یک خدا پرستی
۱۹		Book of Apuliomius"
		Decausis Rerum
۲۰		"ارسطو نیز غیر مصرح۔ شیلی۔ مصور"
۲۳		"metempsychosis"
۲۸		"Phaedo"
۵۱	کتاب میں مصنوع پر بحث شروع	"Solom Draco Pythagoras
	ہوئی۔ ۲ دسمبر۔	- Minos - Zeus
	"نیچے اسی دانتہاسیں دارالس دنیے	"Pompilius"
	اشارہ ہے	"دارلیٹی اول کا ان میں گورنمنٹ۔ اگ
		خود کو مصر اعصر انسیں دساڑ کو غیر بانی"
		"Cnossus"
		"Apalio"
		"Disnysas"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۱۵	. . . . .	"ای فی الموجودات"
		"ای فی الحق سبحانہ"
۱۶	. . . . .	"Anthropomorphic"
		"Intelligibillia and Semsi- bilia"
		"صوفی ماخوذ عن سوف الیونانیہ"
		"یونانی درسریانی"
		"یعنی پیلا سوپا"
۱۸	. . . . .	"انتقال ذہن مصنف بہ تصور یہود نسبت الٰہ"
		تصور الٰہ قومی و نسلی چنانکہ نقادین عصر یہ تحقیق نمودہ اند۔ الخ
		"Henotheism" کان یشیانی
۱۹	. . . . .	Book of Apullonius"
		Decausis Rerum
۲۰	. . . . .	"اویکتا یعنی غیر مصور شے۔ یکتا۔ مصور"
۲۳	. . . . .	" metempsychosis"
۲۸	. . . . .	"Phaedo"
۵۱	کتاب میں جس موضوع پر بحث شروع ہوئی ہے وہ یہ ہے۔	"Solom Draco Pythagoras - Minos - Zeus
	"منبع السنن والنوامیس والرسل ونسخ الشرائع"	"Pompilius"
		"داریوش الاول کان بعد گورش۔ای خورس عبد العبرانیین وسائرس عند یونانیین"
		"Cnossus"
		"Apallo"
		"Disnysas"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵۲	. . . . .	"اباحت اکل لحم بقر قبل مجی باسدیو" "نیوگ"
۵۳	. . . . .	"سبب التعبد الاضام"
۵۶	. . . . .	"صنم مولتان"
۷۶	. . . . .	"ترجمۂ کتاب چرک" "پنچ تنتر یعنی کلیلہ ودمنہ"
۸۱	ہندوستان کے قدیم علوم وفنون پر روشنی ڈالی ہے۔	"القرۃ القرطاس معمول بمصر" "الکواغذ لاھل الصین وانما احدث صنعتھا بسمرقند" "اھل الھند یکتبون علی تاری وبھوج ویسمونھا پوتھی"
۸۲	. . . . .	"Cyrus"
۸۹	. . . . .	"کٹاری" "جنیؤ"
۹۳	. . . . .	"بکرماجیت"
۹۶	جغرافیائی حدود کے ساتھ ساتھ نہروں دریاؤں اور سمندروں کا تذکرہ ہے	"Ukeaos" "Klysma" "Gallicians"
۹۷	. . . . .	"ای مدورہ" "قنوج۔ مدھ پردیش" "گنگ" "تھانیسر" "گنگا دوار"
۹۸	. . . . .	"برہمپل۔ کڑا" "ارگ تیرتھ" اجودھیا"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۹۹	- - - - - - - - - -	"گوالیار" "راجھوری" بیانہ، گجرات، میواڑ، چتوڑ، نربدا، گوداوری، مرہٹہ، کوکن، تھانہ"
۱۰۰	- - - - - - - - - -	"انہلوارہ ای گجرات الحالی، بھڑوچ در تنجور" "اودھپور، جالندھر، راجگری"
۱۰۱	- - - - - - - - - -	"میرٹھ، پانی پت، جہلم، پشاور، کھٹ، بارامولا، گلگت"
۱۰۲	- - - - - - - - - -	"لاہور" "بوارج جمع بیڑہ" "ای گجرات الحالی کما حققہ السید"
۱۰۳	- - - - - - - - - -	"جزیرۂ جاوا" مغاض لالی فی عنب سرانذیب بطل فی زمانہ کما بطل فی زمانہا" "برشگال اصد ہندی"
۱۰۴	- - - - - - - - - -	"ای داریعنی ایت دار، سوم دار وغیرہا"
۱۲۲	- - - - - - - - - -	"Arc Declination Equinox Iversed sine"
۱۲۴	- - - - - - - - - -	"انی لم اجد کتابا للشمنیہ وانی اذا حکیت عنہم فبوساطۃ الایران شہری. الخ"
۱۳۰	- - - - - - - - - -	"محلہ پشاور، جہلم، بیاس، نگرکوٹ، ستلج پنجاب، کچھ، سرستی، جمنا، گنگا، قنوج، گنگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۳۲	ہندوستانی بخومیوں کا ذکر ہے۔	سارکہ دہ دوازدہ میل از ہوگلی ست، زمیا" "رائے بیرونی درباب روایات متداول نسبت صورت سماء وارض کہ از اسرائیلیات وغیر ذلک ماخوذ اند واجزم بان القرآن لم ینطق فی لباب الخ"
۱۳۳	. . . . .	(۱) "اقتباس قول حکیم یونانی" (۲) "نکش ای خط الاستواء عند الہنود"
۱۴۹	ملتان کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالی ہے۔	"مول استھان صار مولتاں"
۱۶۴	ہندوستانِ قدیم کے علم وفلسفہ پر بحث ہے	"وشوامتر" "Timacus" "OEOL" "Nychthemeron"
۱۶۶	. . . . .	
۱۹۲		"Aratus aaLVoreva
۲۰۷	. . . . .	(۱) "ملک کابل" (۲) البھار الذی ببرشاور ای پشاور ولعل البھار تعریب وبہار"
۲۰۸	. . . . .	"مراد انند پال الامیر محمود"
۲۸۰	باب الہند کی ابتدا میں مولانا نے لکھا ہے	"انہا واعترات مصنف ولہی نعمی سیرۃ فاضلہ ولکن اھل الدنیا لیسعا بفلاسفۃ کلہم وانما اکثرھم جھال ضلال لا یقومھم غیر السیف"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A
913
QAZ

القزوینی، زکریا بن محمد بن محمود
آثار البلاد و اخبار العباد
صفحات ۴۱۸×

L 2842

el-cazwini, Zabariya Muhammad Bem Mahmud. Kosmographic, ed. by Ferdimand Wusternfeld Gottingen, Druck and Verlag de Dieterichschan Buchhandling 1848

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۵۲	سرزمین ہند کا ذکر شروع ہوا ہے۔	"پچ"
۵۸	جبال السراۃ کے سلسلہ میں کسی شاعر کا شعر نقل کیا ہے۔ شعر یہ ہے۔	
	سقونی وقالوا لا تغن ولو سقوا	
	جبال السراۃ ما سقیت لغنت	"یعنی" جبال السراۃ فی شعرا لمشہور"
۶۳	سومناتھ کے نزدیک کسی نہر کا ذکر ہے۔	"ای نہر گنگ"
۶۳	کتاب میں ایک لفظ "الساج" استعمال ہوا ہے۔	"ساگوان"
۶۴	کسی گنبد کی تفصیل بیان کی ہے۔	"قبۃ المغناطیس"
۶۶	حجاج کے خطبہ کا حوالہ ہے۔	"الحجاج وخطبتہ بالعراق"
۶۶	کتاب میں یہ شعر درج ہے۔	
	"ایخلون علی عمیاء ویحھم	"بعظیم" بمعنی العظم"
	ماعلھم بعظم العفو غفار	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۷۱	اس صفحہ پر درج ذیل عبارت ہے۔	
۷۱	" وعن ابن عباس ان النبی عم حین عزم الهجرة قال اللهم انك قد اخرجتنی من احب ارضك الیّ فانزلنی احب ارضك الیك فانزله المدینة وای النبی صلعم بلال بن حمامة وقد هاجوا حزنی المدینة وهو یقول الا لیت شعری هل ابیتن لیلة بفخ وحولی اذخر جلیل وهل اردن یومًا میاه مجنة وهل یبدون لی شامة وطفیل	"بواد" کذا رواه البخاری"
۸۲	کتاب کی عبارت یہ ہے۔ " فاعتمد فی تلك الحالة علی نابیه واصلها مجون فانقلعتا من اصلها واد برالفیل وبقی النابان فی یدها ردن وکان ذالك سبب هزیمة الهند وغنم المسلمون فقال هاردن ذلك. مشیت الیه رادعًا متمهلا وقد صلوا خرطومه بحسام	"شعر هاردن بن عبداللہ... وقعۃ ملتان
۸۲	چند ہندوستانی علاقوں کا تذکرہ ہے۔	"کارمنڈل ای شط ساحل مدراس"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۸۳	عمارتوں، پھلوں اور دریاؤں کا ذکر ہے۔	"الآن محلها حيكه"
		"انبہ"
		"نہر السنارا"
۸۴	مصنف نے "زط" کا لفظ استعمال کیا ہے	"جاٹ"
۸۵	ابوالضع السندی کے چند اشعار نقل کیے ہیں	"اشعار فی وصف الهند لابی الضلع السندی"
۸۷	"نہر کنک" کا حوالہ ہے۔	"گنگ"
۹۸	کتاب کی عبارت یہ ہے۔ "ومن عجائبها المنارة اسفلها مربع الصخر المخوت وفوق ذلك منارة مثمنه وفوق الثمنة منارة لطيفة مدورة طول الاولى تسعون ذراعًا والثمنه مثل ذلك وطول الطيفة المدورة ثلثون ذراعًا وعلى اعلى المنارة مراة وعليها موكل ينظر اليها كل لحظة فاذا اخرج العدو من بلاد الروم يخبر القوم بالعدو"	
۹۸		"منارة الاسكندريه ... احتيال ملك الروم لكسر مراة الخ
۱۱۰	مشہور صوفی منصور الحاج کا تذکرہ ہے۔	"الحسين بن منصور الحلاج"
۱۱۱	ایک مصرعہ اس طرح ہے "واسهل شي عندنا ما تمنت"	"اهون"
۱۳۷	ملک شام کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔	"ومن اللطائف الطاءت الثلثه

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
		الشامیه »
۱۳۸	ملک شام کے مباحث میں فرقہ اسماعیلی کی طرف اشارہ ہے۔	« اسماعیلیه فی الشام والدروز ببتهم . . . یما احب »
۱۶۵	کوفہ کی تفصیلات میں امام ابوحنیفہ کا تذکرہ ہے۔	« الامام ابوحنیفه »
۱۶۹	دو اشخاص کا تذکرہ ہے۔	« من لطائف القاضی شریح » « سعید بن الجبر »
۱۷۰	مشہور شاعر متنبی کے دو شعر نقل کئے ہیں۔	« ابو الطیب المتنبی »
۲۱۵	عبارت میں یہ لفظ آیا ہے "استجبت"	« استجبتُ »
۲۱۹	کتاب کی عبارت یہ ہے۔ "کل واحد مامعه علی القوم فقالوا لابی نواس هات ماعندك فقال عندی هذا!"	« نکاهات ابی نواس »
۲۲۱	. . . . .	« شعر المقتدر بالله للخلیفه وما قال قبل امیر قابوس »
۲۵۵	کتاب کی عبارت میں ایک لفظ "بد فیه" استعمال ہوا ہے۔	« بذ قنه »
۲۵۵	. . . . .	« هذا الوضع الذی ذکری من ابی یزید یعلم منه اخذ ذلك من ریاضات الهنود »
۲۷۲	علاقۂ طبس کے تذکرہ میں وہاں کے ایک مشہور شاعر کے حالات پر روشنی ڈالی	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحۂ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ہے۔ مصنف کی عبارت یہ ہے۔	
	"ینسب الیہا شمس الطبسی الشاعر کان شابًا حسن الصورۃ حلو الکلام جیّد الشعر من تلامذۃ الشیخ رضی الدین النیشاپوری وکان معاصر الخاقانی فرای شعر الخاقانی وسلک ذلک المسلک الا ان شعر الشمس کان الطف واعذب فقال لہ رضی الدین دام علی ہذا الفن فانہ یجنی منک وتری منہ الخیر ولہ اشعار فی غایۃ الحسن واسلوب وہو منفرد بہ وکان قاضی مدینۃ بخارا صدر الشریعۃ شاعرًا مفلقًا عدیم النظیر نظم قصیدہ حسنۃ قافیتہا ضیقہ بالعجمیہ وہذا مطلعہا۔	
	برخیز کہ شمست وشراب است دمن دلو آواز خروسانِ سحر خاست زہر سو	"دریں قصیدہ ابداً ضیق قوافی نیست بلکہ از سہل ترین قوافی می باشد اما ندرت تخیل و بدیع بیان ان عدیم النظیر وبہ سہل ممتنع مانا گفتا ست کما لا یخفی علی اصحاب الفن۔ اشعار طبسی ہرگز بان کمی رسد"
۲۷۳	. . . . .	"منتخب اللباب عوفی"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۲۷۳	کتاب میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں (۱) اران بیس (۲) کست (۳) بخوی (۴) اومید (۵) انبست	(۱) ازاں بیش (۲) "گشت" یا تصحیح "مشہور ترست" (۳) بخوبی" "بہ نحو" (۴) "امید" (۵) "انیست"
۲۷۳	قزوین پر بحث کی ہے۔	"احادیث واهیه موضوعه فی فضائل قزوین والاسکندریه وکذا وضعوا فی فضائل اصفهان وری، الخ"
۲۹۲	قزوین کی بحث جاری ہے	"ولکن کلها موضوعة وضعو القصاص العجم"
۳۰۷	. . . . .	"القفال المروزی وقفله"
۳۱۰	شیخ کمال الدین ابن یونس کے علم و فضل کا تذکرہ ہے۔	"لا فرتح بعثوا الی شام مسائل علمیة ریاضیة"
۳۱۷	علامہ رضی الدین نیشاپوری اور القشیری صاحب رسالۂ القشیریہ کا تذکرہ ہے۔	"رضی النیشاپوری ملک طریقه فی المناظره لم یلکه۔ الخ" "قشیری والجوزی وقول نظام الملک" "عمر الخیام" "هذا عمل صحیح یعمل الی لان فی المزارع"
۳۲۲	مصنف نے "البراھمہ" کا لفظ استعمال	"براہمہ جمع ابراہیم"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/کالم	متن/سیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	کیا ہے۔	
۳۲۶	ابوالفضل بدیع الزماں کا تذکرہ ہے	"کتاب بدیع الھمدانی الی صدیق یشکوا فساد الزمان"
۳۲۷	کتاب کی عبارت یہ ہے۔ "ام قبل خلق انبیا آدم وقد قالت الملائکۃ اتجعل فیھا من یفسد فیھا فاعلم ان الزمان ما فسد لکن القیاس قد اطرد وقال البدیع"	"اھل الزمان قد افسد وکذا فی لکشکو"
۳۲۸	یمکان کی تفصیلات کے ضمن میں ناصر خسرو کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔	"ناصر خسرو من بدنہ بلدہ فی وسط الجبال وفیھا حمام طلسمی"
۳۲۵	ارض روم میں واقع مقام "افسوس" کی تفصیل بیان کی ہے۔	"اصحاب الکھف والرقیم"
۳۲۷	نواح آرمینہ کے ایک مقام افلوغونیا" کا تذکرہ ہے۔	"کنفیشن"
۳۴۰	اس صفحہ پر دو مقامات "انقرہ" اور "باب الابواب" کے حالات درج ہیں	"انگورہ" "دربند"
۳۰۹	"مفانجہ" کے حالات درج ہیں۔	"نہرین"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

954.0233
DUJ
DU JARRIC, Pierre.

Akbar and the Jesuits: An account of the Jesuit Missions to the Court of Akbar, tr. by C.H. Payne. London, George Routledge, 1926.

XLVIII. 288 P.

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ / آزاد
۱۵	اکبر کے دربار میں ایک پادری کے حاضر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔ "About the month of March in the year 1578, the good priest whose name I have not discovered reached pateful, where the king then held his court, and was received with much kindness."	"فتح پور"
۱۷	اکبر کی طلبی پر عیسائی پادریوں کی ایک جماعت مسیحیت کی تشریح کرنے کے لیے ہندوستان پہنچی۔ مصنف نے اس مذہبی سفارت کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔ "The ambassador and his interpreter having arrived at Goa, delivered the letter of the king to the priests of the	۔ تذکرۂ اکبر نامۂ ابوالفضل بہ ضمن مباحث عبادت خانۂ فتح پور۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	said company dwelling at the College of Saint Paul, who rejoiced greatly at the good news, believing that it was the will of our Lord to manifest to this great prince the abundance of his mercy and goodness; and each one of them desired the happiness of being sent to him. But the Father provincial after submitting the matter to God with many prayers, chose and named for the work, the following Fathers, to wit:- The Father Rodolfe Aquauina, the lawful son of the Duke of Atria, brother of Cardinal Aquauina and nephew of R.P. Claude Aquauina, now general of the same company, the Father Antoine de Monserrat, who was afterwards despatched to Aethiopie, and was enslaved by the by the Iurcs, as has been narrated in the third book; and the Father Francois Henriques."	
۲۴	اکبر نے اپنے ایک لڑکے کو پرتگالی زبان سیکھنے کی غرض سے ان پادریوں کے سپرد کیا تھا۔	
	"His Majesty entrusted his	"مراد"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحۂ کتاب
	second son to them that they might teach him Portuguese."	
	اکبر کے لڑکوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔	۲۴۲۵
	"The eldest son, who has since succeeded him on the throne was then about 17 or 18 years of age. His proper name was Scieco (Shaikhu); but he was always known as Sciecogio,	
"مراد"	the word 'Gio' (Ji) being added as a title of honour, just	
"شیخوجی یا جیو"	as in certian parts of Europe	
"دراصل" جیو" بودکہ ازکثرت	the word Dom is placed before	
استعمال "جی" شد"	the names of persons of rank	
"ترجمہ" جیو" درست کردلیکن	or distinction. In the language	
مناسبت نہ فہمید۔ الحاق "جیو"	of these people, Glo signifies	
دعائیہ بودیعنی زندہ باد"	'soul'; so that Sciecogio is	
"دانیال"	equivalent to the soul, or	
	the person of Sciece. The کندہ	
	second son whose name was Pahari,	
	was 13 years of age. It was	
	he who was placed under the	
	Fathers to learn Portuguese	
	and the rudiments of Christia-	
	nity, to the study of which	
	he showed himself well inclined.	
	He was a lad of considerable	
	promise, being both intelligent	
	and docile. The last of the	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
	three was called Dan, which is the same as Daniel."	
	اکبر کے اُس مقصد کی طرف اشارہ ہے جس کے تحت وہ اسلام اور مسیحیت کے قوانین کی سچائی سمجھنے کی غرض سے مذاہب کے رہنماؤں کو آگ پر چلانا چاہتا تھا۔	۳۰
	"He had a great desire to witness a miracle; and several times he suggested that, to prove which of the two laws was the better, that of Christians or that of the SARACENS the Fathers and the Mullas, the former holding their holy scriptures, and the latter their Koran, should enter a fire together, and those who were not burnt should be regarded as the possessors of the true law. But it was pointed out to him that it would be presumptuous, and only tempting God, to act thus without his special sanction; and, in the end, the kink was convinced by their reasoning, and gave up the idea of this strange test."	
"این بیان بدایونی را توثیق می کند و مخالف ابوالفضل است که انکار را به ملاها نسبت داد"		
	اُن اُمرائے دربار کا ذکر ہے جو اکبر کی طرح عیسائی	۳۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	مذہب کو سمجھنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔	
	"Amongst others, one of his own priests, named Abdul Fasil, a man greatly beloved by his Majesty. Another who manifested a desire for enlightenment was the King's physician"	"ابوالفضل"
		"لا لعلہ الحکیم علی الجیلانی"
۳۲	کچھ لوگوں نے اکبر کے خلاف اس کے مذہبی رجحانات کی وجہ سے بغاوت کی۔	
	"These people having heard (as they said afterwards, in excuse for their revolt) that it was the king's intention to abandon the law of his ancestors, that is to say, Mahometanism, and to follow another, raised a rebellian in the kingdom of Bengala, killing the Viceroy or Governor. They had also, it was said, negotiated with the king's half-brother, the prince of Chabul, who simaltanously invaded the other side of his kingdom, which he penetrated with a large army to a distance of three hundred leagues"	"منظفر خاں" "میرزا حکیم"
۳۵	کسی یونانی پادری کی اکبر سے ملاقات کا تذکرہ	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"About this time, there arrived on the scene a Greek sub-deacon named Leon Grimon, who was to pass through Goa on his way to his own country."	"ابوالفضل پادری فریلیون نوشتہ غالباً این تصحیف گریمون یا غریمون باشد"
۴۶	گریمون کی تعظیم و تکریم کے سلسلہ میں جو فرمان جاری ہوا تھا اُس میں ایک جملہ اس طرح ہے۔	
	"Fathers whom I have invited to come from Goa, and through whose holy doctrine I hope to be restored from death to life."	"بدامتہ" ایں جملہ محول ست کذا
۴۷	اسی فرمان کا ایک دوسرا فقرہ یہ ہے۔	
	"It shall be the duty of my Captain Canchena to conduct them safely to captain Raizza."	"لعلہ خانخاناں"
۵۲	گوا سے مسیحی فادروں کا تیسرا وفد دربارِ اکبری کے لئے روانہ ہوا۔	
	Two others of the same company were sent to assist him namely, the Father Emanual Pignero, a Portuguese, and a brother coadjutor named Benoist Goes or de Gois. They took with them as guide an American who had conducted Father Rodolfe Aquáulna and the others, who	"غالباً این آرمینین فادر فرانسس سہ نیک بود کہ منجملہ ارکان وفد اول تصریح نمودہ اند بصورت صحت ایں قیاس فادر سہ نیک ایرانی نومسیحی نہ بود چنانکہ در تعلیقات نوشتہ بلکہ ارمنی مسیحی باشندۂ ایران باید فہمید"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کی سطر	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	were sent the first time."	
۵۳	اراکین وفد کے تبلیغی کارناموں کا جائزہ لیا ہے۔	
	"They accordingly converted a large room of the house in which they were lodged into a chapel, where they erected an altar for the celebration of mass; and this they decorated so beautifully that the Pagans, and even the infidles, came in great crowds to see it. Above all, the Portuguese found great comfort from the sojourn of the Fathers in their town; for they all made confession and received communion, to the great consolatlon and spiritual benefit of their souls. In particular, there was amongst them one who, have lived long in that country, had turned Ioque (Yogi)."	"یعنی سارا سین" مسلم "یوگی پرتگالی"
۵۴	اُسی وفد کے زمانۂ قیام کے سلسلہ میں مصنف لکھتا ہے۔	
	"The fathers remained there for three weeks, partly for	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
	the reasons just mentioned, and partly because the Soldan Morad, the second son of the Great Magor arrived there with a large army, which he was leadingin hisfather's name against Melique."	
"سلطان مراد"		
"ملک عنبر"		
	اکبر نے اس وفد کے فادرس کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ فارسی زبان سیکھ لیں تاکہ وہ اُن سے بغیر مترجم کی مدد کے براہِ راست گفتگو کر سکے۔	۶۹
"لعلہ، ابوالفضل"	"Once he sent word to them by a certain person high in his confidence, and whom he employed on matters of a relligious nature, that if they understood Persian they could cut the knot by which the bonds that held him fast were secured."	
	ان پادریوں نے عیسائی مذہب کی تعلیم و تلقین کے لئے پرتگالی زبان سکھانے کی غرض سے ایک اسکول قائم کیا تھا۔ اس اسکول میں امرا و رشہزادگان کے بچے یہ زبان سیکھتے تھے۔	۶۹
	"Many of the children of the princes and nobles come to this school, among them three	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	sons of a certain king who is a vassal of the said Echetear."	"مرزا شاہرخ"
۹۸	اکبر کی تسخیر دکن کا ذکر ہے۔	
	"One of the great captains who had been sent in advance with fifty thousand men, captured by force the chief stronghold of King Melique; after which the great Mogor had little difficulty in making himself master of his other parts. It was thought that he would now march forward to the conquest of Idalcan; but, unwilling to leave any fortress of the enemy in his rear, he proceeded towards the city of Breampur, which as we shall narrate later, he found deserted."	"عبدالرحیم خانخاناں" "قلعہ احمدنگر" "برہان پور"
۱۰۱	جس زمانہ میں اکبر دکنی فتوحات میں مصروف تھا تو عیسائی پادریوں کے وفد کے کچھ ارکان اُس کے ہم رکاب تھے۔ اُسی دوران ایک پادری مسمی فادر کورسی مرکزی ہدایات کے تحت ان پادریوں کے سردار سے ملنے ہندوستان پہنچا۔ فادر کورسی کے سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے۔	
	"In a letter describing the last portion of the journey	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن، سیاق و سباق	صفحہ کا نمبر
	Father Corsi states that they were accompanied by more than a thousand soldiers, mostly mounted, who had been sent by the King of Mogor to escort Meira Mustaphar, the son of the king of Guzarate."	
"مرزا مظفر حسین بن ابراہیم حسین مرزا"		
	دکنی فتوحات کا تذکرہ جاری ہے۔	۱۰۲
	"The road was left open to the enemy, with the result that the great Mogor made himself master of the kingdom of Melique".	
"ملک عنبر"		
	دکن پر مزید بحث ہے۔	۱۰۲
	"Passing from thence, he came to the kingdom and city of Breampur, which was at once abandoned by its king, named Miram."	
"میراں"		
	حضرت مریم کی ایک تصویر پادریوں نے اکبر کو پیش کی تھی۔	۱۱۱
	The fathers, nevertheless, obtained entrance and presented to him, besides some smaller gifts, another picture, this time of our lady of Lorete, painted on gilded calaim."	
"قلعی"		

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
۱۱۶	مئی ۱۶۰۱ء میں اکبر نے ایک سفارتی جماعت گوا روانہ کی۔ اس جماعت کے سربراہ کے پاس اکبر کی جانب سے گوا کے فرماں روا کے لیے ایک خط تھا جس میں اس سفارتی مشن کے اغراض و مقاصد بیان کیے گئے تھے۔	
	"On this occasion the Father Benoist de Goes has been sent together with our trusted servant Cogetqui Soldan Hama to your parts."	"خواجگی سلطان حامد"
۱۱۹	اکبر دکن کی فتوحات میں مصروف تھا۔ عیسائی فادرس جو اس کے ہم رکاب تھے ان میں سے چند لاہور میں رہ گئے۔ لاہور میں ان کی بڑی قدر و منزلت ہوئی۔	
	"The Viceroy and Governors, or magistrates of the city, treated them with much respect, especially the Viceroy who spoke of them in terms so high that modesty forbidis their repetition."	"لعلہ خواجہ شمس الدین خوانی"
۱۲۰	یہ عیسائی فادرس اکثر عوام کے باہمی جھگڑوں میں پڑ کر ان کے معاملات طے کرا دیا کرتے تھے۔	
	"Once, when a violent quarrel arose between the Chief Judge (Iuge-mage) and the king's	"صدر جہاں" "دیوان"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	ween their armed partisans was imminent, the Father succeeded in bringing about a reconciliation..."	
۱۴۱	اگر کوئی شخص خاصکر ہندو عیسائی مذہب قبول کرلیتا تھا تو اسکے والدین اور اعزا اس پر تشدد کرتے تھے ایسے ایک واقعہ کا ذکر مصنف نے کیا ہے۔	
	"A young married man called Polada, or Brachmana by birth, and a Pandito by profession, that is to say a doctor and the son of one of the leading citizens of Lahore, became a Catechumen.	"لعلھا بلدیو" "پنڈت"
۱۴۲	اس پنڈت کے عیسائی مذہب اختیار کرنے کے بعد اس کے عزیزوں سے جو ہنگامہ آرائی ہوئی اس کی تفصیل بیان کی ہے۔	
	"The relatives of the Catechuman next induced certain Pagans of position, who were the assistants of the Nauabo, or Iuge-Mage, to whom, and also to the Viceroy, they acted as counsellors, to bring a number of defamatory charges against Father Pigneiro."	"نائب نہ کہ نواب چنانچہ صاحب تعلیقات استنباط نمودہ"
۱۴۶	اسی پنڈت سے متعلق مباحث جاری ہیں	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"The Nauabo, in order to show that he was impartial, and had no desire to favour the Fathers at the expense of justice and being weary of the complaints with which the gentiles incessantly besieged his ears, referred the case to the cateris."	"کچہری نہ کہ شاستری چنانکہ صاحبِ تعلیقات نوشتہ"
۱۴۶	یہ معلوم کرنے کی غرض سے کہ پنڈت اپنے مذہب کو ترجیح کرنا چاہتا ہے یا عیسائیت پر ہی قائم رہنا پسند کرتا ہے۔ اُس کو قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔	
	"Before carrying out this order, the Catual, without the knowledge of the Father Pigneiro, had the youngman conducted to the house of the Coxi, who may be described as the Vicar-General of the supreme Prelat of the Gentiles..."	"قاضی" "یعنی قاضی عدالت ہنود۔ پنڈت عدالت را نیز قاضی می گوید کہ قاضی یعنی حاکم عدالت مستعمل بود۔"
۱۴۷	جس وقت یہ پنڈت قاضی کی عدالت میں پیش ہونے کے لئے شہر کے گلی کوچوں سے گذر رہا تھا تو بے شمار خلقت اُس کو دیکھنے کے لئے جمع ہوگئی تھی سب اس کو بُرا بھلا کہہ رہے تھے کیونکہ اُس کی یہ حرکت ہندو مذہب کے لئے باعثِ ننگ و رسوائی تھی۔ مصنف کے الفاظ یہ ہیں۔	
	"This one poor lamb in the	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	midst of so many wolves endured a thousand insults, in addition to kicks and blows, from which, because the crowd was so great, the Catual's people were unable to protect him; from every side abuse was heaped upon him; whilst many cursed him for blacking their faith by an act such as none of his race had ever before committed. The young man boldly answered, "you speak these things because you do not know what you are saying."	"این مقولہ کہ ما خوذ از مسیح ست" اینجا قطعاً مصنوع و مجعول رحمی نماید۔"
۱۵۰	قاضی کی عدالت کے بعد اس پنڈت کو دوسری عدالت میں لایا گیا۔	
	"But this was not all. From the house of the catual, he was taken before the king's Cazique."	"اینجا این لفظ برائے منصب آمد کہ بالاتر از قاضی ست۔ غالباً مقصود قاضی القضاۃ باشد۔"
۱۵۸	عیسائی پادریوں کی عرضداشت پر اکبر نے ایک فرمان جاری کر دیا کہ رعایا میں ہر ایک کو آزادی ہے۔ اگر وہ اپنی مرضی سے عیسائی مذہب اختیار کرنا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔	
	"For although the signing of letters was vigorously opposed	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	by the saracens and in partlcular by the captain Aqiscoa, who was as it were the grand chancellor..."	"لعلھاء یزخاں۔ اے خان اعظم کو کلتاش"
۲۰۴	جب اکبر مرض الموت میں مبتلا تھا تو ان پادریوں نے محل میں رسائی کی از حد کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ "On the Monday following, however, it was reported on all sides that the poison which had been administered was taking effect, and that his Majesty was dying. On hearing this, the Fathers went to the palace, but they could find no one who would make their arrival known to the king, or dare to speak to him of them; for already such matters were more in the hands of the great nobles than of the king himself; and hence every means by which the Fathers tried to gain entrance was ineffectual."	"فی الحقیقت بہ حیلۂ علاج و پیش نمودن بعض ادویہ رفتہ بودند چنانکہ پرادنشل در مکتوب خود مورخہ ۲ دسمبر ۱۶۰۵ء بہ آں اشارت نمودہ مکتوب بنام جنرل سوسائٹی بودہ"
۲۰۴	جہانگیر پر اکبر کو شک تھا کہ اُسی نے اس کو زہر دلوایا ہے کیونکہ اکبر تخت و تاج کے سلسلہ میں جہانگیر کے بیٹے خسرو کی طرف مائل تھا۔ اس طرح جہانگیر اپنی پوزیشن کمزور محسوس کر رہا تھا اور فکرمند تھا کہ کہیں واقعی سلطنت و تخت سے ہاتھ نہ دھونا پڑے۔	

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	دے دیا جائے لیکن حالات بدل گئے اور امراء اور سرداران سلطنت کا ایک نمایندہ جہانگیر سے آکر ملا اور اس کو تخت سلطنت پر بٹھانے کا وعدہ لیا بشرطیکہ وہ قانونِ اسلام کی حمایت کے لئے قسم کھائے۔	
	"Accordingly, the leading noble having been sent by the others as their representative, came to the prince and promised, in all their names, to place the kingdom in his hands, provided that he would swear to defend the law of mahomet..."	"گویا جہانگیر از قانونِ اسلام منحرف بود"
۲۰۷	اکبر بادشاہ کے جملہ محاسن کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد مذہب عیسٰی سے اس کی دلچسپی کی تعریف کی ہے فارسی میں بائبل کے مطالعہ کا ذکر کیا ہے۔ لیکن معجزات عیسٰی کے سلسلہ میں اکبر کے معتقدات پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔	
	"Amongst other books which he had read to him was the life of our saviour, which Father Xavier had composed in Persian; for he had a great admiration for Jesus-Christ, of whom he always spoke with reverence. But he would sometimes say that he believed our saviour	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	performed His miracles, giving sight to the blind, raising the dead, & C., by human means, since He was a great and wonderful physician. This idea was put into his mind by the Saracens."	"این مسکین را معلوم نہ بود کہ عقیدۂ اہل اسلام در باب معجزاتِ مسیح از مسیحیاں مختلف نیست۔"
۲۰۸	اکبر کی فتوحات کا تذکرہ ہے۔ "He conquered the new kingdoms of Caxemir, Sinde, Guzarate, Xischande, a great part of the Decan..."	"کشمیر" "لعلها" "خاندیش"
۲۲۱	باب نمبر کے تشریحاتی نوٹ نمبر ۱۳ کی عبارت اس طرح ہے۔ "13 Father Francois Henriques was a Persian convert, selected probably on account of his knowledge of the Persian language..."	"غالباً ارمنی باشندۂ ایران بود چنانکہ در باب ششم تصریح نمودہ"
۲۲۴	تشریحی نوٹ نمبر ۴ میں گجرات کی بندرگاہ کیمبا کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ آخری چند سطور یہ ہیں۔ "The Jesuitwriters frequently give the name cambaya to the kingdom, or province of Gujarat. According to Col. Tod, the original Hindu name of the city was Khambavati, or	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کی سطر
"کھمبا وائی: کھمبائت"	the pillar, which accounts for such spellings as 'Cambaet' cambayetta, etc."	
	تشریحی نوٹ نمبر ۶ میں "خطاب" "ملک" کی وضاحت کی گئی ہے۔	۲۳۴
"نظام" را "نیزہ" فہمید و ترجمہ اش "لانس آف کنگڈم کرد"	6. "Malik (Malique) was a title given to the rulers of Nizam-ul-Mulkiya (Ahmadnagar), at this time one of the most important of the Sultanates of the Deccan. "Texeira says that the king of Decan was formerly by the inhabitants called Nezal Ul Malucho, that is, the Lance of the Kingdom."	
"محمودی زنع روپیہ بود مثل ۴ حالی"	نوٹ نمبر ۷ میں ایک چاندی کے سکہ محمودی کی تشریح ان الفاظ سے شروع کی ہے۔ "Evidently the Perslan Mahmudi, a Silver Coin current in Surat and in the province of Gujarat..."	۲۳۵
"غالباً از تبت مقصود تبت کوچک ست یعنی لداخ و ماوالاها چنانچ در عہد اورنگ زیب نیز سفرا تبت کوچک آمدہ بود ند بر	نوٹ نمبر ۹ میں تبت کے متعلق تفصیلی بحث ہے۔ The statement that the king of "Rebat" was on friendly terms with Akbar is confirmed by the Abul Fazal. "From the time", says that writer, "That	۲۴۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آناد
	Kashmir had been included in the Empire, the ruler of that country (Tibet) had continually made supplications."	تفصیل حالِ خباں پرداختہ"
۲۵۰	باب نمبر۹ کے نوٹ نمبر۹ میں بنیوں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔	
	"In Gujarat a man of the trading class was called vaniyo, from the Sanskrit vanij, a merchant."	"بنیا" اصلاً "وانیو" بودہ اخوذ از سنسکرت "وانج" بنجارا نیز از وانج اشتقاق نمودند"
۲۵۹	نوٹ نمبر۳ میں قلعی کی آمیزش اور اس کے اجزائے ترکیبی سے بحث ہے جن میں توتیا بھی شامل ہے۔ ایڈیٹر کی چند آخری سطور اس طرح ہیں۔	
	"Tutenag (probably derived from the Sanskrit tutiya=Sulphate of copper) is a Chinese alloy of Copper, Zinc and Nikel."	"توتیا ماخوذ از سنسکرت"
۲۶۱	نوٹ نمبر۸ میں درج ہے کہ الٰہی ایرا کے مطابق اکبر کے ایجاد کردہ سال کے بارہ مہینوں کے نام ایرانیوں کے سال کی طرح تھے۔	
	"Inese names were, according to Baddoni, the same as at the time of the old Persian Kings, and as given in the Nicabuccibyan."	"نصاب الصبیان"
۲۶۲	نوٹ نمبر۳ میں اُن گورنروں کا ذکر ہے جنھوں نے عہد اکبری میں عیسائی فادروں سے	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کی سطر
"خواجہ شمس الدین خوافی کہ خافی پورہ لاہور بنا کردہ اوست و در ہماں ناحیہ مدفون ست تفصیل احوالش در ماثر الامرا باید دید"	نہایت اچھا برتاؤ کیا تھا۔ "The first of the two friendly viceroys was Khwaja Shamsuddin whom Pinheiro calls Xamaradin."	
	نوٹ نمبر ۴ میں صدر جہاں کے عہدہ کی وضاحت کی ہے۔ بہ روایت بلوک مین دور اکبری میں یہ عہدہ بڑی قدر و منزلت کا حامل تھا۔ اس دور کے ایک صدر جہاں کا ذکر درج ذیل الفاظ میں ہے۔	۲۶۶
	"The holder of the office at this time was Miran Sadr Jahan Mufti, whose name coincided with the title of his office. He was a member of the Din Ilahi, though he appears to have remained a Mussalman at heart. Badaoni thus scornfully refers to his conversion: "During the Muharram of 1004, Sadr Jahan, Mufti of the Empire, who had been promoted to a commandership of one thousand, joined the Divine Faith, as also his two over-ambitious sons; and having taken the shact of the new religion, he ran into the net like a fish, and got his Hazariship."	
"ایں صدر جہاں مفتی عبدالحی بود و سبب روایت بدایونی جام ہائے پیہم بکوری، فہتا می کشید"		۲۶۷
	نوٹ نمبر ۴ کی آخری چند سطور اس طرح ہیں۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	"Cateri, is perhaps a corrupt form of Shastri, a Sanskrit word signifying one skilled in Hindu law or religious book."	"یعنی کچہری اے دار العدل"
۲۶۷	نوٹ نمبر ۹ میں ایڈیٹر نے ایک لفظ "coxi" کی وضاحت کی ہے۔	
	"I can offer no explanation of the word 'coxi' unless it is one of the numerous Portuguese spellings of 'caxi' or 'Cazique' (see note 6, Ch.11). I have, however, found no other instance of this word being used of a Hindu divine."	"قاضی بمعنے حاکم عدالت مستعمل بود قاضی ہنود یعنی پنڈت مقررۂ حکومت کہ جہت افتاء وانفصال مقدمات دینیۂ ہنود متعلق دار القضا متعین بود (چنانکہ شیخ نور الحق بہ آن اشارت کردہ)"
۲۶۷	نوٹ نمبر ۱۱ میں ایڈیٹر نے "دمڑی" کی تصریح کی ہے۔	
	"11. "The damri, the smallest copper coin in circulation, was, in Akbar's time, equal to 1/8 dam, or 1/320 of a rupees."	"دمڑی" غالباً از "دام ست" دام" را بقاعدۂ ہندی مخفف کردند یعنی دام کوچک"
۲۶۸	نوٹ نمبر ۴ میں قلیچ خاں کا تذکرہ ہے۔	"قلیچ خاں اندجانی کہ جدش از امراء سلطان حسین مرزا بائقرا بود و در عہد جہانگیر وفات نمود"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

954
Hunter, W.W. HUN
The Indian Musalmans: Are they bound in conscience to rebel against the Queen? London, Trubner and company, (1872).
215 . 427

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
سرورق	. . . . .	"A.K. Azad" 3/2/26
۶۰	ہنٹر نے وہابی تحریک کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اس تحریک کے حامیوں نے عالم اسلام میں جو ہنگامہ برپا کیا خانہ کعبہ میں خونریزی کی، مسجدیں مسمار کیں، قبرستان منہدم کئے، ان سب واقعات کی ہولناک داستان بیان کی ہے۔ آخر میں ہندوستانی وہابی تحریک کا ذکر کیا ہے اور سید احمد شہید کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب وہ مکہ میں تھے تو ان کی تعلیمات میں وہاں کے سرکاری حکام کو وہابیت کی سی خو بو نظر آئی۔ اس لئے سید احمد کی کھلے خزانے بے حرمتی کی گئی اور مکہ سے باہر نکال دیا ہنٹر کے الفاظ یہ ہیں۔	
	"While at Mecca, Sayyid Ahmad attracted the notice of the authorities by the similarity	"یہاں مصنف نے انتہائی واقفیت کا ثبوت دیا سید احمد کے ساتھ مکہ میں کوئی واقعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
پیش نہیں آیا۔ اس طرح کے معاملات بعد کو بعض اہل حدیث علماء کو پیش آئے مثلاً مولوی ملا علی اور مولوی محمد سہارنپوری کو۔"	of his teaching to that of the Bedouin sectaries, from whom the Holy city had lately suffered so much. He was publicly degraded and expelled from the town."	
	ہنٹر لکھتا ہے کہ مکہ میں جو سید احمد کی توہین ہوئی اس کا اثر ان پر یہ ہوا کہ بجائے کشف و وجدان پر مشتمل مذہبی رہنمائی کرنے اور ملحدانہ و بت پرستارانہ خرابیوں کو دور کرنے کے عبدالوہاب کے کٹر مقلد بن کر ہندوستان لوٹے اور دل میں یہ ولولہ لے کر ابھرے کہ ہر گوشہ ہند میں اسلام کا پرچم ہلالی گاڑ دیں اور صلیبی جھنڈا فرنگی کافروں کی لاشوں تلے دفن کر دیں۔ اب ان کی تعلیمات میں وہی جوشیلے اور خوفناک عناصر کارفرما نظر آنے لگے۔ جن کی اشاعت سے عبدالوہاب نے سرزمین عرب پر ایک زبردست حکومت قائم کی تھی۔ سید احمد بھی یہی خواب دیکھنے لگے کہ وہ بھی اسی دبدبہ کی حکومتِ اسلام ہندوستان بھر میں قائم کر کے رہیں گے۔	۶۱
	"The result of this persecution was, that he returned to India no longer a religious visionary and reformer of idolatrous abuses, but a fanatical	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کی سطر
پیش نہیں آیا۔ اس طرح کے معاملات بعد کو بعض اہل حدیث علماء کو پیش آئے مثلاً مولوی عارف اور مولوی محمد سہارنپوری کو۔"	of his teaching to that of the Bedouin sectaries, from whom the Holy city had lately suffered so much. He was publicly degraded and expelled from the town."	
	ہنٹر لکھتا ہے کہ مکہ میں جو سید احمد کی توہین ہوئی اس کا اثر ان پر یہ ہوا کہ بجائے کشف و وجدان پر مشتمل مذہبی رہنمائی کرنے اور ملحدانہ و بت پرستانہ خرابیوں کو دور کرنے کے عبدالوہاب کے کٹر مقلد بن کر ہندوستان لوٹے اور دل میں یہ ولولہ لے کر ابھرے کہ ہر گوشہ ہند میں اسلام کا پرچم ہلالی گاڑ دیں اور صلیبی جھنڈا فرنگی کافروں کی لاشوں تلے دفن کر دیں۔ اب ان کی تعلیمات میں وہی جوشیلے اور خوفناک عناصر کارفرما نظر آنے لگے۔ جن کی اشاعت سے عبدالوہاب نے سرزمین عرب پر ایک زبردست حکومت قائم کی تھی۔ سید احمد بھی یہی خواب دیکھنے لگے کہ وہ بھی اسی دبدبہ کی حکومتِ اسلام ہندوستان بھر میں قائم کر کے رہیں گے۔	۶۱
	"The result of this persecution was, that he returned to India no longer a religious visionary and reformer of idolatrous abuses but a fanatical [illegible]	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ/سطر	متن/سیاق و سباق	حاشیہ/آزاد
	of Abdul Wahab. Whatever was dreamy in his nature now gave place to a fiery ecstasy, in which he beheld himself planting the Crescent throughout every district of India, and the Cross burried beneth the carcases of the English infidles. Whatever was indistinct in his teaching, henceforth assumed the precision of that fierce, formulated theology, by which Abdul Wahab had founded a great kingdom in Arabia, and which Sayyid Ahmad hoped would enable him to rear a still greater and more lasting empire in India."	"ہنٹر کو شاہ ولی اللہ کی خبر نہیں ہے۔ بنگال کے بعض متعصب احناف سے اس نے جو کچھ سنا اسی پر قیاسات کی بنیاد ڈالدی!"
۶۲	ہندوستان میں وہابی تحریک کے مباحث کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ہنٹر نے ظہور امام مہدی کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے۔ ہنٹر کے خیال میں عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اختتام عالم سے پہلے دنیا میں چاروں طرف کھلبلی مچ جائے گی۔ مہلک بیماریاں پھیل جائیں گی زلزلے رونما ہوں گے۔ قحط پڑ جائے گا۔ ہر جانب فتنہ و فساد اور بغاوتوں کا دور دورہ ہو گا۔ غرضکہ ایک سماجی انقلاب عظیم رونما ہو جائے گا۔ اس آخری دور میں محمدؐ کی نسل سے ان کے ہمنام امام مہدی کا ظہور	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد

ہوگا جو پنجاب کی شمال مغربی سرحد میں پیدا ہونگے کچھ عرصے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہیں گے بعد ازاں نمودار ہوں گے اور سارے عرب میں ان کی حکمرانی ہو جائے گی اور قسطنطنیہ کو جس پر اُس دور میں کسی عیسائی بادشاہ کی حکومت ہوگی۔ فتح کر لیں گے۔ اسی دوران دجّال ظاہر ہوگا۔ اور امام مہدی سے اس کی سخت جنگ ہوگی۔ اُن کی مدد کے لئے حضرت عیسیٰ دمشق کے مشرق میں ایک سفید مینارے کے پاس زمین پر نازل ہوں گے۔ اور شیطان خصلت و بداعمال دجّال کی افواج کو تباہ کرنے میں رہنمائی کریں گے۔ اس طرح ساری دنیا محمدؐ کے سچے مذہب کی جانب مراجعت کر جائے گی۔

All Muhammadans believe that the end of the world will be ushered in by wars and seditions, great social upheavals, the rise of low persons to high places, by earth-quake, by pestilence and famine. In that latter time will come the Imam Mahdi, a descendant of Mohammad, and bearning his name, born beyond the north-west frontier of the Panjab, hidden from the eyes of men during a part

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کالم
"مہدی کے متعلق عام عقیدہ یہ نہیں ہے۔ یہ خیال تو مولوی ولایت علی نے مصلحتہً یا بربنار خوش اعتقادی پیدا کیا۔"	of his career, but finally the Ruler of Arabia and the conqueror of constantinople, which, before then, will again have been subjected to a christian king. Then Antichrist shall appear, and wage bitter war against the imam. In the end, Christ will descend on earth near a white tower to the east of Damascus, 'destroy the legions of the wicked one, and convert the whole world to the true Faith of Muhammad."	
	ہندوستان کے وہابی جہاد کے لئے اکسانے کی غرض سے ایک نظم کے اشعار پڑھا کرتے تھے اس نظم کا حوالہ دیتے ہوئے ہنٹر لکھتا ہے کہ یہ (وہابی) باغی لوگ ہماری سرحد پر پڑاؤ ڈالکر صبح و شام فوجی تربیت حاصل کرتے تھے اور نہایت جوش و خروش سے اس نظم کے اشعار پڑھتے تھے۔ مذکورہ بالا نظم کے دو اشعار کا ترجمہ نیچے درج ہے۔	۶۵
	Their most popular song breathes the same spirit. The rebels in the camp on our Frontier were drilled morning and evening to the sound of its solemn strains and the companies of	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن رسیاق وسباق	حاشیۂ آزاد
	(7) The Takwiatul Imam or strenothener of the Faith, written by Maulvi Muhammud Ismail of Delhi."	"ایمان"
	(8) Tazkir-ul-Akhawl or Brotherly conversation, by the same author.	"تذکیر الاخوان از مولوی اسمٰعیل است"
	(9) Nasihatul Musalman, or Advice to Muhammadans, by Maulvi Karam Ali of Cawnpur.	"المسلمین" خرم"
	(10) The Hidayat-ul Muminin, or Guide to the Faithful, written by Awiat Husain.	"اولاد حسین پدر نواب صدیق حسن بود"
	(12) Abdul Jald, an Arabic work.	"عقد الجید از شاہ ولی اللہ"
	(14) Chihil Hadish, or the forty verses of Muhammad regarding Holy War."	"چہل از ولایت علی صادق پوری"
۷۰	نیچے فٹ نوٹ میں دوسرے نمبر پہ ایک کتاب کا حوالہ دیا ہے۔	
	" ج Jama Tafaser, printed in Delhi, 1867. Calcutta Review, (il P.391 The first paragraph is condensed from Idem, p. 393)	"جامع التفاسیر"
۹۰	کسی شخص جعفر نامی ایک وکیل کا ذکر ہے جس کی وکالت اگرچہ خوب چل رہی تھی لیکن چونکہ اس کو انگریزی کی عدالت میں کام کرنا پڑتا تھا اس لئے وہ اس پیشہ سے نفرت	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	کرتا تھا۔ ۱۸۵۷ء کے غدر میں وہ باغیوں کے ساتھ شامل ہوگیا مگر کھلی بغاوت میں ناکامی ہوئی۔ لہٰذا پوشیدہ طور پر وہابی گروہ میں شامل ہوگیا۔ اُس کے ان پوشیدہ فرائض نے اس کے غیر پسندیدہ پیشہ پر مذہبی نور کا ہالہ ڈال دیا۔ وہ خود اپنے اس دور کے متعلق لکھتا ہے "میں یہ سب کچھ کسی خاص شخص کے حکم سے ایک پوشیدہ مقصد کے تحت کرتا ہوں"۔	
	ہنٹر کے خیال میں یہ شخص خاص مولوی یحییٰ علی ہندوستان میں وہابی تنظیم کا سردار تھا اور پوشیدہ مقصد وہابی گروہ کے لئے فوجی رنگ روٹ اور جنگی ہتھیار فراہم کرنا تھا۔	
	"Jaffir soon became a member of the widespread Wahabi confederacy. His secret duties threw a religious halo even over his detested profession; for'be it known; he writes at this period, 'I do this by order of a certain Person, and for a Hidden object.'	
"مولوی یحییٰ علی صادق پوری پدر مولوی محمد یوسف رنجور"	This certain person was Maulvi yahiya Ali of Patna, spritual Director of the Wahabi Sect in India. The Hidden object was the forwarding of recruits and munitions of war to the	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد

کرتا تھا۔ ۱۸۵۷ء کے غدر میں وہ باغیوں کے ساتھ شامل ہوگیا مگر کھلی بغاوت میں ناکامی ہوئی۔ لہٰذا پوشیدہ طور پر وہابی گروہ میں شامل ہوگیا۔ اُس کے ان پوشیدہ فرائض نے اس کے غیر پسندیدہ پیشہ پر مذہبی نور کا ہالہ ڈال دیا۔ وہ خود اپنے اس دور کے متعلق لکھتا ہے

"میں یہ سب کچھ کسی خاص شخص کے حکم سے ایک پوشیدہ مقصد کے تحت کرتا ہوں"

ہنٹر کے خیال میں یہ شخص خاص مولوی یحییٰ علی ہندوستان میں وہابی تنظیم کا سردار تھا اور پوشیدہ مقصد وہابی گروہ کے لئے فوجی رنگ روٹ اور جنگی ہتھیار فراہم کرنا تھا۔

"Jaffir soon became a member of the wldespread Wahabi confederacy. His secret duties threw a religious halo even over his detested profession; for'be it known; he writes at this period, 'I do this by order of a certain Person, and for a Hidden object.'

This certain person was Maulvi yahiya Ali of Patna, spritual Director of the Wahabi Sect in India. The Hidden object was the forwarding of recruits and munitions of war to the

"مولوی یحییٰ علی صادق پوری پدر مولوی محمد یوسف ریحوار"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	نمبر کتاب
	Wahabi colony on the Mahaban, then in open hostilities against the British Crown."	
	اُن چند مشہور وہابی لیڈروں کا تذکرہ ہے جن پر ۱۸۶۴ء میں انگریزی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کی پاداش میں انبالہ کی عدالت میں مقدمہ چلا۔ ان میں سے ایک کا نام رحیم تھا۔ اس کے مکان میں سازش کے منصوبے بنائے جاتے تھے۔	۹۶
	"I have now sketched the four chief figures in the group of traitors who, day after day, stood together in the Ambala Court. I shall briefly dismiss the other eight with the words in which the judge passed sentence upon them:	
"مولوی عبدالرحیم صادق پوری کہ در ۱۹۱۴ء انتقال نمود۔"	"It is proved against the prisoner Rahim, that at his house these treasons have been carried on. In his premises the Bengall Crescentaders gathered and were lodged."	
	شیعہ سنی اختلافات پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔	۱۱۷
	"The Indian Sunis and Shias alike believe in the eventual triumph of the True Faith.	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کالم	متن / سیاق و سباق	حاشیۂ آزاد
	But with a difference. The sunis hold that in the latter days they will carry out the injunction of the prophet in its entirety, and subdue the whole world to Islam. The Shias, on the other hand, maintain that when that triumph comes, it will be achieved by an amalgamation (although a one sided one) of the two great religions, Christinity and Islam."	یہ ہرگز شیعہ اعتقاد نہیں ہے۔
۱۱۸	جہاد کے سلسلے میں شیعہ عقائد پر تفصیلی بحث ہے اور اپنے بیان کو قوی اور معتبر ثابت کرنے کے لئے کسی منشی امیر علی خاں بہادر کے ایک فارسی بک لیٹ کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ امیر علی کی تصریحات کے بموجب عام مسلمانوں نے جو جہاد کا غلط طریقہ اختیار کر رکھا تھا۔ وہ صحیح اور بروقت نہ تھا۔ کیونکہ شیعہ عقیدہ کے مطابق ابھی ان امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا تھا جن کی سرکردگی میں جہاد جائز قرار دیا گیا ہے۔ مزید برآں شیعہ نقطۂ نظر سے جہاد امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے اتحاد سے ہوگا۔ اور عیسائی اور شیعہ آپس میں مل جائیں گے اور ساری دنیا کو شیعہ بنالیں گے۔	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیۂ آزاد	متن / سیاق و سباق	صفحہ کتاب
یہ ہرگز شیعہ اعتقاد نہیں ہے۔	But with a difference. The sunis hold that in the latter days they will carry out the injunction of the prophet in its entirety, and subdue the whole world to Islam. The Shias, on the other hand, maintain that when that triumph comes, it will be achieved by an amalgamation (although a one sided one) of the two great religions, Christinity and Islam."	
	جہاد کے سلسلے میں شیعہ عقائد پر تفصیلی بحث ہے اور اپنے بیان کو قوی اور معتبر ثابت کرنے کے لئے کسی منشی امیر علی خاں بہادر کے ایک فارسی بک لیٹ کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔ امیر علی کی تصریحات کے بموجب عام مسلمانوں نے جو جہاد کا فرہ ولیند کر رکھا تھا۔ وہ صحیح اور بروقت نہ تھا۔ کیونکہ شیعہ عقیدہ کے مطابق ابھی ان امام مہدی کا ظہور نہیں ہوا تھا جن کی سرکردگی میں جہاد جائز قرار دیا گیا ہے۔ مزید برآں شیعہ نقطۂ نظر سے جہاد امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے اتحاد سے ہوگا۔ اور عیسائی اور شیعہ آپس میں مل جائیں گے اور ساری دنیا کو شیعہ بنالیں گے۔	۱۱۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ کتاب	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
	"The Shia Musalmans have also their milienniam, but it is to be reached in association with christians, who will all become Shias, and probably through the blood of the Sunl heretics, who at first will refuse to accept the final Apstole. 'It is distinctly laid down in our Muhammudan Law,' the Pamphlet proceeds to say, 'that at the time when the above named Imam shall appear, Jesus Christ (may safety attend him) shall descend from the Fourth Heaven, and friendship, not enmity, shall exist between these two Great Ones."	"امیر علی نے یہاں عجیب فریب دیا ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک رام

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹... ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر... 05824...

کچھ ابوالکلام آزاد کے بارے میں

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار
لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

MAKTABA-E-QUDDUSIYA
GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN
PHONE: 042-224228